

فہرست

عمیمہ مکرّم



فریب

از عمیمہ مکرم

وہ خاموشی سے کمرے میں کھڑکی کے ذریعے داخل ہوئی کمرہ خالی تھا۔ کمرے کے اٹیچ با تھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی اس نے گھڑی دیکھی وہ کبھی بھی باہر آسکتا تھا اسکے پاس صرف چند لمحے تھے۔

اسٹڈی وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی اور اسے بہت کچھ اہم بھی ملا تھا لیکن وہ اب بھی نہیں ملا تھا جو وہ ڈھونڈ رہی تھی۔ زیب شمس الدین کی مرڈر فائل۔۔۔ وہ جانتی تھی مجرم اپنے کالے کاموں کا ثبوت لازم رکھتا ہے اور پورے گھر میں اب صرف فہیم بلوچ کا کمرہ باقی تھا۔

فہیم بلوچ سیاست میں شامل تھا آئے روز نئے تماشوں اور الگ الگ کیسیس کے باعث میڈیا پر زیر بحث رہتا تھا۔ سب واقف تھے کہ وہ ایک عیاش مرد ہے اور قاتل بھی لیکن پیسے غریبوں کو دینے کے باعث اسکے پاس کثیر تعداد میں سپورٹرز تھے۔

پچھلے کچھ دنوں میں اس کا ایک اور گناہ سامنے آیا تھا لیکن ثبوت ناہونے کی وجہ سے وہ الزام ٹھہرایا گیا۔

جس کا قتل اس نے کیا تھا وہ کوئی اور نہیں اسی کی پارٹی میں عہدے میں اس سے اونچا تھایب کے قتل کے بعد انکی پارٹی کے سپورٹرز مزید بڑھ گئے تھے۔ گروہ ایک ہاتھ سے لٹا رہا تھا تو دوسرے دونوں ہاتھوں سے بٹور رہا تھا۔ ہر جگہ انکی پارٹی کے ڈنکے بج رہے تھے۔ ممکن تھا کہ انکی پارٹی کالیڈر جلد اسے منعقد کر دیا جاتا۔

اسکے بچے ابھی زیادہ چھوٹے نا تھے بیوی بھی سیاست میں دلچسپی رکھتی نظر آتی تھی کچھ وقت پہلے شوہر کی پارٹی کے ہی ایک فرد سے افیسر کے الزام میں بہت مشہور بھی ہوئی تھی پر پھر ان سب باتوں کو بے بنیاد ٹھہرا دیا گیا تھا۔

وہ الماری کھول کر تیزی سے ہاتھ چلاتی بار بار ہاتھ روم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

اسے یہاں کل صبح لایا گیا تھا یا یہ کہنا بہتر تھا کہ وہ اپنی مرضی سے یہاں آئی تھی۔ اور یہاں پکڑ کر لانے والا اور بظاہر بے ہوش کرنے والا اسکا اپنا آدمی تھا۔ موقع ملتے ہی کیمرہ بند کرواتے وہ اس محل کا چپا چپا چھان چکی تھی۔ پر اسے زیب کی مرڈر فائل نہیں ملی تھی اور اب صرف فہیم بلوچ کا کمرہ ہی باقی تھا جہاں وہ فائل ہو سکتی تھی۔ انکا ہی جاسوس فہیم بلوچ کے آفس کا چپر اسی تھا اور اسکے کہنے کے مطابق آفس میں کوئی ایسی فائل نہیں تھی۔

پانی کی آواز بند ہونے پر وہ چونکی الماری کا دروازہ سلائیڈ کرتی بیڈ کے نیچے گھسی۔ سیاہ جینز میں پھنسا موبائل واٹر ریٹ ہوا۔ اسنے غصے سے آنکھیں میچیں باہر اسکا آدمی اسے ریڈ الارم دے رہا تھا کہ وہ جلد وہاں سے نکلے لیکن اب تو وہ پھنس چکی تھی کیونکہ فہیم بلوچ ہاتھ روم میں باہر آچکا تھا اور اب بیڈ کے نیچے سے اسے فہیم

بلوچ کی ٹانگیں نظر آرہی تھیں۔ اسے پر سنلی فہیم بلوچ کے انکاؤنٹر کا کہا گیا تھا لیکن اس سے پہلے اس سے زیب شمس الدین کے قتل کی فائل حاصل کرنی تھی۔ کچھ سوچتے اسکی آنکھیں چمکی یہ تو سچ تھا کہ موت کو سامنے دیکھ اچھے اچھوں کا منہ کھل جاتا تھا تو اب فہیم بلوچ کی باری تھی۔۔

وہ پھرتی سے بیڈ کے نیچے سے نگلی ہاتھ میں پکڑی گن لوڈ کی۔۔ گن لوڈ ہونے کی آواز پر فہیم تیزی سے پیچھے مڑا۔

اپنے سامنے جینز شرٹ میں کھڑی گوری رنگت کی درمیانے قد کی لڑکی کو دیکھ وہ چونکا۔۔

وہ اسے پہچان گیا تھا پر یقین کرنا مشکل تھا۔ کل جو لڑکی کو اسکے آدمی اسکے سامنے لائے تھے وہ لڑکی شکل میں تو یہی تھی پر ایسی نہیں تھی وہ تو بہت ڈرنی سہمی روتی

URDU NOVELIANS

ہوئی لڑکی تھی جو اپنی آزادی کی بھیک مانگ رہی تھی اور اب اسکو گھورتے اسکے سامنے کھڑی تھی۔

کیا بات ہے میری جان بہت جلد تمہیں اپنی قربت کا شرف بخشنے والا تھا میں کیا "صبر ناہوا کہ خود چلی آئی میرے کمرے میں۔۔"

باتھ روب کی ڈوری ٹائٹ کرتے فہیم بلوچ مسکرایا۔

"زیب کی مرڈر فائل کہاں ہے۔۔"

بے لچک لہجے میں گن سامنے کرتے سرد لہجے میں پوچھا۔

ہا ہا ہا۔۔ یہ کھلونا مجھے مت دکھاؤ تمہاری پکڑ سے معلوم ہو رہا ہے کہ نیا نیا اسکو پکڑنا "

"سیکھا ہے۔۔"

کہتے ساتھ فہیم نے اچانک ہی اپنے قریب بیڈ پر پڑا تکیہ اسکے ہاتھ پر مارا کہ گن ہاتھ سے گردور جاگری۔

"اب آہی گئی ہو تو کچھ کام ہی آجاؤ۔"

اسکے گن پکڑنے سے پہلے فہیم نے کک مار کر بیڈ پر گرایا اور گن اپنے ہاتھ میں لی۔

-- ایسے مت دیکھو میری قربت بھی ہر کسی کو آسانی سے حاصل نہیں ہوتی"

لیکن تمہیں میں خوش نصیبوں میں شامل کروں گا لیکن اس سے پہلے مجھے یہ جواب

"چاہیے کہ تم کس کے کہنے پر یہاں آئی ہو؟ کون ہو؟

آخر میں غصے سے کہتے اسنے گن کا پچھلا حصہ اسکے سر پر مارنا چاہا لیکن وہ پھرتی سے ایک طرف ہو گئی ساتھ ایک زوردار کک فہیم کے پیٹ پر مارا لیکن شاید وہ بہت

شاطر تھا کے اسکی وہی ٹانگ پکڑ کر کھینچی کہ وہ زمین پر گری لیکن جلد ہی اپنی دوسری ٹانگ زور سے فہیم کے ہاتھ پر ماری۔۔ فہیم پیچھے ہوا ہی تھا کہ ایک مرتبہ پھر اسنے فہیم کے گھٹنے پر پاؤں مار ایڈ پر گرتے فہیم نے خود کو سنبھال کر گن کارخ اسکی جانب کیا وہ ٹھہری۔

اسکے ٹھہرنے پر فہیم نے تیزی سے اسکے پیٹ پر لات ماری کہ وہ ایک مرتبہ پھر گری۔۔ پیٹ میں شدید تکلیف کا احساس ہوا وہ غصے سے فہیم کو سرخ نظروں سے گھورنے لگی۔

افف قاتلانہ نگاہیں۔۔ ان نگاہوں کے قصیدے میں بعد میں پڑھنا چاہو نگا" لیکن اس سے پہلے مجھے اس کا نام جاننا ہے جس کے کہنے پر تم میری ٹو میں آئی ہو یقین کرو حسن پسند کرتا ہوں پر اپنی جانب اٹھنے والی خراب نظروں کو دیکھنے کے

قابل نہیں چھوڑتا ایک منٹ ہے تمہارے پاس نام بتاؤ ورنہ اس گن میں موجود
"تمام گولیاں تمہارے مغز میں اتار دوں گا۔"

غصے سے غراتے اسنے گن کا نشانہ اسکے سر پر باندھا یکدم فضاء میں ٹھاء کی آواز
گو نجی اور اسکے چہرے پر خون کے کئی چھینٹے پڑے۔ اسکے سامنے کھڑا فہیم بلوچ
بے جان ہوتا منہ کے بل زمین پر گرا اسنے حیرت سے پیچھے دیکھا اور وہ بے یقینی
سے پیچھے کھڑی فہیم بلوچ کی بیوی لیزا فہیم کو دیکھنے لگی۔

اسکی حیرت زدہ شکل دیکھتے لیزا نے گن اسکی جانب اچھال۔

"تم نے اپنے شوہر کو کیوں مارا۔"

وہ ہوش میں آتی حیرت سے بولی۔

"لڑکی ہو۔۔ Ordinary زہرہ تم یقیناً پولیس کی نہیں ہو۔۔ کوئی"

لیزا کمینگی سے مسکراتی دیوار کی جانب بڑھی۔

"تم میرا نام کیسے جانتی ہو۔"

گن لوڈ کرتے زہرہ کھڑی ہوئی۔

میں تمہاری مکمل بائیو گرافی جانتی ہوں تم جس کے کہنے پر یہ کام کر رہی ہو وہ تم " سے میرے کہنے پر یہ کام کروا رہا ہے۔۔

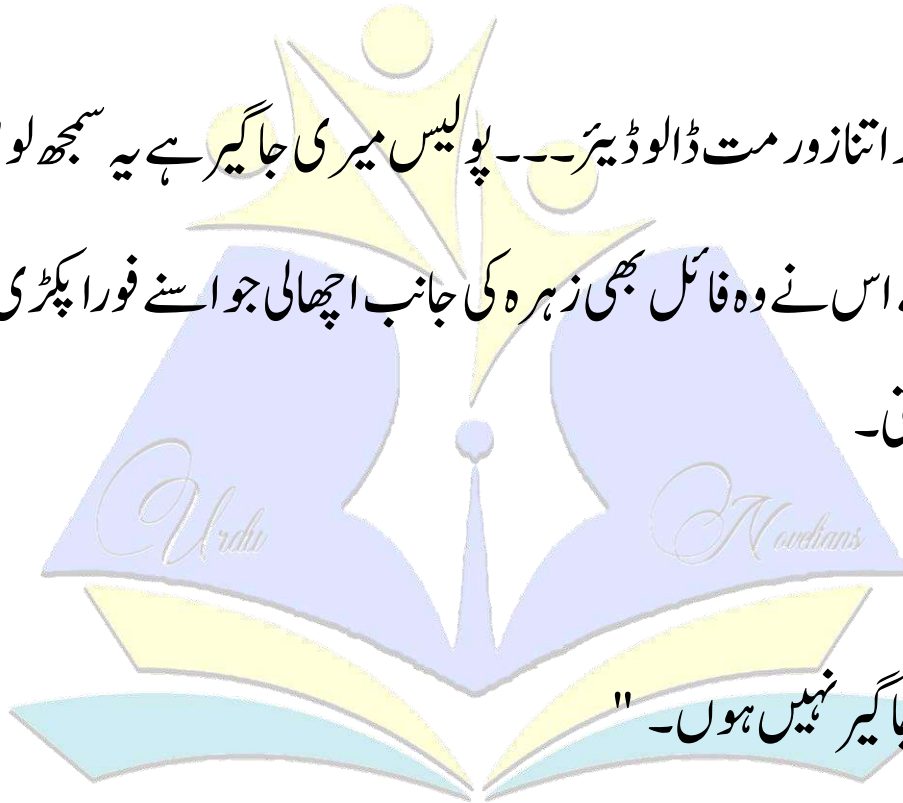
کہتے ہوئے اسنے بیڈ کا گداریموٹ سے اوپر کیا اور اسکے نیچے رکھی نیلی فائل

اٹھائی۔

"میں سمجھی نہیں۔۔"

وہ حیران ہوئی وہ اس بات سے لاعلم تھی یہ بات ہی اسے طیش دلارہی تھی کہ وہ اپنا فرض انجام دینے کی بجائے کسی سیاسی چال کا مہرہ بنی تھی۔

"اپنے زہن پر اتنا زور مت ڈالو ڈیئر۔۔۔ پولیس میری جاگیر ہے یہ سمجھ لو" غرور سے کہتے اس نے وہ فائل بھی زہرہ کی جانب اچھالی جو اس نے فوراً پکڑی ورنہ اس کے منہ پر لگتی۔



"میں کسی کی جاگیر نہیں ہوں۔"

غصے سے کہا۔
URDU Novelians

"میں نے کہا پولیس میری جاگیری میں ہے اور تم پولیس تو نہیں۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے ہنسی۔

"تم نے اپنے شوہر کو کیوں مارا۔"

چبھا کر کہتے اسکا بس ناچل کہ لیزا فہیم کی گردن مروڑ دے۔

تمہارا کام ہو چکا تم جاسکتی ہو کچھ دیر میں پولیس پہنچ رہی ہے تمہارے لیے خطرہ "
ہے اور اگر تم نے کچھ بھی الٹا کیا تو سمجھ لینا تمہاری الٹی گنتی شروع باقی سب تمہیں
"ندیم سمجھا دیگا۔۔۔"

بات ختم کرتے اسنے فون پر ملازم کو پولیس بلانے کا کہا۔

URDU NOVELIANS

ایسے کیا دیکھ رہی ہو یہ سیاست ہے۔۔ لیکن تمہیں سیاست سے زیادہ اپنی " ٹریننگ پر غور کرنا چاہیے بہت خراب ہے۔۔ اگر وقت پر میں نا آتی تو میرا کام "خراب ہو جاتا۔

طنزیہ جتنا یا ساتھ اپنی آنکھیں مسلتے کا جل پھیلا یا اور آنکھوں میں ڈرا پس ڈالنے لگی۔۔

"یہاں سے جاؤ" Urdu Novellians

ناگواری سے سخت لہجے میں کہا۔ زہرہ نے فائل کھول کر دیکھی وہ زیب شمس الدین کی مرڈر کیس کی فائل تھی۔ اسے ایک نظر کمرے میں پڑی فہیم بلوچ کی لاش کو دیکھا پھر اگلے لمحے وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔

URDU Novellians

وہ تیز تیز بھاگتی ایک بلڈنگ کے گیٹ میں گھس گئی۔

اسکی غزالی آنکھیں لبالب پانی سے بھری ہوئی تھیں ڈوپٹہ تو بھاگتے ہوئے کہیں پیچھے ہی گر چکا تھا۔

کمر سے کچھ اوپر آتے سیاہ بال بکھرے ہوئے تھا۔ پسینہ چہرے سے ٹپک رہا تھا۔ اور سفید رنگت خوف سے زرد ہو چکی تھی۔

وہ پارکنگ میں کھڑی لاتعداد گاڑیوں کے پیچھے چھپ چھپ کر کوئی محفوظ جگہ تلاش رہی تھی۔

جب اسکی نظر ایک سیاہ مر سٹیز پر پڑی وہاں دولٹر کے نقاب پہنے ڈیگی کھولے کھڑے اندر سے بیگ نکال رہے تھے۔ پھر اچانک موبائل بجنے پر بیگ اٹھا کر باہر کی سمت بھاگے۔ جلدی میں وہ ڈیگی کھلی چھوڑ گئے۔

دیکھو کہاں جائیگی یہیں کہیں ہوگی۔ بچ کے نہیں جانی چاہیے سرکار جان نکال " دینگے۔

ابھی وہ کچھ سوچتی جب اسے ان آدمیوں کی آواز وہیں سے آنے لگی جن سے وہ بچ کر نکلی تھی۔ اپنا گلابی نگیںوں سے مزین فراک مٹھیوں میں دبوچے وہ آنکھیں میچتی نیچے بیٹھ گئی۔ پھر آنسو صاف کرتے تھوڑا چہرہ باہر نکال کر دیکھا۔ وہاں اب کوئی نہیں تھا پر آوازیں اب بھی آرہی تھیں۔

اپنے پاؤں میں پہنی پائل کے گھنگھر و پکڑے اسنے احتیاط سے اپنی پائل اتاری پھر اپنی مخالف سمت پھینک دی۔ پائل کی آواز سن کر وہ آدمی اس طرف بھاگے اور وہ موقع کا فائدہ اٹھا کر ڈگی میں بیٹھ کر اسکا دروازہ جھکا گئی۔

وہ ابھی بھی ان آدمیوں کی آوازیں سن رہی تھی۔

وہ ہاتھوں سے خون صاف کرتا گاڑی کے قریب آیا۔ اسکے پیچھے اسکا خاص آدمی
بھی تھا۔

"مبین اس جگہ کو کلیئر کرو"
اسنے اپنے ساتھ چلتے آدمی کو سرد لہجے میں کہا۔
بلیک پینٹ پر سفید شرٹ پہنے لمبے بال پونی میں مقید تھے۔ اسکی گرے آنکھیں
کسی بھی احساس سے عاری تھیں۔

"ڈونٹ وری سر سب کلیئر کرو ادیا ہے۔"

مرسڈیز کا دروازہ کھولتے مودب انداز میں کہا۔

"گڈ۔"

ہلکی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کو چھو کر گزری اور وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ہاتھ صاف کر کے رومال کھڑکی سے باہر پھینکا مبین نے سگار جلا کر دی جسے وہ لبوں میں دبا گیا اور گہرے کش لیتا کچھ سوچنے لگا۔

"تمہارے دماغ میں اب کیا چل رہا ہے ایمان؟"

نائمہ نے اسکو پر سوچ دیکھ ایک نظر پورے گروپ پر ڈالتے پوچھا۔

"کچھ تو بہت خاص سوچ رہی ہوں۔۔"

تھوڑی پرانگی مارتے شاطرانہ مسکرائی۔

"کیا۔؟"

سب نے یکجا پوچھا۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"

وہ ہنستے ہوئے کھڑی ہوئی ساتھ سب کو پیچھے آنے کا کہا پھر جلدی جلدی کینیٹین سے نکلتے یونی گراؤنڈ میں آئے۔

URDUNovelians

"چھوڑ دو ایمان سر طارق کتے والی عزت کر کے کلاس سے باہر کریں گے۔۔"

URDU NOVELIANS

پیچھے چلتی مائرہ نے اسکے قدم ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھتے دیکھ روکا اور خود بھی رک گئیں۔۔ لیکن جب ایمان نے انہیں پلٹ کر دیکھا تو وہ سب گھبرا ئیں وہ جو ہنستے ہوئے بھاگی تھی اب اسکی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔

" اور اگر کلاس چھوڑ دی تو وہ فیل کر دیں گے۔۔ "

"تو ایمان تم کیوں رو رہی ہو؟"

وہ سب یکدم پریشان ہوئیں۔۔

URDUNovelians

" راستے میں اس کتے کا کتنا برا ایکسیڈینٹ ہوا اسے دیکھ کر میرا دل دہل گیا "

وہ روتے ہوئے بولی اور باقی سب ایک دوسرے کو پریشانی سے دیکھنے لگے۔

"کون سا کتا کونسا حادثہ؟"

حیرت سے پوچھا۔

وہی جسکے پاؤں پر اس ظالم انسان نے گاڑی چلا دی تھی۔ کتنی مشکل سے ہم اسے "ہسپتال لے کر گئے۔۔ تم لوگوں کا دل اتنا مضبوط ہو گا پر میرا نہیں ہے۔۔"

آنسو صاف کرتے تکلیف سے کہا۔

ایمان کیا بول رہی کچھ سمجھ نہیں آ رہا کس حادثے کی بات کر رہی ہو اور ہم کس "کتے کو ہسپتال لے کر گئے۔۔"

نائمہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

وہی کتا جسکو ہسپتال لے جاتے ہمیں یونی آنے میں دیر ہو گئی اور ہم کلاس کے " لیے لیٹ ہو گئے۔۔

سوں سوں کرتے کہا کچھ لمحے وہ سب ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھتے رہے پھر بات سمجھ آنے پر شاطرانہ مسکرائے۔۔

"او۔۔ ہمارا دل بھی اتنا سخت نہیں یار۔۔"

یکدم گروپ کی تیسری لڑکی رابیہ نے اداس چہرے سے کہا پھر سب مل کر واپس کلاس کی جانب بھاگیں۔۔

URDUNovelians

گاڑی بیس منٹ کا سفر طے کرتی ایک عالیشان بنگلے کے سامنے رکی دروازے کی ساتھ والی دیوار پر زید ابراہیم کے نام کی بڑی سی گولڈن پلیٹ لگی تھی۔ اگلے لمحے دروازہ کھلنے پر اندر داخل ہوئی۔ گاڑی رکتے ہی ملازم نے دروازہ کھولا مبین بھی گاڑی سے نکلتے سر جھکائے اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔

" اندر سے بیگز نکالو اور نیچے لے جا کر رکھو۔ "

مبین کو کہتے اسنے ڈگی کی طرف اشارہ کیا جیب میں رکھا فون وائبریٹ ہوا اسنے فون جیب سے نکالا اور نام دیکھتے ہلکا سا مسکرایا پھر لیس کر کے کان سے لگاتے مبین کو جلدی کا اشارہ کرتے تیزی سے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے۔ مبین نے اسکی بات پر عمل کرتے جلدی سے گاڑی کی ڈگی ان لاک کرنا چاہی جب یہ دیکھ کر اسکا دل خوف سے حلق میں اچھلا کے گاڑی کی ڈگی پہلے سے کھلی تھی اگرچہ یہ اسکی کوتاہی تھی اور اس کوتاہی کی بنیاد پر اس سے کوئی بھی غلطی ہوتی تو اسے ناقابل

برداشت خمیازہ بھگتنا پڑتا۔ اسنے فوراً سے ڈگی کھولی اور دوسرے لمحے ہی دوسرا بڑا جھٹکا لگا جب اندر ایک سکڑی ہوئی لڑکی کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

"سر۔۔"

بے ساختہ اس نے چیخ کر پکارا زید جو فون پر مصروف اندر جا رہا تھا پلٹ کر ناگواری سے دیکھا مبین کی نظریں ڈگی میں تھیں ڈگی میں بیگز نہیں تھے مطلب صاف تھا کہ انہیں چرالیا گیا تھا اور یہ لڑکی ڈگی میں۔؟ اب وہ بچ گیا تھا۔
زید نے اسکا زرد چہرہ دیکھا تو کچھ کہتے فون کاٹ دیا اور واپس اپنے قدم تیز رفتاری سے مبین کی جانب بڑھائے۔

گاڑی میں لیٹی وہ آنکھیں بند کیے جیسے خود کو ہربری نظر سے چھپا گئی تھی لیکن مبین کی پکار پر اسنے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اپنے سامنے کھڑے جوان مرد کو دیکھتے اسکی آنکھیں خوف سے پھیلیں وہ اگلے لمحے ہی اٹھنے لگی جب ڈگی کے اوپر کا

حصہ اسکے سر پر لگا وہ تکلیف سے کراہ اٹھی لیکن پھر فوراً گاڑی کی ڈگی سے نکلی۔
زید جو تیزی سے مبین کی طرف بڑھ رہا تھا گاڑی کی ڈگی سے کسی مخالف صنف کو
نکلتے دیکھ اسکے قدموں کی رفتار پل بھر کو سست ہوئی۔

گاڑی تک پہنچتے ہی اس نے گاڑی کی ڈگی میں دیکھا جو خالی تھی ہاتھ میں پکڑے
فون پر اسکی گرفت سخت ہوئی۔

"یہ لڑکی کون ہے مبین اور بیگنز کہاں ہیں؟"

مبین اسے سیدھا اپنی جانب رخ کرتے دیکھ بوکھلایا۔

URDUNovelians

سوری سر مجھے نہیں معلوم میں تو آپکے ساتھ تھا اور میں نے ڈگی اور گاڑی خود "
"لاک کی تھی۔۔"

مبین نے جلدی سے وضاحت دی گویا کہیں وہ سننے سے پہلے سزا منتخب کر دیتا۔

مبین کے جواب پر اس نے نظر گھما کر اس لڑکی کو دیکھا جو خاموش مگر ڈری ہوئی ان کے سامنے کھڑی تھی۔ گلابی فراک پسینے سے شرابور تھا کا جل آنکھوں کے ارد گرد پھیلا ہوا تھا۔ اسکے بال بھی پھیلے پسینے سے اسکے چہرے کے اطراف چپکے ہوئے تھے۔

"بیگنز کہاں ہیں؟"

ایک قدم آگے بڑھاتے اس نے مختصر اور ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھا۔ مبین دو قدم پیچھے ہو کر سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔ وہ لڑکی بنا جواب دیے پیچھے ہوئی۔

URDU Novelians

"بیگنز کہاں ہیں؟"

URDU NOVELIANS

دوبارہ پوچھا پر اس بار لہجے میں وارننگ واضح تھی۔ وہ جو سہمی کھڑی تھی سامنے
کھڑے شخص کی دہشت سے ٹانگیں کانپنے لگیں اور آنکھوں سے ایک کے بعد
ایک آنسو گرنے لگا۔

زید نے کچھ لمحے اسے دیکھا پھر مبین کو پکارا۔

"مبین۔۔"

"جی سر۔۔"

فورا جواب دیا۔
URDUNovelians

اسے نیچے لے جا کر ایمن کے حوالے کر دے میرے نیچے آنے تک یہ سب کچھ اگل
"دے۔"

لڑکی کو دیکھتے اسنے بے لچک لہجے میں کہا جب کے وہ اسکی بات پر ڈرتی تیزی سے پیچھے ہوتی نفی میں سر ہلانے لگی پھر کسی کوناہلتے دیکھ باہر داخلی گیٹ کی جانب بھاگی۔ مبین کے ایک اشارے پر گارڈ نے اسکو بازو سے جکڑ لیا۔

چھ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میں۔۔۔ کچھ نہیں جانتی۔۔۔ میں تمہاری۔۔۔ جان لے لوں گی " "چھوڑو مجھے۔

وہ گارڈ سے کہتی روتی ہوئی اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی لیکن وہ بنا اسکی بات سنے اسے واپس اندر کی طرف گھسیٹنے لگا۔

URDUNovelians

"خدا کے لیے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔"

اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ زمین پر لوٹ گئی زید اسے گھسیٹتے ہوئے دیکھنے لگا۔ زید نے مبین کو اسکی لڑکی کی جانب اشارہ کیا اور خود گاڑی میں بیٹھنے لگا۔

"سر آپ اکیلے۔۔۔"

زید کے ناگواری سے دیکھنے پر اسکی چلتی زبان رکی۔

"ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔ واپس آئے تک یہ لڑکی سب اگل چکی ہو۔"

مبین کو وارن کرتے وہ گاڑی میں بیٹھا جھٹکے سے گاڑی ریورس کرتے نکلتا چلا گیا۔

"اسے نیچے لے جا کر ایمن کے سپرد کرو۔"

گارڈ کو ہدایت دیتے وہ ایمن کا نمبر ملانے لگا۔

URDU NOVELIANS

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ میں غلطی سے ڈگی میں چھپی۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔"
"مجھے جانے دو۔۔"

وہ چلا رہی تھی پروہاں سب ایسے تھے جیسے بہرے ہوں۔

"اللہ کا قہر نازل ہو تم پر خدا راجھے جانے دو۔۔"
وہ چلائی اسکی چیخیں اب دور سے سنائی دے رہی تھیں۔
ایمن کے فون اٹھانے پر وہ ایمن کو زید کے حکم سے آگاہ کرنے لگا۔

URDU Novelians

"ڈاکٹر حسنین ایمر جنسی ہے۔۔"

ڈاکٹر رحمت بھاگتی ہوئی اسکے آفس روم میں آئیں۔

ڈاکٹر رحمت میرا آف ہو چکا ہے میں گھر کے لیے نکل رہا ہوں آپ ڈاکٹر سلیمان " سے کہیں یہ انکا ٹائم ہے۔۔

سنجیدگی سے کہتے اسنے اپنا وائٹ کوٹ اتارا۔

ڈاکٹر سلیمان ہسپتال کے وزٹ پر گئے ہیں۔ اور یہ کیس بہت ایمر جنسی ہے " بندے کی حالت خراب ہے۔۔۔

ڈاکٹر رحمت جھنجھلائیں۔

"اچھا چلیں۔۔"

اپنا کوٹ واپس پہنتے وہ ڈاکٹر رحمت کے پیچھے چل پڑا ڈاکٹر سلیمان پر اسے شدید غصہ آیا جو بات بے بات پر ہسپتال کے چکر لگاتے تھے۔

"کیا ہوا ہے؟"

ڈاکٹر رحمت کے پیچھے لفٹ میں چڑھتے پوچھا۔

"ایکسیڈینٹ کیس ہے۔۔۔"

بٹن پر پریس کرتے بتایا۔

URDU Novelians

"کیا ہو گا نجانے آج کل کی نسل کا کیا ہو گا یہ نسل بہت خراب آئی ہے۔۔"

افسوس سے کہا۔

"ڈاکٹر حسن ہم بھی نئی نسل کے ہی ہیں۔۔"

لفٹ کا دروازہ کھلنے پر ڈاکٹر رحمت نے جتنا تے کہا وہ اپنی ہی بات پر مسکرا دیا۔
ایمر جنسی روم میں جاتے روز کی طرح اسنے روم کے باہر روتے وارثین کو دیکھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ کمرے باہر آیا۔

زندہ بچ گئے ہیں پر ایکسیڈینٹ شدید تھا اسلیے ایک بازو اور ٹانگ شدید زخمی ہے وہ "
"کچھ عرصے تک اٹھ نہیں سکیں گے۔۔ باقی ڈیٹیلز آپ کو ڈاکٹر رحمت بتا دینگے۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اسنے آگے بڑھے وارثین کو بتایا اور تیزی سے نکل گیا۔
اس سے پہلے ڈاکٹر سلیمان اسکی موجودگی کا مزید فائدہ اٹھاتے وہ گاڑی کی چابیاں
اٹھائے ہسپتال سے نکلا۔

ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ فون بجا۔

"اسلام و علیکم۔۔"

"و علیکم السلام امی۔۔ جی کہیں۔۔"

گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔

تم کہاں ہو حسن میں نے کہا بھی تھا جلدی آنا آج تمہارے رشتے والے آرہے"

URDUNovelians

"ہیں۔۔"

ماں کی غصے بھری آواز پر اسنے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"میں وعدہ بھول گیا تھا امی میں بس نکل گیا ہوں پہنچ رہا ہوں کچھ دیر میں۔۔"

اگر تم انکے آنے سے پہلے نا پہنچے تو یہ تمہارا آخری رشتہ ہو گا جو میں نے دیکھا"

"اسکے بعد تمہاری شادی کی ذمہ داری میری نہیں۔۔۔"

غصے سے کہا۔

"ارے امی آرہا ہوں نا ایک ایمر جنسی کیس آگیا تھا بس اسی لیے دیر ہو گئی۔"

"فورا گھر پہنچو۔۔۔" URDU Novelians

کہتے ساتھ انہوں نے فون کاٹ دیا۔

URDU NOVELIANS

امی بھی نا۔ نا کریں شادی اچھی بات ہے خود ہی کی پوتا پوتی کی حسرت ادھوری "
"رہیگی۔۔"

کندھے اچکاتے اسنے فون برابر سیٹ پر ڈال دیا۔

زید نے گاڑی پارکنگ ایریا میں روکی گاڑی لاک کرتے وہ لفٹ میں چڑھا فستھ
فلور کا بٹن دبایا ابھی لفٹ کا دروازہ بند ہی ہونے لگا تھا کہ ایک لڑکی ہاتھ آگے کرتی
اندر آگئی۔

URDU Novelians

"سوری۔۔"

پھولی سانس سے ہنستے ہوئے کہا زید نے کوئی جواب دیے بناپینٹ کی جیبوں میں
ہاتھ ڈالا اور سامنے دیکھتے کھڑا ہو گیا۔

"گھمنڈی۔۔"

لڑکی اسکو دیکھتے دل میں بولی۔ جب ایک جھٹکے سے لفٹ رکی۔

"اوہ یہ کیا ہوا۔"

لڑکی فوراً سے اسکی جانب مڑتی پوچھنے لگی۔۔

URDUNovelians

"مجھے نہیں معلوم۔۔"

سنجیدگی سے جواب دیتے وہ موبائل پر فون ملانے لگا جب وہ لڑکی جھٹکے سے اسکے قریب آتی اسکا بازو تھام گئی۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ گھٹن ہو رہی ہے۔۔"

زید نے حیرت سے اسے دیکھا جو آنکھیں میچیں اسکے بازو سے گال لگائے کھڑی تھی۔

اسے شدید کوفت ہوئی وہ عجیب نظروں سے اس لڑکی کو اپنا بازو پکڑے دیکھنے لگا۔

"چھوڑو۔۔" URDU Novelians

ہاتھ جھٹکتے اس لڑکی کو دور کیا اور غصے سے اسے گھورنے لگا اسکی گرے آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی گھلی تھی۔

پونی سے چند بال نکل کر اسکے شفاف چہرے پر ایک طرف ہو گئے۔۔

"میں یہاں ڈر رہی ہوں اور آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔"

وہ لڑکی حیرت اور صدمے سے بولی۔۔ وہ بنا جواب دیے فون کان سے لگا گیا۔

"ایمان یہ لفٹ کیوں بند ہوئی ہے۔۔؟"

فون لگتے ہی پوچھا۔

"کون سی لفٹ؟"

دوسری طرف حیرت سے پوچھا گیا۔

"تمہارے فلیٹ کی لفٹ۔"

اس لڑکی پر ایک ناگوار نظر ڈال کر دانت پیستے پوچھا۔

آپ آگئے؟ اچھا رکیں میں دیکھتی ہوں۔ پر یہ مت سمجھیے گا کہ میری ناراضگی "دور ہو گئی۔"

کہتے ساتھ وہ فون کاٹ گئی زید نے ایک گہری سانس لیتے خود پر ضبط کے پہاڑ بٹھائے گھر سے ویسے ہی وہ بہت غصے سے نکلا تھا اسکے کروڑوں کی مالیت کی ڈرگز غائب ہوئی تھی اور یقیناً وہ لڑکی کی وجہ سے وہ اسی وقت اس سے سب اگلو کر آتا اگر ایمان اس سے بات کرتے روتی ناتو۔ اور اب پہلے لفٹ کار کنا پھر اس چیکو اور عجیب سے لڑکی کا ساتھ ہونا۔ اپنا تھا مسئلے اسنے اپنا وجود ڈھیلا چھوڑا جب لفٹ کو ایک جھٹکا لگا وہ سیدھا کھڑا تھا اچانک جھٹکا لگنے کے باعث لڑکھڑایا اور اس لڑکی کے پر جا گرا۔

"آؤچ میری کمر۔۔۔"

اپنے اوپر اتنا بھاری وزن محسوس کرتے وہ لڑکی چلائی۔

"شٹ اپ۔۔"

زید فوراً اس پر سے ہٹ کر غرایا۔

"اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں آپکی وجہ سے میری کمر پر اتنی بری طرح لگ گئی۔"

آنکھوں میں آنسو بھرے منہ بسورتے کہا۔ زید نے مزید خود پر ضبط کرتے اسکے آگے مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا وہ پہلے تو حیرت سے دیکھنے لگی پھر مسکراتے ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی۔

"ویسے یہ بہت فلمی سین تھا ہے نا؟ ایک حسین اتفاق یا وقت کی حسین سازش۔۔"

وہ لڑکی کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد شرارتاً کہا اسنے گردن موڑ کر اس لڑکی کو دیکھا۔

جینز اور ڈھیلی ٹی شرٹ میں بالوں کو آگے ایک کندھے پر ڈالے ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ لڑکی اکیس بائیس سال کی تھی اور بلاشبہ پیاری بھی۔

زید نے لڑکی کی بات پر اثبات میں سر ہلایا پھر فون نکالتے دوبارہ ایمان کا نمبر ڈائل کیا۔

"جی بھائی بس آدھا گھنٹہ لگے گا۔۔"

فون اٹھاتے ہی اسنے جلدی سے کہا۔

اگر آدھا گھنٹہ لگے گا تو مجھے نہیں لگتا تمہاری دوست میرے سے زندہ بچ "سکے گی۔۔"

دانت پیستے سختی سے کہا ایمان کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا جبکہ اسکے ساتھ کھڑی لڑکی کا بھی منہ کھل گیا۔

"میری کونسی دوست بھائی؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں سمجھی نہیں۔۔"

فورا انجان بنتے پوچھا۔

"ایمان۔۔۔"

URDUNovelians

تنبیہ کی۔۔

اوہ بھائی کیا واقعی میری دوست آپ کے ساتھ لفٹ میں ہے؟ ہاں وہ آنے والی "
" تھی پر میں بھول گئی۔۔

ہنستے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اس کی رگ رگ سے
واقف ہے۔

ایمان اگر دو منٹ میں لفٹ ناچلی تو اپنی دوست کی موت کی ذمہ دار تم "
" ہو گی۔۔

جیب سے گاڑی کی چابیاں نکالی جس کے ساتھ ہی ایک تیز دھار چاقو نکلا سامنے
کھڑی ایمان کی دوست کے پسینے چھوٹ گئے۔۔

"بھائی۔۔۔"

ایمان نے صدمے سے پکارا۔۔

"ایمان لفٹ چلا دے یار۔۔"

زید کے کچھ بھی کہنے سے پہلے اندر کھڑی لڑکی چلائی۔

"بھائی بہت برے ہیں آپ۔۔۔"

غصے سے کہتے ایمان نے فون کاٹ دیا۔

ایک منٹ بعد جھٹکے سے لفٹ واپس چل پڑی۔

میرے رہنے تک تم یہاں نہیں آؤ گی لفٹ سے رکتے ہی تم واپس لفٹ میں "

"چڑھو گی نیچے جانے کے لیے۔۔"

انگلی اٹھاتے جتاواہ لڑکی تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔ جی جان سے ایمان کے
بھائی پر جو کرش ہوا تھا وہ ایک پل میں ڈر میں بدل گیا۔

لفٹ رکنے پر وہ لڑکی بھی لفٹ سے اترنے لگی کہ زید کے دیکھنے پر بوکھلاتے واپس
قدم اندر لے لیے اور زید کے جاتے ہی گراؤنڈ فلور کا بٹن دبا دیا لفٹ بند ہونے پر
ایک گہری سانس خارج کی۔

URDUNovelians

زید نے آہستگی سے دروازے پر دستک دی تو دروازہ خود کھلتا چلا گیا وہ زیر لب
مسکرایا ناراضگی میں بھی اسکی آمد پر پہلے سے دروازہ کھلا رکھا تھا۔

وہ دروازہ بند کرتے اندر گیا لاؤنج سے گزرتے ایمان کے کمرے میں آیا وہ بیڈ پر سکون سے بیٹھی ٹی وی پر ٹام اینڈ جیری دیکھ رہی تھی۔ وہ بظاہر خاموش اور سکون سے بیٹھی تھی پر اسکی تیزی سے ہلتے پاؤں کو دیکھتے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ کچھ ہی دیر میں پریشگر کی طرح پھٹنے والی ہے۔ زید نے جیب سے موبائل نکالتے دروازے کے ساتھ لگی ٹیبل پر رکھا اور جوتے بھی وہیں کمرے کے دروازے پر اتار دیے۔ اور بیڈ کے قریب آکر دھم سے گر گیا۔ ایمان اسکے اس طرح بیڈ پر گرنے سے غصے سے سمٹ کر پیچھے ہو گئی اسے نظر انداز کیے نظریں اب بھی ٹی وی پر تھیں۔ زید کچھ دیر خاموش چھت کو گھورتے اسکے ری ایکشن کا انتظار کرتا رہا پھر کہنی کے بل اونچا ہوتے رخ اسکی جانب کیا۔

بال کھول کر کمر چھوڑے وہ جامنی رنگ کا گہرائی شرت پہنی ہوئی تھی جس پر خوبصورتی سے سفید رنگ میں "ایمان جھانگیر" لکھا تھا۔ ہونٹوں کے شپ بدلتے وہ غصہ ضبط کر رہی تھی زید اسکی حرکت پر مسکرایا پھر کروٹ بدلتے اسکی طرف پشت کر کے چہرے کا رخ ٹی وی کی طرف کر لیا پیچھے ایمان نے اسکی ڈھیٹائی پر

ریموٹ کو سختی سے پکڑا پاؤں نے اٹھنے کی گزارش کرتے خواہش کی کے زید کی کمر پر زور سے کل ماری جائے پروہ اسکی خواہش رد کر گئی جو بھی تھا بڑا بھائی تھا۔

پھر خود بھی انجان بنتی ٹی وی دیکھنے لگی۔ ایک کہ بعد ایک لمحہ گزرتے پندرہ منٹ گزر گئے پر زید کچھ نابولا وہ اتنی توجہ سے کارٹون دیکھ رہا تھا کہ گویا آیا ہی اسی کم کے لیے ہو۔ ایمان کا پارہ چڑھنے لگا۔۔ وہ ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے منہ پر رکھے ٹیوی سے نظریں ہٹا کر زید کی پشت کو گھورنے لگی۔۔ پھر ریموٹ اٹھا کر ٹی وی بند کر دیا۔

"ارے میں دیکھ رہا تھا۔"

زید نے گردن موڑتے ناراضگی سے کہا لیکن ایمان کے ری ایکشن پر جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

اسنے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ جھٹکے سے زمین پر مار کر توڑ دیا۔

"کیوں آئے ہیں یہاں پر۔۔"

گھٹنے کہ بل وہ اسکے مقابل کھڑی ہوئی اور دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا لیے۔

"تمہارے بلانے پر تم سے ملنے۔۔؟"

سادگی سے کہا۔

"بہت فرمانبرادر ہیں نا آپ میرے۔۔؟"

دانت پیستے پوچھا۔
URDUNovelians

"ہاں کیوں؟ کوئی شک؟"

بظاہر سنجیدگی سے پوچھا پر آنکھوں میں شرارت بھری تھی۔

"میری دوست کو جان سے مارنے کی دھمکی کیوں دی۔"

غصے سے بلبلا تے وہ بیڈ سے نیچے اتری اور غصے سے زید کو گھورنے لگی۔

صرف دھمکی دی یقین کرو تمہاری دوست تھی اس لیے لفٹ سے واپس نیچے زندہ "پہنچی ہے۔۔"

ایمان کے مقابل آتے سنجیدگی سے بتایا۔

URDUNovelians

"ورنہ کیا کرتے آپ مار دیتے۔۔"

URDU NOVELIANS

کمر پر ہاتھ رکھے وہ زید کی طرف بڑھی اسکے آگے بڑھنے پر وہ جان بوجھ کر پیچھے ہوتے مسکراہٹ روکنے لگا۔

"ہاں۔۔"

صاف گوئی سے کہا

"میں نے کہا ہے نایہ دادا گری میرے معاملے میں مت دکھایا کریں۔۔"

وہ زچ ہوتی رو ہانسی ہوئی

URDUNovelians

میں نے اسے مارا تو نہیں ناصر دھمکی دی اور جو اسکی حرکتیں تھیں نامیرے
"سوا کوئی دوسرا شریف کردار کا انسان ہوتا تو منہ توڑ دیتا۔"

یکدم لہجے میں ناگواری اتری۔

"وہ کسی دوسرے کے قریب جاتی کیوں وہ آپکو پسند کرتی ہے نا۔"
ہواء میں ہاتھ گھماتے وہ جھجھلائی۔

"تو ناپسند کرے اور اب شاید کرے بھی نا۔"
اس کی زرد رنگت یاد کرتے استہزائیہ کہا۔

"آپکی وجہ سے میری دوستی خراب ہو گئی بھائی۔۔"

اداسی سے زید کو دیکھا۔

"خراب نہیں ختم ہوگئی۔۔"

عام سے لہجے میں کہتا وہ کمرے سے نکل گیا ایمان چونکتی اسکے پیچھے بھاگی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

زید کو کچن میں جاتے دیکھ وہ زید کے پیچھے آئی۔

مطلب صاف ہے اس قدر بے ہودہ لڑکیوں سے تم دوستی نہیں رکھو گی کل سے "

"بلکہ ابھی سے تم اپنا فرینڈ گروپ چینج کر رہی ہو۔۔"

فریج سے انار نکالتے فیصلہ سنایا۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے ایک تو میری معصوم دوست کا دل توڑ دیا پہلی محبت تھی " آپ اسکی۔۔

زید نے انار چھلتے آئبر واچکاتے اسے دیکھا۔

"تو کیا میں اسکی محبت کا اچار ڈالوں؟"

انداز صاف مزاق اڑاتا ہوا تھا۔

نہیں اس سے شادی کریں۔۔ وہ بہت اچھی لڑکی ہے پڑھی لکھی خوبصورت سی "

بھولی۔۔۔ URDU Novelians

آخر میں تعریف کرتے وہ مسکرائی۔

بد تمیز، بے ہودہ، بے حیا اور چپ زہنیت کی مالک۔۔۔"

اسنے انار کے دانے پلیٹ میں ڈالتے ایمان کو دیکھتے کہا وہ بے یقینی سے زید کو دیکھنے لگی جو اسے ایسے الفاظ بول رہا تھا۔

"تمہاری دوست یہ ہے۔۔۔"

پلیٹ اٹھاتے وہ ایمان کے قریب آیا اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا پھر اسے سائیڈ میں ہٹا کر خود کچن سے نکل گیا۔ لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھا ہی تھا کہ ایمان پھر اسکے سامنے کھڑی ہوتے سینے پر ہاتھ باندھ گئی۔

URDUNovelians

وہ ایسی بالکل نہیں ہے یہ سب اسے میں نے کرنے کو کہا تھا ورنہ وہ بہت شرمیلی"

"بھولی بھالی ہے۔۔۔"

"چلو مان لیا بس رکھ لو اس سے دوستی قائم۔"

انارمنہ میں ڈالتے احسان کیا ساتھ پلیٹ اسکی جانب بھی بڑھائی۔

"یار بھائی۔۔ آپ اس سے شادی کر لو نا ٹرسٹ می بہت اچھی ہے۔۔"

صوفے پر گرتے منت کی۔

"میرے معیار کی نہیں۔۔"

زید نے کندھے اچکائے۔

URDUNovelians

"تو آپکا معیار کیا ہے؟"

بھنویں اچکائی۔

"میری بیوی میری جیسی ہی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔۔"

ایمان کے گال کھینچتے ایک آنکھ دباتی۔

واہ یعنی آپکی بیوی بھی آپکی طرح گولیوں اور گنرز سے کھیلنے والی ہوگی۔۔ گڈ ویری "گڈ۔"

غصے سے تپتے اسنے داد دینے کے انداز میں سر ہلایا۔

نہیں۔۔ ایسی نہیں پر ایسی ہوگی کے میں گن اٹھاؤں تو ڈرے بھی نا۔۔ اور "تمہاری وہ دوست صرف چاقو جیب سے نکالنے کی دیر تھی مرنے جیسی ہو گئی۔۔ کہتے ہوئے زید نے قہقہہ لگایا۔"

بس بہت ہو گیا آپکو نہیں کرنی شادی میری دوست سے تو مت کریں پر اسکا"
"مراق مت اڑائیں۔

انار کی پلیٹ زید کے ہاتھ سے لیٹی وہ بقیہ انار چھیننے لگی۔

"اوکے نہیں اڑاتا۔"

فرمانبرادری سے کہا۔

"اس سے نہیں کرنی ناشادی تو کسی اور سے کر لیں۔۔۔ پر پلیز شادی کر لیں نا۔"

اب کے آنکھیں جھپکاتے معصومیت سے کہا۔

"میری شادی سے تمہارا کیا تعلق؟ اچانک اتنی ضروری کیوں ہو گئی؟"

وہ اب واقعی حیران تھا پہلے تو وہ کبھی شادی کا ذکر بھی نہیں کرتی تھی اور اب ہاتھ پاؤں اور منہ دھو کر اسکے پیچھے پڑ گئی تھی۔

میری دو دوستوں کی منگنی ہو گئی اور اب تیسری کی بھی جلد ہو جائیگی پھر کچھ "عرصے میں شادی بھی ہو جائیگی۔"

مسکینیت سے کہا۔

تو تمہاری دوستوں کی شادی سے میرا کیا تعلق؟ اپنی دوست سے کہو کہ میرے "متعلق سوچ کر انتظار بند کرے اور کر لے شادی۔"

سر جھٹکتے کہا پر اگلے لمحے ہی ایمان کی بات پر جھٹکا لگا۔

URDU NOVELIANS

"مسئلہ اسکا نہیں ہے میرا ہے۔ آپکی ہوگی تو میری ہوگی نا۔"

زچ ہوتے اسنے پلیٹ ٹیبل پر رکھی اور منہ بنائے زید کو دیکھنے لگی۔

زید سنجیدہ ہوتے اسے دیکھنے لگا ایمان کی شادی کا خیال تو اسے کبھی آیا ہی نہیں تھا نا ہی اسنے کبھی اس بات پر غور کیا تھا اب اسے غور سے دیکھنے پر احساس ہو رہا تھا کہ وہ انگلی پکڑ کر چلنے والی ایمان جو ان ہو چکی تھی شادی کے قابل۔

"تم شادی کرنا چاہتی ہو؟"

کچھ توقف کے بعد گہری سانس لیتے پوچھا۔

URDUNovelians

"ہاں۔۔"

"کوئی لڑکا پسند ہے؟"

ایمان نے اسکے سوال پر اسے یوں دیکھا جیسے زید نے اس سے اسکا گردہ مانگا ہو۔

ویسے کم بوجھ ہے مجھ پر؟ اکیلے گھر میں رہتی ہوں اتنا سب دیکھتی ہوں یونی پڑھنا"
"پھر خود کا خیال رکھنا ویسے کم ذمہ داری ہے مجھ پر جو لڑکا بھی میں ہی ڈھونڈوں؟
اسکے جواب پر زید نے نفی میں سر ہلایا۔

اور دوسری بار میں بھی مہک اور جھانگیر کی اولاد ہوں الحمد للہ زید جھانگیر سے "

"مضبوط کردار رکھتی ہوں۔
URDU Novelians

اسنے سنجیدگی سے جتایا اسکے جملے سے زید اندازہ لگا چکا تھا کہ زید کا سوال اسے بہت
ناگوار گزرا ہے وہ زیر لب مسکرایا۔

URDU NOVELIANS

ٹھیک ہے تم ماسٹر ز کمپلیٹ کر لو پھر کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر تمہاری دھوم دھام " سے شادی کرونگا؟

ایمان کے سر پر چیت مارتے کہا۔

"پھر تو ہو گئی میری شادی۔"

منہ میں بڑبڑائی۔

"کچھ کہا۔؟"

زید نے آبرو اچکائی۔

ہاں وہ میں کہہ رہی تھی کہ شادی کے لیے پڑھائی مکمل ہونا ضروری تھوڑی ہے "۔۔ شادی کے بعد پڑھ لوں گی۔۔"

مسکراتے ہوئے سمجھایا۔

ہاں ضروری نہیں پر بہتر یہی ہے کہ پہلے پڑھائی مکمل کر لو۔"

"اور یہ خود سے شادی شادی کرنا بند کرو بڑا بھائی ہوں تمہارا لحاظ رکھو۔"

"اب کیا ہوا؟"

ایمان کو خاموش خود کو گھورتے دیکھ سوال کیا۔

URDU NOVELIANS

وہ مجھے آپکو ایک ضروری بات بھی بتانی تھی یونی میں میرے ساتھ بہت براہوا۔
"

وہ اداسی سے کہتے چہرہ جھکا گئی۔۔۔ زید فوراً سیدھا ہوا۔

"کیا ہوا؟"

میری کلاس فیلو ہے انفال اس سے کچھ وقت پہلے میری فزکس کی کلاس میں لڑائی
"ہوئی تھی۔۔"

ایک نظر زید کو دیکھتے پھر نظریں جھکا لیں۔

"تو؟"

تو وہ یہ کہ وہ لڑکی انفال فزکس کے سر۔۔۔ سر طارق کی فیورٹ اسٹوڈینٹ " ہے۔۔

"تو؟"

تو یہ کہ جب سے میری انفال سے لڑائی ہوئی ہے وہ مجھ سے ٹھسّا نکالتے رہتے " ہیں اور اسی لیے انہوں نے اس سال مجھے فزک۔۔

URDUNovelians

"فزکس کے پیپر میں فیل کر دیا۔"

زید نے غصے سے اسکی بات اچکی۔

"ہاں۔۔"

آنکھوں میں مصنوعی آنسو اُڑ آئے۔

"اس سال بھی فیل کر دیا؟"

بھی پر زور دیا۔

"ہاں"

نظریں چراتے کہا۔
URDUNovelians

"او گاڈ ایمان اس سال بھی تم فیل ہو گئی"

وہ بے یقینی سے اپنا سر پکڑ گیا اگر اس دنیا میں کوئی تھا جو اسے پریشان کرتا تھا اور اسکے ضبط کی انتہا آزما تا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پاتا تھا اس انسان کے سامنے بے بس ہو جاتا تھا تو وہ ایمان جھانگیر تھی اس سے پانچ سال چھوٹی اسکی بہن۔

نہیں نہیں بھائی قسم سے فیل نہیں ہوئی انہوں نے جان بوجھ کر فیل کیا ہے یقیناً " "نہیں تو میری دوستوں سے پوچھ لیں میں نے پوری بک حفظ کی تھی۔ سیدھے ہوتے وہ جھوٹ پر یقین دلانے لگی۔

تمہاری وہ نکمئی دوستیں جنہوں نے تمہیں بھی نکمّا کر دیا ہے میرے ہاتھوں سے " "نہیں بچینگے۔۔

غصے سے کہا۔

انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ آپکو مجھ پر یقین نہیں نا کہ سر نے مجھ سے ٹھسائی کالی ہے۔؟

"تو آپ آج کلاس میں سر نے میرے ساتھ کتنا برا کیا کسی سے بھی پوچھ لیں۔"

"کی برا کیا؟"

منہ پر انگلی رکھے ضبط سے پوچھا۔

ایمان اسے خاموش ہوتے دیکھ سب بتانے لگی۔

URDUNovelians

"تمہیں لگتا ہے یہ پلان کام کرے گا۔"

کلاس روم کے باہر رکتے کرن نے فکر مندی سے پوچھا۔

ایک سو ایک فیصد کام کریگا۔"

یاد نہیں اس دن یونی کے ایک لڑکے کی بائیک کے سامنے بلی آگئی تھی بلی کو بچاتے اسکے خود کے پاؤں پر لگی تھی پھر بھی بیچاری بلی کے ایک پاؤں پر ٹائر آگیا تھا تب انہوں نے بہت بے عزت کر کے اسے ایک ہفتے کے لیے سسپینڈ کروا دیا تھا۔ تو اب ہم تو جان بچا کر آرہے ہیں۔۔ معاف تو کریں گے ساتھ ایکسٹرا دس نمبر بھی دینگے۔۔

ایمان نے یقین سے کہتے سب کو دیکھا پھر اپنی انگلی آنکھوں کے ڈیلے پر گھمائی۔
جلن سے آنسو آئے پھر ایک گہری سانس لیتی کلاس روم کے دروازے پر کھڑی

ہوئی۔ اسکے پیچھے باقی ساری بھی اداس شکل بنا کے کھڑی ہو گئیں۔۔۔ سی آر کے کہنے پر سر طارق نے دروازے کی جانب دیکھا تو چونکے پھر مسکرائے۔۔۔

ارے آپ سب وہاں کیوں کھڑی ہیں؟ اندر آئیں آپ کی ذاتی یونیورسٹی ہے " اور ہم ناچیز آپ کے غلام جب آپ آئینگی آپ کو پڑھائینگے۔۔۔

مسکراتے ہوئے انہوں نے کاٹ دار لہجے میں کہا کلاس میں دبی دبی ہنسی گونجی ایمان نے نروس ہوتے لب بھینچے۔

ارے مادام آپ خاموش کیوں ہیں اگر آپ کو گراہ ناگزیرے تو میں مجھ غلام کی " کلاس میں دیر سے آنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟

ایمان کے مقابل جاتے استہزایہ پوچھا۔ ایمان سر جھکا گئی۔

آج پھر سر طارق نے بھگو بھگو کر مارنے کی ٹھانی تھی شاید۔

سر کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ نا کرے آپ میرے غلام ہوں استاد ہیں بہت "

" اونچا رتبہ ہے آپکا۔

شرمندہ ہوتے کہا۔

ارے واہ تالیاں بھئی پورے دو سال میرے سے اسی کلاس میں پڑھنے کے بعد "
مس ایمان جھانگیر کو خیال آگیا کہ میں ایک حقیر سا بندہ مس ایمان کا استاد ہوں
" جسکی انہوں نے دو سالوں میں ایک بات نہیں مانی۔

سر طارق کے کہنے پر واقعی کلاس تالیوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ ایمان نے منہ پر
ہاتھ پھیرتے غصہ قابو کیا اسکا دل کر رہا تھا یہاں تالی بجانے والے اور ہنسنے والوں
کے دانت توڑ دے۔

مس ایمان دیر سے کیوں آئیں آپ ویسے تو روز ہی ایسا ہوتا ہے پر آج وجہ بھی "بتادیں۔"

کمر پر ہاتھ باندھتے وہ ایمان کو دیکھنے لگے۔ ایمان کا دل کیا وہ وہاں سے الٹے قدم بھاگ جائے۔

سر ہم راستے میں تھے جب ایک زخمی کتا ملا اسکے پاؤں پر گاڑی چڑھ گئی تھی "بہت تکلیف میں تھا تو ہم ہسپتال لے گئے اسی لیے دیر ہو گئی۔"

اسنے مصنوعی آنسو نکلنے کی لکھ کوشش کی پر کمبخت آخری موقع پر دھوکہ دے گئے۔

URDUNovelians

"ویری گڈ۔۔"

انہوں نے داد دی۔

مجھے خوشی ہے جو مس ایمان اپنی مدد کبھی نہیں کر سکتی کم از کم انہوں نے ایک "کتے کی مدد تو کی۔۔"

ایمان سمجھنا سکی وہ طنز تھا یا تعریف۔۔

"لیکن مس ایمان میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

وہ کہتے ٹیبل کی طرف گئے ایمان نے نا سمجھی سے پیچھے دوستوں کو دیکھا۔

تو کلاس مس ایمان یونیورسٹی سے اپنی مخلص محبت نبھاتے یونی ناچھوڑ کر جانے "کے لیے ایک مرتبہ پھر فیل ہو گئیں۔"

سر طارق کی بات پر جہاں سب ہنسے وہیں وہ آنکھیں میچتی ہاتھ منہ پر رکھ گئی۔ کیا ضرورت تھی سر کو سب کے سامنے دکھانے کی اس سے بہتر تھا وہ کلاس میں ہی نا آتی پر اب وقت نکل چکا تھا۔

میں نے بہت کوشش کی کہ کہیں سے کچھ نمبر ایکسٹرانال کر کسی طرح مس " ایمان کو پاس کر دیا جائے پر مس ایمان نے خراب پیپر کرنے میں اتنی محنت کی " تھی کہ میں لاکھ کوشش کے باوجود پاس نہ کر سکا۔

انہوں نے بہت افسوس سے کہا کلاس ایک بار پھر ہنسی سے گونج اٹھی۔ ایمان ضبط سے مٹھیاں بھینچ گئی سر طارق جیسے اس سے کوئی ذاتی بیر لیے بیٹھے تھے۔

میں اس بار خوشفہم ہو گیا تھا کہ آپ سے میری جان چھوٹ گئی پر بے حد افسوس " ہو رہا ہے مجھے کہ ایک سال یا نجانے اور کتنے سال آپ میرے سر پر مسلط

رہنمائی۔۔۔ پرسوں آپکا اگین فزکس کا ٹیسٹ ہوگا اگر آپ اس میں پاس ناہوئی تو
میں آپکا ایڈمیشن کینسل کروادونگا..... پڑھائی میں دلچسپی ٹکے کی نہیں ہے یہاں
پکنک پوائنٹ سمجھ کر آتی ہیں اور یونی کا نام بھی خراب۔ ناؤ گیٹ آؤٹ آل آف
"یو۔۔"

آخر میں وہ غصے سے بلند آواز میں بولے۔ ایمان اور اسکی دوستیں اگلے لمحے وہاں
سے تیزی سے نکلے۔

ایمان پوری کہانی سنا کر زید کو دیکھنے لگی جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

URDU Novelians

"کیسے برداشت کرتے ہیں وہ تمہیں۔۔۔ سلام ہے انکی برداشت کو۔۔"

داد دینے کے جیسے منہ بناتے وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

"بھائی۔۔"

ایمان نے صدمے سے پکارا۔

"اللہ کرے سر کے بقیہ بال بھی اڑ جائیں اور وہ پورے چاند ہو جائیں۔۔"

ایمان غصے سے بولی۔

"تمیز سے استاد باپ کے برابر ہوتا ہے۔۔"

زید نے سختی سے ٹوکا۔

URDUNovelians

کوئی نہیں۔۔ باپ ایسے تو نہیں ہوتے کہ بیٹی کو سب کے سامنے ذلیل کر دیں۔"

"

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

"استاد کی عزت ناکرنے والا کبھی زندگی میں کامیاب نہیں ہوتا ایمان۔"

اسنے پھر جتایا۔

"تین سال سے عزت کر رہی ہوں کامیاب ہوئی؟"

اسنے تیکھے لہجے میں الٹا سوال کیا۔

عزت کر کے احسان نہیں کر رہی یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں انکی عزت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ورنہ انکا نقصان نہیں ہو گا اپنے نصیب خراب کرو گی۔ مجھے دیکھو میرے استاد مجھ سے محبت کرتے تھے آج ہر کوئی مجھے جانتا ہے میری عزت کرتا ہے۔۔ لیکن اگر آج سے چھ سال پیچھے جاؤ تو میرے پروفیسر نے پوری

یونی کے سامنے میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا پر نامیری انا پر لگا تھا نا میں نے اف ف کیا
انکا کچھ نہیں گیا بس اسکے بعد سے انکو میرے نام ہمیشہ کے لیے یاد ہے۔ مثال کے
"طور پر استعمال کرتے ہیں وہ اور میں کامیاب ہوں۔۔"

"ہاں بہت اچھی کامیابی ملی ہے نا جیسے آپکو؟"
اسکا طنز زید کے دل پر لگا وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا اسے بولتے ہوئے اندازہ
نہیں ہوتا تھا کہ وہ کس کا دل دکھا دے۔

"خیر۔۔ پرسوں ٹیسٹ ہے اسکی تیاری کرو۔۔"
اسنے جیسے بات ختم کی۔۔

مجھے کچھ نہیں آتا کیسے پڑھوں۔۔ پلیز بھائی آپ میری مدد کریں یقین کریں "
"آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔
وہ فوراً گھٹنوں پر اس کے سامنے بیٹھی۔

"میں کوئی الٹی مدد نہیں کرونگا ایمان۔۔"

اس نے فوراً جواب دیا

نہیں الٹی نہیں بھائی پلیز سیدھی حرکت کریں اور میری شادی کر دیں میں مزید "
"نہیں پڑھنا چاہتی۔۔"

URDUNovelians

منہ بناتے روہانسی لہجے میں کہا۔

URDU NOVELIANS

"پڑھائی تو مکمل کرنی پڑیگی۔۔"

اسنے ہاتھ پرے کیے۔۔

"تو آپ پاس کروایں۔۔"

دوسرا ہل پیش کیا۔

"میں کیسے پاس کروادوں۔؟"

حیرت سے پوچھا۔

URDUNovelians

کیا مطلب کیسے؟ اتنے بڑے ڈان ہیں لوگ جانتے ہیں اونچے اونچے لوگوں سے
"پہچان ہے آپکی۔ ایک کال کریں پاس دور پوری ڈگری دے دیں گے۔"

وہ منت کرنے پر آئی۔۔

"میں ایسے کام نہیں کرتا ایمان۔"

اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے پھر انکار کیا۔

"اتنے غلط کام کرتے ہیں ایک اور صحیح۔۔"

اسنے دوسرا جملہ کہا جو زید کو اپنی ذات پر طنز لگا۔

"میں بڑے بڑے غلط کام کرتا ہوں یہ چندہ چوری والے کام نہیں۔۔"

اچانک سرد لہجے میں کہا ایمان اسکے بدلے انداز پر فوراً سیدھی ہوئی۔

"پھر فائدہ آپکے ڈان ہونے کا جب بہن کو پاس تک نہیں کروا سکتے۔۔"

وہ روتی ہوئی بولی۔

پرسوں ٹیسٹ ہے اسکی تیاری کرو میں کھانا آرڈر کر رہا ہوں پھر مجھے ضروری کام " سے جانا ہے۔۔

ایمان کی بات کو نظر انداز کرتے وہ فون تلاش کرنے لگا پھر یاد آنے پر کھڑا ہوا۔

"مجھے نہیں کھانا کھانا آپ خود کھالیں۔۔"

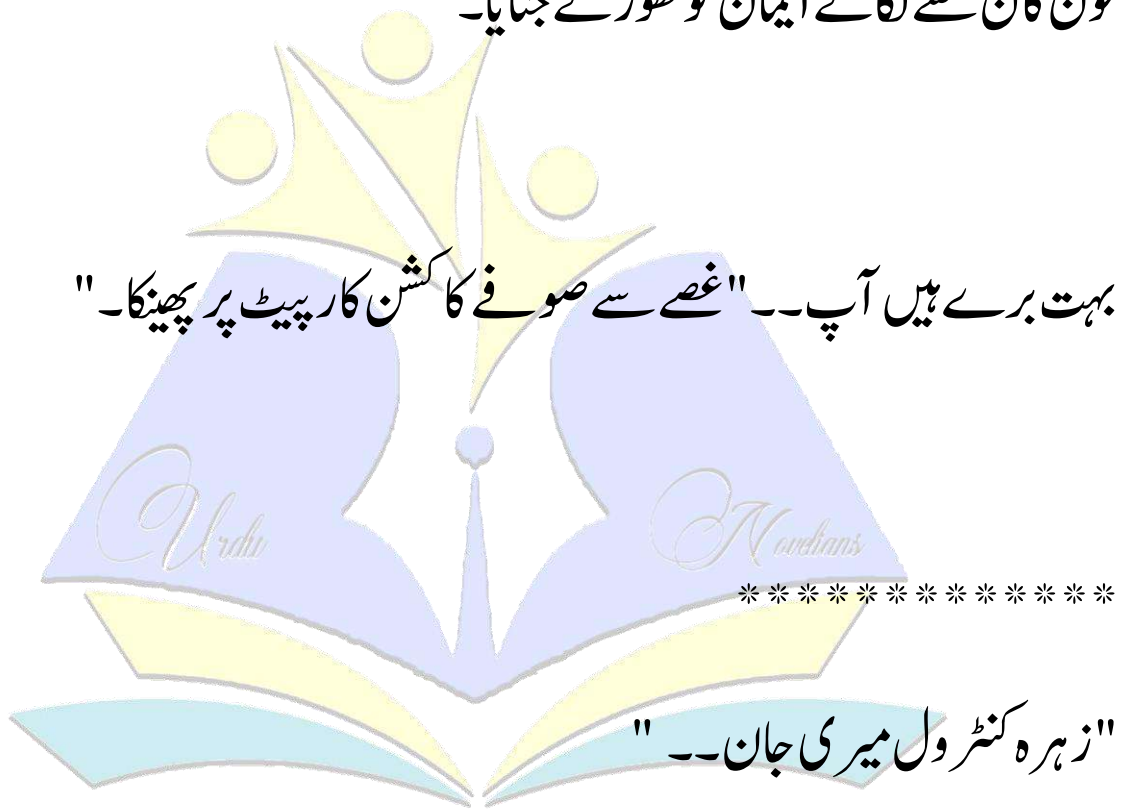
وہ روتی ہوئی سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔

ایمان میں کھانا آرڈر کر رہا ہوں۔"

اور پرسوں ٹیسٹ میں تم کلیئر ہو جاؤ ورنہ میں چالیس کی عمر تک تمہاری شادی نہیں کرونگا چاہو تو قسم لے لو۔۔

فون کان سے لگاتے ایمان کو گھورتے جتایا۔

بہت برے ہیں آپ۔۔ "غصے سے صوفے کا کیشن کارپیٹ پر پھینکا۔"



"زہرہ کنٹرول میری جان۔۔"

زہرہ جب سے وہ فائل لے کر آئی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا ساجد انکل کا گلہ دباتے انکو سامنے بٹھا کر پوچھے کے ایسا کیسے کیا۔ یا شمس الدین کے مرڈر کیس کی فائل آگ کی نظر کر دے۔۔ وہ مستقل کمرے میں ٹہلتی ساجد انکل کا فون ملا رہی تھی اور اسکے پاپا ارحان خان اسے سمجھانے کی کوشش۔

کیسے کنٹرول کروں پایا انہوں نے چیٹ کیا ہے مجھے کیس کے نام پر استعمال "
" کر کے اپنا الو سیدھا کیا ہے۔ اپنے گناہ میں بن بتائے مجھے بھی شریک کر لیا
وہ چیخ پڑی۔

"زہرہ۔۔"

انہوں نے ٹوکنا چاہا پر وہ بات کاٹ گئی۔

اور وہ خبیث عورت خود اپنے شوہر کا قتل کر کے سیاسی کرسی سنبھالتے دعویدار "
" بن گئی جو اپنے شوہر کی ناہوئی وہ ملک کی کیا ہوگی۔
اپنے سر کے بال نوچتے وہ جنونی ہونے لگی۔

"ایسا نہیں کہتے زہرہ پہلے پوری بات جان لو۔"

انہوں نے پھر سمجھانا چاہا۔

کیا سن لوں پاپا؟ آپ کے دوست نے مجھ سے کہا کہ وہ سیاست میں بیٹھ کر ملک میں تباہی مچا دے گا اسکی حقیقت سامنے لانی ہے لیکن گیم کیا تھا کہ اسے ہٹا کر لیزا بلوچ کو آگے لانا تھا اس کام کے لیے انہوں نے اچھا خاصہ معاوضہ لیزا سے لیا ہے۔۔۔"

وہ غصے سے سرخ ہوتی پاگل ہونے کو تھی۔

زہرہ پولیس تمہاری آرمی جیسی نہیں ہوتی ناہی انکے پاس اتنے اختیارات ہوتے " ہیں۔ اونچے عہدے کے لوگ اپنی انگلیوں پر کٹھ پتلی کی طرح نچاتے ہیں اور ناناچو تو رہنے نہیں دیتے۔ اور کیچڑ میں رہتے انسان کیسے صاف رہ سکتا ہے۔

پولیس میں ہے تو اسکا رشوت لینا بھی ضروری ہے ورنہ وہ لوگ اسے سکون سے "رہنے نہیں دیں گے۔۔

انہوں نے اسکے ہاتھ تھامتے سمجھانے کی کوشش کی پر وہ ہاتھ چھڑوا گئی۔

"اصل بہادری تو وہی ہے نا کہ انسان کیچڑ میں رہ کر بھی خود کو صاف رکھے۔۔"

چھتے لہجے میں پوچھا۔
URDU Novelians

"لیکن یہ ممکن نہیں۔۔"

پھر سمجھانا چاہا۔

"کچھ بھی ناممکن نہیں پایا اگر ایمان زندہ ہو تو۔"

وہ افسوس سے بولی۔

برائی کو برائی سے کاٹا جاتا ہے زہرہ فہیم بلوچ واقعی بہت خطرناک ہو چکا تھا اس نے اپنے ہی پارٹی کے بندے کا قتل کیا اگر کچھ بھی کرتے تو بھی اسے راستے سے ناہٹا پاتے۔ سمجھو بات کو اس لیے لیزا بلوچ کا سہارا لیا۔ دیکھا جائے تو استعمال لیزا بلوچ کو کیا گیا ہے فہیم بلوچ کو ہٹانے کے لیے۔ اور رہی رشوت کی بات تو ایسے لوگوں کے "درمیان رہ کر انکی جڑیں کاٹنی پڑتی ہیں۔"

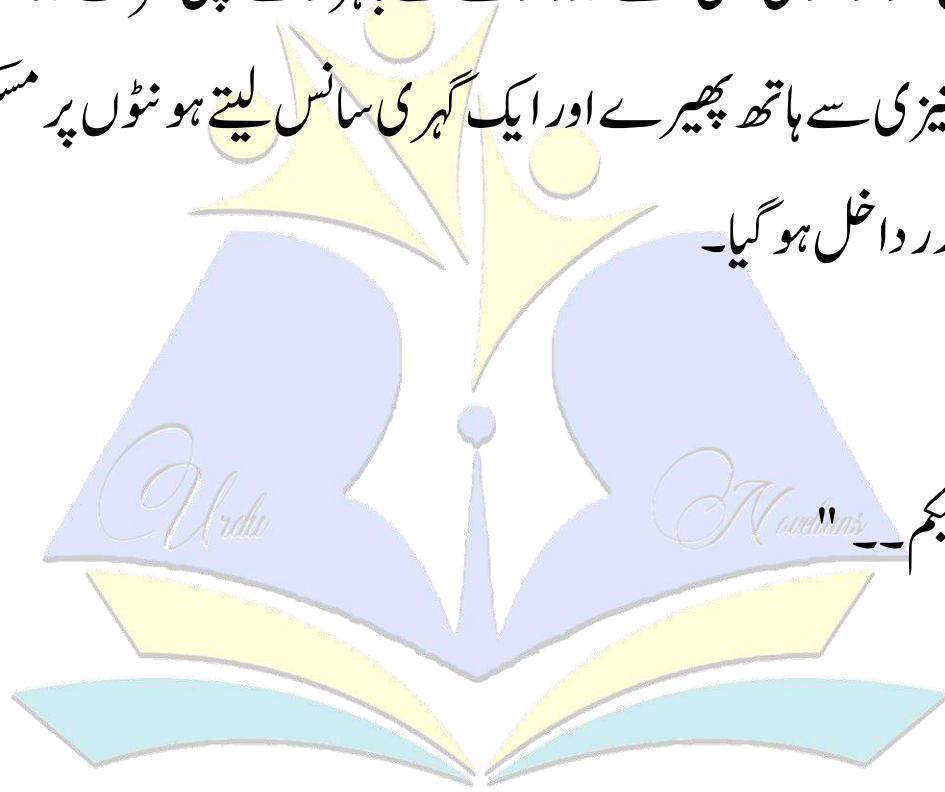
گہری بات سمجھائی۔۔ شاید اسے بات سمجھ آئی تھی تب ہی وہ خاموش ہوتی اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔

اور پھر لیز ابلوچ جواب کرے گی وہ؟ وہ تو اور خطرناک ثابت ہوگی اسنے اپنے "
"شوہر اپنے بچوں کے باپ کو مار دیا۔ وہ کیا کرے گی؟
سر تھامتے پوچھا۔

تو جس طرح فہیم بلوچ کے خاتمے کے لیے اللہ نے لیز ابلوچ کو سامنے کیا اس "
"طرح لیز ابلوچ کے لیے بھی کوئی لیز ابلوچ جیسی یا جیسا آگے آئیگا۔
انہوں نے مسکراتے اسکے شانے تھپکے وہ گہری سانس لیتی دکھتے سر کو تھامتی بیٹھ
گئی۔۔

سب کچھ سمجھ سے باہر تھا وہ جس زاویے سے سوچتی اسے وہی سچ لگتا نہ جانے وہ
واقعی استعمال ہوئی تھی کسی گناہ میں یا اسکے پاپا سچ کہہ رہے تھے۔۔

گاڑی گھر کے پورچ میں رکی وہ جلدی سے اتر اور اندر کی جانب بڑھا اندر سے ہنسی اور باتوں کی آواز آرہی تھی اسنے دروازے کے باہر رکتے اپنی شرٹ درست کی بالوں میں تیزی سے ہاتھ پھیرے اور ایک گہری سانس لیتے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائی اور اندر داخل ہو گیا۔



"اسلام و علیکم۔۔"

URDUNovelians

سب نے جواب دیا اور اسکی طرف متوجہ ہوئے وہ مسکراتے ہوئے اپنی ماں کے برابر بیٹھ گیا۔

"میں حسن۔۔"

"ماشاء اللہ بہت پیارا بچہ ہے۔۔"

سامنے بیٹی سو برسی خاتون نے محبت سے کہا پھر باتوں کا دور شروع ہوا سب حسن سے سامنے بیٹھے انکل آنٹی سوالات کرنے لگے۔ اسنے دیکھا وہ لوگ چار افراد تھے ایک لڑکی تھوڑی موٹی سی جو چائے پیتے اس سے مختلف باتیں اس کے متعلق پوچھ رہی تھی ایک ضعیف سے بڈھا بڈھی جو یقیناً لڑکی کے ماں باپ تھے۔ اور ایک خاموش نظریں جھکائی لڑکی بیٹھی تھی بلاشبہ وہ گوری رنگت کی پیاری سی لڑکی تھی۔ بے اختیار اسکا دل خدشے سے دھڑکا کی وہی لڑکی اسکے لے پسند کی تھی۔ دودھ جیسی سفید رنگت سر پر ڈوپٹہ اوڑھے آنکھیں جھکی تھی اسلیے وہ نادیکھ سکا اسنے بے ساختہ اپنی ماں کو دیکھا۔

"سفیدی کی دکان کیوں پسند کی امیسی۔۔"

ماں کو دیکھتے بے بسی سے سوچا۔

ہمیں تو حسن پسند ہے آپ مشورہ کر کے بتادیں ایک بار حسن سے بھی پوچھ لیں "
"اور بیٹا اگر آپ انزہ سے بات کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔۔"

ارے نہیں انزہ تو ہمیں پہلے سے پسند تھی حسن کی پسندیدگی کے بعد ہی آپ کو بلایا "
"تھا۔"

حسن کے کچھ کہنے سے پہلے وہ کہتی اٹھ کر انزہ کی جانب بڑھیں۔ حسن صدمے
سے انہیں منہ کھولے دیکھنے لگا جب انہوں نے محبت سے مٹھائی انکے منہ میں
ڈالی۔۔ وہ صحیح سے مٹھائی بھی ناچا بسکا۔۔ وہاں بیٹھے اسکے ہونے والے سسر اسکے

گلے ملے۔ اسنے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو شرمائی سی نظریں جھکائے بیٹھی تھی
اسے اپنے اوپر بے بسی سے رونا آنے لگا۔

وہ ایمان کو زبردستی کھانا کھلا کر پڑھائی کرنے پر زور دے کر آیا
تھا گاڑی پورچ میں رکی مبین وہیں اسکے انتظار میں وہیں کھڑا تھا گاڑی رکتے ہی فوراً
آگے گیا۔

URDU Novelians

"اسلام و علیکم سر۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔ میری ٹی شرٹ لے کر آؤ۔۔"

جلدی جلدی اندر آکر اسنے اپنا وائٹ شرٹ اتار کر لاؤنج کے صوفے پر پھینکا
مبین فوراً اسکے کمرے کی جانب بھاگا اور سیاہ رنگ کی سلیو لیس ٹی شرٹ لا کر دی۔
وہ ٹی شرٹ پہنتا ایک کمرے میں داخل ہوا اور وہاں موجود ایک دروازہ کھولا جس
کی سیڑھیاں نیچے بیسمنٹ میں اترتی تھیں وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا بالکل
خاموش نیچے اتر گیا مبین نے تھوک نگلا اسکی خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ اب اس
کے ضبط کی انتہا ہو چکی ہے۔۔

"تم رک کیوں گئے مبین اندر آؤ۔۔"

اس نے پلٹ کر مبین کو دیکھا مبین فوراً ساتھ نیچے اتر ا۔۔

مبین کو باہر کھڑا رہنے کا اشارہ کرتے وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا جہاں ایمن
اور وہ لڑکی تھی جو گاڑی کی ڈگی سے ملی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوا نظر روشنی کے نیچے کرسی پر نڈھال زخمی لڑکی پر پڑی جس کے پیچھے ایمن کرسی پر بیٹھی تھی۔
اس لڑکی کی حالت شدید زخمی ہو چکی تھی فرش پر پڑے خون کے چھینٹے بھی اسی کے وجود کے تھے۔

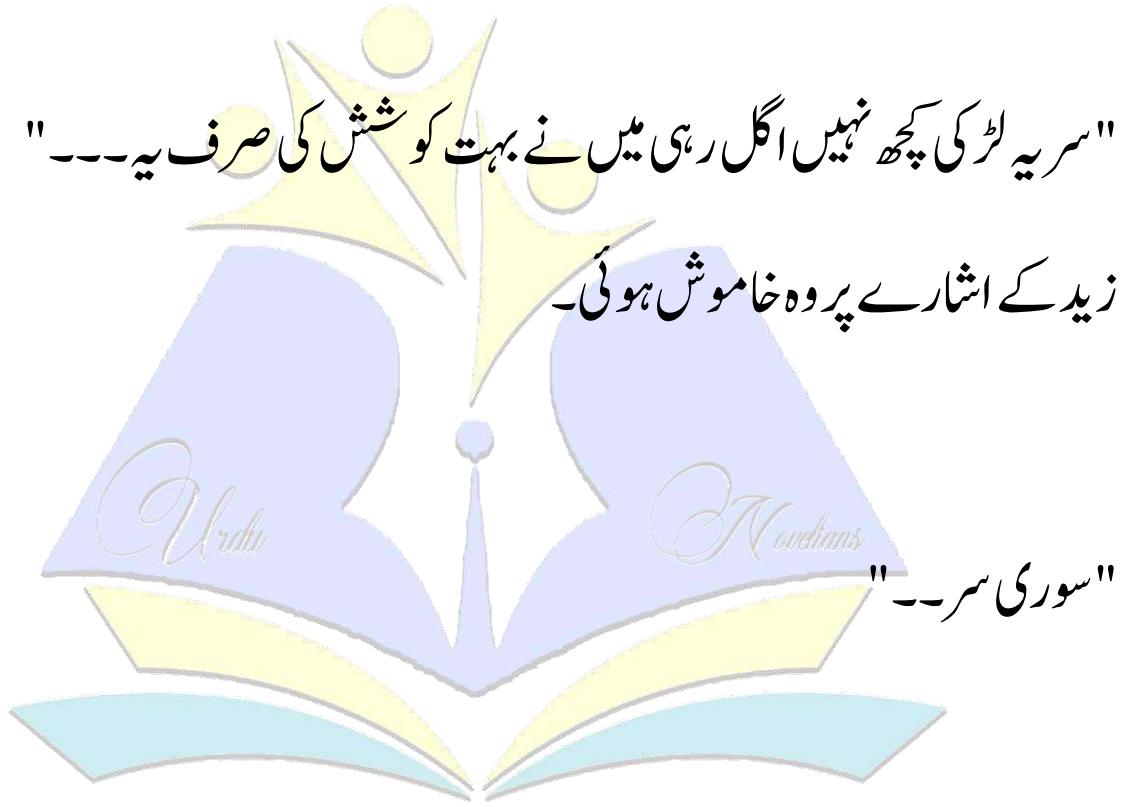
URDUNovelians

"نام کیا ہے تمہارا۔"

کرسی گھسیٹ کر وہ اس لڑکی کے سامنے بیٹھا اور جیب سے سگریٹ نکال کر
سلگائی۔

ایمن جو تھک کر آنکھیں موند گئی تھی اپنے باس کی سرد آواز سن کر فوراً ہوش میں
آتی سیدھی ہوئی۔

"سریہ لڑکی کچھ نہیں اگل رہی میں نے بہت کوشش کی صرف یہ۔۔۔"
زید کے اشارے پر وہ خاموش ہوئی۔



"نام کیا ہے تمہارا۔۔۔"

وہ اس لڑکی کی بار بار بند ہوتی اور کھلتی آنکھوں کو دیکھ کر دلچسپی میں پوچھنے لگا۔
غنودگی سے بے حال بار بار حواس بحال کرتے وہ سامنے بیٹھے انسان کو دیکھنے کی

کوشش کر رہی تھی جسکی موجودگی اور آواز نیم بے ہوشی میں بھی اسے خطرے کا الارم دے رہے تھے۔

"جانے دو۔۔"

اسکے منہ سے ہلکی آواز میں صرف اتنا ہی نکلا۔ زید نے ایمن کو اشارہ کیا اسکے اشارے کے سمت دیکھتے ایمن فوراً گئی پانی کی بڑے سائز کی بوتل اس لڑکی کے سر پر الٹ دی۔ اچانک ٹھنڈے پانی کو اپنے اوپر محسوس کرتی وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی دماغ پہلے سن ہوا پھر بحال ہونے لگا۔ ناک میں پانی جانے کے باعث ٹھسکا لگا۔ اسنے پوری آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا یہ وہ لمحہ تھا جب اس نے ڈر کر پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن بری طرح ناکام ہوئی اسکا وجود کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس کے کہنے پر اسکے ساتھ اتنا وحشیانہ سلوک ہوا تھا اب وہ کیا کرنے کا سوچ رہا تھا یہ خیال ہی خوفناک تھا

"اسے پانی پلاؤ۔۔"

سگریٹ کا گہرا کش لیتے ایک اور حکم دیا۔ ایمن نے پانی کی بوتل اسکے منہ سے لگائی۔

آدھا پانی حلق میں تو آدھا پانی نیچے گرنے لگا۔

"نام کیا ہے تمہارا۔؟"

لڑکی کو بغور دیکھتے تیسری بار بات دہرائی اور سگریٹ نیچے پھینک دی۔

URDUNovelians

"نن۔۔ نور۔۔"

نور۔۔ تمہاری نازک جان پر میں مزید تشدد نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اب جو تشدد" ہونگے وہ تمہارا وجود جھیل نہیں پائیگا۔

انسان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی جان ہوتی ہے کیا فائدہ ہو گا اس وفاداری کا جب زندگی ہی نانچے غلامی کے لیے بھی تو زندہ رہنا ضروری ہے۔۔ زندگی سب سے "قیمتی ہوتی ہے نا؟

اسنے آخر میں اسی سے سوال پوچھا وہ بس تھوک نگلتے اسے دیکھنے لگی۔

اس لیے اب جھوٹ نہیں بولنا جو پوچھوں سیدھے سیدھے صاف صاف بتانا "ٹھیک ہے؟

مسکراتے ہوئے نرمی سے کہا۔

اسکی مسکراہٹ پر نور کو تھوڑا رہائی کا راستہ نظر آیا وہ فوراً سے اثبات میں سر ہلا گئی
اسکی اس حرکت پر زید کی مسکراہٹ گہری ہوئی جبکہ پیچھے کھڑی ایمن نے افسوس
سے اس لڑکی کو دیکھا جو زید جھانگیر کی مسکراہٹ سے مطمئن ہو رہی تھی۔

اسکی مسکراہٹ سحر انگیز تھی لیکن دلی مسکراہٹ صرف ایمان جھانگیر کو دیکھ کر
آتی تھی باقی سب کے لیے وہ اس مثال پر عمل کرتا تھا۔

"ہنستے ہنستے لگا دور سے۔۔"

URDUNovelians

"کس کے لیے کام کرتی ہو۔۔؟"

زید کا سوال سنتے نور پھر پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کسی کے لیے نہیں۔۔"

اسکے جواب پر زید کی مسکراہٹ سمٹی کچھ دیر نور کو دیکھنے کے بعد وہ پھر مسکرایا۔

"میرے بیگز جو گاڑی کی ڈگی میں تھے وہ کہاں ہیں؟"

انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"مم۔۔ مجھے۔۔ نہیں معلوم۔۔"

اسکی آنکھوں میں تیزی سے نمی اترنے لگی۔

URDUNovelians

کمرے میں داخل ہوا نظر روشنی کے نیچے کرسی پر نڈھال زخمی لڑکی پر پڑی جس کے پیچھے ایمان کرسی پر بیٹھی تھی۔

اس لڑکی کی حالت شدید زخمی ہو چکی تھی فرش پر پڑے خون کے چھینٹے بھی اسی کے وجود کے تھے۔

"نام کیا ہے تمہارا۔"

کرسی گھسیٹ کر وہ اس لڑکی کے سامنے بیٹھا اور جیب سے سگریٹ نکال کر سلگائی۔

ایمن جو تھک کر آنکھیں موند گئی تھی اپنے باس کی سرد آواز سن کر فوراً ہوش میں آتی سیدھی ہوئی۔

URDUNovelians

"سر یہ لڑکی کچھ نہیں اگل رہی میں نے بہت کوشش کی صرف یہ۔۔۔"

زید کے اشارے پر وہ خاموش ہوئی۔

"سوری سر۔۔"

"نام کیا ہے تمہارا۔۔"

وہ اسکی لڑکی کی بار بار بند ہوتی اور کھلتی آنکھوں کو دیکھ سر دلچے میں پوچھنے لگا۔
غنودگی سے بے حال بار بار حواس بحال کرتے وہ سامنے بیٹھے انسان کو دیکھنے کی
کوشش کر رہی تھی جسکی موجودگی اور آواز نیم بے ہوشی میں بھی اسے خطرے کا
الارم دے رہے تھے۔

"جانے دو۔۔" URDU Novelians

اسکے منہ سے ہلکی آواز میں صرف اتنا ہی نکلا۔ زید نے ایمن کو اشارہ کیا اسکے
اشارے کے سمت دیکھتے ایمن فوراً گئی پانی کی بڑے سائز کی بوتل اس لڑکی کے سر

پر الٹ دی۔ اچانک ٹھنڈے پانی کو اپنے اوپر محسوس کرتی وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی دماغ پہلے سن ہوا پھر بحال ہونے لگا۔ ناک میں پانی جانے کے باعث ٹھسکا لگا۔

اسنے پوری آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا یہ وہ لمحہ تھا جب اس نے ڈر کر پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن بری طرح ناکام ہوئی اسکا وجود کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس کے کہنے پر اسکے ساتھ اتنا وحشیانہ سلوک ہوا تھا اب وہ کیا کرنے کا سوچ رہا تھا یہ خیال ہی خوفناک تھا

"اسے پانی پلاؤ۔"

سگریٹ کا گہرا کش لیتے ایک اور حکم دیا۔ ایمن نے پانی کی بوتل اسکے منہ سے لگائی۔

آدھا پانی حلق میں تو آدھا پانی نیچے گرنے لگا۔

"نام کیا ہے تمہارا۔؟"

لڑکی کو بغور دیکھتے تیسری بار بات دہرائی اور سگریٹ نیچے پھینک دی۔

"نن۔۔ نور۔۔"

نور۔۔ تمہاری نازک جان پر میں مزید تشدد نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اب جو تشدد
ہونگے وہ تمہارا وجود جھیل نہیں پائیگا۔

انسان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی جان ہوتی ہے کیا فائدہ ہو گا اس وفاداری کا جب
زندگی ہی نانچے غلامی کے لیے بھی تو زندہ رہنا ضروری ہے۔۔ زندگی سب سے
"قیمتی ہوتی ہے نا؟"

اسنے آخر میں اسی سے سوال پوچھا وہ بس تھوک نگلتے اسے دیکھنے لگی۔

اس لیے اب جھوٹ نہیں بولنا جو پوچھوں سیدھے سیدھے صاف صاف بتانا"
"ٹھیک ہے؟"

مسکراتے ہوئے نرمی سے کہا۔

اسکی مسکراہٹ پر نور کو تھوڑا رہائی کا راستہ نظر آیا وہ فوراً سے اثبات میں سر ہلا گئی
اسکی اس حرکت پر زید کی مسکراہٹ گہری ہوئی جبکہ پیچھے کھڑی ایمن نے افسوس
سے اس لڑکی کو دیکھا جو زید جھانگیر کی مسکراہٹ پر مطمئن ہو رہی تھی۔

اسکی مسکراہٹ سحر انگیز تھی لیکن دلی مسکراہٹ صرف ایمان جھانگیر کو دیکھ کر
آتی تھی باقی سب کے لیے وہ اس مثال پر عمل کرتا تھا۔

"ہنستے ہنستے لگا دور سے۔۔"

"کس کے لیے کام کرتی ہو۔۔؟"

زید کا سوال سنتے نور پھر پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کسی کے لیے نہیں۔۔"

اسکے جواب پر زید کی مسکراہٹ سمٹی کچھ دیر نور کو دیکھنے کے بعد وہ پھر مسکرایا۔

"میرے بیگز جو گاڑی کی ڈگی میں تھے وہ کہاں ہیں؟"

انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

URDUNovelians

"مم۔۔ مجھے۔۔ نہیں معلوم۔۔"

اسکی آنکھوں میں تیزی سے نمی اترنے لگی۔

" بیگز کہاں ہیں؟ اور کس کے لیے کام کرتی ہوں؟ "

اسنے پھر دہراتے سختی سے پوچھا نجانے وہ کیوں اب تک رکا ہوا تھا کیا چیز اسے روک رہی تھی وہ خود نہیں جانتا تھا اور نہ اب تک اس لڑکی کو اسکے انجام تک پہنچا چکا ہوتا جو اسکے بھاری نقصان کی وجہ بنی تھی۔

وہ امپورٹڈ ڈرگس تھی۔ اسکے سیمپل پورے پاکستان میں کہیں نہیں ملتے میں نے " اسے بہت مشکل سے یہاں منگوایا ہے۔

اور چرائی بھی تم نے زید جھانگیر کی گاڑی سے اور اس میں خود سوار ہو گئی تاکہ یہ ثابت ہو کہ مجرم خود تو ساتھ نہیں آتا لیکن تم غلط باتھ میں آئی ہو تمہارا حسن اور " یہ گمراہ کرنے کا طریقہ زید جھانگیر پر ہر گز کام نہیں کر سکتا۔

ایک ایک لفظ چبھا کر ادا کیا۔

کمرے میں گرمی حد درجہ بڑھ رہی تھی اس پر تضاد وہ دوبارہ سگریٹ جلا رہا تھا۔
ایمن کو گھٹن کا احساس ہوا پر وہ کچھ بول ناسکی نا ہی یہاں سے بار جاسکتی تھی۔

میں کچھ۔۔۔ نہیں جانتی۔ مم۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ میرے۔۔ پیچھے "
غنڈے۔۔ غنڈے لگے تھے۔

میں تو۔۔ اس شہر کی بھی نہیں۔۔ مجھے یہاں اغواء کر کے لائے تھے۔۔ بلکہ میں
جن کے ساتھ۔۔۔ رہتی۔۔ رہتی تھی انہوں نے مجھے۔۔ بیچ دیا تھا۔
وہ بتاتے ہوئے رو پڑی۔

URDUNovelians

پھر۔۔۔ جس عورت نے۔۔ مجھے خریدا تھا۔۔ اسنے "
مجھے۔۔ ایک۔۔ وڈیرے۔۔ غنڈے۔۔ جیسے آدمی کو۔۔ بیچ دیا۔ میں مشکل سے
وہاں سے۔۔۔ بھاگی۔۔ پر اسکے غنڈوں نے مجھے۔۔۔ دیکھ لیا میں بھاگتے۔

بھاگتے۔۔۔ بلڈنگ کے اندر۔۔ گھسی تھی۔۔ وہاں سے ب۔ بہت ساری
۔۔۔ گاڑیاں تھیں۔۔ اور وہ۔۔۔ لوگ میرے۔۔ پیچھے آگئے تھے۔۔ پھر
وہاں۔۔ ایک گاڑی میں۔۔ سے دو آدمی کچھ نکال رہے تھے۔۔ پھر فون آیا اور
وہ بھاگ۔۔ گئے۔۔ گاڑی کی ڈیوڑھی بند کرنا۔۔ بھول گئے۔ تو میں اس۔۔ میں
چھ۔۔ پ گئی۔۔ اس کے بعد میں یہاں آگئی۔۔ مجھے نہیں پتا کونسے بیگ۔۔۔ یہ
بھی نہیں پتا تھا کہ آپ۔۔ ہیں کون اور گاڑی کس کی ہے۔۔ میں اسکے علاوہ اور
"۔۔ کچھ نہیں جانتی۔۔ کچھ بھی۔۔ میرا۔۔ یقین کریں۔۔
وہ روتے ہوئے زید کو سب بتانے لگی اور وہ سگریٹ کے کش لیتے خاموشی سے
اسے سنتے گیا۔ اسکے چپ ہونے پر اثبات میں سر ہلایا۔

URDUNovelians

انٹر سٹنگ۔۔ اچھی تھی کہانی۔۔"

"میں نے سن لیا جو تمہیں سنانا تھا اب وہ سناؤ جو مجھے سننا ہے۔۔۔۔۔"

"مجھے نہیں۔۔ معلوم۔۔ میں کچھ نہیں جانتی۔۔"

زید نے ہاتھ کی دو انگلیاں ملا کر ایمن کو اشارہ کیا۔ اسکے اشارے پر ایمن کمرے کے کونے میں لگے ریک سے ایک ڈبہ اٹھا کر لائی۔ اس میں سے ایک کیکڑا نکال کر نور کے کندھے پر رکھا جو آزادی پا کر تیزی سے اسکی گردن پر چڑھنے لگا۔

"مم۔ میں نہیں۔۔ جانتی۔۔"

تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتی وہ بے بسی سے چلائی جب زید کے اشارے پر اسکی گردن پر ایک اور کیکڑا رکھا گیا وہ بری طرح چیخنے لگی۔۔

URDUNovelians

"ہٹاؤ"

اسکے اشارے پر پیچھے کھڑی ایمن نے کیکڑا اسکی گردن سے اٹھا کر واپس ڈبے میں

ڈالا۔

"لاسٹ چانس۔۔۔ بیگز کہاں ہیں۔۔"

تھوڑا آگے جھکتے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا کہ سامنے کرسی سے بندھی لڑکی کا وجود
خوف سے جھنجھنا اٹھا۔

میں نے پوچھا بیگز کہاں ہیں؟ کس کو دیے تم نے اور یہاں کس کے کہنے پر آئی؟
"ہو۔۔؟"

اب کہ وہ اپنی پوری قوت سے چلایا۔ اسکا کروڑوں کا نقصان اس لڑکی کی وجہ سے
ہو چکا تھا جو اسے گاڑی کی ڈگی سے ملی تھی۔

"میں نہیں جانتی۔۔"

وہ بے بسی سے پھر چلائی جب پیچھے کھڑی لڑکی نے اسکے بال دبوچے۔۔

اگر بتادو گی تو رہائی مل سکتی ہے اور تمہارے پاس سے تمہیں بچایا بھی جاسکتا ہے "
"صرف ایک بار نام بتادو جس کے لیے یہ کام کیا ہے۔۔"

وہ لڑکی اسکے کان کے قریب دانت پیستے غرائی۔

جبکہ وہ اب سگریٹ جلائے گہرے کش لیتے اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا
جو یقیناً بہت مضبوط اعصاب کی مالک تھی جواب تک "میں نہیں جانتی" کی رٹ
لگائے بیٹھی تھی۔

لڑکی نے افسوس سے اسکا سر جھٹکا شاید وہ سامنے بیٹھے شخص کو صحیح طرح جانتی
نہیں تھی یا جس گینگ سے بھی وہ تھی اسکی ٹریننگ بہت سخت تھی۔۔

سامنے سگریٹ کے گہرے کش لیتا وہ مکمل اسکا جائزہ لینے لگا گلابی فراک اب بہت گندا ہو چکا تھا اسکے سلکی بال بری طرح اجڑے چہرے کے زخموں پر چپکے ہوئے تھے ہونٹوں سے خون کی لکیر اب جم چکی تھی پھر بھی اسکا حسن قاتل تھا۔

ہر نی جیسی آنکھوں میں خوف بچ رہا تھا۔ لیکن وہ خوف نہیں جھانگیر کو پریشانی لگی۔

اسکی آنکھوں میں وہ تاثر نہیں تھا جو یہاں قید ہو کر آنے والوں کا ہوتا تھا جو زید جھانگیر کا اصل چہرہ دیکھنے والوں کا ہوتا تھا وہ نازک سی لڑکی بہت مضبوط اعصاب کی تھی۔

یقین کرو تمہارے جسم سے بوٹی بوٹی الگ کر کے میں اپنے کتوں کو کھلا دوں گا جب "

بھی کوئی تمہاری مدد کو یہاں نہیں آئیگا یہ آخری آفر ہے نام بتاؤ تمہیں باحفاظت

" دوسرے ملک پہنچا دوں گا۔

سگریٹ کو زمین پر پھینکتے وہ اسکے قریب جھکا اور بہت نرمی سے کہا ایک لمحے کو اسے سمجھ نہیں آیا وہ اسکے نرم لہجے پر پرسکون ہو یا اسکی دھمکی پر روئے۔۔

میں۔۔۔ قسم خدا۔۔ کی نہیں جانتی۔۔ میں کسی گینگ سے تعلق نہیں "رکھتی۔۔"

وہ بے بسی سے روتے پھر وہی جملے ادا کر رہی تھی جوانکی تحویل میں آنے کے بعد سے اب تک ادا کر رہی تھی۔

وہ گہری سانس لیتے اثبات میں سر ہلاتے پیچھے ہوا ایک گہری نظر اسکے وجود پر ڈال کر گہرا مسکرایا پھر اسکے پیچھے کھڑی ایمن کو دیکھا۔ وہ اسکا اشارہ سمجھ کر کمرے سے باہر نکل گئی کچھ لمحوں بعد واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں دوپلاس تھے۔

"نن۔۔ نہیں۔۔"

وہ لڑکی تیزی سے نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہونے لگی لیکن کرسی سے بندھے ہونے کے باعث ناہو سکی۔

وہ سہم کر اسکو دیکھنے لگی ہاتھ پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے۔۔۔ نجانے اگلے لمحے وہ کیا کرنے والا تھا اسکے ساتھ۔

تمہارا وجود میرے ڈر سے کپکپا رہا ہے۔۔۔ تم مجھ سے اتنی خوفزدہ ہو کہ دیکھنے میں "لگتا ہے اگلی سانس نہیں لے پاؤ گی۔۔۔"

وہ اسکو دیکھتے استہزایہ مسکرایا۔

URDUNovelians

لیکن تمہاری آنکھیں تمہارے وجود کا ساتھ نہیں دے رہیں۔۔۔"

ان میں زرا برابر خوف کی پرچھائی نہیں دکھ رہی۔۔۔ اور جانتی ہو اسکا مطلب کیا ہے۔۔۔؟

وہ آنکھیں میچتی تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگ اب وہ کیسے آنکھوں میں خوف لاتی اور کیسے اسے دکھاتی۔

مطلب یہ ہے کہ تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔۔ ناطک کر رہی ہو تم جانتی ہو وہ بیگز " کہاں ہیں پر تم نہیں بتاؤ گی۔۔ گڈ۔۔ اچھی بات ہے انسان کو اپنے مالک کا ایسے ہی وفادار ہونا چاہیے۔۔ اور میں بھی یہ چیلنج قبول کر کے دیکھنا چاہتا ہوں کہ "تمہاری وفاداری کب تک قائم رہتی ہے۔۔

سر دلہجے میں کہتے وہ ہلکا سا پیچھے ہوا۔ خوف کی ایک شدید لہر سامنے بیٹھے وجود میں دوڑ گئی۔

URDUNovelians

"خدا کے لیے چھوڑ دو۔۔"

وہ گردن نیچے جھکائے سسک پڑی۔ ہونٹوں سے رستے خون کا قطرہ اسکی گود میں گرا۔ جب جھٹکے سے پیچھے کھڑی لڑکی نے بالوں کو جھٹکا دیا اسکا چہرہ جھٹکے سے اوپر ہوا اور اگلے لمحے ہی نظر سامنے بیٹھے شخص کی گرے آنکھوں پر پڑی جو بالکل بے تاثر تھیں۔۔

میں نے اتنی بار اپنی بات کبھی نہیں دہرائی۔۔ نیو ر ایور تم دوسری ہو جسکو بار بار "موقع دیا (پہلی ایمان جھانگیر) پر ہر کسی کو عزت راس نہیں ہوتی۔۔" کہتے ساتھ اسنے اسکا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبو چا جو اسکے ہاتھ میں بھی خوف سے تھر تھرا رہا تھا۔

URDUNovelians

اللہ کی قسم میں۔۔ نہیں جانتی وہ بیگز کہاں ہیں۔۔ میرا کسی گینگ سے کوئی تعلق "نہیں۔۔"

وہ آنکھیں خوف سے سختی سے میچتی روپڑی لیکن اگلے لمحے ہی اسکی حولناک چنجیں
کمرے میں گونج گئیں۔۔

"امی یہ سب کیا تھا؟"
مہمانوں کے جاتے ہی وہ بول پڑا اتنی دیر سے کتنی مشکل سے ضبط کیا تھا یہ وہی
جانتا تھا۔

URDUNovelians

کیا؟ مبارک ہو۔۔ آخر کار تمہارے بڑھاپے سے پہلے تمہاری شادی بھی ہو ہی
"جائے گی۔"

آخر میں شرارت سے کہتے انہوں نے مٹھائی اٹھائی۔

"آپ نے جھوٹ کیوں کہا کہ میری رضامندی ہے بلکہ میں خوش ہوں؟"

الجھتے ہوئے پوچھا۔

تو کیا غلط کہا کتنی پیاری بچی ہے ماشاء اللہ سے گوری چٹی کوئی انکار کر سکتا ہے "
"بھلا۔

اپنی ہونے والی بہو کو تصور کی آنکھ سے دیکھتی وہ محبت سے بولیں۔

ہاں بالکل کر سکتا ہے۔ میں کر رہا ہوں مجھے وہ لڑکی نہیں پسندنا ہی میں نے اس "
"سے شادی کرنی ہے۔۔

"کیا بکو اس ہے یہ حسن کیوں نہیں کرنی؟ کیا برائی ہے اس بچی میں۔۔؟"
وہ غصے سے پوچھنے لگیں۔

اس میں کوئی برائی نہیں پر مجھے نہیں پسند بس۔۔ وہ گوری کتنی ہے یار امی تھوڑا"
"خود دیکھیں۔ مجھے میٹھی شکل کی سانولی لڑکیاں پسند ہیں۔۔"
اسنے دس بار دہرائی اپنی پسند دوبارہ بتائی۔

توبہ کرو توبہ۔۔ اتنی حسین لڑکی تمہارے لیے ڈھونڈی پر تمہاری ناشکری توبہ "
"ہے توبہ تف ہے تمہاری پسند پر۔"

طیش میں آتے انہوں نے مٹھائی واپس پلیٹ میں رکھی جو وہ کھانے والی تھیں۔۔

"امی بس آپ منع کر دیں۔۔"

حسن نے آخری فیصلہ سنایا۔

تم لڑ کے کبھی خود کو تو دیکھتے نہیں ہو۔ تیرھی ناک کے ساتھ بھی لڑکیاں پسند
"اور ریجیکٹ کرتے ہو۔۔"

"ایسی سیبی۔۔ تیرھی ناک؟ آپ کو میری ناک تیرھی لگتی ہے۔۔"

صدے سے اپنی ناک کو چھوتے وہ چلایا۔

URDUNovelians

ہاں نہیں ہے تو اب ہو جائیگی جو دوسروں میں نقص نکالتے ہیں نا ان میں نقص
نکلتے میں وقت نہیں لگتا۔۔ اور اس رشتے کے لیے اب قطعی طور پر منع نہیں
"ہو سکتا میں زبان دے چکی۔"

قطعیت سے کہا۔

مجھے نہیں پتا می کیسے بھی منع کریں کوئی بھی بہانہ کریں پر منع کریں میں اس سے "
"شادی نہیں کرونگا۔

وہ کہتے ساتھ بنا رکے اپنے کمرے میں گھس گیا۔

اللہ دیکھے حسن تمہیں ماں کو رسوا کروانا چاہتے ہو اللہ گواہ ہے جب سے پیدا "
ہوئے ہو ایک لمحے کا چین نہیں لینے دیا۔

URDUNovelians

اللہ کرے سانولی پر کشش بیوی ملے ایسی کہ اٹھتے وقت دس جوتے اور سوتے
"وقت دس جوتے مارے۔۔

غصے سے بڑبڑاتی وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

نور کی چیخ کے ساتھ ایمن کی چیخ بھی بے ساختہ تھی۔ کبھی ایمن کے سامنے ایسا تشدد نہیں ہوتا تھا لوگوں کی چیخیں اسنے سنی تھی پر یوں اپنی نظروں کے سامنے کچھ نہیں دیکھا تھا۔

نور کا ناخن پلاس کے ساتھ ہی اکھڑ کر باہر آگیا تھا اور وہ دردناک چیخ کے ساتھ ہوش کھوتی تکلیف سے بے ہوش ہو گئی۔

سر کر سی پر ایک طرف ڈھلکا تھا۔ زید کے گھورنے پر ایمن نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ دبائی۔

"مبین۔۔۔۔"

وہ چلایا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔"

مبین کے اندر آتے ہی اس نے ایمن کو کہا وہ تو اسی حکم کے انتظار میں تھی فوراً باہر نکلی

کیکڑوں اور سانپ کے بعد یہ پہلا خطرناک ٹارچر تھا جو اسکے سامنے ہوا تھا۔

"جی سر۔۔" URDU Novelians

مبین سر جھکائے کھڑا ہوا ایک نظر بے ہوش ہوئی لڑکی کے چہرے سے ہوتی اسکے ہاتھ پر گئی پھر ہاتھ سے نکلتے خون پر۔۔

یہ لڑکی کے پیچھے ہوئی بڑا ہاتھ ہے مبین۔۔ ڈرگز تو اب واپس نہیں ملنی لیکن ان "سب کے پیچھے جس کا ہاتھ ہے وہ مجھ سے نہیں بچے گا۔ غصے سے اسنے کھڑے ہو کر کرسی پر لات ماری۔

پتال گاؤ اس لڑکی کے متعلق سب کچھ یہ بہت اچھے سے جانتی ہے کہ اسکے پیچھے "جس کا ہاتھ ہے وہ طاقت میں بڑا ہے جبھی اسکی زبان نہیں کھل رہی۔ یا تو پھر یہ لڑکی کسی ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ اتنے تشدد کے بعد اگر یہ بے گناہ ہوتی تو بھی کوئی جھوٹا جرم قبول کر لیتی۔۔ لیکن اسکی ٹریننگ سخت ہے۔۔"

زید نے ناپسندیدگی سے اسکے بے ہوش وجود کو دیکھا۔۔

اسکے ہوش میں آنے سے پہلے پہلے مجھے اس کی تمام ڈیٹیلز چاہیے اگر یہ کسی ایجنسی کا حصہ نکلے تو آسان موت مار دینا اور اگر گینگ کا حصہ نکلی تو پھر میں اپنے طریقے سے مارونگا۔

مبین کو حکم دیتا وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اسکے جاتے ہی مبین نے کرسی پر بے ہوش اس نئی مصیبت کو دیکھا جو اچانک گلے پڑی تھی۔ اور پھر اسکے ہاتھ واپس مضبوطی سے باندھ کر وہ کمرہ لاک کرتے نکل گیا۔ باہر نکلتے اسنے اپنے دو تین بندوں کو فون کیا پورچ سے گاڑی لیتے باہر نکلا۔

زید اپنے کمرے میں آیا زوردار آواز سے دروازہ بند کیا اندر اشتعال برپا ہو رہا تھا۔ اسکا کروڑوں کا نقصان ہوا تھا ساتھ اسکی محنت الگ ضائع ہوئی تھی۔

اپنی ٹی شرٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی اب بنا شرٹ کے کمرے میں ٹہل رہا تھا کمرہ اے سی کی کولنگ سے ٹھنڈا تھا اسکے باوجود اسکے جسم پر پسینہ تھا اسنے بیڈ سے ٹی شرٹ

اٹھا کر اسی سے اپنا سینہ صاف کیا اور سائیڈ ٹیبل سے ایش ٹرے اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ سوچ کے گھوڑے دوڑا رہا تھا کہ اسکی دشمنی میں ایسا کون تھا کہ جس نے زید جھانگیر وار کیا تھا۔ چند نام زہن کے پردے پر آئے پر وہ اس قابل نہیں تھے کہ اسکے مقابل اترتے لیکن اسے جلد اسکا سامنا کرنا تھا ورنہ وہ پیچھے سے وار کر کے اسکی جڑیں کھوکلی کر دیتا۔

اسنے سکون سے آنکھیں موندنا چاہیں پر سکون تھا ہی کب۔۔۔ وہ بند آنکھوں سے سگریٹ کے کش لینے لگا۔ پھر جھٹکے سے اپنے پونی میں مقید بال کھول دیے اور سکون سے صوفے سے پشت ٹکا گیا کچھ دیر آنکھیں بند کر کے خود کو پر سکون کرنا چاہا پر ناکام رہا پھر سگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر کمرے میں موجود گیلری کا دروازہ کھول دیا۔ کچھ لمحے بعد جب سگریٹ کا دھواں کمرے سے نکل گیا

تو دروازہ بند کر کے وہ اونڈھے منہ بیڈ پر گر گیا۔ پر یہ صرف اسکی ایک کوشش تھی اس گھٹن کو کم کرنے کی سکون تو اسکے اپنے قلب کو نہیں تھا۔

بابا ہمیں کیسے پتا چلتا ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے؟ اور پھر اسکی سزا ہمیں کیسے ملتی ہے؟

بارہ سالہ زید جھانگیر نے جھانگیر واصف سے پوچھا۔

"خیریت آج میرے شہزادے نے یہ سوال کیوں پوچھا؟

وہ جانتے تھے زید کو جب کوئی بات پریشان کرتی ہے وہ تبھی سوال پوچھتا تھا۔

مجھے میری کلاس کا بوائے فیضان اچھا نہیں لگتا تھا اسلیے میں نے آج چھٹی میں

"اسے چپکے سے پتھر مار دیا۔

اسنے اپنا جرم قبول کیا۔

"یہ تو بہت بری بات ہے۔۔"

انہوں نے نرمی سے افسوس ظاہر کیا۔

"ہاں جی اللہ تعالیٰ نے مجھے سزا دے دی۔۔"

منہ بسورتے افسوس سے کہا۔

URDUNovelians

"کیسی سزا؟"

پھر سے دلچسپی سے پوچھا انکا بارہ سال کا بیٹا کبھی کبھی انہیں ضرورت سے زیادہ سمجھ دار اور کبھی کبھی بہت معصوم لگتا تھا۔

"میں جب اسکو پتھر مار کر باہر نکلا تو سیڑھی سے گر گیا اور میرا گھٹنا چھل گیا۔"

اسنے اپنے گھٹنے سے پینٹ اوپر کر کے جھانگیر واصف کے سامنے کی جس پر
پولیفیکس لگا تھا یقیناً وہ اپنی ماں سے لگوا کر انکے پاس آیا تھا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپکو اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔ جسکو غلطی کا احساس
"ہوتا سزا بھی اسے ہی سمجھ آتی ہے۔۔"

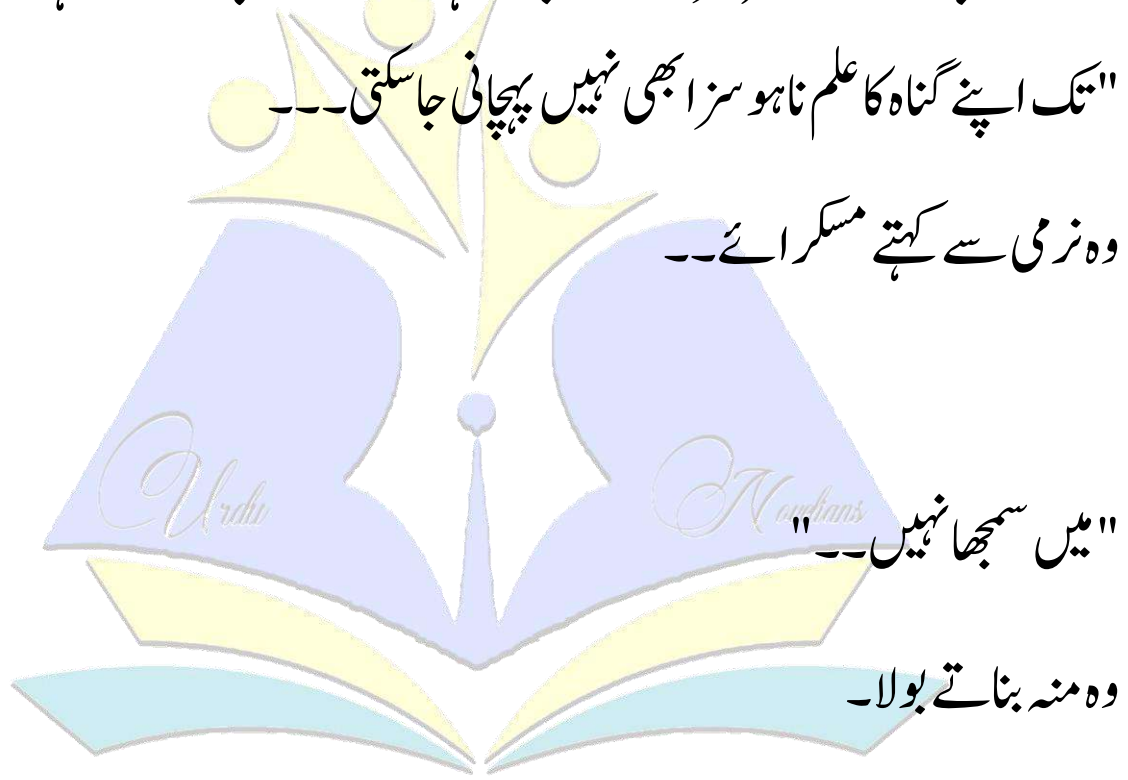
انہوں نے مسکراتے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بال جمائے۔

URDU Novelians

"مطلب؟"

ناسمجھی سے پوچھا وہ اثبات میں سر ہلاتے مسکرائے۔

لازم نہیں کہ انسان گناہ کرے تو اسے بتا کر سزا کے طور بہت بڑی ناقابلِ
برداشت چوٹ ملے اکثر سزا مل بھی جاتی ہے اور انسان بے خبر رہتا ہے۔۔ جب
"تک اپنے گناہ کا علم نا ہو سزا بھی نہیں پہچانی جاسکتی۔۔۔
وہ نرمی سے کہتے مسکرائے۔۔



"میں سمجھا نہیں۔۔"

وہ منہ بناتے بولا۔

URDU Novelians

مطلب جب آپ نماز نہیں پڑھتے اسکی پابندی چھوڑ دیتے ہیں تو آپ کے سر پر
سزا کے طور پتھر نہیں برستے بس سکون چھین لیا جاتا ہے آپ سے آپکی سب سے

قیمتی چیز چھین لی جاتی ہے۔۔ جس کو احساسِ گناہ ہوتا ہے احساسِ سزا بھی اسے ہی ہوتی ہے۔۔

ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں کل میرا نماز پڑھنے کا دل نہیں کر رہا تھا مجھے نینو آرہی تھی تو میں ایسے ہی سونے لگا تھا لیکن پھر مجھے بار بار نماز کی یاد آرہی تھی۔۔

معصومیت سے بتایا۔ جھانگیر واصف نے اسے اٹھا کر اپنے گود میں بٹھایا اور اس کے دونوں ہاتھ چوم لیے وہ بالکل انکی بیوی اور اپنی ماں مہک جھانگیر کی طرح بولتا تھا۔ انداز ایسا کے کانوں میں رس گھول دیتا میٹھا لہجہ معصوم الفاظ۔

اپنے ہاتھوں پر نرم دھتلا لمس محسوس کرتے اسکی پلکوں میں جنبش ہوئی پلکوں پر ٹہرے آنسوؤں ناک کی سیدھ میں گرتے ناک کے کنارے پر ٹہر گئے۔ اسنے آنکھ کھول کر بیڈ پر رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھا کئی لمحے ایسے ہی چپکے سے سرک گئے۔ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

جانتا ہوں بابا میں نے اپنی سب سے قیمتی چیز اپنا سکون کھویا ہے مجھے احساس گناہ " بھی ہے احساسِ سزا بھی۔

اپنی ناک سے آنسو جھٹکتے وہ تلخی سے مسکرایا۔

اسنے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھول کر اندر سے مہک اور جھانگیر و اصف کی تصویر نکالی اس پر ہاتھ پھیرتے وہ انکے چہروں کو عقیدت سے دیکھنے لگا۔ اسکی انگلی باپ کی پیشانی پر ٹھہر گئی۔

"سائن کر دو اس میں تمہارا منافع ہے ورنہ تم سب کچھ ڈبو دو گے۔۔"

کئی سال پہلے وائٹ ہال میں بیٹھے وہ کشمکش میں تھا۔ ہاتھوں میں پین تھا مے اس دورا ہے پر تھا کہ ایک طرف کنواں تو دوسری طرف کھائی تھی۔

"مجھے کچھ وقت دے دیں میں کچھ نا کچھ کر لوں گا"

وہ نم آنکھوں سے بولا سب کچھ ہاتھوں سے نکل رہا تھا۔

نہیں وقت دینا ہماری پالیسی نہیں تم سائن کر دو پھر تمہارے پاس وقت ہی وقت "

"ہو گا بلکہ پھر دوسرے لوگ تم سے وقت مانگے گیں۔۔

آگے سے فوراً کہا گیا۔

"پر میں۔۔ یہ سب نہیں کر سکتا۔۔"

وہ بے بسی سے رو دیا۔

URDUNovelians

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں باقی تمہاری مرضی جو ان کو بیس سال کے ہو۔"

آگے سے وہ شخص کندھے اچکاتے ہوئے سے مسکرایا۔ وہ پرانا کھلاڑی تھا۔

یہ دنیا ویسی نہیں زید جیسی دکھتی ہے یہ صرف موقع کی تلاش میں ہوتی جہاں "
"کمزور اور اکیلا پاتی ہے وار کرتی ہے۔۔

اسے یاد آیا اسنے ایک بار اسی انکل کی تعریف اپنے باپ کے سامنے کی تھی تو اسکے
باپ نے اس پر یہ جواب دیا تھا۔ اس وقت وہ سمجھ ناسکا تھا پر آج ایک ایک لفظ کا
مطلب سمجھ آرہا تھا کاش اسکا باپ ہوتا کاش وہ ہر مطلب سے انجان ہی رہتا اسکے
دل نے شدت سے دعا کی پر کاش نا کبھی پورا ہوا تھا نا ہونا تھا۔

URDUNovelians

جلدی کرو لڑکے۔۔ میری فلائٹ ہے۔ اتنا مت سوچو بہت جلد تمہیں آسمانوں "
پر پہنچا دوں گا اور اگر تم نے نا کیا تو یہ دنیا تمہیں زمین کے کونے میں بھی سکون سے
"نہیں رہنے دے گی اسکا زندہ مثالیں تم دیکھ چکے ہو۔

انکی کہی گہری بات کو وہ فوراً سمجھا تھا جبکہ اسکا باپ اسے جو کہتا تھا تب وہ جواب میں
"لازم پوچھتا تھا" کیا مطلب

جب وہ نادان تھا پر اب سمجھدار ہو چکا تھا یا لوگوں نے بنادیا تھا۔

"سائن کرو ورنہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اسے ضائع کروں۔۔"

اب کے سختی سے کہا۔

زید کی گرفت پین پر مضبوط ہوئی اس نے کاغذ پر ہاتھ جمایا پر رک گیا۔

اگر گناہ کرتے تمہارے قدم لڑکھڑائیں، تمہارے دل کی کیفیت عجیب ہونے ""
لگے، ایسا محسوس ہو کہ تمہارے وجود پر بوجھ لاد دیا گیا ہے تو سمجھ لینا تمہارا ضمیر
زندہ ہے لیکن اگر گناہ کی لذت، خواہش یا ضرورت ضمیر کی لڑکھڑاہٹ پر غالب
آنے لگے تو سمجھنا کہ وہ مرنے کے قریب ہے پھر زیادہ مت سوچنا اور اس جنگ

میں ضمیر کو جیت لینا کیونکہ مردہ کو زندہ کرنا انسان کے بس میں نہیں اور مری
"ہوئی چیزوں کو انسان خود بھی بھول جاتا ہے۔۔"

کانوں میں جھانگیر کی آواز گردش کرنے لگی۔ وہ سختی سے آنکھیں میچ گیا۔ پھر
آنکھیں کھولتے اسنے بنا کچھ مزید سوچے اس پرچے پر سائن کر دیا۔

اس دن زید جھانگیر ضمیر اور نفس کی جنگ میں اتنی بری طرح ہارا تھا کہ وہ اس کے
بعد ضمیر کی جیت کبھی نہیں ہوئی۔

تصویر میں باپ کی پیشانی کو مسلتا اسکا ہاتھ رکا۔

میں ہر روز ضمیر اور نفس کی جنگ میں ضمیر کو ہارتا ہوں بابا۔ پہلے تو ضمیر کے
مقابلے ضرورت تھی پر اب سراسر نفس ہے میں پھر بھی ہارتا ہوں پھر اب تک
"میرا ضمیر مردہ کیوں نہیں ہوا؟"

اسنے تصویر کو دیکھتے سوال کیا۔

کیوں میں روز بے سکونی کی موت مرتا ہوں؟ کیوں میرا ضمیر مردہ ہو کر مجھے " مطمئن نہیں کر دیتا۔ کیوں جب مجھے گناہ سے لذت آتی ہے تو کیوں یہ نہیں "مرتا۔۔

وہ سوال پوچھنے لگا۔

"ہمم۔ میرے خون میں آپکی حلال کمائی ڈور رہی ہے شاید اسلیے۔۔"

وہ عقیدت سے مسکرایا۔

اور ہونٹ ماں کے چہرے پر رکھنے کے بعد باپ کے چہرے پر رکھ گیا۔

"ہیلو ہاں۔۔۔ کیا ااا۔۔۔"

وہ منہ کھولے حیرت سے بولی۔ اس وقت صبح کے نو بجے تھے۔

پرسوں سر طارق کا پیپر تھا اسلیے مجبوراً اس بار پڑھنا پڑ رہا تھا اسلیے یونی کی چھٹی کی تھی کیونکہ دوستوں کے ساتھ یہ کسی صورت ممکن نہیں تھا پڑھنا اسلیے بھی ضروری تھا کیونکہ اب شادی بھی پڑھائی پر ہی منحصر تھی۔

ابھی مشکل سے ایک ٹاپک پڑھا تھا کہ فون پر ارم کا نام جگمگایا پہلے سوچا کال ریسپو کر لے پر پھر نظر انداز کر دیا۔ ویسے بھی اسکا موڈ خراب تھا کل اسکے بکو اس آئیڈیے کی وجہ سے نائمہ اس سے ناراض تھی اور فون ریسپو نہیں کر رہی تھی۔

ایک بار فون نا اٹھانے پر فون واپس بجنے لگا تو کوفت سے اٹھالیا۔ لیکن آگے سے جو سننے کو ملا سن کر اسے جھٹکا لگا۔

نامہ صبح دو سیڑھیوں سے گر گئی لیکن چوٹ خطرناک آئی ہے ہسپتال میں)
(ایڈمٹ ہے سیریس کنڈیشن ہے۔۔)

یہ سننے کی دیر تھی اسکے ہاتھ سے کتاب گر گئی اور ہاتھ بری طرح کانپنے لگے۔

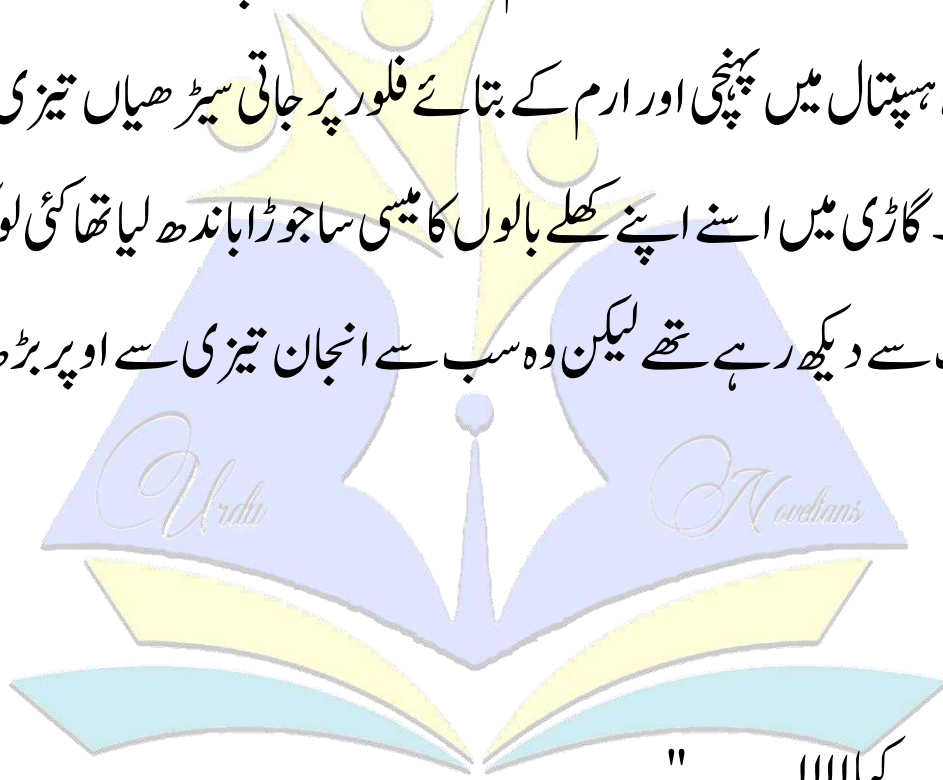
"کون سے ہسپتال۔۔ نہیں فکر نہیں کرو میں بس آرہی ہوں۔۔"

وہ کتابیں ایک طرف کرتی کھڑی ہوئی۔ آنکھیں نم ہونے لگی وہ صدا کی جذباتی
لڑکی ہمیشہ کی طرح جذباتی ہو گئی تھی جبھی دوسری طرف کی شیطانی نا سمجھ سکی۔

جلدی جلدی میں رات کو پہنانائٹ ڈریس بھی نابدلہ اور کمرے گھر کو لاک کر کے
نکل گئی۔ لفٹ میں چڑھتے نیچے کا بٹن دبایا پھر پریشانی سے ٹھہرنے لگی تبھی نظر اپنے
پاؤں پر پڑی وہ چیل بھی گھر کی پہن کر آئی تھی جس پر بھالو بنے تھے اور بہت

سارے بال تھے۔ کپڑے بھی کچھ ایسے ہی تھی۔ ڈھیلا پلازوا اور اس پر ہم رنگ گھٹنے تک ڈھیلی ٹی شرٹ جس میں اس جیسی تین سما جائے۔

نیچے اتر کر اسنے گاڑی اسٹارٹ کی اور ارم کی بھیجی لوکیشن پر گاڑی دوڑائی۔ پندرہ منٹ بعد وہ ہسپتال میں پہنچی اور ارم کے بتائے فلور پر جاتی سیڑھیاں تیزی سے چڑھنے لگی۔ گاڑی میں اسنے اپنے کھلے بالوں کا میسی سا جوڑا باندھ لیا تھا کئی لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے لیکن وہ سب سے انجان تیزی سے اوپر بڑھ رہی تھی۔



"ہیلو ہاں۔۔۔ کیا اااا۔۔۔"

وہ منہ کھولے حیرت سے بولی۔ اس وقت صبح کے نو بجے تھے۔

پرسوں سرتارق کا پسر تھا اسلے مجبور اس بار پڑھنا پڑھاتھا اسلے یونی کی چھٹی کی
تھی کیونکہ دوستوں کے ساتھ یہ کسی صورت ممکن نہیں تھا پڑھنا اسلے بھی
ضروری تھا کیونکہ اب شادی بھی پڑھائی پر ہی منحصر تھی۔

ابھی مشکل سے ایک ٹاپک پڑھا تھا کہ فون پر ارم کا نام جگمگایا پہلے سوچا کال ریسو
کر لے پر پھر نظر انداز کر دیا۔ ویسے بھی اسکا موڈ خراب تھا کل اسکے بکواس
آئیڈیے کی وجہ سے نائمہ اس سے ناراض تھی اور فون ریسو نہیں کر رہی تھی۔

ایک بار فون نا اٹھانے پر فون واپس بجنے لگا تو کوفت سے اٹھالیا۔ لیکن آگے سے جو
سننے کو ملا سن کر اسے جھٹکا لگا۔

URDUNovelians

نائمہ صبح دوسیر ہیوں سے گر گئی لیکن چوٹ خطرناک آئی ہے ہسپتال میں
(ایڈمٹ ہے سیریس کنڈیشن ہے۔۔)

یہ سننے کی دیر تھی اسکے ہاتھ سے کتاب کر گئی اور ہاتھ بری طرح کانپنے لگے۔

"کونسے ہسپتال۔۔ نہیں فکر نہیں کرو میں بس آرہی ہوں۔۔"

وہ کتابیں ایک طرف کرتی کھڑی ہوئی۔ آنکھیں نم ہونے لگی وہ صدا کی جذباتی لڑکی ہمیشہ کی طرح جذباتی ہو گئی تھی جبھی دوسری طرف کی شیطانی نا سمجھ سکی۔ جلدی جلدی میں رات کو پہنانائٹ ڈریس بھی نابدلہ اور کمرے گھر کو لاک کر کے نکل گئی۔ لفٹ میں چڑھتے نیچے کا بٹن دبایا پھر پریشانی سے ٹھہرنے لگی تبھی نظر اپنے پاؤں پر پڑی وہ چیل بھی گھر کی پہن کر آئی تھی جس پر بھالو بنے تھے اور بہت سارے بال تھے۔ کپڑے بھی کچھ ایسے ہی تھے۔ ڈھیلا پلازوا اور اس پر ہم رنگ گھٹنے تک ڈھیلی ٹی شرٹ جس میں اس جیسی تین سما جائے۔

نیچے اتر کر اسنے گاڑی اسٹارٹ کی اور ارم کی بھیجی لوکیشن پر گاڑی دوڑائی۔ پندرہ منٹ بعد وہ ہسپتال میں پہنچی اور ارم کے بتائے فلور پر جاتی سیڑھیاں تیزی سے

چڑھنے لگی۔ گاڑی میں اسنے اپنے کھلے بالوں کا میسی سا جوڑا باندھ لیا تھا کئی لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے لیکن وہ سب سے انجان تیزی سے اوپر بڑھ رہی تھی۔

"کک۔۔ کیا ہوا نا تمہ کو"

ایمان دوڑتی ہوئی کوریڈور میں آئی اور کمرے میں گھسنے ہی لگی تھی کہ وانیہ نے تھام لیا۔

"اسکواب کبھی ہوش نہیں آئیگا۔۔"

روتی ہوئی ارم نے اسکا ہاتھ تھامتے کہا۔

"کیوں۔۔؟"

بے یقینی سے پوچھا۔

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھی اسلیے ڈاکٹر نے کہا مجبوراً اسے زہر کا انجکشن لگانا پڑا۔

"

وانیہ نے آنسو صاف کرتے بتایا۔

"دوسیر ہیوں سے گرنے پر زہر کا انجکشن"

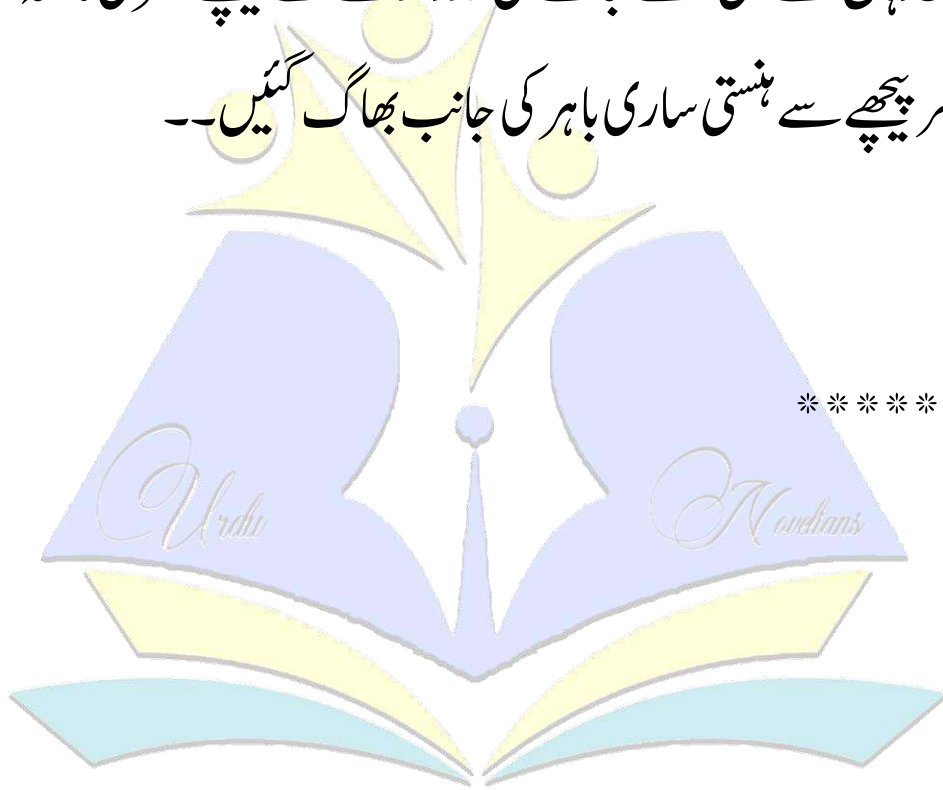
ایمان کی آنکھیں صدمے کی زیادتی سے پھیل گئیں۔

URDUNovelians

"وہ۔۔ ڈاکٹر نے۔۔"

کہاں ہے وہ منحوس جالی ڈاکٹر اگر اسے کچھ ہوا تو میں اسے زندہ نہیں"
"چھوڑو نگى۔۔"

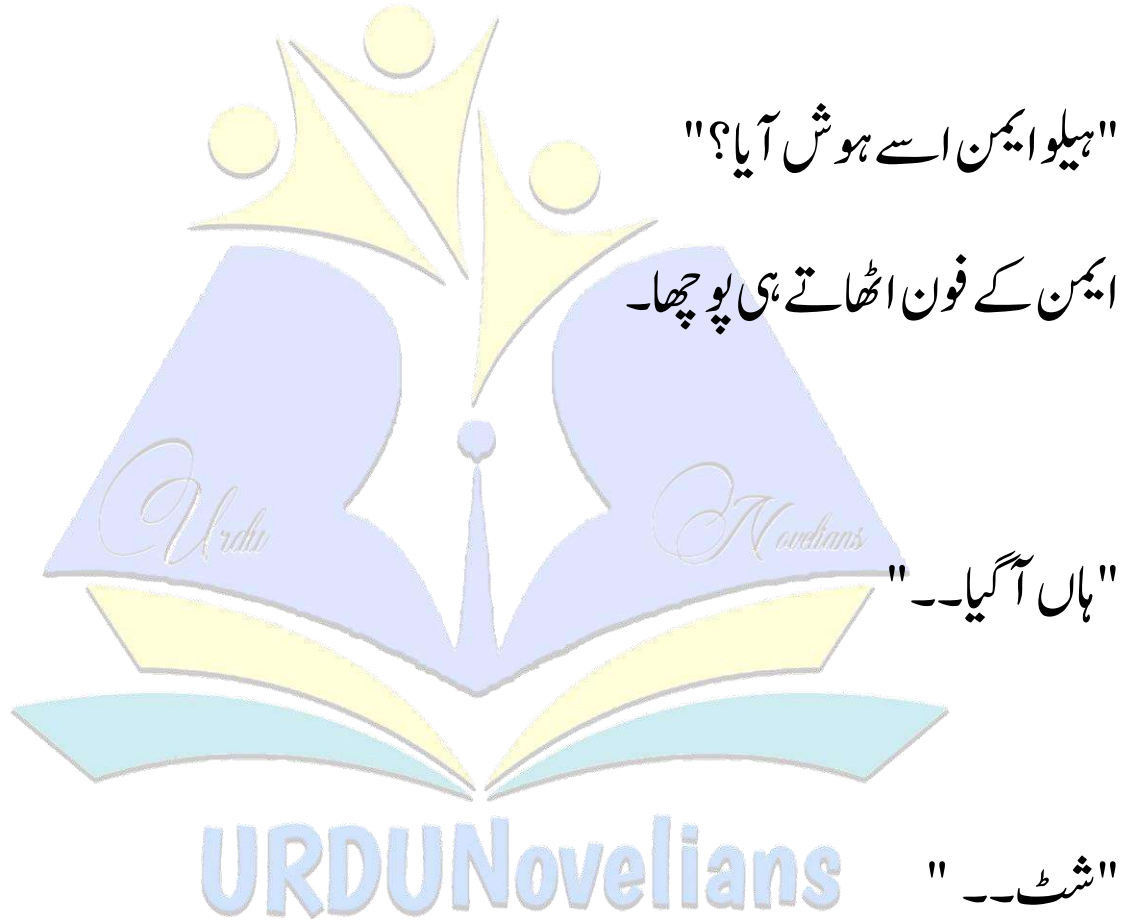
وہ کہتے ساتھ وہاں سے پلٹی اسکے جاتے ہی دروازے کے پیچھے کھڑی نائمہ نے باہر
جھانکا اور پھر پیچھے سے ہنستی ساری باہر کی جانب بھاگ گئیں۔۔



وہ مایوسی سے لوٹ آیا تھا لیکن اپنی ناکامی وہ زید جھانگیر کو نہیں دکھا سکتا تھا لیکن وہ
بھی کیا کرتا؟ وہاں جاتے وقت زید جھانگیر نے خود ہی تو سی سی ٹی وی کیمرے بند
کروائے تھے اب وہ کیسے معلوم کرتا اس لڑکی کے متعلق سگریٹ جلا کر ہونٹوں

URDU NOVELIANS

سے لگاتا مبین گاڑی میں بیٹھتا اپنا ماتھا مسلتے سوچنے لگا جب زہن میں جھماکا ہوا۔
اسنے اگلے لمحے ہی ایمن کو فون ملایا۔



اسٹرینگ ویل پر ہاتھ مارتے خود کو ملامت کی۔ رات ایک بجاتا تھا اسے صبح ہونے
سے پہلے معلوم کرنا تھا۔۔

"اسے واپس بے ہوش کر دو۔"

فور حکم دیا۔

"ابھی کیسے اس نے کل سے کچھ کھایا نہیں اسے کھانا کھلا رہی ہوں۔"

ایمن کے جواب پر اس نے غصے سے فون کو گھورا۔

تمہارا دماغ خراب ہے ایمن؟ اس لڑکی کی وجہ سے میری جان اٹکی ہے سر کے

ڈرگس نگل کر بیٹھی ہے نجانے کس گینگ یا ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے اور تم

"ہمدردی کر رہی ہو اسکے ساتھ۔"

وہ بے گناہ ہے مبین جتنا تشدد اس پر کیا ہے وہ تشدد اگر مردے پر کیا جاتا تو وہ

بھی بول اٹھتا وہ سچ کہہ رہی ہے۔

She is innocent .."

ایمن نے یقین دلایا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا واقعی اگر مردہ بول اٹھتا ہے تو وہ کیوں نہیں بولی ابھی " تک۔ یہ ان لوگوں کے لیے معمولی سا ٹارچر ہے اس سے زیادہ بڑے بڑے ٹارچر برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے انہیں وہیں کمرے میں کرسی بندھے بندھے وہ "تمہیں زمین کے اوپر سے نیچے لے جاسکتی ہے۔

مبین اسکی احمقانہ حرکت پر غرایا۔

URDU Novelians

" اتنا تجربہ مجھے ہے مبین وہ بے قصور ہے "

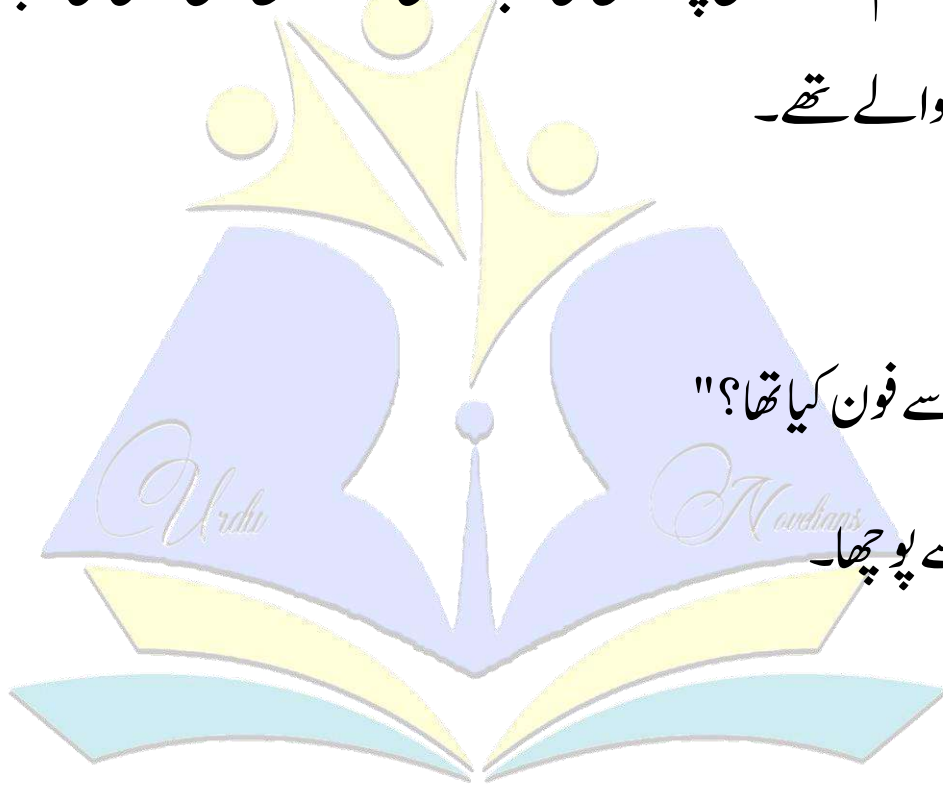
ایمن نے نرمی سے جواب دیا۔

جب تمہارے اسی یقین اور تجربے کو سر تمہارے ساتھ زمین میں دفنائینگے میں "

"تب پوچھو نگا

ویسے ہی وہ ناکام لوٹا تھا اس پر ایمن کی بے وقوفی وہ دونوں اس لڑکی کی وجہ سے

جلد مرنے والے تھے۔



"کس کام سے فون کیا تھا؟"

ناگواری سے پوچھا۔

"اس لڑکی نے کیا بتایا اپنے بارے میں جلدی بتاؤ۔"

مبین کے پوچھنے پر ایمن اسے نور کی سنائی کہانی سنا گئی۔

جس عورت کے ساتھ وہ رہتی تھی اسکا نام اور پتا بتاؤ اور جس عورت نے اسے "
"خریدا تھا اسکا نام وغیرہ پوچھ کر بتاؤ۔"

مبین کے کہنے پر وہ نور سے پوچھتے سب بتاتی گئی۔

اسکا تو نہیں پر اپنا یہاں رکھ لینا جو مرہم پٹی تم نے اسکی کی ہے اگر زید وہاں دوبارہ "
آیا تو۔۔۔۔۔! خیر دعا کرتا ہوں جب واپس آؤں تو تمہارے ہاتھ پاؤں سلامت
"ملیں۔۔"

طنز کرتے اسنے کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔ ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ ایمن نے
فون کو غصے سے گھورا۔۔۔۔۔

ایمن سے بات کر کے اسنے اپنے ایک بندے کو فون ملایا اور گاڑی واپس سٹارٹ
کرتے آگے بڑھائی۔

وہ بنادستک کے روم میں دندناتے داخل ہوئی حسن جو دراز میں کچھ تلاش کر رہا تھا بنا اجازت کسی انجان لڑکی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ ماتھے پر بل پڑے لیکن وہ اسکی ناگواری کی پروا کیے بغیر آگے بڑھتے اسکے سمجھنے سے پہلے اسکا گریبان پکڑ گئی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دوست کوزہر کا انجکشن لگانے کی " حسن اسکی حرکت پر بوکھلاتے اس پاگل لڑکی کو دیکھنے لگا جسے آج سے پہلے اسنے دیکھا تک نہیں تھا۔

"چھوڑ مجھے پاگل لڑکی تمہارا دماغ خراب ہے۔۔"

ایمان کو خود سے پرے ڈھکیلتے غصے سے کہا پر وہ اور مضبوطی سے اسکا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ گئی۔

حسن نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹا کر ایک جھٹکے سے موڑ دیے کہ وہ جو اسے قتل کرنے کے ارادے سے آئی تھی درد سے بلبلاتا اٹھی۔

تمہاری اتنی ہمت تم نے مجھے تکلیف دی۔۔۔ جانتے نہیں ہو تم مجھے۔۔۔ ایمان "

"جہانگیر نام ہے میرا کھڑے کھڑے تمہارا گھوٹالا بنا سکتی ہوں۔

وہ دانت پیستی غرائی۔

URDUNovelians

ہاتھ سلامت رہینگے تو بناؤ گی نا اگر اب تمہارا ہاتھ میرے گریبان پر آیا تو میں "

"تمہیں معذور کر دوں گا۔

وہ جو اپنے گھر میں سب سے نرم طبیعت کا مالک تھا اس انجان لڑکی نے لمحے میں
اسکو

جنگلی بننے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایک بار ہاتھ تو چھوڑو گریبان نہیں گلا پکڑو گی۔۔ میرے دوست کے قاتل "
تمہارے ہسپتال اور تمہارا جنازہ نکال دو گی میں تم جانتے نہیں مجھے۔۔
اپنے ہاتھ اسکی گرفت سے نکالتے وہ واپس اس پر جھپٹنے لگی لیکن اس بار نشانہ حسن
کی گردن تھی۔

URDUNovelians

"کونسی دوست کسکو مار دیا میں نے۔۔"

اسکے ہاتھ دوبارہ بامشکل قابو کرتے وہ چلایا اس کے باوجود وہ ایک ہاتھ چھڑواتے
حسن کت بال دبوچ گئی۔۔ اس کے کمرے میں آتی ڈاکٹر رحمت اسکو چیختے پا کر فوراً

کمرے میں آئی اور سامنے کا منظر دیکھ منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ ہسپتال کے سب سے سمجھدار اور پروقار ڈاکٹر حسن ایک انجان لڑکی کے قریب اسکے ہاتھ دبوچے ہوئے تھے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے بال چھڑو رہے تھے اور وہ لڑکی انکی کوشش کو ناکام کرتی بری طرح ان کے بال کھینچ رہی تھی۔

صرف معمولی سی تکلیف پر اسے زہر کا انجکشن لگا دیا۔ اسکے باپ کے کسی دشمن "سے ملے ہونا اسکے گھروالے تمہارا بعد میں کچھ کریں گے پہلے میں تمہیں کہیں کا نہیں "چھوڑو نگے ٹپے ڈاکٹر۔

اس لڑکی کی گفتگو پر ڈاکٹر رحمت سن ہوئیں ڈاکٹر حسن کو دیکھنے لگی۔

"کونسی دوست۔۔۔ کونسا زہر کا انجکشن"

ایمان کو پیچھے دھکا دیتے وہ پیچھے ہوا۔ اسکے سلیقے سے جمے بالوں میں بم پھٹ چکا تھا۔

ایمان نیچے گری کمر سہلاتی اسے گھورتی واپس کھڑی ہوئی۔
حسن نے فوراً ٹیبل پر رکھا گلاس واس اٹھایا۔

"ڈاکٹر حسن۔"

حسن کو جہالت پر اترتے دیکھ ڈاکٹر رحمت نے بے یقینی سے پکارا۔

"میری دوست نائمہ رحمانی۔۔ جو سیڑھیوں سے گری تھی۔۔"

آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتے وہ واپس کھڑی ہوئی۔

اس نام کی کوئی مریضہ ہسپتال آئی ہی نہیں ہے۔۔ بلکہ وہ تو ایک معصوم بچے کو لے کر آئی تھی جسے چوٹ لگی تھی اور پیسے بھر کر اپنی دوستوں کے ساتھ چلی گئیں بچہ وارڈ میں ہے اسکے ماں باپ بھی آچکے ہیں۔۔

وہ جو واپس حسن کی طرف بڑھتے کچھ مارنے کو تلاش کر رہی تھی ڈاکٹر رحمت کے غصے سے کہنے پر رکی۔

"نائمہ رحمانی یہاں ایڈمٹ نہیں؟"

صدے سے پوچھا۔

URDUNovelians

"بالکل نہیں۔"

ڈاکٹر رحمت نے سرد نظروں سے گھورا۔ اس نے تھوک نگلتے آنکھیں میچیں اور پلٹ حسن کو دیکھا جو ہاتھ میں واس پکڑے خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

سر کے بال اسکے نوچنے کے باعث کانٹوں کی طرح کھڑے تھے اور گریبان پکڑنے کے باعث دو بٹن بھی ٹوٹ چکے تھے۔

وہ اگلے لمحے ہی باہر کی جانب بھاگی اسکو بھاگتے دیکھ حسن ہوش میں آتا اسکے پیچھے بھاگا اور اسکے باہر نکلنے سے پہلے اسے واپس اندر کھینچ کر دروازہ لاک کر دیا۔

"ڈاکٹر حسن"

ڈاکٹر رحمت نے حیرت سے پکارا۔

کہاں بھاگ رہی ہو حساب کون دے گا اس بد تمیزی کا جو تم نے ابھی میرے ساتھ کی۔۔ اسکے بازو سے ہاتھ ہٹاتے اسکے دونوں ہاتھ کلائیوں سے تھامے اس لڑکی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ اسکے بال ہی اکھاڑ دے۔

"میں نے بد تمیزی نہیں کی۔۔"

نظریں چراتے کہا۔

"اچھا تو کچھ دیر پہلے کیا سر کس دکھا رہی تھیں۔۔"

چبھتے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں دکھا رہی تھی ایک بندر کو نچا رہی تھی۔۔"

ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر مزید سلگایا۔ وہ جس سے محبت کرتی تھی اسکی عزت نہیں کرتی تھی (زید جھانگیر) تو پھر سامنے کھڑا کٹر کیا معنی رکھتا تھا۔ وہ اپنے بھائی کو انگلیوں پر نچا کر سمجھتی تھی کہ پوری دنیا اسکی انگلیوں پر ناچے گی۔

"شٹ اپ۔۔"

حسن چلایا ایمان نے غصے سے اسے گھورا۔

"میرے ہاتھ چھوڑو۔"

شدید غصے سے کہا۔

"پہلے معافی مانگو۔"

سر دلچے میں جواب دیا۔

URDUNovelians

"ایمان جھانگیر نے کبھی کسی سے معافی نہیں مانگی۔"

غرور سے بتایا۔

"تو اب مانگے گی۔ وہ بھی تمیز سے ورنہ یہاں سے نہیں جائیگی۔۔"

وہ انتہائی سنجیدگی سے کہتے اسکے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کر گیا۔

اگر تمہیں پتا چلے کہ تمہارا دوست زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے اور ڈاکٹر " نے اسے زہر کا انجکشن لگا دیا تو تمہارا کیاری ایشن ہو گا ہاں؟ تم بھی یہی کرو گے " ناجو میں نے کیا۔؟

ایمان نے اب کے نرمی سے کہا

URDUNovelians

"حسن: "پر ایسا کچھ ہوا ہی نہیں۔۔"

ہاں جانتی ہوں ان منحوسوں نے میرے ساتھ پرینک کیا ہے۔۔ میں چھوڑو گی۔
نہیں انہیں۔ لیکن اس میں میری غلطی نہیں ہے اس کے پاپاسیاست میں ہیں
دشمنیاں بھی ہیں تو میں سمجھی تم کسی بھاڑے کے لوکل رشوت خور ڈاکٹر
"ہو گے۔۔"

اسکی خراب زبان پر حسن کے ساتھ ڈاکٹر رحمت نے بھی غصے سے گھورا۔

واقعی تمہاری غلطی نہیں ہے تمہارے پاس عقل کی کمی ہے۔۔"
کوئی انتہائی جاہل لڑکی ہو اگر ایسا کچھ یقین بھی کیا تھا تو تمیز کے دائرے میں آکر
"پوچھتی۔۔"

URDUNovelians

حسن نے غصے سے کہا۔

"ہو گیا؟"

ایمان نے کوفت سے آبرو اچکائی۔ حسن نے غصے سے گھورا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانا ہے۔۔"

اب کے ایمان نے آگے پیچھے ہوتے اپنی پوری قوت سے ہاتھ چھڑوانے چاہے پر ناکام رہی ایمان کی سانولی رنگت میں غصے سے سرخیاں گھلنے لگیں۔

"ڈاکٹر حسن جانے دیں جاہل سے بحث کرنے والا اس سے بڑا جاہل ہوتا ہے۔۔"

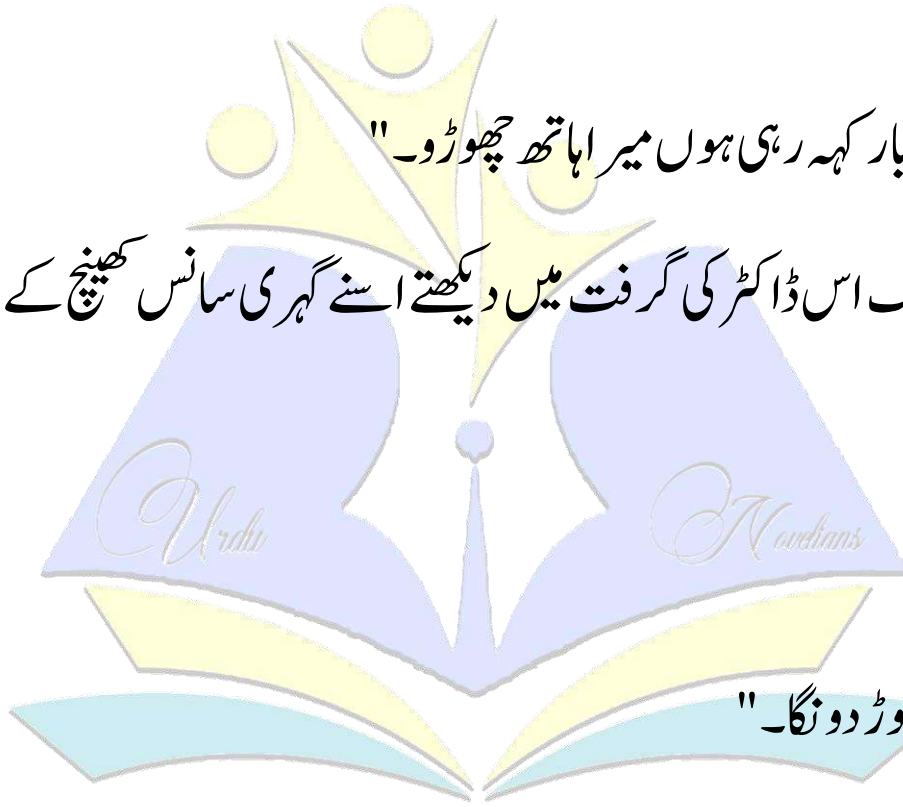
ڈاکٹر رحمت نے مصلحت سے کہا لیکن انکی بات سنتے ایمان کے خون میں شرارے پھوٹے۔

ہیلومس تمیز سے میں نے آپ کے ساتھ کونسی جہالت دکھائی ہے جو مجھے بول"

"رہی ہیں۔۔"

غصے سے پوچھا اس پاگل لڑکی کا رخ اپنی طرف دیکھتے ڈاکٹر رحمت نے ناگواری سے
رخ پھیرا۔

"میں آخری بار کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑو۔"
اپنا ہاتھ اب تک اس ڈاکٹر کی گرفت میں دیکھتے اس نے گہری سانس کھینچ کے ضبط
کیا۔



"سوری کہو چھوڑ دوں گا۔"

پر سکوں انداز میں کہا۔
URDUNovelians

دیکھو ڈاکٹر مجھے غلط فہمی ہوئی تھی میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا وہ میری
دوستوں کے ایکشن کاری ایکشن تھا میری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا اس

لیے یہ بد تمیزی نہیں ہوئی۔۔۔ تو جب میں نے بد تمیزی ہی نہیں کی تو معافی
"کیسی۔۔"

وہ غصے سے جھنجھلائی۔

"Say sorry"

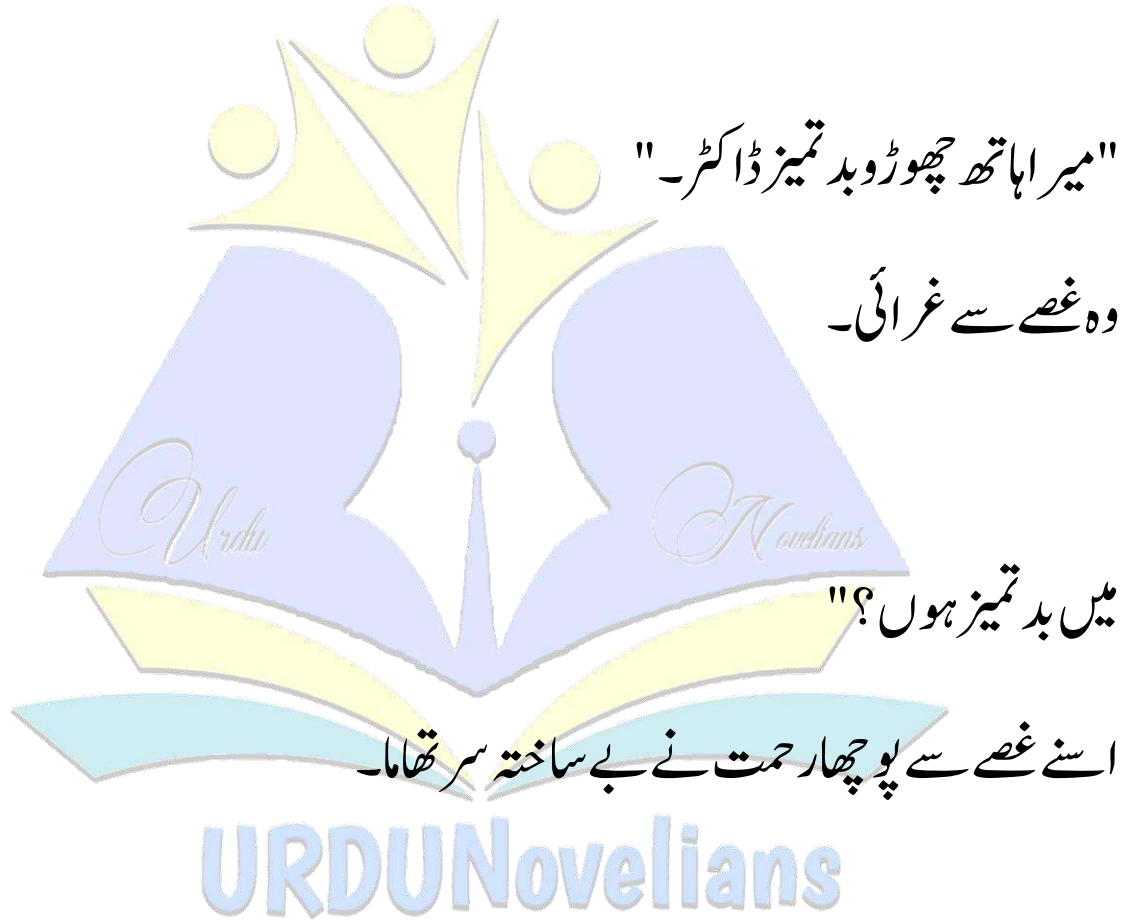
اسنے ایمان کی بات نظر انداز کیے صرف اتنا ہی کہا۔

شرم نہیں آتی ایک انجان لڑکی کا زبردستی ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو؟ ہر اسماں "

"کر رہے ہو؟ پولیس کیس کرونگی تم پر۔"

وہ یہاں کھڑی کھڑی پریشان ہو گئی تھی اسکی کلاںیاں بھی دکھنے لگی تھیں لیکن انا کا
ٹوٹنا یا کسی کے سامنے جھکنا اسے گوارا نہیں تھا۔ اسکی دھمکی پر حسن کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ آئی۔

"اسکے لیے بھی تمہیں یہاں سے نکلنا پڑے گا۔ اسی لیے سوری تو کہنا پڑے گا۔"



"تم بد تمیز ہو تمہارا خاندان بد تمیز ہے۔۔"

حسن بھی دو بد و غصے سے بولا۔

تم نے میرے خاندان کو کہا۔۔ ایمان جھانگیر کے خاندان کو۔۔؟"

ٹپے کہیں کہ ہاتھ چھوڑو میرا بتاتی ہوں پھر تمہیں کہ میں کس خاندان سے تعلق رکھتی ہوں ابھی تو صرف سر کے بال کھڑے ہوئے ایک موقع دو گنجا کر دوں گی "تمہیں۔۔"

وہ اس کے ہاتھ جھٹکتی پھنکاری۔

"اوہ نائی کے خاندان سے ہو۔۔ صحیح۔۔"

وہ طیش میں استہزایہ ہنسا۔
URDU Novelians

"ڈاکٹر حسن۔"

ڈاکٹر رحمت نے سر تھامتے صدمے سے پکارا وہ لڑکی جاہل تھی شاید پر ڈاکٹر حسن کی تعلیم و تربیت کیا گھاس چرنے لگی تھی جو جاہل کے ساتھ جہالت پر اترے تھے۔۔

"اوکے اوکے۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔ مس ایمان جھانگیر۔۔"

مسکراتے ہوئے حسن نے بے ساختہ ایمان کے ہاتھ چھوڑ دیے حیرت تو ڈاکٹر رحمت کو ہوئی پر سکون بھی ہوا جبکہ ایمان اس کے ہاتھ چھوڑنے پر مشکوک نظروں سے گھورنے لگی ڈاکٹر حسن کی آنکھوں میں اسے چمک سی دکھی وہ ڈاکٹر اتنا سیدھا ہرگز نہیں تھا کہ اسے یو نہی جانے دیتا بلکہ معافی مانگ کر جانے کی اجازت دیتا وہ احسان جتانے کے انداز میں سر ہلاتی وہاں سے نکلنے لگی پر اسکی سوچ کے مطابق اسکا بازو ایک بار پھر ڈاکٹر حسن کی گرفت میں تھا۔

"پلیز ڈاکٹر حسن۔۔"

ڈاکٹر رحمت نے پریشان ہوتے التجا کی۔

"نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں ڈاکٹر رحمت۔۔"

اسنے کہتے ساتھ مسکراتے ہوئے ایمان کا ہاتھ چھوڑا ایمان نے ایک اچھتی نگاہ
دونوں پر ڈالی۔

"میں نے سوری کہا آپ کا ہاتھ چھوڑا بس ایک بات کہنی تھی۔۔"

ڈاکٹر حسن نے نرمی سے ایمان کو مخاطب کیا پہلے تو وہ انکار کرنے کا سوچنے لگی پھر
اسکے نرم لہجے اور معافی پر احساناً اثبات میں سر ہلایا۔

یہاں سے زیادہ دور نہیں بس دس منٹ کی دوری پر ایک مینٹل ہاسپٹل ہے وہاں "
جا کر اپنا علاج کروالینا ورنہ کل کوئی گھسیٹ کر پاگل خانے چھوڑ کر آئیگا جاہل
"لڑکی۔۔

آخر میں غصے سے کہتے اسنے دروازہ کھول دیا۔
ایمان سرخ آنکھوں سے اسے گھورنے لگی اپنی مٹھیاں بھینچتے ایک نظر ڈاکٹر
رحمت پر ڈالتے اسنے ڈاکٹر حسن کی طرف قدم بڑھائے۔

ڈھیلے سے ٹی شرٹ میں آدھے کھلے اور آدھے جوڑے کی شکل میں الجھے بالوں
میں وہ بہت عجیب لگ رہی تھی۔

"تم نے مجھے پاگل کہا۔؟"

انگلی دکھاتے غصے سے پوچھا۔

بہری بھی ہو شاید، ہاں کہا اور سچ کہا جا کر علاج کرواؤ اور اپنا دماغ درست کرو میرا"
"دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"

دروازے کی طرف اشارہ کرتے حقارت سے کہا۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں۔۔"

اسکی حالت غصے کی شدت سے رونے جیسی ہو چکی تھی کہ اگر اب ڈاکٹر حسن کچھ
بولتا تو وہ رو پڑتی۔ اپنا کیا وہ بالکل بھول چکی تھی۔

URDUNovelians

"پاگل"

پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے سکون سے کہا۔ ایمان کا ضبط ٹوٹنے لگا۔

زید جھانگیر کی بہن ہوں میں ایمان جھانگیر تمہارے ٹکڑے کر دوں گی سنا تم "نے۔۔"

وہ غصے سے چلائی۔ زید نے اسے قطعیت سے کہا تھا کہ وہ اسکا حوالہ کبھی نہیں دے گی نا اسکا نام کسی کے سامنے ایسے کہیں گی وجہ ایمان کی حفاظت تھی بہت کم اور مختصر لوگ ایمان جھانگیر کی شکل سے واقف تھے ورنہ سب صرف یہی جانتے تھے کہ زید جھانگیر کی ایک بہن ہے۔

ایمان خود بھی کبھی اسکا حوالہ نہیں دیتی تھی کیونکہ اب تک ایسی نوبت ہی نہیں آئی تھی وہ خود سب پر بھاری پڑتی تھی۔

"کون زید جھانگیر میں پاگل لوگوں کو نہیں جانتا اب جاؤ یہاں سے۔۔"

غصے سے کہا۔

میں بتاؤنگی تمہیں کون ایمان جھانگیر اور کون زید جھانگیر جسٹ ویٹ اینڈ وایچ"
ڈاکٹر تم خود اپنے قدموں پر چل کر پاگل خانے ناگئے تو میرا نام بھی ایمان جھانگیر
نہیں۔۔

غصے سے دھمکی دیتی وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔
باہر نکل کر اسکی آنکھوں میں نمی اترتی گالوں پر پھیل گئی اسنے ہاتھ کی پشت سے
گال صاف کیے اور باہر کی طرف بڑھ گئی گاڑی میں بیٹھ کر اسنے گہری سانس لی
اسکی دوستیں اب اس سے نہیں بچنے والی تھیں یہ طے تھا لیکن یہ ڈاکٹر بھی اب
اپنے کیے پر پچھتانے والا تھا۔

URDUNovelians

ایمان کے جاتے ڈاکٹر رحمت بھی کمرے سے نکل گئیں۔ حسن نے گہری سانس لی
اس وقت اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کس زید جھانگیر کے بابت دھمکی
دے کر گئی ہے۔

رات نجانے کس پہر بے سکونی سے کروٹ بدلتے اسکی آنکھ لگی کھڑکی سے پردہ
سُرکا ہوا تھا سفید کانچ سے گزر کر آتی آفتاب کی سنہری کرنیں اسکے چہرہ پر پڑتی
تپش پیدا کر رہی تھیں اے سی کی کولنگ کے باوجود اسکے چہرے پر پسینے کی نمی
پھیل رہی تھی اسکے باوجود اسکی نیند میں خلل نہیں آیا تھا۔

لیکن اچانک سے روم کا دروازہ دھڑ سے کھلا اور واپس اس سے زیادہ تیز آواز سے
بند ہوا۔

زید کی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔۔

آنکھوں میں نیند کے خمار سے سرخ ڈورے تیر رہے تھے اس نے آنکھیں بند کر کر واپس کھولیں۔ وہ جانتا تھا کتنی بھی ایمر جنسی ہو سوائے ایمان کے اتنے استحقاق سے کوئی نہیں آسکتا وہ بھی بنادستک دیے یہ عادت تو اسے نور ایمان کی بھی نہیں پسند تھی وہ کئی دفعہ سختی سے ٹوک چکا تھا پر اسکی جانب سے جواب ایک ہی آتا تھا "شادی کر لیں پھر نہیں آؤنگی بنادستک دیے۔۔"

زید نے نظر اٹھا کر اسے سنجیدگی سے دیکھا ڈھیلا ٹی شرٹ ڈھیلا ٹراؤزر آدھے بال جوڑے میں اور آدھے آگے پیچھے بکھرے سانولی رنگت بالکل سرخ ہو رہی تھی پاؤں میں بھالو والی بالوں سے بھری سیلپر لیکن اسکی نظر ایمان کی آنکھوں پر ٹکی تھی جو بالکل سرخ ہو رہی تھیں شاید وہ روتے ہوئے آئی تھی۔

"ایمان تم اس طرح اس ہلیے میں یہاں اتنی صبح اور روکیوں رہی ہو۔؟"

ایمان کو روتے دیکھ اسکے حواس بیدار ہوئے وہ فوراً اسکے مقابل آیا صبح صبح بنا
بتائے اسکی یہاں موجودگی پریشانی کا باعث تھی۔ اسکے سوال کا جواب دینے کے
 بجائے ایمان اسکے سینے سے آگئی۔

ہوا کیا ہے ایمان؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ اور مجھے فون کرتی یہاں کیوں آئی؟ میں "
نے کتنی بار منع کیا ہے یہاں مت آیا کرو تمہارا یہاں آنا خطرے سے خالی نہیں۔
اسکی پیٹھ تھکتے نرمی سے پوچھنے لگا لیکن وہ اسکے سینے پر گرم سیال بہاتی ایسے رو رہی
تھی جیسے پورا سمندر اسکی آنکھوں میں آسمایا ہو۔

URDU Novelians

"ایمان ہوا کیا ہے تم مجھے پریشان کر رہی ہو اب۔۔"

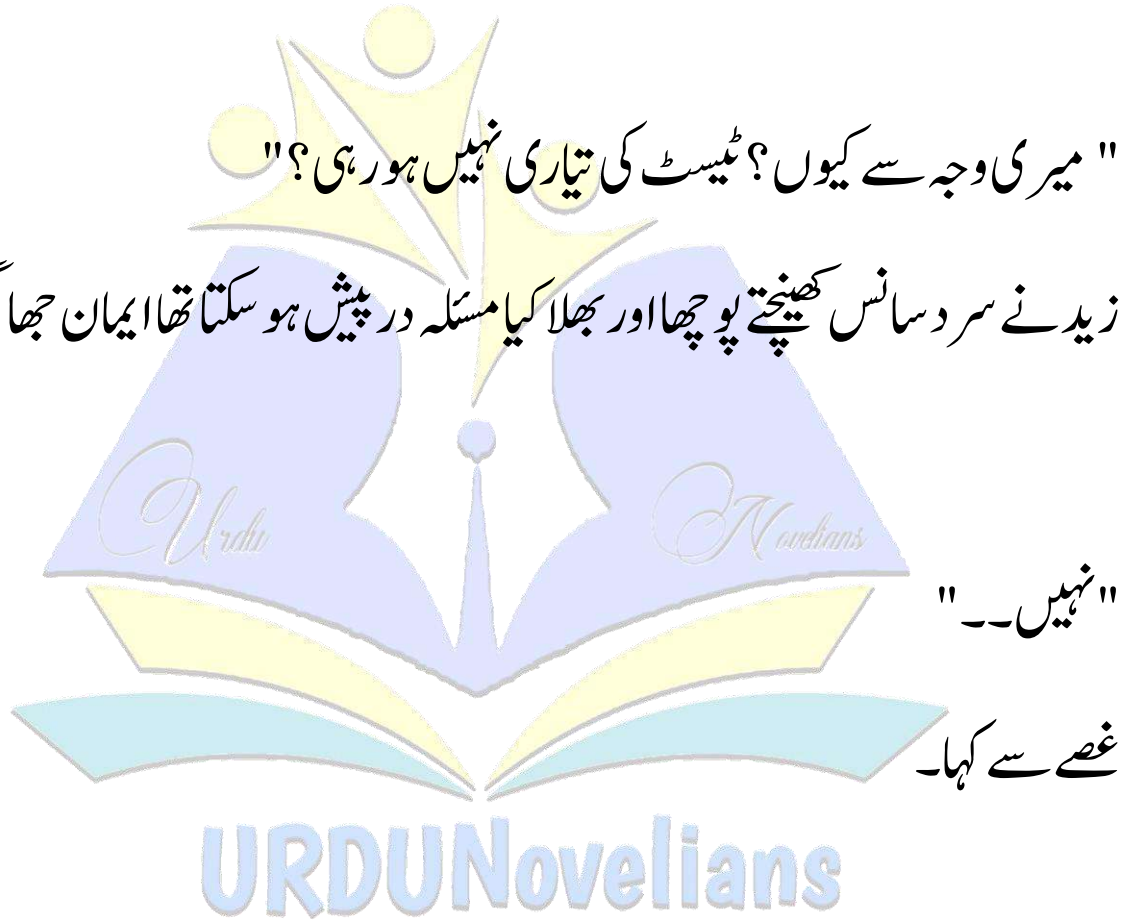
اب کے تھوڑا سختی سے کہا۔

"سب آپکی وجہ سے ہوا ہے آپکی وجہ سے رورہی ہوں۔۔"

وہ زید سے دور ہوتی غصے سے بولی ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔۔

"میری وجہ سے کیوں؟ ٹیسٹ کی تیاری نہیں ہو رہی؟"

زید نے سر دسانس کھینچتے پوچھا اور بھلا کیا مسئلہ درپیش ہو سکتا تھا ایمان جھانگیر کو۔



"پھر تمہاری کسی دوست کی شادی ہو رہی ہے اور تمہاری نہیں یہ مسئلہ ہے؟"

سنجیدگی سے پوچھا پر ایمان کو اسکی باتیں غیر سنجیدہ لگیں۔

"نہیں۔۔"

وہ غصے سے کہتی رو پڑی۔

"اچھا رونا بند کرو ادھر آؤ۔۔"

زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا۔ ساتھ ہی بیڈ پر پڑی اپنی بنیان
پہنی۔۔

"میں نے ایسا کیا کر دیا کہ یہ بن موسم کی بارش برسا رہی ہو؟"

کیا فائدہ ہے آپکے"

"ڈان ہونے کا یا پھر میرا بھائی ہونے کا جب مجھے تحفظ ہی نہیں ہے۔۔"

"کیا ہوا ہے؟"

اب کے زید کا لہجہ سرد تھا۔

جواباً ایمان اسے ساری بات بتاتی گئی درمیان سے اپنی کچھ حرکتیں جان بوجھ کر بھلا دیں اور کچھ باتیں اپنی طرف سے اضافی کر دیں۔ زید اسکی باتیں سنتا غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

"اٹھو گھر جاؤ۔۔" URDU Novelians

غصے سے کہا۔

"جی۔۔۔"

وہ صدمے سے زید کو دیکھنے لگی۔

"گھر جاؤ سب سے پہلے میں تمہاری دوستوں کا دماغ درست کرونگا۔"

انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے صرف مزاق کیا تھا انہیں کیا پتا تھا وہ ڈاکٹر اتنا "بد تمیز ہے۔۔۔"

زید کے غصے کا رخ دوسری طرف مڑتے دیکھ وہ بوکھلائی۔

URDUNovelians

"یہ سب انہیں کی وجہ سے ہوا ہے آئندہ تم مجھے ان کے ساتھ نظر نہیں آؤ۔۔۔"

انگلی دکھاتے وارن کیا۔

مجھے پتا تھا آپ ایسا ہی کریں گے۔ ظاہر ہے ماں باپ کے جانے کے بعد بھائی بدل جاتے ہیں۔۔۔ یہاں آپ اس بات کو چھوڑ کر کہ اسنے میری اتنی بے عزتی کی "صرف ہاتھ اٹھانا باقی رکھا آپ میری دوستوں کو سبق سکھائیں گے۔۔۔"

روتے ہوئے انتہائی غصے سے کہا۔

اس ڈاکٹر کے ساتھ بھی مجھے جو کرنا ہے وہ میں کرونگا اسکی ٹانگیں اور ہاتھ تڑو کر "چوراہے پر بٹھا دوں گا۔"

وہ جتنی سختی سے بولا ایمان سٹپٹا گئی۔

یہ سب مت کریں صرف میرے ساتھ چلیں تاکہ اسے پتا چلے ایمان جھانگیر "کون ہے اور کس کی بہن ہے۔ وہ مجھ سے اپنے رویے کی سوری کرے بس۔"

زید نے گہری سانس لیتے اسے دیکھا۔

ایسے مت دیکھیں میں اپنے بہت سارے معاملات خود حل کرتی ہوں اور یہ " کوئی انوکھی بات نہیں دنیا کی سب بہنیں اپنے بھائیوں کی ہی شکایت کرتی ہیں اب " آپ ڈان ہے آپ کی ڈاڑھی میں تنکا ہے تو میرا کیا قصور۔۔

"مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو ایمان۔۔"

ایمان کے طنز پر وہ جتاتے واشروم میں داخل ہو گیا پیچھے ایمان کو اپنے جملے پر افسوس ہوا پر اسکی زبان پر اسکا کنٹرول ختم ہوتا جا رہا تھا اسے معلوم بھی نہیں پڑھتا تھا کہ وہ کس کو کیا اور کتنا تلخ بول رہی ہے۔۔

وہ ہسپتال کا دورا لگا کر اپنے آفس میں آیا ابھی لہجہ بھی کرنا تھا تھکن سے کرسی پر بیٹھتے پانی کا گلاس منہ سے لگایا آج دن کا آغاز ہی ہوا تھا پہلے امی ناراض تھی نابات کی نا اسکی باتوں کا جواب دیا۔

پھر اسکے بعد وہ پاگل لڑکی سے سامنا پھر اسکے بعد دو ایکسٹینٹ کیس ڈاکٹر رحمت سے نظریں ملانے میں بھی اسے شرمندگی ہو رہی تھی غصے میں وہ جاہلوں جیسا برتاؤ کر گیا تھا۔ پر اسکے لیے اس لڑکی نے اسے مجبور کیا تھا۔ لہجہ کھول کر اسے ٹیبل پر رکھا۔ لیکن اندر پالک روٹی دیکھ کر منہ بنا۔ اسنے ماں کو فون کرنے کے لیے فون نکالا ہی تھا کہ فون خود بج اٹھا۔

السلام وعلیکم امی یہ سب کیا ہے آپ جانتی ہیں میں پالک نہیں کھاتا پھر بھی لہجہ "میں پالک دی ہے۔۔"

سلام کا جواب سنے بغیر وہ خفگی سے کہا۔

اومیاں اپنے یہ نخرے اب مجھے مت دکھانا گھر میں جو بنے گا وہ کھانا پڑیگا باقی اگر " کچھ کھانے کا دل چاہے تو ہوٹل سے منگا کر کھاؤ یا لے آؤ اپنے لیے سانولی سانوری " تاکہ پکا پکا کر کھلائے تمہیں تم اسکے نخرے پورے کرنا وہ تمہارے۔۔

وہ غصے سے پھٹ پڑیں۔۔ حسن نے آنکھیں میچیں کہاں کا غصہ کہاں نکل رہا تھا بھلا کھانا بیچ میں کہاں سے آگیا۔

امی کیا وہ لڑکی آپکو مجھ سے زیادہ عزیز ہے؟ میں نے انکار کیا تو آپ اسکی محبت " میں مجھے دھتکار رہی ہیں؟

ایمو شنل کیا۔

مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو حسن ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔۔"
"غلطی سے۔"

آخر میں جان بوجھ کر ٹکڑا لگایا۔

"امی۔۔"

افسوس سے پکارا۔

"اچھا بس یہ بتانے فون کیا تھا کہ منع کر دیا میں نے رشتے سے۔"

انکی بات سنتے حسن خوشی سے سیدھا ہوا سر پر لٹکتی تلوار ہٹی تھی۔

"!میری پیاری امی جان آئی۔۔۔"

میں نے اپنی عزت رکھ لی انکو یہ نہیں بتایا کہ میرے بیٹے کی نظر میں میری پسند " اہمیت نہیں رکھتی وہ بہت پڑھا لکھا ڈاکٹر بن چکا ہے ماں تو ان پڑھ ہے اسلیے خود " لڑکی ڈھونڈنا چاہتا ہے۔۔

سنجیدگی سے گہرے طنز کرتے انہوں نے فون کاٹ دیا۔

حسن نے نفی میں سر ہلاتے فون کاٹ دیا پتا نہیں اب انکو منانے کے لیے کونسا طریقہ اپنانا پڑتا بھوک بھی مر چکی تھی پر کھانا صحت کے لیے ضروری تھا لیکن پالک تو وہ بالکل نہیں کھانے والا تھا اس لیے ڈبہ بند کیا اور آفس سے باہر نکلا اب وہی کینیٹین سے سینڈویچ لے کر کھانا تھا۔۔

URDUNovelians

زید کے کہنے پر وہ فریش ہوئی اور زید کے ساتھ ہی ناشتہ کیا۔

پھر زید کے ساتھ اس ڈاکٹر کی عقل ٹھکانے لگانے ہسپتال جانے کے لیے نکلی۔

سفید شرٹ اور بلیک پینٹ اسکا زیادہ تر لباس یہی ہوتا تھا اکثر تو لوگ اسے اسکا یونیفارم سمجھتے تھے۔ لمبے بالوں کا بن بنائے گرے آنکھوں پر سن گلاس لگائے وہ گاڑی کی چابی پکڑے باہر آیا اسکے ساتھ ہی ایمان چل رہی تھی۔ باہر نکل کر اسکی نظر مبین پر پڑی جو اسے دیکھتے ہی اسکی طرف بڑھ رہا تھا پر ایمان کو دیکھتے رک گیا۔

"یہ پکڑو۔"

URDUNovelians

زید نے گاڑی کی چابی ایمان کو تھمائی۔

"گاڑی میں بیٹھو میں آ رہا ہوں۔۔"

ایمان نے اثبات میں سر ہلاتے اس سے چابیاں تھامیں اور گاڑی کی طرف بڑھ گئی
اور زید نے اپنے قدم مبین کی جانب بڑھائے۔

"السلام وعلیکم سر۔۔"

مبین نے اسے قریب دیکھ سلام کیا باقی فاصلہ خود ختم کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ کام ہو گیا۔۔"

آنکھوں سے گلاس اتارتے پوچھا انداز ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔

URDUNovelians

"جی سر ہو گیا۔۔"

زید نے جتنا پوچھا تھا اسنے اتنا ہی جواب دیا۔

"ٹھیک۔۔ واپس آکر بات کرتے ہیں۔۔"

گلاس واپس لگاتے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ گاڑی میں بیٹھ کر پہلے اسنے ڈیش بورڈ سے اپنی گن اٹھا کر لوڈ کی۔ ایمان کو سکتہ لگا ان سب میں گن کی کیا ضرورت تھی معافی تلافی کافی تھی اتنی بڑی بات بھی نا تھی کہ قتل ہی کر دیا جائے۔

اسے اچانک افسوس ہونے لگا کہ وہ جذباتی ہو کر زید کے پاس کیوں آئی دل کیا سوال کرے پر زید کے چہرے پر چھائی سنجیدگی نے بولنے کی اجازت نادی۔ سارا سفر خاموشی سے گزرنے لگا لیکن جیسے جیسے ہسپتال قریب آرہا تھا ایمان کی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھیں۔

URDUNovelians

بلاخر اس نے بول ہی دیا۔

"بھائی معافی تلافی کافی ہے قتل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟"

رخ زید کی طرف کرتے پریشانی سے پوچھا۔ زید چونکا پھر ایمان کے چہرے پر
چھائی پریشانی اور خوف دیکھ اسکے زہن میں چلتی بات پڑھتے بے ساختہ مسکرایا۔
اسکی مسکراہٹ دیکھ ایمان کو تھوڑا اطمینان ہوا پر وہ پھر بھی اسے منتظر نظروں
سے دیکھنے لگی۔

حفاظت کے لیے گن رکھی ہے ایمان۔۔۔ یہ گاڑی کوئی نہیں پہچانتا پر مجھے دیکھ لیا "
"تو میرے ساتھ تمہارے لیے بھی خطرہ ہے۔

موڑ کاٹتے سنجیدگی سے کہا۔

ایمان نے گہری سانس لی۔

URDUNovelians

تو آپ ساتھ گارڈ کیوں نہیں لائے حفاظت کی حفاظت ہوتی اور بھرم بھی بڑھ
"جاتے۔۔"

واپس سیدھے ہوتے زید کی عقل پر ماتم کرتے کہا۔

"میں اکیلا کافی نہیں تمہارا بھرم قائم کرنے کے لیے؟"

اسنے ایک نظر ایمان کو دیکھتے پوچھا۔

نہیں بالکل کافی ہے۔ میں تو آپکے بھرم کی بات کر رہی تھی کہ آپکا بھرم بڑھ "جاتا۔"

زید نے اسکی احمقانہ باتوں پر نفی میں سر ہلایا۔ وہ پاگل یہ سمجھتی تھی کہ اسکا اتنا بھرم اسکے گارڈز کی وجہ سے ہے۔

اگر انکو ساتھ لاتا تو حفاظت کے ساتھ خطرہ بھی بڑھ جاتا سب کو پتا چل جاتا گاڑی "میں زید جھانگیر ہے۔"

ایمان کی موجودگی میں وہ اپنی پہچان چھپالیتا تھا وجہ ایمان کی اصل پہچان چھپانا تھی کہ وہ زید جھانگیر کی بہن ہے اور یہ بات ایمان کو بہت چبھتی تھی اسکے لیے تو گویا یہ فخر کی بات تھی کہ اسکے بھائی کا خوف تھا۔

ہسپتال کے گراؤنڈ میں گاڑی رکی تو ایمان کے ہونٹ مسکرائے اب پتا چلتا اس ڈاکٹر کو کہ ایمان جھانگیر کیا چیز ہے۔

گن ہولڈر میں رکھتے وہ ہسپتال میں داخل ہوا اسکے ساتھ ہی ایمان بھی بڑی شان سے داخل ہوئی۔۔ کئی نظریں زید جھانگیر پر اٹھی تھی کچھ اسکو پہچانتے خوف سے تو کچھ اسکی شخصیت سے مرعوب ہو کر ابھی کانچ جیسی سرمئی آنکھوں پر اس وقت چشمہ سیاہ پردے کا کام کر رہا تھا ورنہ نجانے کتنے دلوں میں تباہی مچتی۔ چند لڑکیوں کی نظر زید جھانگیر پر دیکھتے اسنے فوراً زید کے بازو تھامے یہ اشارہ تھا انکی طرف کے دیکھنا منع ہے۔

"بھائی کسی نے روکا کیوں نہیں آپکو گن ساتھ لاتے دیکھ۔۔"

لفٹ میں چڑھتے ہی اسنے دل میں مچلتا سوال پوچھا۔

میری گن کا لائسنس ہے ایمان یہ میری حفاظت کے لیے ہے میں اسے کہیں بھی "

"لے جاسکتا ہوں۔۔ کورٹ سے پر میشن ہے۔۔"

ایمان کے بیوقوفانہ سوال پر اسنے گہری سانس لی۔

"کورٹ اسکی پر میشن بھی دیتی ہے؟ ایسے کیسے۔"

حیرت سے پوچھا۔ URDU Novelians

پھر کبھی بتاؤنگا ایمان اور اگر لائسنس نہیں ہوتا تب بھی مجھے کوئی نہیں روک "سکتا۔۔"

خاصہ جتا کر کہا اتنے میں لفٹ رکی۔۔

"ڈکٹر آپ کے آفس روم میں کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔"

نرس نے ڈاکٹر حسن کو مخاطب کیا جو کوئی میڈیکل رپورٹ پر ڈاکٹر رحمت سے ڈسکس کر رہے تھے۔

URDU Novelians

"میرے آفس میں؟ کون آیا ہے؟"

اسے حیرت ہوئی اگر کوئی اس سے اسکا اپنا یادوست احباب ملنے آتے تو اسے بتا کر آتے۔

"جی انہوں نے مجھ سے صرف آپکو بلانے کو کہا ساتھ ایک لڑلی بھی ہے۔۔"

نرس کی بات سن کے وہ ڈاکٹر رحمت سے مخاطب ہوا۔

"شاید کوئی مریض کے گھر والے ہوں میں یہ فارغ ہو کر ڈسکس کرونگا۔۔"

"او کے ڈاکٹر۔۔" URDU Novelians

ڈاکٹر رحمت فائل اٹھاتی اندر وارڈ میں چلی گئیں اور ڈاکٹر حسن سیکنڈ فلور پر اپنے روم کی طرف۔ روم میں داخل ہوتے اسنے سلام کیا اور ٹیبل کر اس کر کے اپنی کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے بیٹھے نفوس پر اب تک اسکی نظر نہیں پڑی تھی۔

"جی فرمائی۔۔۔"

نظر اٹھی اور ٹھہر گئی الفاظ ساکت ہو گئے۔ اسکے بالکل مقابل زید جھانگیر بیٹھا تھا۔
بدنام زمانہ غنڈا، ڈرگ اسمگلر یا سادے الفاظ میں ڈان جسے وہ آج تک ٹیوی وغیرہ
پر دیکھتے آیا تھا پر وہ یہاں کیا کر رہا تھا وہ فوراسیٹ سے کھڑا ہوا۔

"سر آپ۔۔۔"

اسکے اس طرح اٹھنے پر ایمان فاتحانہ مسکرائی عزت یا ڈر جیسے بھی اٹھا تھا پر زید
جھانگیر کو دیکھ اسکے تاثرات سے علم ہو گیا تھا کہ وہ بہت اچھے سے زید کو جانتا
ہے۔۔۔

"ہاں کچھ پوچھنا تھا اسلیے آیا تھا امید کرتا ہوں آپ مدد کر سکیں گے۔"

ٹھنڈے لہجے میں کہا حسن کو کچھ غیر معمولی لگا۔ اسکی نظر زید کے برابر بیٹھی شلووار قمیض پہنی لڑکی پر پڑی جس نے ڈوپٹہ آگے کیے منہ پر نقاب کر رکھا تھا۔

"جی ضرور سر۔۔"

"پہلے بیٹھ تو جائیے ڈاکٹر بات زر تفصیلی ہے۔۔"

اب تو حسن کو یقین ہو چکا تھا کچھ غلط ہو رہا ہے مقابل کا لہجہ غیر ضروری سنجیدہ تھا۔

وہ بیٹھا ہی تھا کہ زید نے گن اسکے سامنے ٹیبل پر رکھی حسن کی حرکات ساکت ہوئی وہ ٹیبل پر رکھی گن دیکھنے لگا۔

میں نے سنا ہے یہاں سے زیادہ نہیں صرف دس منٹ کی دوری پر پاگلوں کا "ہسپتال ہے۔"

اسکے پوچھنے پر حسن نے فوراً سر ہلایا۔

"جی سر۔۔ کیوں؟"

پوچھ بیٹھا۔

"اسکا علاج کروانا ہے۔۔"

اس نے کہتے ہوئے ایمان کی طرف اشارہ کیا حسن نے ایمان کی جانب دیکھا سی لمحے ایمان نے چہرے سے ڈوپٹہ ہٹایا حسن کو شدید جھٹکا لگا وہ حیرت کا مجسمہ بنا ایمان کو دیکھنے لگا وہیں دوسری طرف ایمان مسکراتی نظروں سے اسکی پتلی ہوتی حالت دیکھ محفوظ ہونے لگی۔

ایمان کا چہرہ دیکھ اسکے چہرے کے تاثرات بگڑے جنہیں وہ بامشکل چھپایا۔"

"جانتے ہو میں کون ہوں؟ ایمان جھانگیر ہوں زید جھانگیر کی بہن۔۔۔"

اسکو ایمان کی کہی بات یاد آئی تو یہ تھا وہ زید جھانگیر جس کی وہ بہن تھی۔۔۔

"ڈاکٹر کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟"

زید نے اسے ایمان کو دیکھتے پا کر دوبارہ مخاطب کیا۔

زید کے سوال پر حسن لب پیوست کیے خاموش ہو گیا۔

وہ جانتا تھا ایسے لوگوں سے الجھنے میں اپنا نقصان ہوتا ہے کیونکہ اپنے سے کم طاقتور اور کم حیثیت لوگوں کو یہ لوگ چیونٹی کی طرح مسل دیتے ہیں۔ انکے ضمیر بھی مردہ ہوتے ہیں کسی کی جان یا عزت کوئی اہمیت نہیں رکھتی اگر اسے علم ہوتا ایمان جھانگیر اس زید جھانگیر کی بہن ہے تو وہ کبھی نہیں الجھتا وہ ٹہرہ ایک شریف نفس انسان جسکی تربیت میں کسی سے برابر لڑتا نہیں تھا گویا اسکا مقابلہ ایک بد معاش سے جس کے چرچے اکثر سننے میں آتے تھے سب کے جاننے کے باوجود کے وہ ڈرگ معافیہ ہے کوئی اسکو ختم نہ کر سکا بلکہ روک بھی نہ سکا تو وہ ایک پڑھا لکھا معمولی ڈاکٹر اسکا کیا بگاڑ سکتا تھا البتہ زید جھانگیر اسکی اور اسکی فیملی کی دنیا ضرور برباد کر سکتا تھا اور اسے یقین تھا کوئی اسکی مدد کو بھی نہیں آئیگا نجانے کیوں ایسے لوگوں کے خلاف ثبوت خود بخود غائب ہو جاتے تھے یا ثبوت ڈھونڈنے والے ہی مٹا دیتے تھے۔۔

"خاموش کیوں ہو ڈاکٹر صاحب؟"

زید اسکے پھینچے لب بغور دیکھتے پوچھنے لگا۔ گرے شرٹ اور ڈارک گرے پینٹ پر سفید کوٹ پہنے بالوں کو خوبصورتی سے جمائے شفاف رنگ پر اتری ہلکی سرخی ناگواری اور پسینے کی بوندھیں براؤن آنکھیں بھی خاموش تھیں زید کو بذات خود چوڑے شانوں والا ڈاکٹر حسن بہت خوب و مرد لگا وہ اتنی دیر میں اسکا مکمل جائزہ لے چکا تھا۔ وہ اب اتنا تجربہ رکھنے لگا تھا کہ حسن کے چہرے پر لکھی شرافت کی رقم تحریر پڑھ سکے اسنے گردن گھما کر ایمان کو دیکھا صاف سانولی رنگت میں ہلکی ہلکی سرخی تھی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں بالوں کو ایک طرف ڈالے وہ نظریں ڈاکٹر حسن پر ٹکائے مسکرا رہی تھی زید نے اس پر سے نظر ہٹا کر واپس حسن کو دیکھا۔

URDUNovelians

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ اسے جانتے ہو؟"

وہ واپس حسن سے مخاطب ہوا

"جی ایمان جھانگیر۔۔"

حسن نے ضبط کرتے کہا۔

"ارے واہ تم تو مجھے جان گئے پہلے جب میں نے پوچھا تھا تو کہا پاگل ہو۔۔"

ایمان نے آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت سے کہا۔ حسن کو وہ انا پرست بد تمیز لڑکی کا بولنا سخت ناگوار گزر را وہ ایمان کو نظر انداز کیے زید کو دیکھنے لگا۔

"مجھے جانتے ہو؟" URDU Novelians

پھر پوچھا۔

"جی۔۔ زید جھانگیر۔۔"

اسنے مختصر جواب دیا زید نے محسوس کیا وہ الفاظ تول کر بول رہا ہے۔۔ یعنی سامنے بیٹھا لڑکا شریف اور خوب روکے ساتھ سمجھدار بھی تھا۔۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا تم کسی پاگل کو نہیں جانتے۔۔"

ایمان نے پھر بیچ میں کہا حسن کا بس ناچلا کے اٹھ کر اس لڑکی کہ منہ پر تھپڑ دے مارے اور کہے "ہاں تم ہو پاگل تمہارا بھائی پاگل اور تمہارا پورا خاندان بھی پاگل" پر نا کہہ سکا

وہ لڑکی اسکی سوچ سے زیادہ فسادی تھی۔

"ہاں ایسا کہا تھا؟"

زید نے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا پر اب وہ اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔ وہ مجھے معلوم نہیں تھا وہ زید جھانگیر آپ ہیں۔"

صفائی پیش کی۔

"اگر معلوم ہوتا تو اس سے بد تمیزی نہیں کرتے؟"

اگلا سوال ایمان کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"نہیں۔۔"

URDUNovelians

نفی میں سر ہلایا۔

یعنی میرا ڈر ہے اسلیے نہیں کرتے اگر اسکی جگہ کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو " "کرتے؟

زید نے الفاظ میں الجھایا۔

"اگر آپ کی بہن کے علاوہ کوئی دوسری ہوتی تو وہ اتنی بد تمیز نہیں ہوتی۔" وہ نرمی سے کہہ گیا پر ایک ہی جملہ بہت کچھ جتا گیا زید اسے خاموشی سے دیکھا گیا اتنا اندازہ تو اسے بھی تھا کہ اسکی بہن اتنی معصوم نہیں کے بنا کچھ کیے سیدھا زید سے شکایت کرے۔ جبکہ اسکے جواب پر ایمان کے ماتھے پر بل پڑا۔

URDUNovelians

"تم نے کہا میرا پورا خاندان پاگل ہے۔۔"

زید نے جیب سے سگریٹ نکالنے لگا پھر رک گیا۔ کمرے کی دیوار پر اسموکنگ کلز کا بورڈ لگا تھا۔ وہ کچھ سوچتے خالی ہاتھ واپس جیب سے نکال گیا۔

"اپنے اس جملے پر میں معذرت چاہتا ہوں غصے میں نکل گیا۔"

اسنے جتا کر صرف اسی جملے پر معذرت کی زید نے اسکی ہوشیاری پر گردن ہلائی۔

"چائے کافی کچھ۔۔۔؟"

ایک بار پھر خاموشی ہوتے دیکھ اب کے حسن نے پوچھا۔

"کافی۔۔"

زید نے لب کشائی کی حسن نے انٹر کام پر دو کافی بول دی البتہ ایمان نے پوچھا بھی

نہیں جو زید اور ابراہیم دونوں نے محسوس کیا۔

"ہسپتال میں بھی ایسا سسٹم ہوتا ہے۔۔؟"

زید نے انٹرکام کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔ جواباً حسن نے صرف گردن ہلا کے جواب دیا اسے زید کی موجودگی سے وحشت ہو رہی تھی سامنے والے کی شخصیت بنابندوب کے زور کے بھی بہتر عب دار تھی۔ آستین کے کف کہنیوں سے اوپر چڑھے تھے ہاتھ سے موٹی رگیں ابھر رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد پیون دو کپ کافی لے کر آیا ایک زید کے سامنے رکھی اور دوسری ایمان کے سامنے رکھنے لگا کہ حسن نے ٹوک دیا۔

"وہ میرے لیے ہے۔۔"

URDUNovelians

اسکے کہنے پر پیون نے کافی کا کپ اسکے سامنے رکھ دیا زید کی موجودگی میں اس قدر ذلت پر ایمان کا رنگ سرخ پڑنے لگا ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ اور آنکھوں میں آئی چمک جیسے حسن نے نوچ لی تھی۔ حسن کی حرکت زید نے بھی ملاحظہ کی پر

خاموش رہا اس کا معیار ایسا نہیں تھا کہ وہ اتنی چھوٹی چیزوں پر بحث کرے ان سب کے حل تو لمحوں میں بنا کسی زور آوری کے نکل سکتے تھے۔

"یہی کافی پتی ہونا تم۔۔"

زید نے کافی کا کپ ایمان کے سامنے کرتے پوچھا۔ ایمان نے اثبات میں سر ہلاتے کافی لینے سے انکار کیا۔

"آپ پی لیں مجھے نہیں پنی۔۔"

ضبط سے نظریں جھکاتے کہا۔۔

تمہیں معلوم ہے میں کافی نہیں پیتا تمہارے لیے ہی منگوائی تھی اگر نہیں پیو گی "ضائع ہو جائیگی۔۔"

زید کے سنجیدگی سے کہنے پر ایمان اسے دیکھتی مسکرائی۔

وہ تو کافی بہت کم پیتی تھی یہ تو زید کا دوسرا نشہ تھی لیکن وہ کتنے نا محسوس طریقے

سے اسکی ذلت کا اثر زائل کر گیا تھا اور حسن پر ایمان کی اہمیت بھی جتا گیا تھا۔

ایمان نے مسکراتے کپ تھام لیا جو اب زید بھی مسکرایا بھلا کیسے ممکن تھا کہ ایمان

جھانگیر کو جو چیز ناملتی اسے زید ہاتھ بھی لگاتا۔

جبکہ حسن کو اب یقین ہو گیا تھا کہ وہ دونوں ہی پاگل ہیں انکا بھائی بہن کی محبت کا

ڈرامہ نظر انداز کیے وہ کافی کا کپ منہ سے لگائے دعا کرنے لگا کہ جلدی سے

دونوں یہاں سے نکلیں اور وہ سکون کا سانس لے۔۔

URDUNovelians

"کیا کرتے ہو ڈاکٹر حسن۔۔"

منہ پر انگلی رکھتے زید واپس سوال کرتے اسکی جانب متوجہ ہوا اسکا سوال حسن کو

سمجھ نا آیا۔

"ڈاکٹری۔۔"

حسن کے جواب پر ایمان کی ہنسی چھوٹی زید نے سنجیدگی سے اسے گھورا۔

"سوری۔۔ میں آتی ہوں۔۔"

اپنی ہنسی روکتے اس نے کافی کاکپ ٹیبل پر رکھا اور کپڑوں پر ہلکی سی گری کافی ٹشو سے صاف کرتی باہر نکلی۔

"تخ۔۔ اتنی کڑوی کافی؟ تھوڑا دودھ اور چینی ڈال دیتے تو کیا ہوتا۔۔"

باہر آکر پانی پیتے اس نے منہ کا ذائقہ درست کیا اور نرس سے واشروم کا پوچھتی اس جانب بڑھ گئی۔ ایمان کے کمرے سے نکلنے کے بعد زید نے اس کا رکھا کافی کاکپ

اٹھا کر منہ سے لگایا۔ حسن کو حیرت ہوئی ابھی تو اسنے کہا تھا وہ کافی نہیں پیتا لیکن
پھر جلد ہی معاملہ سمجھ گیا۔

میرے کہنے کا مطلب تھا ڈاکٹری کے علاوہ اور کیا کرتے ہو؟ فارغ وقت "
"میں۔۔

وہ اسکے سامنے بیٹھے دوستانہ انداز میں سوال کر رہا تھا اور حسن بامشکل اپنی حیرت
چھپا رہا تھا۔

"فارغ وقت بہت کم ملتا ہے۔ ہاسپٹل میں ہی وقت لگ جاتا ہے"

"ہم آگے کچھ اور کرنے کا ارادہ ہے یا پھر یہیں سرو کرو گے؟"

کافی کاسپ لیتے دوسرا سوال کیا اب حسن بھی کچھ نارمل ہوا تھا۔

ابھی کچھ ماہ بعد اسپیشلائزیشن کرنے کا ارادہ ہے۔۔ لیکن سروانشاء اللہ پاک میں ہی "کرونگا لیکن ہسپتال بدل سکتا ہے۔۔"

زید کے پہلے سوال کا جواب اسے تفصیلی دیا تھا۔

"زید: "سپیشلائزیشن کہاں سے کرنے کا ارادہ ہے۔۔؟"

"حسن: "لندن۔۔"

URDUNovelians

زید نے کافی کاکپ خالی کر کے پرچ پر رکھا۔

"گھر میں کون کون ہے؟"

اگلا سوال۔

"صرف امی ہیں بہن بھائی کوئی ہے نہیں اور پاپا کی پہلے ہی ڈیبتھ ہو چکی ہے۔۔"

حسن کو اب اسکے انٹرویو لینے سے واپس کو فٹ ہو رہی تھی جو وہ ظاہر ناکر سکا۔

"امی کیا کرتی ہیں؟ کسی سوشل ایکٹیویٹی میں ہیں یا گھر میں رہتی ہیں۔۔"

"گھر میں رہتی ہیں۔۔"

URDUNovelians

حسن کا جواب مکمل ہوا اور ایمان واپس کمرے میں داخل ہوئی اسے یقین تھا اب تک کافی ختم ہو گئی ہوگی۔

بہت اچھی بات ہے۔۔ شادی کب کر رہے ہو مطلب منگنی و نگنی تو ہو گئی " "ہو گی۔۔

سر سری سا پوچھا۔

ایمان حیرت سے زید کو دیکھنے لگی وہ اسے سبق سکھانے آیا تھا یا اس سے رشتہ جوڑنے۔۔؟ ایمان کے دل میں سوال اٹھا جس پر اسنے زیادہ غور نہیں کیا۔

نہیں ابھی رشتے کی تلاش جاری ہے جیسے ہی امی کو کوئی مناسب لگی ویسے ہی " "ہو جائیگی۔۔

مسکرا کر کہا۔۔

" صحیح۔۔ تمہاری کوئی گرافریٹڈ نہیں؟ یعنی آج کل تو عام بات ہے۔۔ "

مسکراتے ہوئے زید نے مزا قاپو چھا۔

"نہیں میں ان سب چیزوں سے دور رہتا ہوں۔۔"

فخر سے اپنی تعریف کی۔۔

"بھائی۔۔۔"

ایمان نے غصے سے ٹوکا وہ یہاں گپے مارنے تو نہیں آیا تھا۔

ایمان کی غصے سے دبی دبی پکار حسن نے بھی سنی۔۔ ہونٹوں پر مسکان آنے کو مچل

گئی لیکن وہ خود پر قابو کر گیا۔

وہ یہاں اپنے بھائی کو اسے ڈرانے اور بھرم کرانے لائی تھی جیسے ٹوکلاس کا بچہ

اپنے کلاس میٹ سے لڑائی ہو جانے پر اپنے پانچویں جماعت میں پڑھتے بھائی کو لاتا

ہے۔ پر زید جھانگیر حسن کو پاگل نہیں لگا یقیناً وہ اپنی بہن سے واقف تھا۔

"آپ سے مل کر اچھا لگا ڈاکٹر حسن دوبارہ جلد ملاقات ہوگی۔۔"

زید نے کھڑے ہوتے اسکی طرف مصحفی کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے ڈاکٹر حسن نے آنے والے کل سے انجان تھام لیا۔ زید کی نظر ایمان پر گئی تو وہ خونخوار نظروں سے زید کو ہی گھور رہی تھی۔

ایک اور بات تھی ڈاکٹر صاحب آپکا سابقہ رویہ میری چھوٹی سی گڑیا کو بہت "ہرٹ کر گیا ہے تو آپ سوری کر دیں۔۔"

اسنے مسکرا کر مزاق کا رنگ دیتے کہا حسن کھل کر مسکرایا اور ایک نظر ایمان پر ڈالی جو زید کو غصے کی شدت سے نم نظروں سے گھور رہی تھی۔۔

"سوری مس ایمان جھانگیر۔۔ میں معذ۔۔"

"شٹ اپ۔"

حسن پر چلاتی وہ دروازہ جھٹکے سے کھول کر باہر نکل گئی۔ حسن نے منہ نیچے جھکائے
مسکراہٹ دبائی۔

"سوری ڈاکٹر بیچی ہے ابھی۔"

بنا کوئی عار محسوس کیے زید نے اسکا کندھا تھپک کر کہا اور گن گن ہولڈر میں رکھتے
خود بھی باہر نکل گیا۔

URDUNovelians

"اتنا برا بھی نہیں ہے یہ۔"

حسن مسکراتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر بیٹھا اور ایمان جھانگیر کا چہرہ تصور کرتے
قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"کیا ہوا مبین کیا معلومات ملی۔۔۔"

ایمن اوپر آئی تو مبین کو دروازے کے قریب ٹہلتے دیکھ اسکے پاس آئی حقیقت جاننے کے لیے وہ بھی اضطراب کا شکار تھی۔

"اس لڑکی کو مارنا پڑیگا۔۔۔"

سرد لہجے میں کہا۔

URDUNovelians

"کیوں؟"

ایمن کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔

کچھ مہینے پہلے یہ لڑکی ایک ہاسٹل میں ایک عورت کے ساتھ رہتی تھی پھر وہاں " سے اس عورت نے اسے چند دن پہلے یہاں لا کر ایک طوائف کو بیچا اور اس " طوائف نے فہیم بلوچ کو۔۔

"فہیم بلوچ وہ جس کا کل مر ڈر ہوا ہے۔۔؟"

ایمن نے حیرت سے پوچھا۔

URDUNovelians

ہاں وہی۔۔ اور کل ہی اچانک سے فرار ہوئی ہے یہ وہاں سے۔۔ اور وہاں سے " بھاگتے گاڑی کی ڈگی تک پہنچی ہے۔۔

مبین نے تفصیل بتائی۔

"تو پھر اس میں اسکا کیا قصور مبین اسکو کیوں مارنا ہے۔۔"

ایمن نے غصے سے پوچھا وہ عورت تھی مردوں کے مقابلے دل نرم تھا اور اس معصوم لڑکی کو دیکھتے تو نجانے کیوں دل اسکے سچے ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

اپنی تھوڑی عقل استعمال کرو ایمن۔۔ یہ لڑکی پہلے کراچی لائی گئی پھر فہیم پلوچ کے پاس ہی کیوں زبردستی بیچی گئی جبکہ لڑکیاں خود اس تک پہنچتی تھی پھر وہاں سے اسکا اچانک قتل ہونا پھر اسکا سر تک پہنچنا یہ سب تمہیں کوئی سازش نہیں لگتی؟"

URDUNovelians

تیکھے لہجے میں پوچھا ایمن کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہے۔

پہلا ٹارگیٹ ان کا فہیم بلوچ تھا اور اب دوسرا زید جھانگیر ہے۔۔ ان کے خلاف "ثبوت آسانی سے نہیں مل سکتے اس لیے کام ہی ختم کر رہے ہیں۔۔ یہ لڑکی کسی ایجنسی سے ہے یا کسی فورس سے۔۔"

مبین نے نفرت سے کہا۔

مجھے ایسا نہیں لگتا مبین۔ یہ سب ایک اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔"

کہ وہ لڑکی کراچی لائی گئی ہو پھر فہیم بلوچ کے شکنجے میں۔۔ کتنی بھی عورتیں اسکے آگے پیچھے ہوں پر وہ خراب نیت کا آدمی تھا اسکے مرنے کے بعد ہو سکتا ہے اسے موقع ملا ہو اور وہ بھاگی ہو پر اسکے آدمی پیچھے پڑ گئے اسکو ڈگی کھلی ملی تو وہ اس میں بیٹھ گئی پر افسوس سے وہ زید جھانگیر کی گاڑی نکلی جس کے نام سے واقفیت سے بھی وہ انکاری ہے اگر دوسرے رخ سے سوچا جائے تو اسکی زندگی میں برے سے "برا ہوتا گیا ہے شاید اسکے سنبھلنے سے پہلے اور کل رات تو انتہا ہوئی۔۔"

اسکے ناخن کا یاد کرتے کہا۔

ہو سکتا ہے پر اگر ایسا ناہوا تو جانتی ہو کیا ہو گا؟ سب برباد ہو جائیگا۔ وہ لوگ "ٹارگیٹ پر آتے ہی اٹیک کریں گے۔ ایسے میں خالی زید جھانگیر نہیں اس سے جڑی "پوری چین جکڑ میں آئیگی جس میں تم اور میں بھی شامل ہیں۔"

"اور اگر وہ واقعی معصوم نکلی تو؟"

ایمان کے جواب پر اسکے غصے سے لب بھینچے۔

URDUNovelians

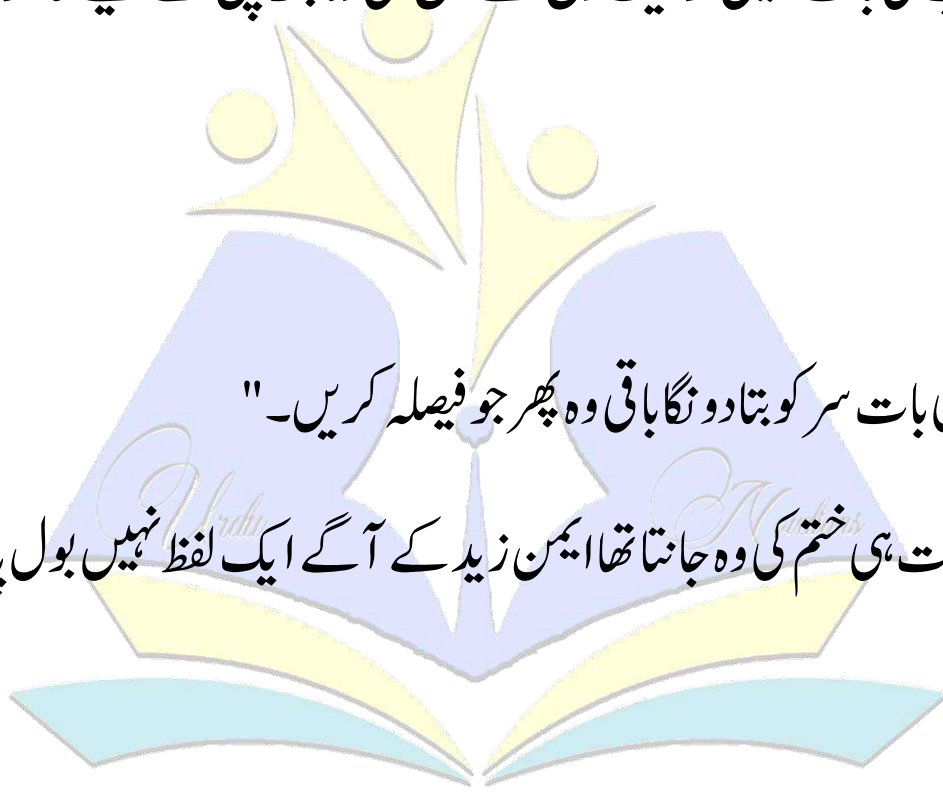
مبین اگر وہ کسی خاص فورس سے ہوتی تو وہ کبھی ڈرگس غائب نہیں کرواتی۔ جو یہ کرتا وہ جانتا کہ اسکا یہ عمل زید جھانگیر کو چونکنا کر دے گا۔

اگر کسی فورس سے تعلق ہوتا تو وہ ٹارگیٹ خاموشی سے کرتے بنا اپنی گیم کا احساس
"دلائے۔۔"

ایمن کی اب کی بات مبین کو ایک رخ سے صحیح لگی وہ کچھ پل کے لیے خاموش
ہو گیا۔

"میں ساری بات سر کو بتا دوں گا باقی وہ پھر جو فیصلہ کریں۔"

مبین نے بات ہی ختم کی وہ جانتا تھا ایمن زید کے آگے ایک لفظ نہیں بول پائیگی۔



URDU Novelians *****

"ایمان"

URDU NOVELIANS

لفٹ کی جگہ ایمان کو سیڑھیوں کی طرف بڑھتا دیکھ وہ بھی تیزی سے اسکے پیچھے
سیڑھیاں اترنے لگا۔ وہ غصے سے تیز تیز سیڑھیاں اتر کر ہسپتال سے باہر نکلی۔

"ایمان۔۔"

زید نے آگے بڑھتے اسکا بازو پکڑا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔"

غصے سے نم آنکھوں سے کہا۔

URDUNovelians

"ایمان تم مجھ سے بدتمیزی کر رہی ہو۔۔"

زید نے احساس دلانا چاہا۔

"ہاں کر رہی ہوں آپ اپنا کیا بھول گئے؟"

زید کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتی وہ غرائی۔

زید کے ماتھے پر بل پڑے۔

"کیا کیا میں نے۔۔؟"

ایمان کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑتے سرد لہجے میں پوچھا۔

کیا کیا آپ نے؟ اندر بیٹھے اس ڈاکٹر سے گپیں ہانک رہے تھے آپ۔ اس منحوس

"ڈاکٹر نے پہلے میری اتنی تذلیل کی اور اب میرا مزاق اڑا رہا ہو گا۔"

اسکی آواز بلند ہوئی قریب سے گزرتے لوگ زید اور ایمان کو پلٹ کر دیکھتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔

"اپنی آواز دھیمی رکھو۔"

غصے سے کہتے زید نے اسکا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ۔۔"

ایمان اسکے ہاتھ کو جھٹک کر پھر بولی۔۔ زید نے گھورا جسکا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

URDUNovelians

ایسے ہوتے ہیں ڈان۔۔ میرے ساتھ ساتھ اپنا بھرم بھی نار کھا اس سے گزارش کر کے آئے آپ مجھ سے معافی مانگے اسکی مسکراہٹ دیکھی تھی آپ نے۔ مزاق اڑا رہی تھی اسکی آنکھیں۔۔

کہتے کہتے غصے کی شدت سے اسکے آنسو آنکھوں کی حدود سے باہر نکل آئے اسے
کسی چیز کا ہوش نہیں تھا کہ اسکے کرے جانے والے تماشے سے لوگ متوجہ
ہو رہے ہیں۔ زید نے افسوس سے اسے دیکھا۔

اس سے تو اچھا تھا میں آپ کو لاتی ہی نائیٹ لیسٹ یہ بھرم تو میرا قائم رہتا کہ میں "
آپ کو مدد کے لیے پکار سکتی ہوں پر اب کبھی مر کر بھی آپ کا حوالہ استعمال نہیں
"کرونگی۔

اسکے الفاظ زید جھانگیر کے دماغ پر لگے تھے اسنے جھٹکے سے ایمان کا بازو کھینچتے اسے
اپنے مقابل کیا۔

URDU Novelians

بہت زیادہ خود سر اور بد تمیز ہو چکی ہو تم بڑے چھوٹے ہر رشتے کی تمیز کھو چکی "
ہو۔

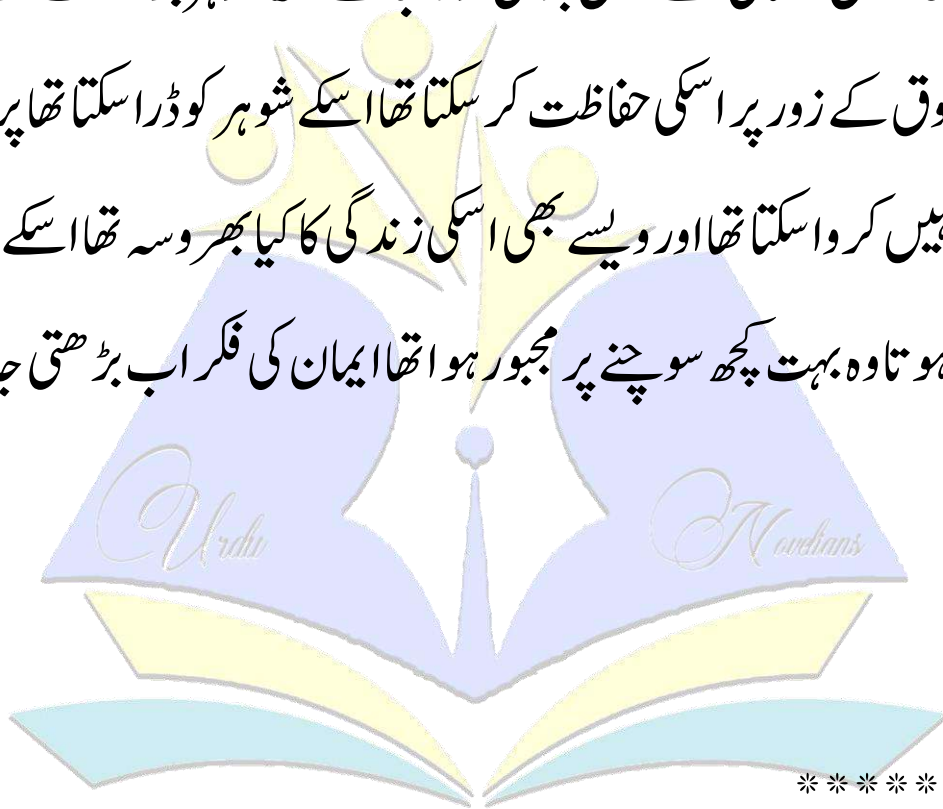
مجھے اندازہ ہے تم نے اس ڈاکٹر کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا ہو گا رہی بات حوالے کی
"تو اس ڈاکٹر کے سامنے مجھے شرمندگی ہوئی تمہارے حوالے سے۔۔"

وہ الفاظ کا زور دار طماچہ ایمان کے منہ پر مار گیا کہ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

میری مثال چھوڑ دو میں ایک گناہگار بہت برا انسان ہوں میری مثال مت لیا کو
"پر اپنے لیے ایک نصیحت یاد رکھو۔ باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔"

بات مکمل کر کے وہ ایمان کو اپنے ساتھ گاڑی تک لایا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول
کر اسے بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ ایمان کے منہ سے دوبارہ ایک لفظ نا
نکلا وہ پورا راستہ خاموش رہی زید نے بھی اسے دوبارہ مخاطب نہ کیا گاڑی زید کے گھر
کی جگہ ایمان کے فلیٹ کے پورچ میں رکی وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے گاڑی سے اتر
گئی اسکے اندر جاتے ہی زید نے پیچھے گاڑ کو اشارہ کیا پھر گاڑ کے ایمان کے پیچھے
جاتے ہی گاڑی موڑ لی۔

ایمان بد تمیز پہلے بھی تھی پر اب خود سرانا پرست اور خود پسند ہو چکی تھی وہ تو اسکی زندگی میں موجود واحد محبت تھی وہ اسکو جھیل لیتا تھا فکر اسے ایمان کی آگے کی زندگی تھی عادتیں آسانی سے نہیں بدلتی اور نجانے اسکا شوہر برداشت کرتا یا نہیں وہ بندوق کے زور پر اسکی حفاظت کر سکتا تھا اسکے شوہر کو ڈرا سکتا تھا پر اس سے محبت نہیں کروا سکتا تھا اور ویسے بھی اسکی زندگی کا کیا بھروسہ تھا اسکے بعد ایمان کا کیا ہوتا وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا ایمان کی فکر اب بڑھتی جا رہی تھی۔



گاڑی گھر کے پورچ میں رکی وہ چابی چوکیدار کی طرف اچھالتے اندر کی طرف [بڑھ گیا۔ لاؤنج میں قدم رکھا تو سامنے صوفے پر ہی مبین بیٹھا موبائل پر مصروف تھا زید کو دیکھتے کھڑا ہوا فون فوراجیب میں رکھا۔

"السلام وعلیکم سر۔"

"وعلیکم السلام۔"

سلام کا جواب دیتے وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا۔
جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالا اور ڈبے سے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں
دباتے لائٹر سے نکتے شعلے سے سلگائی۔

"سراجازت ہے۔؟" URDU Novelians

بات شروع کرنے سے پہلے مبین نے اجازت طلب کی زید نے اثبات میں سر ہلایا
اتنے میں ایمن بھی کچن سے باہر نکلی زید کو موجود دکھ واپس کچن میں مڑ گئی۔

سروہ لڑکی ملتان سے یہاں ایک کنول نامی عورت کے ہاتھوں بیچی گئی تھی اور " خریدنے والی کراچی کی بدنام گلیوں کی بدنام زمانہ طوائف رضیہ تھی جس نے دو "دن پہلے اسے سیاسی لیڈر فہیم بلوچ کو دس لاکھ کے عوض بیچا تھا۔

"فہیم بلوچ جس کا کل مرد ڈر ہوا؟"

اسنے چونک کے پوچھا۔؟

جی سروہی فہیم بلوچ اسکی موت کے کئی گھنٹوں بعد یہ لڑکی وہاں سے فرار ہوئی " اور اسکے کہنے کے مطابق آپکی گاڑی کی ڈگی میں چھپی جب وہ ڈگی میں آئی تب بیگ "وہاں نہیں تھے۔۔۔

مبین بات مکمل کرتے خاموش ہو ازیں بھی سگریٹ کا دھواں منہ سے چھوڑتے
اس دھویں کو دھواں میں تحلیل ہوتے دیکھنے لگا۔ اتنے میں امین نے باہر آکر کافی کا
کپ اسکے سامنے رکھا اور کچھ فاصلے پر وہیں کھڑی ہو گئی۔

یہ کہانی میں سن چکا ہوں مبین اس لڑکی کی زبانی تم نے بھی وہی کہانی سنائی مجھے "
"بس یہ جاننا ہے اس کہانی میں کتنی صداقت ہے۔"

جلتی سگریٹ ٹیبل پر رکھتے وہ سیدھے ہوتے آگے جھکا۔
مبین نے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھا اب وہ اس چیز کی گواہی کیسے دے سکتا تھا۔

URDU Novelians

"سر دراصل بلڈنگ کے سی سی ٹی وی بھی آپ نے بند کروائے تھے۔۔ تو۔۔"

مبین اسکی سر د نظریں دیکھتے کہتے کہتے رک گیا۔

"بلڈنگ کے بند کروائے تھے آس پاس کی سڑکوں کے نہیں۔"
چھتے لہجے میں کہا مبین کا دل کیا گن سے خود کو شوٹ کر لے۔۔

"ایمن۔۔"

"جی سر۔۔"

ایمن فوراً متوجہ ہوئی۔

مرہم پیٹی تو تم اسکی کر ہی چکی ہو جب تک بات مکمل ثابت نہیں ہوتی وہ نیچے قید
"رہے گی کھانے پینے اور ضرورت کا دیکھ لینا۔۔۔ مگر احتیاط سے۔۔"

آخر میں خاصہ جتا کر کہا۔ ایمن جو اسکے منہ سے مرہم پٹی کا سن کر حیرت میں تھی اسکی زور دیتی آخری بات پر ہوش میں آئی۔۔

"جج۔۔ جی سر۔۔"

اپنی بخشش پر وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی۔ وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ جس کے گھر میں جس کے لیے وہ کام کر رہی ہے وہ اس کے کاموں سے بے خبر رہے گا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اکثر ملازموں کے باعث ہی انکی پکڑ ہوتی ہے۔۔

شام چھ بجے تک کا وقت ہے مبین تمہارے پاس اس سے ایک لمحہ اضافی نہیں۔۔"

"مجھے تمام ڈیٹیلز چاہیے کہ یہ کس کا کام تھا۔

کہتے ساتھ وہ سگریٹ کا ڈبہ لائٹر اور موبائل اٹھا کر کھڑا ہوا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

مبین نے گہری سانس لے کر اسکی ان چھوٹی کافی اٹھائی اور پریشانی سے ہونٹوں پر لگائی۔

"تم نے بتایا سر کو مرہم پٹی کا؟"

ایمن نے سامنے بیٹھتے غصے سے پوچھا۔

کیا تم بیوقوف ہو تمہیں نہیں پتا کہ ان سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی تم اور میں " جتنا بھی چھپائیں ہماری کال تک وہ سن سکتے ہیں۔

کافی کاکپ ٹیبل پر پٹختے وہ غصے سے کہتے باہر نکل گیا۔

کمرے میں کھڑکی پر کھڑا وہ گہری سوچ میں تھا پریشانی ناڈر گس کی تھی نانور نامی " لڑکی کی تھی پریشانی ایمان جھانگیر کی تھی۔ ایک وجہ پریشانی کی یہ تھی کہ کوئی اب تک ہمت کر کے اس کے بالکل پیچھے یا مقابل نہیں آیا تھا پر اسکی ڈر گس کی چوری اس پر یہ بات واضح کر گئی تھی کہ جب اسی کی گاڑی سے اسی کی موجودگی میں اسکی قیمتی چیز چرائی جاسکتی ہے تو کچھ بھی کیا جاسکتا ہے ڈر گز کی بات اور تھی اسکا نقصان وہ برداشت کر گیا تھا پر اگر یہ نقصان ایمان جھانگیر کے شکل میں ہوتا پھر چاہے بڑا ہو یا چھوٹا اسکی برداشت سے باہر ہوتا۔

اسنے جیب سے فون نکالتے اپنے خاص بندے کا نمبر ملایا۔

" ہیلو۔۔ "

اگلی طرف سے تیسری بیل پر ہی فون ریسپو کر لیا گیا۔

---- ہسپتال میں حسن غازی نام کا ڈاکٹر ہے مجھے اسکی مکمل بائیوڈیٹا چاہیے۔۔۔۔۔
کب کہاں کیا کرتا ہے اسکی فیملی کی ایکٹیویٹیز سب کچھ اسکا ماضی بھی اور حال
"بھی۔

کھڑکی کے پردے درست کرتے وہ کمرے میں موجود کاؤچ پر بیٹھا۔

"اوکے سر میں آپکو جلد اطلاع کرتا ہوں۔۔۔"

آگے سے مؤدب انداز میں کہا گیا۔

URDUNovelians

"میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

کہتے ہوئے اسنے فون کاٹ دیا۔ موبائل ہاتھ میں گھماتے وہ ایمان کو فون کرنے کا
سوچنے لگا لیکن پھر رک گیا آج اسکے جذباتی اور حد درجہ خود پسند رویے نے اسے

تکلیف دی تھی۔ مانا کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہو سکتا تھا پر جتنا ضروری تھا وہ زید جھانگیر کی بہن تھی اگر وہ اس جیسی بننے کی کوشش میں تھی تو غلط کر رہی تھی جو زید اسے کرنے نہیں دیتا۔ موبائل ایک طرف رکھتے اسنے صوفے کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں موندیں زہن تیزی سے تانے بانے بننے لگا۔

"میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں بابا جلد کرونگا۔"

سکون کے لیے اپنے باپ کو تصور کرتے کہا پھر آنکھیں کھول کر بیڈ کے قریب آیا اور سائیڈ ٹیبل کا دراز کھول کر اندر سے ماں باپ کی تصویر نکالی۔

URDU Novelians

"بہت خود سر ہو گئی ہے آپکی بیٹی۔"

دونوں کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

"خیر اس میں اسکی بھی کیا غلطی حرام کمائی پر پلٹی ہے تو ایسی ہونا لازم ہے۔۔۔"

و خود کے پیسوں کو حرام کہتا تلخی سے ہنسا۔

لیکن میں اسکی شادی جلد کر دوں گا کسی حلال کمانے والے شریف لڑکے سے جو"

"اسے حلال کھلا کر محبت اور عزت سے رکھ سکے۔۔"

کہتے ہوئے اسکے زہن میں حسن کا چہرہ آیا۔

یہاں سے دور بھیج دوں گا اسے جہاں اسکا حوالہ زید جھانگیر سے ناہو۔۔ وہ زید"

"جھانگیر بننے کی کوشش کر رہی ہے بابا پر ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔

اسنے یقین دلایا جیسے وہ سامنے بیٹھے شکوہ کر رہے ہوں۔۔

ایک لڑکا دیکھا ہے میں نے آج یا یہ سمجھ لیں آپ نے جو بچپن می دعائیں مانگی
تھیں ایمان کے لیے اسکی بدولت اللہ نے سامنے کیا ہے بس تصدیق باقی ہے۔۔

وہ لندن جانے والا ہے میں ایمان کو بھی اسکے ساتھ بھیج دوں گا واپس نا آنے کے
لیے۔ شکل سے بھی خوب روہے چتا ہے ایمان کے ساتھ پر مجھے اسکی فکر بھی ہے
نجانے ایمان اسکا کیا حال کریگی پر وہ لڑکا اسے جھیل لے گا۔ لیکن پہلے ایمان کو
"منانا ہے۔۔"

اسنے اپنا اندازہ بتایا۔

"اور تمہارا؟"

اسے ایسا لگا جیسے جھانگیر نے اس سے سوال کیا وہ کچھ لمحے خاموش ہوا پھر تلخی سے
مسکرایا۔

"بس ایک ایمان کی فکر ہے پھر میری زندگی پر سکون ہو جا۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکا۔

سوری سکون میرے جیسے لوگوں کے نصیب میں کہاں۔ بس ایمان کی فکر ہے " اس کے بعد ہر خوف سے آزادی خیر موت کا خوف تو رہے گا کیونکہ میں آپ جیسا نہیں میرے جیسے لوگوں کا جو کچھ ہوتا ہے دنیا میں ہی ہوتا ہے۔ لیکن میرے دل سے یہ بوجھ سرک جائیگا کہ میرے بعد ایمان کا کیا ہو گا وہ اپنی زندگی "میں خوش ہو گی۔۔۔"

وہ کہتے کہتے آخر میں آسودہ سا مسکرایا پھر کچھ اس تصویر پر انگھوٹا پھیرتے اسے محسوس کرتا رہا پر واپس دراز میں رکھ کر پاؤں نیچے لٹکائے لیٹ گیا۔ کمرے کے چھت کو دیکھتے اچانک اسے نور یاد آئی۔

وہ نور کے متعلق سوچنے لگا کہ اس میں وہ کتنی شریک ہوگی وہ اسکی آنکھوں کو سوچنے لگا جو بالکل نڈر تھیں۔

یا تو اسکی آنکھیں ہی بے تاثر تھی جس میں کوئی احساس نظر نہیں آتا تھا یا تو وہ پہر و پیا تھی اور ڈرنے کی اداکاری کر رہی تھی اگر وہ اداکاری کر رہی تھی تو کمال کی اداکارہ تھی کیونکہ اگر اسے اعتبار نہ کرنے کا مرض نہ ہوتا تو وہ اسکے حق میں ہو جاتا کہ وہ سچی ہے۔ کچھ سوچتے وہ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکلا نیچے انڈر گراؤنڈ ایریے میں جانے کے لیے وہ کمرے میں گیا اور دروازہ کھول کر نیچے اترتی سیڑھیاں اترنے لگا۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ کھانا کھا رہی تھی اسکے ہاتھ بندھے تھے اور ایمن اسے روٹی کے رول بنا کر کھلا رہی تھی۔

اسکے چہرے سے خون صاف تھا۔ منہ دھلنے کے باعث چہرے پر نیل اور زخم واضح ہوئے تھے اسکے نازک اور دلکش چہرے پر سو جھن تھی نازک سراپے کے

حساب سے چہرہ بھاری لگ رہا تھا۔ ایمن اسے دیکھتی کھڑی ہوئی وہ کرسی گھسیٹ کر سامنے بیٹھ گیا نظر ناخن پر پڑی جس پر پٹی بندھی تھی اسنے نظر اٹھا کر واپس اسکے چہرے کو دیکھا وہ اسکے جوتوں کو دیکھ رہی تھی۔

"باپ کا نام کیا ہے؟"

زید کی آواز پر اسنے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ نظریں اوپر اٹھیں تو بے اختیار ٹھہر گئیں یہ وہی شخص تھا جو کل بھی آیا تھا۔

جس نے بہت بے دردی سے اسکا ناخن اکھاڑا تھا لیکن اس وقت بے اختیاری کا عالم ایسا چھایا تھا کہ نظریں زید جھانگیر کی کانچ جیسی سرمئی آنکھوں پر ٹھہر گئی تھیں۔ شاید کل وہ اتنی حواس باختہ تھی کہ اسکو صحیح سے دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔ جب کے زید جھانگیر جو اس الجھن میں تھا کہ وہ معصوم ہے یا بہر وپیا اسکی نظروں کو اپنے چہرے پر ٹھہرے دیکھ ٹھٹھکا خوف، لرزا، پریشانی سے پاک آنکھوں سے وہ اسے

دیکھ رہی تھی اسکے دل میں نئے سرے سے سوال اٹھے یقین کرنا مزید مشکل ہو گیا کہ یہ وہی ڈر سے روتی چلاتی معافیاں اور پناہ مانگتی لڑکی ہے جس پر کل اتنا تشدد ہوا۔

نظر تو کچھ لمحے زید کی بھی اسکی آنکھوں پر ٹھہری تھی بے خوف سی شہد رنگ آنکھیں کیا راز تھے اسکی آنکھوں میں جسے جاننے کی خواہش زید جھانگیر کو بے چین کر گئی۔

کچھ وقت کے لیے تو اسنے بھی زید کو بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

"آدم۔"

URDUNovelians

اسکے جواب پر وہ چونکا۔

"کیا۔"

"نور آدم حسین۔۔"

اسنے اپنا پورا نام بتایا۔

"جس نے تمہیں بیچا اس سے پہلے کس کے پاس رہتی تھیں؟"

وہ اسکی خود اعتمادی اور اچانک بولنے پر چونکا تھا پھر جلد ہی سنبھیل گیا۔ اسنے نور کے ہاتھوں کو دیکھا جس میں ہلکی سی لرزش پیدا ہو رہی تھی اور ہاتھ بھی آپس میں مروڑ رہی تھی یعنی وہ گھبرا رہی تھی اگلے لمحے اس نے نور کی آنکھوں کو دیکھنا چاہا پر اب کے نظریں جھکیں تھیں۔

اپنے ابا کے ساتھ۔۔ وہ عورت میرے ابا کی منہ۔۔ بولی بہن تھی۔۔ ابا کے

"مرنے کے کچھ۔۔ مہینے بعد بیچ دیا۔

کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ زید پر سوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جب فون رنگ ہوا۔ نمبر اسکے بندے کا تھا جسے اسنے حسن کی معلومات نکالنے کا کہا تھا۔

اگر اس معاملے میں تمہارا ہاتھ ہے تو اپنے اوپر ابھی سے فاتحہ پڑھنا شروع "کر دو۔۔"

سرد لہجے میں کہتا وہ کمرے سے نکل گیا فون ریسیو کر کے کان سے لگایا۔

URDUNovelians *****

"بولو۔۔"

کمرے سے باہر نکل کر وہ اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

سرنام حسن غازی ہے۔ دو سال پہلے ایم بی بی ایس کیا تھا۔۔۔۔۔ یونیورسٹی پھر "ہاؤس جاب کی اسی ہسپتال میں سرور کر رہے ہیں گھر میں ایک ماں کے علاوہ کوئی نہیں باپ کا چند سال پہلے ہی انتقال ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ گھر۔۔۔۔۔ ایرے میں ہے۔ یونی لیول پر ایک گریفرینڈ رہ چکی ہے نہا نام کی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سنجیدہ تھے شادی کرنا چاہتے تھے پر لڑکی کی شادی کہیں اور ہو گئی ماں ابھی رشتے کی تلاش میں ہے کل بھی ایک رشتہ پکا ہوا پھر کسی وجوہات کی بنا پر صبح ہی " ختم ہو گیا۔

اس نے زید کو مکمل اندر کی باتیں بھی بتادیں۔

URDUNovelians

"اس لڑکی سے اب بھی رابطے میں ہے؟"

لاؤنج میں قدم رکھتے پوچھا۔۔

"نہیں سرا بھی نہ یا کسی اور لڑکی سے کوئی تعلق نہیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔"

زید سکون سے صوفے پر بیٹھا اب اسکا بہت بڑا مسئلہ حل ہو چکا تھا۔

"سرا اور کوئی حکم۔۔"

آگے سے پوچھا گیا۔

ہممم۔ مبین پر نظر رکھو مجھے اسکی پل پل کی خبر چاہیے کہ وہ کب کیا کر رہا

"ہے۔۔ اس بات کا شک اسے ناہو کے تم اسکی نگرانی کر رہے ہو۔۔"

سگریٹ سلگاتے ہونٹوں میں دبائی۔

"بے فکر رہیں سر۔۔"

اسکا جواب سنتے زید نے فون کاٹ دیا۔ وہ جانتا تھا مبین غدار نہیں پر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ تین چیزیں انسان کو کبھی بھی بہکا سکتی ہیں۔۔

عورت۔

مال۔

شہرت۔

فون پر میسج ٹون بجی تو اسنے میسج دیکھا اسی کے بندے نے ڈاکٹر حسن غازی کا نمبر

سینڈ کیا تھا۔ وہ کچھ لمحے سوچتا رہا پھر گہرا مسکرایا۔

"حسن ایمان۔۔"

اسکے نام کے ساتھ ایمان کا نام لگا کر اسے نمبر سیو کیا۔
اب پہلے حسن سے بات کرنی تھی ایمان کو تو کسی صورت کرنی ہی پڑتی۔۔۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی کافی دیر روتی رہی دل میں یہ سوال اسے بری طرح چبھ رہی تھی کہ قصور کیا اسکا تھا؟ واقعی وہ غلطی پر تھی؟ اس ڈاکٹر نے جو بد تمیزی کی اسکا کیا؟ آخر وقت میں وہ اسکا کیسے مزاق اڑا رہا تھا۔ لیکن پھر اسکے دل نے اپنی عدالت میں ڈاکٹر حسن کو مجرم ٹھہراتے اسے بری الزمہ کر دیا لیکن اسے زید کے ساتھ بد تمیزی اور تلخ کلامی کرنے کا ملال تھا وہ یہ نہیں مانتی تھی کہ زید صحیح تھا اسکی نظر میں زید نے بھی اسکے ساتھ نا انصافی ہی کی تھی پر جو بھی تھا وہ اسکا بڑا بھائی تھا اسے اسکی عزت کرنی چاہیے تھی۔ وہ بیڈ پر لیٹی زمین کو گھورتی اپنے آپ کو ملامت

کر رہی تھی کہ کیوں کی اسنے تلخ کلامی ایک خیال گزرا کے فون کر کے زید سے
معافی مانگ لے وہ تو اس سے ناراض نا ہو گا پر اسکے دل کو قرار آ جائیگا پر یہ بھی
کہاں آسان تھا زید ہی صحیح پر اسے معافی مانگنے کی عادت تھی ہی نہیں۔۔



"السلام و علیکم۔۔"

چھ بج کے دس منٹ میں مبین اسٹڈی میں داخل ہوا زید نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا
اور واپس فائل دیکھنے لگا۔

URDUNovelians

"دس منٹ لیٹ ہو تم۔۔"

مصروف انداز میں کہا۔

"سوری سر۔"

اسنے کوئی صفائی نادی۔

"بولو۔۔"

بلڈنگ کے لیفٹ سائیڈ ایریا پر جاتے روڈ سے آگے ایم اے کے روڈ پر ایک
"بانیک پر دو لڑکوں کو دیکھا گیا جن کے پاس وہ بیگنز تھے۔۔"

زید فائلز سے نظریں ہٹا کر سیدھا ہوا اور مبین کو دیکھنے لگا۔

بانیک کے نمبر اور ان لڑکوں کو پکڑنے پر معلوم ہوا کہ وہ انہوں نے یہ کام بابر "مشاق کے کہنے پر کیا پیسوں کے عوض اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتے اور وہ مال بابر مشاق کے پاس ہی ہے۔۔"

مبین کی بات سنتے اس نے فائل بند کی اور غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا مبین فوراً سر جھکا گیا۔

"۔۔۔۔ انسان میرے بلبوتے یہاں تک پہنچا اور میرے ہی مال پر حملہ۔۔"

اسکا غصے سے برا حال تھا بابر مشاق اس کے ساتھ کام کرنے والا آدمی تھا زید سے ڈر گس خرید کر انہیں اپنے حساب سے ملک کے مختلف حصوں میں بیچنا اسکا کام تھا پیسوں کے عوض یازید کی ساخت کمزور کرنے کے لیے کسی بھی وجہ سے اس نے یہ کیا تھا پر اس نے زید جھانگیر سے دشمنی مول لی تھی۔

"ان سب میں اب تک وہ لڑکی کہیں نہیں دکھی۔۔"

وہ اچانک مبین کی جانب گھوما۔

"جی سر۔۔"

لیکن وہ لڑکی کہیں نا کہیں شامل ضرور ہے کل تک اس کا بھی علم ہو جائیگا۔۔ کل "میٹنگ رکھو بابر سے اکیلے میں اسکے آدمی جو پکڑے گئے ہیں انہیں اپنے پاس ہی رکھو بابر کو شک نہیں ہونا چاہیے اس سے کہو پرسنل میٹنگ ہے اپنے بندے نا "لائے بہت زبردست مال دکھانا ہے جسے دیکھتے اسکا دل خوش ہو جائیگا۔۔"

غصے سے کہا۔

"اوکے سر۔۔"

مبین نے فوراً جواب دیا۔

"جاؤ یہاں سے اب۔۔"

غصے سے جھڑکتے باہر نکلنے کو کہا مبین بنا دیر کیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

بہت پچھتاؤ گے تم بابر روڈ پر بھیک مانگنے کی نوبت نالادی تو میرا نام زید جھانگیر "نہیں۔۔"

کرسی پر بیٹھتے اپنا ماتھا مسلا غصے سے دماغ کی رگیں ابھر رہی تھیں۔۔

URDUNovelians

رات کا نجانے کونسا پہر تھا اسے اندازہ نہ ہوا اسے یہاں آئے کتنا وقت ہوا تھا اسے یہ علم بھی نہ تھا اس کے اندازے کے مطابق اسے یہاں آئے ایک دن مکمل ہو چکا تھا۔ ناسورج کی روشنی یہاں آتی تھی ناچاند کی آنکھوں کو خیرا کرتی ٹھنڈی روشنی وہ جس حصے میں تھی وہ پورا بلیک تھا بس ہر جگہ پیلے بلب رکھے تھے جو اپنے آپ میں ایک ٹارچر تھے اور اب آنکھوں کو بری طرح ازیت دے رہے تھے اسے اتنا تو یقین تھا کہ یہ رات کا پہر ہے کیونکہ اس کی آنکھوں میں نیند اتر رہی تھی لیکن کونسا وقت اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا اس نے یہی اخذ کیا کہ اس وقت رات بارہ بجے سے اوپر وقت ہو رہا ہے اس نے کرسی پر بندھے ایک ہاتھ کو جھٹکا دیا کہ وہ ہاتھ رسی سے پھسلتا باہر آ گیا وہ مسکرائی کھانے کے دوران اس نے تکلیف کا کہہ کر ایمن سے ہاتھ کی رسی ڈھیلی کروائی تھی جو وہ واپس کسنا بھول گئی تھی اس نے اس ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی رسی کھولی اور خوشی سے کھڑی ہوئی پر اگلے ہی لمحے کمر میں شدید تکلیف کا احساس ہوا تکلیف برداشت کرتے اس نے لب دانتوں تلے دبا لیے پھر فوراً قدم آگے بڑھائے وہ خود کی عقلمندی کو داد دے رہی تھی کہ اس نے بنا کسی نخرے کے

پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا تبھی اس وقت بھاگنے کے قابل تھی۔ وہاں کمروں کے دروازے نہیں تھے شاید ادھر آکسیجن آنے کا راستہ وہ کھلا دروازہ ہی تھا۔ اس نے لمبی اور پتلی راہ داری کو دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا نا کوئی آواز وہ تیزی سے باہر کی جانب پڑھی جس جانب سے وہ سب کو کمرے میں آتے دیکھ رہی تھی لیکن آگے جا کر اسے کوئی راستہ نظر نہ آیا وہ جگہ بالکل بند تھی آگے دیوار پیچھے دیوار درمیان میں پتلی راہ داری اور اس راہ داری سے جڑے چار کمرے بے بسی سے ایک بار پھر اسے رونا آنے لگا وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی اور ساتھ اپنا وہ کبیرہ گناہ سوچنے لگی جو وہ ایک کے بعد ایک کیس میں پھنس رہی تھی وہ کافی دیر وہیں بیٹھے اپنا غم ہلکا کرتی رہی جب اسے عجیب سے آواز سنائی دی وہ فوراً کھڑی ہوئی ساتھ ہی کوئی آہٹ وہ فوراً واپس اپنے کمرے میں بھاگی جہاں اسے باندھا گیا تھا آہٹ اب قریب تھی اور ایک اور عجیب سے آواز آئی تھی اتنی جلدی خود کو واپس باندھنا ممکن نہیں تھا اسکے ہاتھ پاؤں خوف سے سرد پڑنے لگے جب آہٹ مزید قریب آتی محسوس ہوئی تو اسکی سانس حلق میں پھنسنے لگی اتنے میں اسکی نظر کرسی کے

پیچھے پڑی راڈ پر گئی اور وہ راڈ فلوقت اسے راہ فرار کا واحد ذریعہ لگی اسنے جلدی سے وہ راڈ اٹھائی اور دروازے سے کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی کچھ لمحے بعد اسے دروازے کے اندر کوئی آتا محسوس ہوا اور اگلے لمحے ہی اسنے بنادیکھے وہ راڈ ماردی۔

آنکھیں سختی سے میچیں وہ گہری سانسیں لے رہی تھی نجانے اب آگے اسکے ساتھ کیا سلوک ہوتا اسنے آہستگی سے اپنی آنکھیں واکی تو راڈ پھینکتے منہ پر ہاتھ رکھا سامنے فرش پر ایمن گری ہوئی تھی سر سے خون رس رہا تھا

اسنے نیچے بیٹھتے فوراً اسے سیدھا کرنا چاہا تو ایمن کراہی نور کو یک گونا سکون ملا وہ ایمن کو مارنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ ایمن کا سلوک اسکے ساتھ انسانیت والا تھا لیکن وہ اپنے مالک کی وفادار تھی کبھی اسکی مدد نہ کرتی ایمن کی آنکھیں کھلی وہ سر پکڑتی بری طرح کراہی نور ہوش میں آتی فوراً کھڑی ہوئی پھر ایمن کے سنبھلنے سے پہلے

اسکے ہاتھ باندھ دیے وہ پاؤں باندھنے لگی جب ایمن نے جھٹپٹاتے اپنے پاؤں چلائے پر نور اسکے پاؤں کے اوپر بیٹھ گئی اور اپنی پوری طاقت سے اسکے پاؤں باندھ دیے ان سب میں اسکے ناخن پر چڑھی پٹی اتر گئی اور اچانک شدید جلن کا احساس ہوا اوپر سے نظر آتا گوشت دیکھتے اسے جھر جھری آئی وہ فوراً کھڑی ہوئی اور کمرے میں بنے کونے والے ریک پر گئی وہاں ایمن نے طبعی سامان رکھا تھا اسنے مرہم ناخن کی جگہ پر لگایا منہ سے سسکاری نکلی اپنا نچلہ ہونٹ سختی سے دانتوں پر جماتے اسنے نئی پٹی باندھی۔

"تم بہت مکار ہو مبین صحیح کہتا ہے تم کسی فورس میں ہو۔۔"

مکمل ہوش میں آتی ایمن چلائی وہ چونک کر پیچھے مڑی۔

بھاگنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ زید جھانگیر تمہارے قصور بے قصور ثابت " ہونے سے پہلے تمہیں موت کے گھاٹ اتار دے گا۔

وہ ایک مرتبہ پھر غصے سے غرائی نور کے ماتھے پر بل پڑے وہ ہاتھ پر پٹی درست کرتی اس تک آئی۔

میں اب بھی یہی کہو گی میں کسی فورس یا گینگ سے تعلق نہیں رکھتی پر تم لوگ " درندوں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہو میرے ساتھ اتنا غیر انسانی سلوک کرنے کے بعد تم مجھ سے امید کرتی ہو کہ میں یہاں بند رہوں۔۔۔ میں مجبور اور بے بس ہوں پر بیوقوف نہیں۔۔۔

اسکی بات پر ایمن اسے گھورنے لگی۔

اور زید جھانگیر جس طرح میں نہیں جانتی تھی آدھی دنیا اسے بلکہ آدھا پاکستان " بھی اسے نہیں جانتا ہو گا۔۔۔ پر اب جانے گا۔۔۔

اچانک اسکا انداز بدلہ تھا وہ اپنی آپ بیتی یاد کرتے مضبوط لہجے میں بولی تھی۔

"تم پچھتاؤ گی تمہارے بے گناہ ثابت ہوتے ہی وہ تمہیں چھوڑ دیں گے"

نور کو باہر جاتے دیکھ وہ چلائی۔

میں بے قصور ہوں میں جانتی ہوں مجھے فرق نہیں پڑتا تمہارے باس کی عدالت "

"میں بے گناہ ثابت ہوتی ہوں یا نہیں۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے کہتے باہر بھاگ گئی وہ یہ دیکھتے حیران تھی کہ پہلے جس جگہ دیوار

تھی اب وہاں دیوار ہٹ کے بڑا سادروازہ تھا۔ اپنی حیرت پر قابو کرتی وہ باہر بھاگی

دروازے سے گزرتے چند قدم دوری پر اس کے اوپر جاتی سیڑھیاں تھی جس کے

اختتام پر دروازہ تھا وہ پیچھے دیکھتے گہری سانس لے کر آگے بڑھی اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھی دروازہ کھول کر اوپر کمرے میں داخل ہوئی کمر دردا نگلی کی تکلیف منہ کے زخم اسے کسی چیز کی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی صرف وہاں سے نکلنے کی فکر تھی وہ دبے پاؤں اس کمرے سے باہر نکلی سامنے ہی بڑا سالاؤنچ تھا اور درمیان سے اوپر جاتی سیڑھیاں وہ نظر بھر کر گھر کو وہیں سے کھڑے کھڑے دیکھنے لگی جب وہ نیچے جا رہی تھی تب وہ نہیں دیکھ سکی تھی پر اب وہ کہہ سکتی تھی کہ اس گھر کو کسی اعلیٰ ذوق والے انسان نے سجایا ہے پھر فوراً سیدھے ہوتے خود کو سنبھالا اور آہستہ سے دس سے پندرہ قدم کی دوری پر لاؤنچ سے باہر جانے کے دروازے کو دیکھا ایک نظر پھر سے لاؤنچ پر گھمائی وہاں کوئی نہیں تھا وہ تیزی سے بھاگتی دروازے تک آئی کے باہر نکلتے اپنی قدم روکتی دروازے کے پیچھے ہو گئی۔

باہر سامنے ہی چار سے پانچ گارڈز تھے اسنے تیز ہوتی دھڑکن پر ہاتھ رکھا پھر واپس گھر پر نظر دوڑائی کوئی بھی دروازہ ایسا نہیں تھا جہاں سے اسے فرار ملتی ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا کرے جب نظر کچن کے دروازے پر پڑی لیکن وہاں تک

پہنچنے کے لیے پہلے اسے درمیانی دروازہ عبور کرنا تھا اگر اسے وہاں سے گزرتے کوئی دیکھ لیتا تو وہ واپس پکڑی جاتی گہری سانس لیتے اسنے خود میں ہمت جمع کی اور راستہ عبور کر گئی پھر وہیں ٹھہر گئی جب کچھ دیر تک کوئی پیچھے نہ آیا اور کوئی آواز نہ آئی تو دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر سکون سے سانس لی پھر اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے اوپر ریلنگ سے کچھ پیچھے کھڑا زید سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ نیچے ہی اتر رہا تھا جب اسے دروازے کے پیچھے چھپے دیکھ پیچھے ہوا۔

اسے کچن کے دروازے کی سمت بڑھتے دیکھ اسنے مبین کو فون ملایا۔

"بیک سائیڈ سے گارڈ کو ہٹاؤ وہ جگہ بالکل خالی کر دو۔"

کہتے ساتھ زید نے فون کاٹا اور سیڑھیاں اترتے اپنے قدم بھی کچن کی جانب بڑھا

دیے۔۔

زید اسکے پیچھے آہستگی سے کچن میں داخل ہوا جہاں وہ اسٹور روم میں گھس چکی تھی اندر سے ہلکی کھڑپڑ کی آواز کے بعد اندر موجود دروازہ کھلنے کی آواز آئی زید وہیں کھڑا رہا۔

جب سے محسوس ہوا کہ وہ باہر نکل چکی تو وہ اسٹور روم میں داخل ہوا اندر کی لائٹ بند تھی وہ بھی بنا اسٹور روم روشن کیے اسٹور روم کی خارجی دروازے پر کھڑا ہو گیا بلیک ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اندھیرے میں پوشیدہ تھا کہ نور جو نظرنا آئے وہ حصہ بھی کافی اندھیرے میں تھا شاید گارڈ جاتے وقت روشنی بھی بند کر گئے تھے۔

اسکے بنیان کے گہرے گلے سے نظر آتا برہنہ سینا کافی چوڑا تھا ہاتھ اور بازو بھی کسرتی تھے سینے پر ہاتھ باندھے وہ دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا اسکے

جسم کو چھو کر گزرتے ہلچل پیدا کر رہی تھی اسکے باوجود اسکے اندر اٹھتے اشتعال میں کمی نہیں آئی تھی۔

نور آہستگی سے آگے بڑھی نظر گھما کر پورے بیک سائیڈ کا جائزہ لیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ قدرے کونے میں کھڑی ہو کر اونچی دیوار کو دیکھنے لگی جس پر چڑھنے کے لیے سیڑھیاں ضروری تھیں۔

وہ کچھ دیر آس پاس نظریں دوڑاتی کھڑی رہی پھر اچانک مسکراتی ایک کونے میں دیوار سے کئی خالی گملے لگے تھے جس میں صرف مٹی تھی فلحال کوئی پودا پھول پتی کچھ نہیں تھا اسنے تھوڑی محنت کے بعد اس گملے کو کھسکایا پھر دوسرا گملہ اس پر رکھنے کی کوشش میں دوہری ہو گئی لیکن تھوڑی اور طاقت استعمال کرنے کے بعد وہ گملے کے اوپر گملہ رکھنے میں کامیاب ہو گئی۔

ایسے ہی مزید دس منٹ کی محنت کے بعد اسنے ایک اور گملا اوپر رکھا لیکن اس پر گملہ رکھنے کے بعد اسنے بے اختیار اپنی کمر پکڑ لی کیونکہ بھاری وزن زیادہ اوپر

اٹھانے کی وجہ سے اسکی کمر میں بل آیا تھا۔ لیکن پھر وہ درد بدلنے لگا وہ اپنا پیٹ کا کنارہ پکڑ کر زمین پر گر گئی آنکھوں سے گرم سیال رواں ہوا زید فوراً آگے بڑھنے لگا لیکن پھر ٹھہر گیا۔

وہ کونے میں پڑی چھوٹی سی رسی اٹھا [06/09, 10:44 pm] Cutie Pie: کر سختی سے اپنے پیٹ پر باندھ رہی تھی رسی باندھنے کے بعد وہ کچھ دیر ویسے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھی رہی پھر چہرہ ہتھیلیوں سے صاف کرتی واپس کھڑی ہوئی اس پر اس نے گملا اوپر رکھنے کے بجائے اسے زمین پر الٹا کر دیا اسکی ساری مٹی زمین پر خالی کر کے خالی گملہ اوپر رکھا اور اب وہ زمین سے مٹی اٹھا کر اس گملے میں ڈال رہی تھی زید نے ضبط سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور وہیں کھڑے منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگا۔

یہی عمل نور نے اور دو گملوں کے ساتھ کیا اس عمل میں اسے پندرہ منٹ لگے تھے اور اب وہ گملے اسکے قد سے تھوڑا اوپر تھے لیکن افسوس سے گملے بھی ختم ہو چکے تھے آخری گملے کی مٹی آدھی سے تھوڑی زیادہ تھی مزید اوپر ہونے کے لیے اسے

بھرنا ضروری تھا اسنے اپنا سر تھا ماما اور سوچنے لگی کہ کیا کرے ایک بار پھر تھوڑا آگے ہوتے پورا ایک سائیڈ کو دیکھا پھر زمین پر بیٹھتی لان کی مٹی نوچنے لگی زید کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے وہ جنگلیوں کی طرح ایک ہاتھ سے گھاس کھینچتی مٹی اکھاڑ رہی تھی اپنی ضرورت کے حساب سے مٹی اکھاڑ کر اس نے گملے میں ڈالی اب بس اسکے اوپر چڑھنا تھا ہاتھ کپڑوں سے جھاڑتے اس نے گہری سانس لی اتنی مشقت کے بعد حلق میں کانٹے نکل آئے تھے لیکن واپس جانا اپنے آپ کو واپس جہنم میں دھکیلنے کے مصداق تھا وہ دیوار کا سہارا لیتی ان گملوں پر چڑھنے لگی دوبارہ ناکام ہونے کے بعد وہ چڑھنے میں کامیاب ہو گئی لیکن اب بھی دیوار اسکے کندھو تک تھی دونوں ہاتھ دیوار کے کناروں پر رکھتی وہ پاؤں اوپر دیوار پر چڑھانے کی کوشش کر رہی تھی زید نے طنزیہ مسکراتے نفی میں سر ہلایا اگر وہ ایسے چڑھنے کی کوشش میں گر جاتی تو اسکی کمر کی ہڈی پر شدید چوٹ آتی۔۔۔ زید نے اپنے قدم اسکی جانب بڑھائے۔

وہ دیوار کے کنارے پر ہاتھ رکھتی اس پر پاؤں رکھنے کی کوشش میں تھی ہاتھ اور پاؤں پر کئی خراشیں آئی تھیں لیکن یہ زخم بے معنی تھے جو زخم وہ شخص اسے دے چکا تھا اسے یہاں سے جلد بھاگنا تھا اس سے پہلے وہ شخص اس کے جسم کو نئی ازیت سے دوچار کرتا۔ بڑی مشکل سے وہ دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں دیوار پر رکھنے میں کامیاب ہوتی اوپر کی جانب اٹھی ہونٹوں پر کامیابی کی مسکراہٹ نمودار ہوئی بس کچھ لمحے اور پھر وہ آزاد لیکن جو نہی اسے دیوار کی دوسری طرف نیچے دیکھا تو سانس حلق میں اٹک گیا۔

اس بنگلے کی لان کی دیواریں عموماً بنگلوں سے زیادہ اونچی تھیں یہاں سے تو وہ گملے پر گملے رکھ کر اوپر چڑھ گئی تھی پر اس پار کیسے اترتی اتنا نیچے تو وہ کود نہیں سکتی تھی اس کے حوصلے اتنے بلند بھی نہ تھے وہ وہیں اٹکے اٹکے پریشانی سے سوچ رہی تھی کہ کیا کرے جب کسی نے اچانک تیز جھٹکے سے اسے قمیض سے پکڑ کر واپس نیچے کھینچا۔ ایک پاؤں جو گملے پر ٹکا تھا وہ لڑکھڑایا اور سنبھلنے کا موقع ملے بغیر وہ سر کے بل نیچے گری منہ سے زوردار چیخ برآمد ہوئی لیکن پتھر لگنے کی تکلیف صرف کمر پر ہوئی سر

اور باقی جسم تو جیسے ہواء میں ہی رہ گیا تھا اسنے سختی سے میچی آنکھیں پل بھر میں کھولیں آنکھیں کھولنے کی دیر تھی کہ سامنے وہی سرمئی سرد آنکھوں سے نظریں ٹکرائیں جو اسے ہی گھور رہی تھیں ان میں گھلی سرخی اسکے غصے کا پتہ دے رہی تھی خوف سے وہ واپس پہلے سے زیادہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔ اسکی اس حرکت پر زید کے چہرے پر نا محسوس مسکراہٹ آئی وہ کیسے کسی فورس سے ہو سکتی تھی فورسز کی ٹریننگ کے بعد انسان اتنا ناٹری تو ہر گز نہیں ہو سکتا تھا۔ گملے رکھنا مٹی اکھاڑنا اسنے کتنا وقت برباد کیا تھا اسکا۔

جبکہ وہ آنکھیں موندے یہ سوچ رہی تھی کہ جس پتھر سے اسکی کمر ٹکرا کر شدید درد میں مبتلا ہوئی ہے وہ پتھر زید جھانگیز کا ہاتھ ہے۔

زید نے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا کہ وہ جو آنکھیں میچے ہوئے تھی لڑکھڑاتے آنکھیں کھولیں اور جلد ہی اپنا وجود سنبھالتی پیچھے ہوئی۔

وہ ایک قدم اسکی جانب بڑھا تھا کہ وہ فوراً دو قدم پیچھے ہوئی وہ مزید پیچھے ہوتی لیکن پیچھے دیوار سے پشت ٹکرا نے پر سانسیں روک گئی۔

"تم جانتی ہونا تمہیں مارنا میرے لیے مشکل نہیں۔۔"

وہ ڈرتے فوراً اثبات میں سر ہلا گئی۔

سانس حلق میں ہی پھنسی تھی بولنے کی ہمت دور کی بات ڈر سے سانس نے چلنے سے انکار کر دیا تھا۔

باہر گارڈن دیکھ رہی ہو؟ پانچ منٹ کا کھیل ہے ابھی زمین کے اوپر ہوتب بھی " کوئی نہیں جانتا تم ہو۔۔۔ کچھ پلوں میں زمین کے نیچے ہوگی تب بھی کسی کو علم " نہیں ہوگا۔ سمجھی؟

پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے وہ سرد نظروں سے گھور رہا تھا۔

وہ اسکی رکی ہوئی سانس بھی سمجھ رہا تھا۔ اسکے پوچھنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔

تم تک پہنچنا میرے لیے بالکل مشکل نہیں اس لیے دوبارہ بھاگنے کی کوشش نہیں " کرنا اگر زندہ ہو تو صرف اس لیے کیونکہ ابھی کچھ گرہیں کھلنی باقی ہیں ایسا نا ہو کہ قید سے آزادی کی کوشش میں زندگی سے آزاد ہو جاؤ۔

ایک انگلی سے اسکی ٹھوڑی اوپر کرتے واضح وارننگ دی اسکی جب سے رکی سانس اچانک اٹکنے لگی۔ فوراً ایک گہری سانس لی۔۔ اسنے بغور اسے دیکھا۔ ایمان کے بعد یہ دوسری لڑکی تھی جو اسے معصوم لگی تھی لیکن ایمان کو وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ صرف دکھنے میں معصوم ہے جبکہ وہ معصوم نہیں تھی تو یہ لڑکی بھی اسکی نظر میں معصوم صرف دکھنے میں تھی۔

نور کا بازو دبوچتے وہ اسے واپس کچن کے راستے سے اندر لے جانے لگایہ جانتے ہوئے بھی کہ اب فرار کی تمام راہیں مسدود ہو چکی ہیں اسکے باوجود وہ جھپٹاتی اپنا ہاتھ زید کے ہاتھوں سے کھینچ رہی تھی۔

چھوڑو میں بے گناہ ہوں مجھے چھوڑ دو ورنہ تمہیں بدنام کر دوں گی میڈیا میں "تمہارے خلاف ثبوت دوں گی۔"

وہ واپس اسی قید نما جہنم میں خود کو جاتے دیکھ روتے ہوئے چلانے لگی جب زید نے اسکا ہاتھ چھوڑا وہ جو خود کو پیچھے کھینچنے کی کوشش میں تھی زید کے ہاتھ چھوڑتے ہی نیچے گری کمر ایک مرتبہ پھر فرش سے تکرائی وہ تکلیف سے کراہ اٹھی۔ زید نے اسکے بھگے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھے جسم میں بے چینی دوڑ گئی اسے عجیب

محسوس ہونے لگا اپنے اندر بدلتی اس عجیب کیفیت سے وہ انجان تھا وہ پنچے کے بل اسکے سامنے بیٹھا اور سختی سے اسکا چہرہ تھوڑی سے تھاما۔ نور در د بھولے اسے دیکھنے لگی۔ زید کئی لمحے اسکے بھگے چہرے کو دیکھے گیا اسکی غلافی آنکھوں پر پہرہ دیتی گھنی پلکوں پر نیند اور رونے کے باعث بوجھ پڑا تھا جو بہت دلفریب منظر تھا اس پر تضاد اسکی آنکھوں اور پلکوں پر ٹھہری نمی وہ بھی یک ٹک زید کی آنکھوں کو ہی دیکھ رہی تھی جن میں سرخی پھیلی تھی زید نے جھٹکے سے اسکے جبرٹوں پر گرفت مضبوط کی وہ ہوش میں آتی کر اہی یہ دل بھی عجیب تھا اپنے شتمگر پر فدا ہونے لگا تھا وہ زید جھانگیر کا اصلی چہرہ جاننے کے باوجود اسکے ظاہری حسن پر اسکے دل کی دھڑکن ساکت ہو جاتی تھی۔

URDUNovelians

"بدنام کو بدنام کر کے کونسا تیر مارو گی؟"

اسنے استہزایہ طنز کیا وہ اسے بے بسی سے دیکھنے لگی۔

"کیا ثبوت دو گی میرے خلاف۔۔؟"

وہ اسکی نظروں کو نظر انداز کیے سر دلہجے میں بولا۔

"بتاؤنگی کہ مجھ۔۔۔ پر بہت تشدد کیا۔۔۔ میرا ناخن اکھاڑ دیا۔"

اسنے اپنا ہاتھ آگے کرتے غصے سے کہا۔

"تم پر یقین کون کرے گا؟ زید جھانگیر پاگل ہے جو اپنے خلاف ثبوت چھوڑے گا۔"

وہ گہرا مسکرایا وہ ایک بار پھر بہکنے لگی اسکی مسکراہٹ حقیقتاً سحر انگیز تھی۔

"کک۔ کیا مطلب؟"

اسکے جملے سے خوف محسوس کرتے پوچھا۔

دنیا یہی سوچیں گی کہ زید جھانگیر کیوں چھوڑیگا اپنے گواہ کو۔۔ اور اچھا ہوا تم نے " پہلے ہی اپنے ارادے بتا دیے اب میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا اسی لان میں تمہاری " قبر بنا دوں گا گواہ ثبوت دونوں ختم۔۔

اسکا چہرہ چھوڑتے وہ ہنسا۔

"نن نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔"

وہ فوراً جلدی سے بولی گویا وہ سچ میں اسے لان کی اندر دفن دے گا۔

تم اپنی موت کے سارے انتظام خود کر کے آئی ہو۔۔ پہلے یہاں سے بھاگ کر تم" نے ثابت کیا کہ تم زید جھانگیر کو چکما دے سکتی ہو پھر تم نے اپنے ارادے بھی "بتا دیے کہ تم کیا کرنے والی ہو اور پھر باہر اپنی قبر کی مٹی بھی خود ہٹا کر آئی ہو۔۔ سادے سے لہجے میں کہتا وہ نور کے ہاتھ ٹھنڈے کر گیا۔

"قبر۔۔ کی مٹی۔۔"

اٹکتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا۔

"میرے لان کو نوچ کر آئی ہو۔۔"

زید کے یاد دلانے پر اسنے تھوک نکلا۔

"گملے میں مٹی ختم ہو گئی تھی اس میں ڈالی تھی۔"

ڈوبتے دل سے وضاحت دی

"کوئی بات نہیں تمہارا مٹی کھودنا میں ضائع نہیں کرونگا۔"

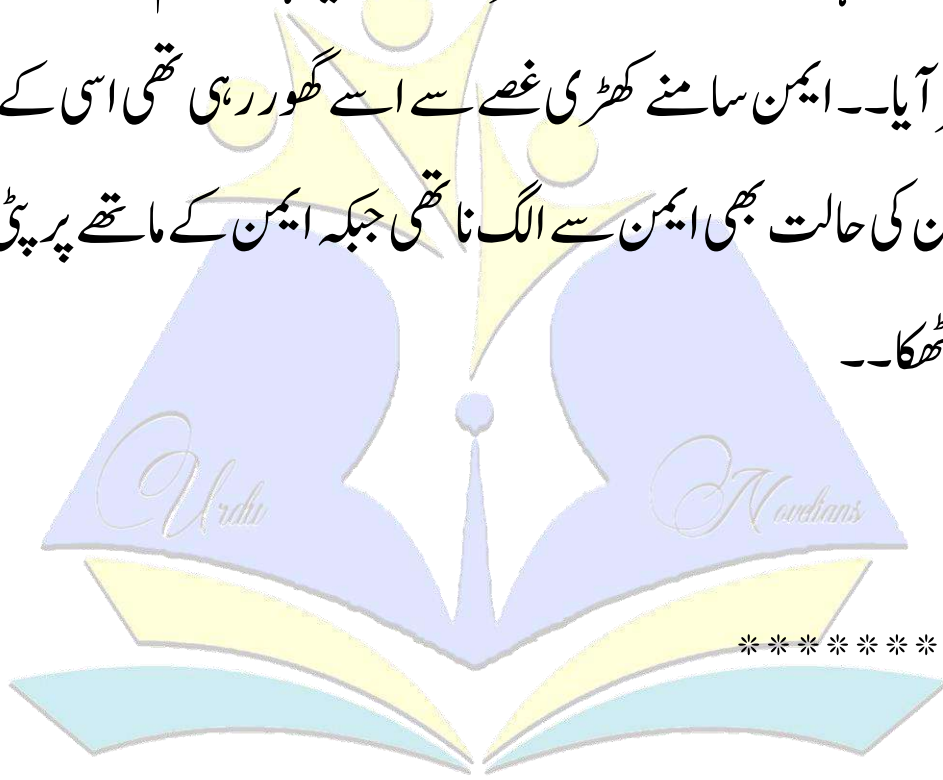
اسکو بازو سے کھینچتے واپس کھڑا کیا اس بار وہ بنا کسی زور آزمائی کے کھڑی ہو گئی اور
خوفزدہ ہوتی زید جھانگیر کے ساتھ کھینچتی چلی گئی وہ اسے کھینچتے ہوئے واپس اسی
زند ان میں لایا۔۔

"پلیز یہاں مت رکھو مجھے یہاں ڈر لگتا ہے۔"

وہ روتی ہوئی بولی ایک لمحے کو پلٹ کر زید نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں خوف
نہیں تھا پھر افسوس سے واپس مڑ گیا شاید اسکی آنکھیں ہی بے تاثر تھیں۔

کل تمہیں دونوں صورتوں میں آزادی مل جائیگی اگر بے قصور ہوئی تو یہاں سے " "اگر قصور وار ہوئی تو دنیا سے۔۔

سپاٹ لہجے میں کہتے وہ اسے واپس اس کمرے میں لایا جہاں قدم رکھتے نور کو نیا عذاب نظر آیا۔۔ ایمن سامنے کھڑی غصے سے اسے گھور رہی تھی اسی کے ساتھ کھڑے مبین کی حالت بھی ایمن سے الگ نا تھی جبکہ ایمن کے ماتھے پر پیٹی دیکھ زید بھی ٹھٹھکا۔۔



URDUNovelians

ایمن بنا کسی لحاظ آگے بڑھی اور نور کے چہرے پر زور دار تھپڑ رسید کیا کہ وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹکرائی۔

"ایمن۔۔"

زید نے سرد لہجے میں نام پکارتے ایمن کو پیچھے ڈھکیلا اسکی وارن کرتی آواز پر ایمن اور مسین چونکے جبکہ نور گال پر ہاتھ رکھے نم مگر غصے بھری نظروں سے ایمن کو گھور رہی تھی۔

"سریہ میرے سر پر راڈ مار کر بھاگی تھی۔۔"

ایمن نے تھپڑ مارنے کی وضاحت دی

URDUNovelians

"اسے بھاگنے کا موقع کیسے ملا تھا؟"

زید کے سوال پر ایمن سر جھکا گئی۔

"سر مجھے نہیں معلوم۔۔۔ شاید۔۔۔"

"شاید تم نے رسی کھلی چھوڑ دی تھی"

زید کے بات کاٹنے پر ایمن خاموش رہی زیادہ وضاحت دینا اسی کے لیے نقصان دہ ہوتا۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زید کے حکم پر ایمن سر جھکائے ایک طرف سے ہوتے باہر نکل گئی۔

"دوسری رسی لاؤ مبین اور پانی کی بوتل بھی۔"

مبین کو حکم دیتے اسنے واپس سن کھڑی نور کا بازو پکڑا اور اسے کمرے میں لایا۔

مجھے۔۔۔ یہاں۔۔۔ نہیں رہنا۔۔۔ میری کمر میں۔۔۔ درد ہو رہا ہے بیٹھے "

"بیٹھے۔۔۔ اور یہ روشنی آنکھوں۔۔۔ میں چھ رہی ہے۔۔۔

وہ ہوش میں آتی زید سے پھر گزارش کرنے لگی۔ زید نے کرسی پر بٹھاتے اسے دیکھا۔

تم یہاں قید میں ہو اپنے ابا کے گھر نہیں جو تمہارے نخرے پورے کیے " جائیں۔۔۔

غصے سے کہتے اسنے نور کے پاؤں کرسی سے باندھے۔۔۔

"پاؤں۔۔۔ کیوں۔۔۔"

پاؤں کر سی کے پائے سے بندھے دیکھ اسنے پاؤں کھینچا پہلے تو اسکے پاؤں نہیں
باندھے گئے تھے۔ اسکے سوال کو نظر انداز کیے زید نے زور سے اسکے پاؤں پر رسی
کسی کے وہ کراہ کر غصے اور درد سے زید کو دیکھنے لگی۔

"جتنا زور آزماؤ گی اتنی مشقتیں اٹھاؤ گی۔۔"

جتاتے ہوئے کہا اسکا اشارہ پاؤں کی طرف تھا۔ زید نے دوسرا پاؤں باندھتے خود
ہی پاؤں کی رسی اتنی ڈھیلی رکھی کہ خون نازکے۔

"سرپانی اور رسی۔"

مبین کی آواز پر اس نے ہاتھ پیچھے کر کے مبین سے پانی کی بوتل لے کر نور کے
آگے بڑھائی۔

"جلدی پیو کل صبح تک ایک قطرہ بھی اور نہیں ملے گا۔"

نور نے پہلے بوتل تھامی پھر زید کو دیکھنے لگی۔

"اور اگر۔۔۔ زیادہ پانی پینے سے حاجت ہوئی تو۔۔۔"

لبوں پر زبان پھیرتے پوچھا۔

زید کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا جبکہ مبین اپنی ہنسی دباتے چہرہ موڑ گیا۔

"اس سے پانی کی بوتل لے لو مبین یہ کل تک پانی نہیں پیے گی۔۔۔"

زید سنجیدگی سے کہتا پیچھے ہوا۔

URDUNovelians

"نن۔۔۔ نہیں۔ میں پیونگی۔۔۔"

جلدی سے کہتے اسنے فوراً بوتل منہ سے لگائی کہیں مبین ہاتھ سے نالے لے۔

چنچ چنچ کر گلا سوکھ چکا تھا وہ ایک ہی سانس میں آدھی سے کچھ کم بوتل گلے میں اتار گئی۔

"مبین بوتل لے لو"

اسکو دوبارہ منہ لگاتے دیکھ زید نے پھر کہا۔

"مجھے۔۔ اور پینا ہے۔۔"

وہ فوراً کہتی دوبارہ پینے لگی لیکن اس سے پہلے مبین نے بوتل کھینچ لی۔

URDUNovelians

"اسکے ہاتھ باندھو۔۔"

سگریٹ کی طلب پر زید نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن جیب خالی تھی اسنے ناگواریت سے نور کو دیکھا جسکی وجہ سے اتنا وقت خراب ہوا تھا بس ایک بار اسے پتا چل جاتا کہ وہ کس سے منسلک ہے اسکے بعد وہ اس سے تمام حساب بے باک کرتا۔

"اپنے سن گلاس اسکی آنکھوں پر لگا کر فکس کر دو گرنے ناپائیں۔۔"

نجانے کیوں وہ ناچاہتے ہوئے مبین کو حکم دے گیا۔ مبین جو نور کے ہاتھ باندھ کے ایک طرف ہوا تھا "جی سر کہتا باہر نکلا۔"

"مجھے چھوڑ دو۔۔" URDU Novelians

وہ نم آنکھوں سے زید کو دیکھنے لگی۔۔ زید ویسے ہی گھورتا اسے نظر انداز کیے کھڑا رہا۔

میرے گردے میں مسئلہ ہے۔۔۔ میرا ایک گردہ نہیں ہے مجھ سے بیٹھا نہیں"

"جارہا۔۔"

اب کے وہ روتے ہوئے زید سے گزارش کرنے لگی اسکی بات پر زید چونکہ غور سے اسے دیکھا جسکے چہرے پر تکلیف کے اثرات نمایاں تھے۔

ایک جملہ منہ سے اور نکلا تو منہ بھی بند رہے گا ساری رات پھر دمہ بھی"

"ہو جائیگا۔"

اسکی بے حسی پر وہ مزید کچھ نابول سکی لیکن جب مزید ضبط نہ ہوا تو چہرہ نیچے کرتی سسک پڑی۔ مبین واپس آیا اور اسکی آنکھوں پر چشمہ لگاتے پیچھے سے ڈوری سے باندھ دیا۔ پھر زید کو کمرے سے نکلتے دیکھ وہ بھی پیچھے نکل گیا وہ کمرہ جو تیز پہلی روشنی سے روشن تھا اب جیسے سورج کی تیز روشنی پر سیاہ بادل کا سایہ آگیا تھا آنکھوں کو آرام ملا تھا لیکن کمرے کے پیچھے کے حصے میں شدید درد ہو رہا تھا۔

وہ اندھیرے کمرے میں سر کو جھکاتے آنکھیں موند گئی آج اسکا دوسرا دن تھا اس
کر سی سے بندھے۔۔

ایمن اس اہل نہیں کے اسکے بھروسے کچھ چھوڑا جائے یہاں نگرانی کرو یہ لڑکی
"یہاں سے نکلی نہیں چاہیے۔۔"

مبین سے کہتا وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں پہنچ کر
سائیڈ ٹیبل سے اپنی سگریٹ کاڈبہ اٹھایا اور گیلری میں آگیا سگریٹ سلگا کر گہرہ
کش لیا پھر جیب سے موبائل نکال کر چیک کیا تو سکرین کے اوپر ایمان کا میسج تھا۔

"سوری"

ساتھ دو اداس شکلیں زید کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اسے احساس تو تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔ لیکن اسنے کچھ سوچتے بنا جواب دیے موبائل واپس جیب میں رکھ لیا۔

"چھوڑ دو میں بے گناہ ہوں مجھے چھوڑ دو ورنہ تمہیں بدنام کر دوں گی۔"

کانوں میں نور کی چیخ گونجی ہونٹ مسکرائے ایمان کے بعد پہلی بار کسی دوسرے کے لیے بنا تلخی کے مسکرائے۔

وہ بیوقوف اسے بدنامی سے ڈرا رہی تھی اگر اسے بدنامی سے ڈر لگتا تو وہ آج اس مقام پر نہ ہوتا۔

URDUNovelians

"مجھ پر تشدد کیا۔۔۔ میرا۔۔۔ ناخن اکھاڑ دیا۔"

اسکی اگلی بات سرگوشی کی طرح کان میں سنائی دی پہلی بار اسے اپنے کیے پر ملال
ہوا اگر کل وہ غلط ثابت ہوتی تو یہ طے تھا وہ اسے بالکل نہیں بخشتا لیکن اگر وہ
بے قصور ہوتی تو وہ کیا کرتا اس روز اسکو مجرم سمجھتے کسی گینگ کا حصہ سمجھتے اسنے
اپنے نقصان کا غصہ بھی اسکے وجود پر اتارا تھا پر وہ اپنے دل و دماغ کا بھی کیا کرتا جو
نور کے معاملے میں یکجا تھے اور یہی گواہی دیتے تھے کہ نور معصوم نہیں وہ جو دکھ
رہی ہے وہ ہے نہیں نا ہی اسکا یہاں آنا اتفاق ہے نا ہی وہ کوئی عام لڑکی ہے۔۔

"مجھے یہاں مت رکھو مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"

ایک اور جملہ کانوں میں گونجا۔

اگر اسے واقعی ڈر لگتا تھا تو اسکی آنکھوں سے کیوں نہیں جھلکتا تھا جبکہ نظریں تو
سب سے پہلے اندر چلتے جذبات ظاہر کرتی ہیں پھر اسکی آنکھیں اتنی بے تاثر کیسے
تھیں اس بات کا جواب اسکے پاس نہیں تھا۔

ہاتھ پر جلن کا احساس ہوا تو اسنے۔۔ "سی" کی آواز کے ساتھ اپنا ہاتھ جھٹکا۔
سگریٹ اسکے ہاتھوں میں ہی رہتی اسکی انگلی کی پور جھلسا گئی۔

اپنی انگلی کو دیکھتے وہ چونکا وہ اس لڑکی کو سوچتے اتنا غائب دماغ ہو گیا تھا کہ خیال ہی
نارہا۔ کچھ دیر مزید گیلری میں کھڑے ہونے کے بعد وہ واپس کمرے میں آیا
دروازہ بند کر کے پردے برابر کیے اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھوں کے اوپر بازور کھ
گیا۔

"اور اگر۔۔۔ زیادہ پانی پینے سے حاجت ہوئی تو۔۔۔"

نور کا دوسرا جملہ یاد آیا تو بے اختیار ہونٹ دوبارہ مسکرائے۔

"میرے گردے میں مسئلہ ہے میرا ایک گردہ نہیں ہے۔۔۔"

درد سے نم آواز نے اسے بے سکون کیا وہ آنکھوں سے بازو ہٹائے چھت کو دیکھنے لگا۔ اسے وہ لمحہ یاد آیا جب وہ لان میں گملا اوپر رکھنے کے بعد تکلیف سے روتی نیچے بیٹھی تھی۔

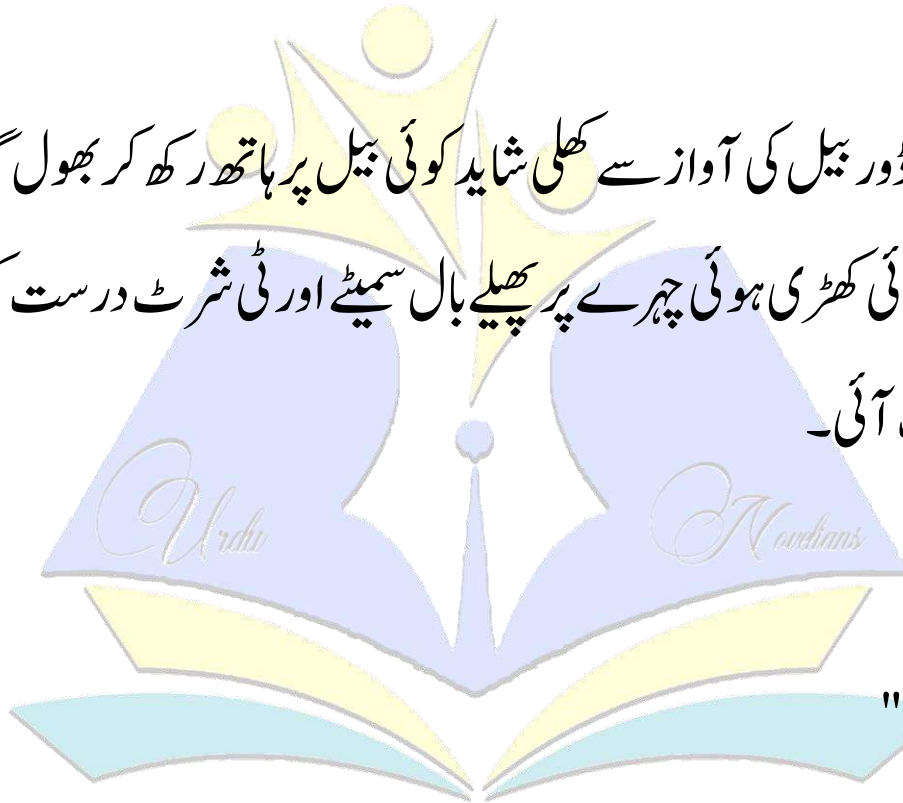
بے چینی بڑھی وہ کروٹ لیتے رخ سیدھی طرف کر گیا۔

کیا وہ سچ کہہ رہی تھی۔؟

وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا پر وہ لڑکی خود بخود سوچوں سے چپک رہی تھی۔ تنگ آ کر وہ اٹھ کر بیٹھا بے گناہ ثابت ہونے سے پہلے رعایت دینا اسکے کام کارول نہیں تھا اگر وہ سزا جرم ثابت ہونے سے پہلے نہیں دیتا تھا تو آزادی یا رعایت بھی نہیں۔۔

سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک چھوٹی کانچ کی شیشی نکال کر اس نے ہاتھ پر دو چھوٹی چھوٹی گولیاں رکھیں اور زبان پر رکھ کر واپس لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد اسکی سانسیں گہری ہونے لگیں اور آنکھوں میں خماری اترنے لگی پھر چند منٹ بعد آنکھیں نیند کے بوجھ سے بند ہو گئیں۔

صبح اسکی آنکھ ڈور بیل کی آواز سے کھلی شاید کوئی بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا تھا۔
وہ جھنجھلاتی ہوئی کھڑی ہوئی چہرے پر پھیلے بال سمیٹے اور ٹی شرٹ درست کرتی
دروازے تک آئی۔



"کون ہے۔۔"

جمائی روکتے پوچھا۔

URDUNovelians

"تمہارے سسرالی۔۔"

باہر سے اسکے دوستوں کی آواز آئی ماتھے پر لاتعداد بل پڑے۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔"

غصے سے کہا۔

"یار ایمان پہلے دروازہ تو کھولو۔"

باہر سے نائمہ کی سفارشی آواز آئی۔

"میں نے کہا دفع ہو جاؤ"

پھر سے غصے سے کہا۔

"اچھا سر طارق کا پیغام تو سن لو"

اب کے کرن کی آواز آئی۔ سر طارق کا نام سنتے اسکے حواس گم ہونے لگے اس نے
سراٹھا کر گھڑی میں وقت دیکھا جہاں صبح کے ساڑھے دس بج رہے تھے سر طارق
کی کلاس کا وقت نکل چکا تھا لیکن ڈر کی بات یہ تھی کہ آج سر طارق کا فائنل ٹیسٹ
تھا اس نے بے اختیار سر تھاما۔۔۔

"کیا کہا سر طارق نے۔۔"

دروازہ کھولتے ہی پوچھا۔

URDUNovelians

سسپینڈ کر دیا ہے تمہیں ایک مہینے کے لیے اسکے بعد ڈین سے بات کر کے تمہارا
"نام بھی یونی سے خارج کر دیں گے۔۔"

گھر کے اندر داخل ہوتے کرن نے افسوس سے کہا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

جبکہ ایمان اپنی غیر حاضری پر آنکھیں میچی خود کو کوسنے لگی۔

"ٹیسٹ دینے کیوں نہیں آئی تھی؟"

ایمان کے سامنے آتے نائمہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔ ایمان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور مسکرائی پھر دروازہ بند کرتی نیچے جھک کر اپنے پاؤں سے چپل اتاری۔

"تم لوگوں کی وجہ سے۔"

نائمہ کے کچھ سمجھنے سے پہلے اس نے چپل نائمہ کے ہاتھ پر ماری۔

"آہ پاگل ہو گئی ہو کیا۔"

اسکی ربڑ کی چیل کی جلن اپنے بازو پر محسوس کرتے نائمہ غصے سے چیختی پیچھے ہوئی۔
کرن بھی الرٹ ہوتی صوفے سے کھڑی ہوئی۔

ہاں ہو گئی ہوں۔۔ تم لوگوں کی وجہ سے پاگل ہی مشہور ہو گئی ہوں کہ لوگ مجھے "
"پاگل خانے جانے کے مشورے دے رہے ہیں۔۔
نائمہ کے بھاگنے پر چیل نائمہ پر اچھالتے غصے سے کہا۔

"آہ۔۔ جاہل لڑکی۔۔"

اپنی کمر پر چیل کی سیک محسوس کرتی نائمہ غصے سے غرائی۔

تم نے مجھے جاہل کہا۔۔ اس منحوس ڈاکٹر نے بھی تمہاری وجہ سے مجھے یہی کہا تھا "
"اسکا تو کچھ نا کر سکی پر تمہارا بھرتا ضرور بناؤنگی۔۔"

اپنی دوسری چیل اتارتی وہ ان دونوں کے پیچھے بھاگی۔ موقع دیکھ نائمہ اس کے کمرے میں گھس کر اندر سے دروازہ لاک کر گئی جبکہ اسکے پیچھے جو کرن بھی کمرے میں گھسنے کی چکر میں تھی منہ پر دروازہ بند ہونے سے پھنس گئی پیچھے پلٹی تو ایمان چیل لیے اسے ہی گھور رہی تھی۔

تو ہر جگہ کیوں جہالت دکھاتی ہو۔۔ اس میں ہماری کیا غلطی ہم نے مزاق کیا "تھا۔۔"

نائمہ نے اندر سے چلا کر کہا کرن نے تھوک نگلتے دل میں کئی گالیاں نائمہ کو دی جو خود تو محفوظ ہوتی اندر بند ہو گئی تھی اور اسکو خطرے میں چھوڑ کر ایمان کو اور اکسا رہی تھی۔

"بکو اس بند کرو اپنی نائمہ۔۔"

کرن چلائی۔

"د۔ د۔ دیکھو ایمان اس میں میری غلطی نہیں پلینز چیل نیچے رکھو۔"

ایمان کا چیل والا ہاتھ اوپر اٹھتے دیکھ ہچکارتے ہوئے کہا۔ ایمان نے آبرو اچکاتے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو واقعی؟

دیکھو وہ صرف پرینک تھا قسم سے کوئی غلط مقصد نہیں تھا۔"

نجل ہوتے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن اگلے لمحے ہی بازو پر چیل پڑنے سے ہلکی چیخ برآمد ہوئی۔

URDUNovelians

تم لوگوں کے مزاق کی وجہ سے میرا تماشا بن گیا زید بھائی مجھ سے ناراض ہو گئے"

اور وہ۔۔۔ وہ ڈاکٹر انیڑھ کہیں کا اسے بھی میں دیکھ لوں گی لیکن اس فساد کی وجہ تم

لوگ بنی ہو اور اب۔۔۔ اب مجھے یونیورسٹی سے نکال دیا جائیگا اسکی زمیندار بھی تم

لوگ ہوگی۔ اور پھر میری شادی نہیں ہوگی اس میں بھی تم لوگ ذمہ دار
"ہوگے۔۔"

ایک اور چیل کرن کی تھائی پر مارتے وہ غرائی۔

"تھوڑی انسانیت دکھاؤ ایمان تمہاری دوست ہوں میں۔۔"

اپنی تھائی سہلاتے شرمندہ کرنا چاہا۔

"بھاڑ میں گئی دوستی۔۔"

URDUNovelians

یونی سے نکلنے کے ذمہ دار ہم کیسے ہوئے اور یہ شادی کہاں سے درمیان می
"آگئی۔۔"

اب کے کرن نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔

تم لوگوں کے مزاق کی وجہ سے میں ڈپریشن میں چلی گئی۔۔ میری آنکھ نہیں "کھلی اور میں ٹیسٹ کا بھول گئی۔ اب میری ڈگری مکمل نہیں ہوگی اور پھر بھائی "میری شادی نہیں کریں گے۔۔

پہلے دکھ پھر غصے سے وہ واپس کرن کو گھورنے لگی۔

"ہاں تو تم نے ویسے بھی پاس نہیں ہونا تھا۔۔"

اندر سے واپس نائمہ کی مزاق اڑاتی ہنسی سنائی دی۔ کرن نے مڑ کر غصے سے دروازے کو دیکھا جب تیسری چپل اسکی کمر پر پڑی۔۔

آہ۔ یار میری غلطی تھوڑی ہے یہ نائمہ کی بچی میرے سامنے روئی تھی کہ "تمہاری وجہ سے تمہارے بھائی نے لفٹ میں اسے چاقو دکھایا تھا تم دونوں بہن بھائی ایک جیسے ہو اسلیے تم سے بدلہ لینا ہے بے عزتی کا اسلیے پلان بنایا ہمیں صرف "مزاق کا کہہ کر قسم دے کر شامل کیا اپنے ساتھ۔۔"

وہ دروازے سے لگ کر جان بوجھ کر تیز بولنے لگی اگلے لمحے ہی نائمہ نے غصے سے دروازہ کھولا کرن جو ٹیک لگائے کھڑی تھی لڑکھڑا کر دروازے کا سہارا لے کر سنبھلی۔

"جھوٹی عورت میں نے ایسا کب کہا اور یہ نورین کا پلان تھا۔۔"

غصے سے کہتے دوسری دوست کا نام لیا جب اچانک پیٹھ پر جلن ہوئی۔

"پکڑ لیا ایمان میں نے اسے اب تم اسے مارو"

نائمہ کے سنبھلنے سے پہلے اسنے نائمہ کو بازو سے دبوج لیا بے وفائی کا بدلہ جو لینا تھا۔

"قسم سے میں نے ایسا کچھ نہیں کہا یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔"

نائمہ میسنی سا مسکرائی۔۔ جب اگلے لمحے اسکی تھائی پر چپل پڑی۔

"کیا پاگل ہو گئی ہو بلا وجہ سوتیلی ماؤں کی طرح چپل سے مار رہی ہو۔۔"

اپنی ٹانگ مسلتے نائمہ نے غصے سے کہا کرن کا قہقہہ چھوٹا نائمہ نے دھکے دیتے کرن سے اپنا بازو چھڑوایا اگلی چپل کرن کی کمر پر لگی کہ ہنسی بند ہوئی اور وہ اپنی سن ہوتی کمر پر جلن محسوس کرتی مچل گئی۔

اگلے لمحے ہی دونوں ایمان کو بیڈ پر دھکا دیتی باہر بھاگیں۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو۔۔"

نائمہ کہتی کرن کے ساتھ جلدی سے فلیٹ سے باہر نکل گئی۔

ایمان نے چپل پھینکتے غصے سے سر تھاما ایک اور مسئلہ آگیا تھا۔۔ اس نے جلدی سے فون چیک کیا زید کی طرف سے میسج سین کر لیا گیا تھا پر کوئی جواب نہیں آیا تھا یعنی وہ اب تک ناراض تھا۔ اب پہلے زید کو منانا تھا پھر اسی سے مدد کی درخواست کرنی تھی۔ کل ہی تو بڑی زور و شور سے بول کر آئی تھی کہ دوبارہ کبھی حوالہ تک استعمال نہیں کرے گی اب اپنا تھوکا چاٹنا پڑ رہا تھا۔

"خیر ہے بڑے بھائی ہیں ان سے کیسی انا۔"

URDU Novelians

اپنا الو سیدھا کرنے کے لیے وہ نیا راستہ نکال چکی تھی۔

صبح نو بجے وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا آج اسکی شرٹ کارنگ سیاہ تھا سیاہ شرٹ
گرے پینٹ بالوں کا بن بنائے کہنیوں تک آستیں فولڈ کیے نیچے اتر۔

"السلام وعلیکم سر۔۔ گڈ مارنگ۔"

مبین نیچے ہی صوفے پر بیٹھا تھا زید کے آتے ہی ادب سے کھڑا ہوا۔

وعلیکم السلام ایمن کو نیچے بھیجا اور نور کی حالت درست کروا کے تیار کروا کے "

"ناشتہ کروانے کا کہو۔۔"

اسنے ڈائننگ روم کی طرف بڑھتے حکم دیا۔

"سوری سر نور؟"

URDU NOVELIANS

مبین کو اس لڑکی کا نام یاد نہیں تھا اس لیے تصدیق چاہی۔

"یہاں کتنی لڑکیاں تم نے اپنی تحویل میں رکھی ہیں؟"

زید نے پلٹتے طنزیہ پوچھا۔ عجیب تو اسے بھی لگا تھا نور کا نام لیتے لیکن وہ اپنے خول میں سمٹ کر اسی کو سنا چکا تھا۔

"سوری سر۔"

وہ بنا بحث کیے پلٹ گیا۔ ایمن کو بلوا کر اسے زید کا حکم سنایا اور واپس زید کے پیچھے

URDUNovelians

چلا گیا۔

"سر کہہ دیا۔"

URDU NOVELIANS

زید اثبات میں سر ہلاتے اپنے سامنے رکھا کارن فلیکس کھانے لگا۔

"بابر مشتاق سے میٹنگ فائنل ہو گئی۔"

سر سری انداز میں پوچھا۔

جی سر ہو گئی پہلے منع کر رہا تھا کہ مال کی ضرورت نہیں فلحال پہلے والا ہی نہیں بکا۔
"لیکن میں نے اسے لالچ دی کہ مال بہت بہتر ہے اور سستا بھی تو مان گیا۔"

زید نے تفصیل بتائی۔

URDU Novelians

"بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔"

وہ طنزیہ ہنسا اسکی بات کا مطلب سمجھتے مبین نے بابر مشتاق پر افسوس کیا۔

جانتے ہو مبین انسان کی غداری کی جس طرح تین وجہ ہیں اسی طرح بربادی کی "
"بھی تین وجہ ہیں جانتے ہو کیا؟

نیپکن سے منہ ہونٹ صاف کرتے اسنے ٹیبل پر ہاتھ ٹکاتے مبین کو دیکھا۔

"جی سر۔۔"

مبین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا؟"

زید نے وہ وجہ پوچھی۔
URDUNovelians

عورت "

شہرت

"دولت

اسکے جواب پر زید مسکرایا۔

"سمجھدار ہو گئے ہو۔"

ہنستے ہوئے وہ کھڑا ہوا مبین نے مسکرا دیا اور وصول کی۔

"میٹنگ کی جگہ فائنل کی؟"

URDUNovelians

"جی سراسی بلڈنگ کے گراؤند فلور پر جہاں سے مال چوری ہوا تھا"

مبین اسکے پیچھے ہی باہر نکلا۔

"صحیح۔"

صوفے پر بیٹھتے وہ موبائل پر مصروف ہو گیا اسکے اشارے پر مبین بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"نیوز لگاؤ مبین۔۔"

موبائل استعمال کرتے مبین سے کہا۔

مبین نے جی سر کہتے دیوار گیر ایل ای ڈی آن کی اور نیوز چینل لگا دیا۔

URDUNovelians

آپکو ایک اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں کے لیز بلوچ نے اپنے بیان میں فہیم "بلوچ کے قاتلوں سے کہا ہے وہ انکے حوصلے کمزور نہیں کر سکتے نا ہی بنیاد ہلا سکتے ہیں اگر وہ سوچتے ہیں کہ فہیم بلوچ کو راستے سے ہٹا کر وہ اپنے مقصد میں کامیاب

ہو گئے تو وہ غلط ہیں۔ جس طرح فہیم بلوچ ملک کی بہتری کے لیے اپنی جان گواگئے
"وہ بھی آخری سانس تک لڑینگى اپنى سرزمين کے لیے۔۔"

لیزابلوچ کی کل کی فہیم بلوچ کے جنازے پر روتی ہوئی تصویر کے ساتھ نیوز اینکر
لیزابلوچ کا آج کا دیا گیا بیان بتا رہی تھے۔

آپکو اس بات سے بھی آگاہ کرتے چلیں کہ جس نے زیب شمس الدین کا قتل کیا
وہی فہیم بلوچ کا بھی قاتل ہے۔

پارلیمنٹ نے فہیم بلوچ کی جگہ لیزابلوچ کو دیتے پارٹی کالیڈر لیزابلوچ کو بنانے کا
"فیصلہ کیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے ہمارے ساتھ بنے رہے۔۔۔"

نیوز سنتے زید کے ہونٹ مسکرائے۔

"سیاست کے لیے اپنے شوہر کو مروادیا"

تلخی سے کہتے اسنے نیوز بند کرنے کا اشارہ کیا۔

"آپکو لگتا ہے فہیم بلوچ کو لیزا بلوچ نے مروایا ہے؟"

مبین نے ساتھ صوفے پر بیٹھتے پوچھا۔

"نہیں۔۔ مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے۔۔ اسی نے مارا ہے"

گہری سانس لیتے اسنے یقین سے کہا۔۔

شوہر مرنے کے بعد تو بیوی کو کسی چیز کا ہوش بھی نہیں ہوتا کجا کہ اپنا بیان دینا۔

"شوہر کو مرے دن نہیں گزرا اور ملک کی فکر ہو گئی۔۔

وہ طنزیہ ہنسا۔۔

"خیر دولت اور شہرت کا نشہ ہوتا ہی ایسا ہے۔۔"

"سر نور کو تیار کر دیا۔"

ایمن کی آواز سنتے وہ کھڑا ہوا۔

"گاڑی نکالو مبین۔۔ ایمن اسے لے کر آؤ"

لاسٹر سگریٹ اور فون ہاتھ میں پکڑتے وہ باہر نکلا اسکے ساتھ ہی مبین بھی نکل گیا
پچھے ایمن نور کو لینے نیچے چلی گئی۔ دو منٹ بعد مبین نے گاڑی جانے کے لیے تیار
کی آگے ڈرائیونگ سیٹ پر مبین بیٹھا تھا زید پچھے بیٹھنے لگا جب ایمن نور کو باہر لے
کر آئی نور کل سے بہتر لگ رہی تھی آسمانی رنگ کا شرٹ اور سفید شلوار وہ ایمن
کے ہی کپڑے پہنی ہوئی تھی سفید رنگت پر چمکتی اسکی شہد رنگ غزالی آنکھیں

سورج کی روشنی سے چمک رہی تھیں زید نے غیر ارادی طور پر اس کے لیے دروازہ کھولا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ خود انجان تھا اس نے محسوس نہیں کیا کہ وہ کیا عمل کر چکا ہے جبکہ اسکی اس حرکت پر ایمن اور مبین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ زید نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور گھوم کر دوسری طرف بیٹھا۔

"مبین کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھو۔"

سامنے کھڑے گاڑی کو انگلی سے اشارہ کرتے پاس بلایا اور آگے بیٹھنے کو کہا وہ گاڑی فوراً فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ مبین نے گاڑی سٹارٹ کی جو جھانگیر ہاؤس سے باہر نکلی اور چکنی سڑک پر تیزی سے رواں ہو گئی۔ زید جو سنجیدگی سے کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اپنے برابر انگلیاں چٹانے کی آواز پر گردن موڑ کر نور کو دیکھا جسکی آئی برو پریشانی سے آپس میں بھینچی ہوئی تھی اپنا نچلا لب کاٹتے وہ اپنی انگلیاں چٹا رہی تھی اپنے چہرے پر نظروں کا گمان ہوا تو نظر تیرھ ہی کر کے زید کو

دیکھا اور اسے خود کو ہی دیکھتے پا کر دونوں ہاتھوں کو الگ کر کے ڈوپٹے کے نیچے کر لیے۔

اور بالکل سیدھی ہو کر باہر دیکھنے لگی زید کے ہونٹ مسکرائے صرف ایک لمحے کے لیے پھر نور کو نظر انداز کیے وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا ساتھ ہی پشت سیٹ سے ٹکا لی۔

"مم۔ مجھے کہاں لے کر جا رہے۔۔ ہیں۔۔"

کچھ دیر بعد گاڑی میں خاموشی کو چیرتی نور کی مدھم آواز گونجی۔۔

لیکن کسی نے کوئی جواب نادیا زید بھی نظر انداز کیے باہر دیکھے گیا۔

"مجھے۔۔ نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔"

وہ زید کی طرف دیکھتی پھر بولی۔

"مبین اگر اب آواز آئے تو شوٹ کر دینا۔"

نور کی طرف دیکھے بنا اس نے مبین سے کہا نور کو سانپ سو نگھ گیا زید کی توقع کے مطابق دوبارہ اس نے ایک لفظ نہیں کہا۔

کچھ دیر بعد اسی بلڈنگ کے آگے رکی جہاں سے نور اسکی گاڑی کی ڈگی میں بیٹھی تھی۔ اس جگہ کو پہچانتے نور آگے ہوتی کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔

"بی۔۔ یہیں سے میں آپکی گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔"

وہ خوشی سے پلٹ کر زید کو بتانے لگی۔

"آپ۔۔۔ چاہیں تو کیمرے میں دیکھ لیں۔۔"

زید کی نظریں واپس خود پر دیکھ کر ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا۔

"اگر یہ یہاں سے بھاگی یا کہیں بھی گئی میرے اگلے حکم تک تو اپنا خاتمہ سمجھنا۔"
نور کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کیے اسنے آگے بیٹھے گارڈ کو کہا جس پر وہ فوراً
سراٹبات میں ہلانے لگا۔

مبین نے گاڑی سے اترتے زید کے لیے دروازہ کھولا اور ایک گن زید کے ہاتھ میں
پکڑائی۔۔

"اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو شوٹ کر دینا۔"

ایک نظر نور کو دیکھتے اسنے گارڈ کو کہا۔

"اوکے سر۔"

اور گارڈرخ پچھلی سیٹ کی جانب کرتا بیٹھ گیا۔ نور نے پہلے زید کو اندر جاتے دیکھا
پھر اس گارڈ کو جو اسی پر نظر ٹکائے بیٹھا تھا۔

"دیکھنا۔۔۔ بند کرو مجھے۔۔"

گارڈ کی نظریں مستقل اپنے چہرے پر دیکھتے اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

"جب تک سر کا حکم نہیں آتا ایک لمحے کے لیے نظر نہیں ہٹ سکتی۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولا نور بے بسی سے گاڑی کی سیٹ سے پشت ٹکائے کھڑکی سے

باہر دیکھنے لگی۔
URDUNovelians

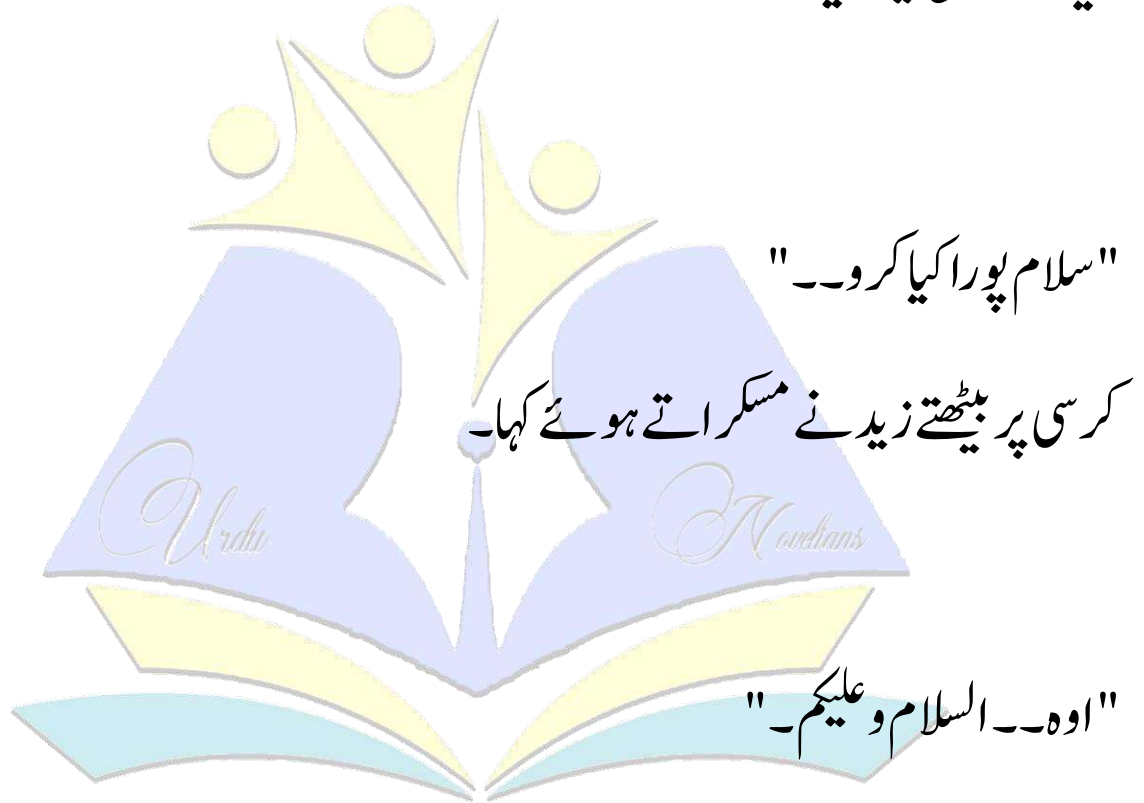
زید پورچ کے پیچھے بنے روم میں داخل ہوا جہاں پہلے سے بابر مشتاق اپنے ایک گارڈ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

کمرہ زیادہ بڑا تھا ایک طرف کونے میں سیون سٹر صوفہ تھا درمیان میں ایک ٹیبل تھی جس کے ایک طرف ایک کرسی اور دوسری طرف دو کرسیاں تھیں۔ بابر مشتاق دو کرسیوں والی سائیڈ پر بیٹھا تھا اور اسکے پیچھے اسکا گارڈ گن لیے کھڑا تھا۔ بابر مشتاق کے بظاہر شوگر کے کارخانے تھے جن کے اندر خوفناک اسمگلنگ کا کام ہوتا تھا۔

URDUNovelians

"سلام باس۔۔"

بابر مشتاق مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور ہاتھ مسافحے کے لیے بڑھایا۔ جسے زید
نظر انداز کر کے دوسری طرف بیٹھ گیا بابر کی مسکراہٹ سمٹی لیکن پھر نظر انداز
کیے وہ واپس بیٹھ گیا۔



"سلام پورا کیا کرو۔۔"

کرسی پر بیٹھتے زید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

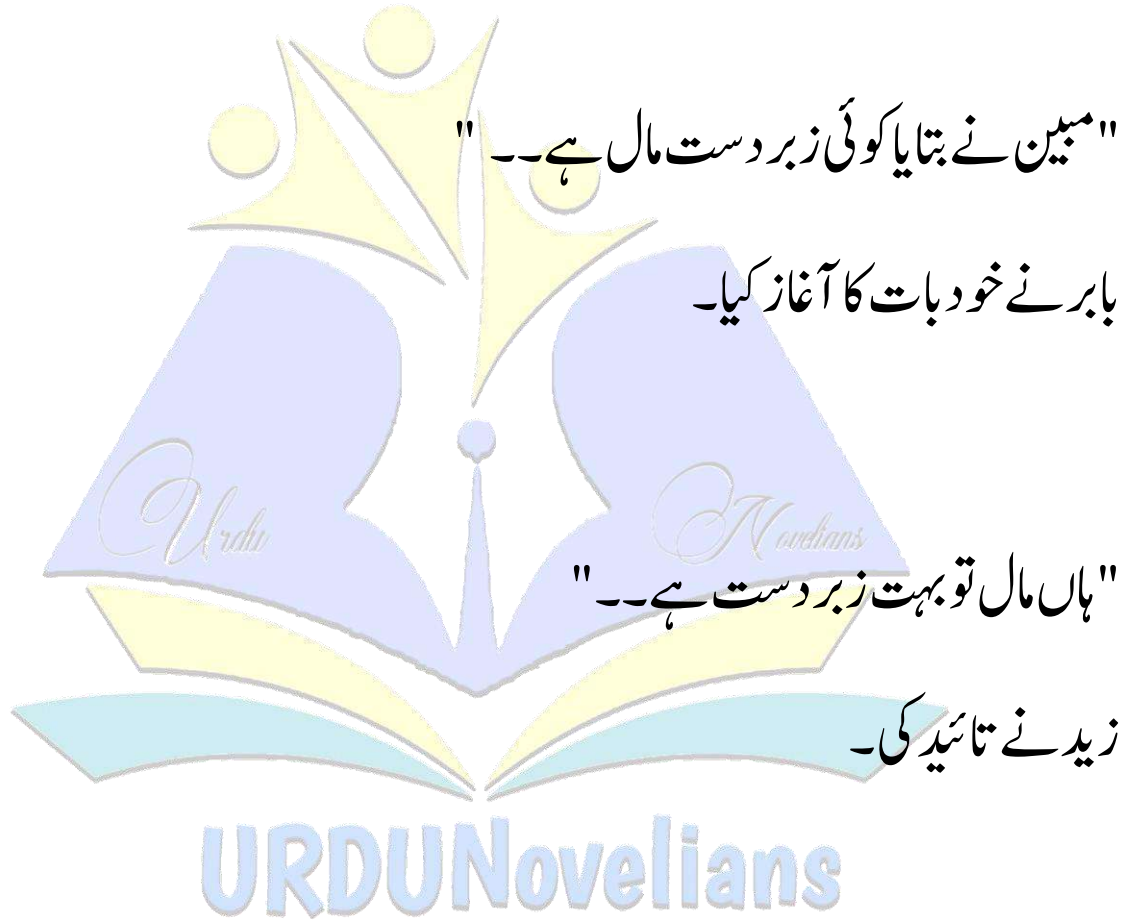
"اوہ۔۔ السلام وعلیکم۔"

اسکے ہاتھ ناملانے کی وجہ جانتے بابر واپس مسکرایا اور پورا سلام کرتے ہاتھ واپس
زید کی جانب بڑھایا۔

"وعلیکم السلام۔۔"

URDU NOVELIANS

زید نے جواب دیتے اسے ہاتھ کو دیکھا پھر دوبارہ نظر انداز کر گیا اب کے بابر کے
چہرے کا رنگ ذلت سے سرخ ہوا۔



"مبین نے بتایا کوئی زبردست مال ہے۔۔"

بابر نے خود بات کا آغاز کیا۔

"ہاں مال تو بہت زبردست ہے۔۔"

زید نے تائید کی۔

تو دکھاؤ کس بات کی دیر ہے۔۔ ویسے مجھے فحال مال کی ضرورت نہیں تھی لیکن"

"مبین نے بار بار کہا کہ مال بہت عمدہ ہے اور سستا بھی۔"

اسنے پھر زید سے سستے ہونے کی تصدیق چاہی۔

"ہاں صحیح کہا ہے مبین نے دل خوش کر دینے والا مال ہے۔۔"

زید مبین کو دیکھتے مسکرایا جو اباً مبین بھی مسکرایا۔

"تو پھر دکھاؤ نا۔۔"

بابر مشتاق پر جوش ہوا۔

"تمہارے پاس مال پہنچ تو گیا۔۔ تم نے دیکھا نہیں اب تک؟"

زید نے حیرت سے پوچھا۔

"کونسا مال؟"

بابر ٹھٹھکا۔

"دودن ہوئے ہیں اور تم بھول گئے ارے زرا ان دونوں کو لے کر آؤ مبین۔"

زید کے کہنے پر مبین آفس روم سے باہر نکلا جبکہ بابر مشتاق عجیب سی وحشت محسوس کرتے زید کو دیکھ رہا تھا جو انتہائی سرد نظروں سے بابر مشتاق کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے ایک اور اہم میٹنگ کے لیے جانا ہے۔ دوبارہ ملاقات ہوگی۔"

بابر مشتاق اٹھنے لگا کہ زید نے گن نکالتے اپنے ہاتھ میں ایسے پکڑی کے اسکارخ بابر کی طرف ہو بابر اٹھتے اٹھتے واپس بیٹھ گیا ماتھے پر بل پڑے۔ زید نے ہاتھ تیرٹھا کر کے گن لوڈ کی۔

"تم کچھ کہہ رہے تھے۔۔"

لوڈو گن ہاتھ میں تھامتے وہ واپس بابر کی طرف متوجہ ہوا۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم چاہ کیا رہے ہو یا کس مال کے متعلق بات کر رہے ہیں۔۔

بابر نے خود پر ضبط کرتے اضطرابی کیفیت میں پوچھا اے سی کی ٹھنڈک میں بھی ماتھے پر ہلکی ہلکی پسینے کی بوند ہی نمودار ہوئیں۔

URDUNovelians

"سر۔۔"

مبین نے کمرے میں داخل ہوتے پکارا اسکے ساتھ دو لڑکے تھے جن کے چہرے سوچے ہوئے تھے۔۔

بابر مشتاق کی سانس رکنے لگی وہ کھڑا ہوتا ان دونوں لڑکوں کو دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"جانتے ہو ان دونوں کو بابر؟"

زید نے کرسی پر جھولتے سکون سے پوچھا۔

"نن۔۔ نہیں میں نہیں کون ہے یہ دونوں۔"

وہ مسکراتے خود کو نارمل کرتے واپس کرسی پر بیٹھا اور ایسے ظاہر کیا جیسے وہ بالکل

پر سکون ہے۔ URDU Novelians

لیکن یہ دونوں تو کہہ رہے ہیں یہ تمہیں جانتے ہیں بلکہ دو دن پہلے تمہارے حکم "

"پر میرا مال چرا کر انہوں نے تم تک پہنچایا ہے۔۔"

گن والا ہاتھ ٹیبل پر ٹکا کر زید آگے جھکا دوسرے ہاتھ سے بابر کے ماتھے پر آیا
پسینہ انگلی کی پور پر لیا۔

" اتنا پسینہ کیوں آرہا ہے بابر؟ "

انجان بنتے پوچھا۔

" نہیں بس گرمی لگ رہی ہے۔۔ "

مسکراتے ہوئے گھبراہٹ پر قابو کیا اسے اندازہ نہیں تھا کہ زید جھانگیر اس تک
پہنچ جائیگا کیونکہ وہ دونوں لڑکے اسکی ہدایت کے مطابق منہ پر ماسک چڑھائے بنا
نمبر پلیٹ کی بانیٹ پر فرار ہوئے تھے اور آدھے راستے سے گمراہ کرنے کے لیے
اس جگہ سے راستہ نکال کر اس تک آئے تھے جہاں کوئی کیمرہ ناہو پھر وہ کیسے اس
تک پہنچ گیا تھا۔

"مبین اے سی کی کولنگ بڑھاؤ بابر کو گرمی لگ رہی ہے۔۔"

مبین نے مسکراتے ہوئے ریموٹ اٹھا کر کولنگ بڑھا دی۔

"میں انکو نہیں جانتا زید ان دونوں نے جھوٹ کہا ہے تم سے۔۔"

بابر خود آگے ہوتا بول پڑا۔

زید نہیں باس بولو۔۔ تم جیسے لوگ تھوڑا اوپر جانے پر اوقات بھول جاتے"

URDU Novelians

"ہوئے۔۔"

زید سرد لہجے میں غرایا۔

"باس میں نہیں جانتا انہیں یہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔۔"

بابر نے آنکھیں بند کر کے کھولتے پھر کہا۔

لیکن انہوں نے تو کچھ کہا ہی نہیں بابر میں نے ایسا کب کہا کہ ان دونوں نے کچھ " کہا۔

زید نے نا سمجھی سے پوچھا بابر لب بھینچے خاموشی سے زید کو دیکھنے لگا پھر بالوں میں ہاتھ پھیرتے گہری سانس لیتے اپنے اعصاب کو کنٹرول کیا۔ مبین ان لڑکوں کو اندر ڈھکیلتے زید کی کرسی کے برابر کھڑا ہو گیا۔

URDUNovelians

سر۔ ان کے کہنے پر ہم نے وہ ڈرگزر کے بیگز چرائے تھے صرف دولاکھ کے عوض " ہمیں نہیں معلوم تھا اس میں کیا ہے انکے کہنے کے مطابق ہم بنا نمبر پلیٹ کی بانیٹ

پر ہی بیٹھے تھے لیکن راستے میں وہ خراب ہو گئی تو ہم نے کسی اور لڑکے سے چھین لی
"باقی پلان کے مطابق ہم نے روٹ چلنچ کر لیا جہاں کیمرہ نہیں تھا۔

ان میں سے ایک لڑکے نے زید کے اشارے پر فر فر سب اگل دیا جبکہ اب بابر کو
سارے راستے بند نظر آرہے تھے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی زید جھانگیر کے ساتھ کھیلنے کی۔۔"

زید ٹیبل پر ہاتھ مارتے دھاڑا۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔"

بابر کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا۔

"تمہاری آنکھیں تو سچ بول رہی ہیں بابر۔۔"

زید اسکی آنکھوں کو دیکھتے غرایا۔

"میں نے ایسا نہیں کیا۔"

رکتی سانسوں سے بابر نے کہا۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔۔؟"

واپس کر سی پر بیٹھتے زید نے اپنے اندر اٹھتا اشتعال دبایا اور واپس سکون سے کر سی

URDUNovelians

پر بیٹھا۔

"یہ دونوں۔۔۔"

"اس کے علاوہ۔۔"

وہ کہنے ہی لگا تھا کہ زید نے اسکی بات کاٹ دی۔ بابر اپنا ماتھا مسلنے لگا وہ بری طرح پھنسا تھا۔ وہ جانتا تھا زید اسے اب نہیں بخشے گا۔۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اچانک بابر نے جیب سے گن نکالتے ان دونوں لڑکوں کو شوٹ کر دیا۔

غصے اور گھبراہٹ سے سانسیں پھول رہی تھیں۔

"گولی کیوں ماری۔۔" URDU Novelians

زید کا ضبط جواب دے گیا وہ کھڑے ہوتے دھاڑا ساتھ ہی اگلے لمحے ہاتھ گھوما اور بابر مشتاق کا چہرہ گھما گیا۔

"غدار تھے۔۔ میرے وفادار نہیں تھے مار دیا غداری کی سزا موت ہے۔۔"

وہ زید کے منہ پر غصے سے چیخا۔ ڈر سے حالت الگ خراب ہو رہی تھی۔

زید کے ہونٹوں پر شاطرانہ مسکراہٹ رہینگئی وہ واپس کرسی پر بیٹھتے سکون سے مسکرایا۔



زید شاطرانہ مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگا۔

اچھا ہوا تم نے اپنی سزا خود چن لی۔ میں نے تو تمہیں روڈ پر لانے کا سوچا تھا پر تم "نے غدار کی سزا موت بتائی۔ اچھا فیصلہ ہے۔۔ یقیناً بھیک مانگنے سے بہتر تمہیں موت لگے گی۔"

زید نے گن کارخ اسکی طرف کرتے مسکراتے کہا۔

اور اب تو تم نے میرے سامنے دو لوگوں کا قتل بھی کیا ہے۔۔ تو قتل کے بدلے " قتل۔۔

"تو اس طرح تو پھر تمہارا بھی قتل ہونا چاہیے تم نے بھی تو کتنوں۔۔۔"

موت اپنے گرد منڈلاتے دیکھ بابر غصے اور نفرت سے بولا۔ اب آری پار والا حساب تھا۔

URDUNovelians

"نہیں نابابر مشتاق شیر کو کتوں کی فہرست میں گننا غلط ہے۔۔"

شیر کی مثال اسنے اپنی کتابا بر کو کہا تھا۔

"زید جھانگیر نے اب تک اپنے ہاتھ کسی معصوم کے خون سے نہیں رنگے۔"

یہ کہتے ہوئے رک گیا اچانک زہن میں نور آئی اسے اپنے الفاظ اجنبی لگے کیونکہ اگر نور کسی گینگ کا حصہ ہوتی یا ایجنسی کا تو وہ اسے جان سے مارنے کا ہی ارادہ رکھتا تھا۔ اسکی سزا گناہ کہ حساب سے ہوتی تھی وہ اپنے ساتھ غداری کرنے والوں کو موت سے بدتر سزا دیتا تھا ان کو برباد کر کے ایسے روڈ پر لاتا تھا کہ سوائے بھیک مانگنے کے کوئی راستہ نانچے اس طرح کے انسان خود اپنی جان لینے پر مجبور ہو جائے۔ پر اگر نور کسی ایجنسی کا حصہ ہوتی یا بابر مشتاق کا ہی تو وہ اسے مار دیتا۔ کیوں؟ یہ سوال اسکے دماغ میں مچل گیا تھا۔

"زید جھانگیر تم نیک نہیں ہو۔"

بابر مشتاق طنزیہ ہنستے غصے سے پھنکارا۔

تمہاری وجہ سے ہزاروں کی زندگی ویسے ہی برباد ہوتی ہے۔۔ تمہاری سپلائی کی " ہوئی ڈرگز سے ہزاروں جوان برباد ہو کر موت سے بدتر زندگی گزارتے ہیں اور تو " اور انکے ساتھ انکے گھر والے بھی برباد ہوتے ہیں۔

اسنے زید جھانگیر کو آئینہ دکھایا۔

مجھے میرا آئینہ مت دکھاؤ بابر میں اپنا آئینہ روز دیکھتا ہوں۔۔

"تم اپنی فکر کرو۔۔"

گن لوڈ کرتے اسنے سرد لہجے میں کہا کہ اچانک بابر کی گن کارخ زید کی جانب ہوا اور وہ گولی چلاتا اس سے پہلے ہی اتنی ہی تیزی سے بابر مشتاق کے پیچھے کھڑے بابر مشتاق کے گارڈ نے اسکے ہاتھ سے گن چھین لی۔

اپنے ہاتھ خالی دیکھ وہ پیچھے مڑا اور اپنے گارڈ کو غداری کرتے دیکھ آنکھوں میں
خون اتر اساتھ ہی پاؤں کپکپانے لگے۔

اس نے تھوک نگلتے زید کو واپس گردن موڑ کر دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی
دیکھ رہا تھا۔

" وفاداری کی امید صرف حلال کھانے والوں سے رکھنی چاہیے بابر۔۔ "

بابر کے سفید چہرے کو دیکھتے اسنے افسوس سے کہا۔

دو۔ دیکھو مم۔۔ میں تمہارا سارا مال۔۔ تمہیں واپس کر دوں گا۔۔ بلکہ اس۔۔ مال "

" کی قیمت بھی تمہیں دوں گا۔۔

بابر نے آگے ہوتے التجائی انداز میں کہا۔

وہ تم مجھے ویسے بھی دو گے بابر۔۔ ڈیل پسند نہیں آئی مجھے کوئی اور ڈیل ہے "
"تو بتاؤ۔۔"

کر سی پر جھولتے وہ اب بابر سے کھیل رہا تھا۔ اپنی پیٹھ پر چہرہ اگھوپنے والے کی یہ
حالت زید کو لطف دے رہی تھی۔

ت۔۔ تمہیں جتنے۔۔ پیسے چاہیے وہ سب تمہیں ت۔۔ تمہیں دینے کو تیار "
"ہوں۔۔"

تھوک نگلتے پھر کہا۔

URDUNovelians

"کیا خیال ہے مبین؟ کر لیں ڈیل؟"

زید نے مبین کو دیکھتے سر سری سا پوچھا۔

نہیں سر۔۔ کچھ خاص مزا نہیں ہے یہ تو ہم اسکے مرنے کے بعد ویسے ہی حاصل " کر سکتے ہیں۔۔

مبین نے شانے اچکاتے کہا بابر نے غصے سے مبین کو دیکھا پھر ماتھے سے پسینہ صاف کرتے زید کو دیکھا۔

" بات تو ٹھیک کہہ رہا ہے مبین۔۔؟ " بابر کی طرف دیکھتے افسوس سے کہا۔

" مبین اسے لے کر آؤ " URDU Novelians

مبین حکم سنتے ہی باہر نکلا۔

بابر ادھر ادھر دیکھتے شاید کوئی راستہ تلاش کر رہا تھا زید کی نظریں اسی پر تھیں۔

مبین واپس آیا تو اسکے ساتھ نور تھی مبین کے اشارے پر وہ زید کے سامنے کھڑی ہو گئی بابر مشتاق نے نظریں اٹھا کر نور کو دیکھا۔ نور نے بھی اسے دیکھا۔

زید کو بابر کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمک نادکھی بلکہ پہلے الجھن پھر چمک ابھری، اس نے نور کا چہرہ بھی دیکھا آنکھیں تو اسکی ہمیشہ کی طرح سپاٹ ہی تھی جبکہ چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں آیا جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ وہ بابر مشتاق کو جانتی ہے یا اس سے ملوث ہے۔

"واہ تو آخر حسن کا نشہ بھی لگ گیا باس آپکو۔۔"

اپنی فرار کا راستہ ملنے پر بابر کمینگی سے بولا۔ زید نے خاموشی سے اسے دیکھا جبکہ نور اسکے الفاظ پر چونک کر زید کو دیکھنے لگی وہ اسے اس شخص کے سامنے کیوں پیش کرنے لگا تھا کیا وہ اسے بچ رہا تھا۔ یہ سوچ آتے ہی نور نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔

زید نے چونک کر اسے دیکھا وہ اگلے لمحے ہی وہاں سے بھاگنے لگی لیکن مبین نے پکڑ لیا۔۔

"تم ایسا نہیں۔۔ کر سکتے۔۔"

وہ زید کو دیکھ غصے سے پھنکاری۔ زید نے سرد نظروں سے اسے گھورا وہ کیا سمجھ رہی تھی؟ یقیناً لڑکیاں بیچنے والا۔۔

"خاموشی سے کھڑی ہو جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا نہیں۔۔"

وہ بے ساختہ صفائی دے گیا اور واپس بابر کی طرف متوجہ ہوا جبکہ اسکی بات سنتے نور جو پھڑپھڑا رہی تھی ساکت ہوئی جبکہ مبین تو اسی بات پر حیران تھا کہ زید ایک معمولی سی انہیں کی قید میں موجود لڑکی کو کیوں صفائی دے رہا تھا۔ پر زید جھانگیر کو ہوش ہی کہاں تھا۔

"یقین کرو میرے پاس ایسی آفر ہے جسے اب کی بار تم ٹھکرا نہیں پاؤ گے۔۔۔"

اب کے بابر یقین سے بولا۔ نور واپس ان دونوں کے سامنے کھڑی تھی اسکا بازو
مبین نے سختی سے پکڑا ہوا تھا۔

"پانچ منٹ ہیں اگر پسند آئی تو ٹھیک ورنہ اپنی سزا تم خود منتخب کر چکے ہو۔۔۔"

یہ لڑکی کا حسن پانی کم چائے ہیں میرا پاس اس سے خوبصورت مال ہے بالکل

URDU Novelians

ملائی۔

"اور اس سے بڑی بات کہ وہ مال کے ساتھ ساتھ انتقام بھی ہے۔۔۔"

بابر نے پر جوشی سے کہا۔

"مطلب؟"

زید نے غصہ ضبط کر کے نا سمجھی سے پوچھا۔
وہیں انکی یہ گفتگو سنتے نور کا چہرہ انتہائی حد تک سرخ ہوا تھا۔

ڈی ایس پی اسلم کی بیٹی۔۔ جس کی وجہ سے تمہاری کروڑوں کی ڈرگز کا نقصان "
"ہوا تھا اسکی بیٹی میری قید میں ہے۔۔

بابر نے سنجیدگی سے کہا۔

URDUNovelians

"دو مہینے پہلے جو اغواء ہوئی تھی؟"

زید نے تصدیق چاہی۔ نور کالس ناچلا کے ان دونوں کو جان سے مار دے یہ سمجھنا کسی کے لیے مشکل ناہو تا کہ یہاں کیا ڈیل ہو رہی تھی یا یہ کہ اس دو ماہ میں اس لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔

"ہاں وہی۔۔"

زید کے ماتھے کے بل ڈھیلے پڑتے دیکھ بابر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"تمہارے پاس کیسے آئی وہ۔۔"

URDUNovelians

ڈی ایس پی اسلم کو بہت بار رشوت آفر کی تھی پیار سے سمجھایا بھی تھا پر اسکو سمجھ " نہیں آیا بہت نقصان ہوا اسکی وجہ سے اور میرے بندے بھی مارے گئے تو کالج سے اٹھالی اسکی لڑکی اور سود سمیت اصول بھی کر لیا۔

وہ زید کو دیکھتے نفرت اور فخر سے بتا رہا تھا غیر ارادی طور پر اسکی نظر نور کے ہاتھ پر پڑی جو سختی سے مٹھی کی شکل میں بند تھا کہ اسکی نازک ہاتھ کی نسیں نمایاں ہو رہی تھی اور ناخن ہتھیلی میں چبھنے کے باعث ہلکا سا خون رس رہا تھا وہ چونکا نہیں تھا نور اسے پہلے روز سے مشکوک لگی تھی اور ابھی وہ اسکے غصے کی انتہا کا اندازہ لگا سکتا تھا ہاتھ سے ہٹ کر اسکی نظر نور کے چہرے پر گئی جو آتش ہو رہا تھا کہ اگر چھوئے تو جل جائے لیکن آنکھیں؟ یہاں آکر زید جھانگیر سمجھ نہیں پاتا تھا۔

اسکا غصہ ہونا نفرت ہونا یہ عام بات تھی اسکی جگہ یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید اپنے انجام سے ڈرتی کے اسکے ساتھ بھی کچھ ہو سکتا ہے یا پھر بہادر ہوتی تو اسکاری ایکشن بھی نور جیسا ہوتا لیکن اگر عام لڑکی ہوتی تو اسکی آنکھیں اب بھی بے تاثر نہ ہوتی جیسے نور کی تھیں اب زید جھانگیر کو یقین ہو چلا تھا کہ نور ایک عام سی ہی خاص لڑکی ہے وہ عام ہے پر اس میں کچھ خاص ہے۔ یکدم اسکے ہونٹ مسکرائے اسکے غصے کو دیکھتے اور اسکی یہ مسکراہٹ بابر کو پر سکون کر گئی۔

"تم چاہو تو تم بھی فائدہ اٹھا اٹھا سکتے ہو بالکل ملائی ہے۔۔"

بابر نے پھر کہا۔

"ڈیل ڈن بابر۔۔"

زید نے آگے بڑھتے ہاتھ بڑھایا جسے بابر نے خوشی سے تھام لیا۔ اس لڑکی کو تو وہ کچھ دن میں ویسے بھی مار دینے والا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں اسکی وجہ سے اتنی آسانی اور سستے میں نکل جائیگا۔۔

"منگو او اس ملائی اور میری ڈر گز۔۔"

زید کے بولنے پر بابر نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے گارڈ کو جانے کا اشارہ کیا۔ گارڈ کو دیکھتے وہ دل میں ارادہ کر چکا تھا کہ یہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب سے پہلے اسے مارے گا۔

نور زید کو دیکھ رہی تھی اسکے لیے یقین کرنا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا کہ زید جھانگیر ایسا کر سکتا ہے وہ دو دن اسکی قید میں رہی تھی اسکے ساتھ جسمانی تشدد کیا تھا پر زید جھانگیر کی نظروں میں اپنے لیے غلاظت نہیں دیکھی تھی۔ نور کی نظریں اسے محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ نظر انداز کیے موبائل پر مصروف تھا۔

بیس منٹ بعد بابر کا آدمی ایک لڑکی کو تھامے اندر آیا اور اسے بابر کی برابر نشست پر بٹھا دیا۔ گوری رنگت کی گلاب سے لڑکی وہ لگ بھگ انیس سال کی تھی۔ واقعی وہ حسن کا مجسمہ تھی لیکن اس مجسمے پر کئی چوٹیں لگائی گئی تھیں اسکے چہرے پر جگہ جگہ نیل کے نشان تھے گردن پر درندگی کے بے شمار نشانات تھے۔ اس لڑکی کے پاس ڈوپٹہ نہیں تھا وہ لڑکی بہت کمزور لگ رہی تھی نیل زدہ چہرے پر گہرے سیاہ ہلکے وہ بری طرح کانپ رہی تھی وہ جب اغواء ہوئی تھی جب اسکی تصویر ٹیوی پر نشر ہوئی تھی زید نے اس وقت اس لڑکی کو دیکھا تھا لیکن اگر اس وقت اسے کوئی اپنا بھی دیکھتا تو شاید نا پہچانتا اس گلاب کو مکمل ہی مسل دیا گیا تھا اسکا کمزور نقاہت زدہ وجود بری طرح خوف سے کانپ رہا تھا دو مہینوں میں شاید اسکے جسم پر ہر

طرح کا تشدد کیا گیا تھا۔ نور کی آنکھوں سے قطرہ قطرہ کر کے آنسو رواں ہو گئے

-

"آج سے یہ آپکی ہوئی۔۔"

زید کی نظریں اس لڑکی پر دیکھتے بابر مسکراتے لہجے میں بولا۔ جبکہ وہ لڑکی زید کو خوف اور نفرت سے دیکھتے خود میں چھپنے کی ناکام کوشش کرنے لگی روتے روتے وجود ہلکورے لینے لگا تھا۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔"

اسکو دیکھتے زید کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔۔ مبین چونکا غصہ تو اسے بھی شدید آیا تھا زید کے حکم سے پہلے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"نہیں اسکا نام ایمان نہیں مہر۔۔۔"

اسکا جملہ مکمل ناہوا تھا کہ کمرے میں یکدم خاموشی ہو گئی۔۔ موت سی خاموشی۔

زید جھانگیر کی سائلنسر لگی بندوق سے نکلی گولی بابر کے ماتھے سے آر پار ہو گئی۔

خون کی چھینٹے اس روتی ہوئی لڑکی کے چہرے اور نور کے چہرے پر اڑیں وہ لڑکی بیک وقت چیخ مارتی آنکھیں میچ گئی جبکہ نور ساکت نظروں سے بابر کا ساکت وجود دیکھنے لگی جو کرسی پر ڈھلکا بے جان ہو چکا تھا۔

زید کی نظر نور پر گئی وہ اب بھی سپاٹ تاثرات لیے کھڑی تھی خوف اب بھی نہیں تھا پر پہلی بار اسے نور کی آنکھوں میں کوئی تاثر اور چمک دیکھی تھی۔۔ اسکی آنکھیں خوشی ک تاثر دے رہی تھیں۔ وہ کھڑا ہوا اور اس چھوٹی سی لڑکی کے سامنے گھٹنے پر بیٹھا جو آنکھیں میچے کا نپتے ہوئے رو رہی تھی۔ نور کی نظریں بھی زید پر تھیں۔ مبین کے ہونٹوں پر باقاعدہ مسکراہٹ تھی۔۔

زید نے ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ پر رکھا اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں جیسے اسکو
کرنٹ لگا ہو۔

"گھر جانا چاہتی ہو؟"

وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔ وہ لڑکی کی نظریں ساکت ہوئیں وہ زید کو دیکھے گئی۔ وہ
اسے آزاد کر رہا تھا۔ پھر روتے ہوئے شدت سے نفی میں سر ہلانے لگی۔
نور چونکی وہ کیوں منع کر رہی تھی لیکن وہ لڑکی نفی میں سر ہلاتے اچانک بے ہوش
ہوتی زید پر گر گئی۔۔ زید نے اسے کرسی پر سیدھا کر کے نبض چیک کی وہ بے ہوش
ہوئی تھی۔

"مبین۔۔"

ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولتے اسنے مبین کو پکارا وہ زید کا اشارہ سمجھتے نور کا ہاتھ چھوڑ کر اسکی طرف بڑھا نور نے اپنے بازو کو دیکھا پھر سامنے۔۔ مبین نے اس نازک مسئلے پھول کو گود میں اٹھایا اور باہر نکل گیا۔ زید گہری سانس لیتا کھڑا ہوا اور چلتا ہوا نور کے روبرو آیا۔

وہ نم مسکراتی نظروں سے زید کو ہی دیکھ رہی تھی۔ زید غلط نکلا تھا اسکی آنکھیں بے تاثر نہیں تھی لیکن شاید اسکا کنٹرول خود پر بہت زیادہ تھا۔ اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی زید نے پہلی بار اسکی آنکھوں میں تاثرات دیکھے تھے۔۔ خوشی کا تاثر اور کچھ دیر وہ مبہوت رہ گیا تھا۔

URDUNovelians

زید کے برابر وہ لڑکی اور اسکے برابر نور بیٹھی تھی۔

اس لڑکی کا سر نور کے کندھے پر تھا۔ زید کی نظر اس لڑکی کے ہاتھوں پر گئی جسے نور سختی سے تھامے ہوئے تھی زید نے نور کے چہرے کو دیکھا وہ بالکل خاموش تھی پر اسکی آنکھیں نم تھیں ڈر کی وجہ سے نہیں اس لڑکی کے غم میں نور سے نظر ہٹا کر وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"جس دن مجھے میرے مطلب کی لڑکی ملی میں شادی کر لوں گا۔"

اور آپکی مطلب کی کیا ہے میں جانتی ہوں جو آپکی طرح ہی گن چلاتی ہو بد معاشی "کرتی ہو۔۔"

نہیں۔۔ گن ناچلاتی ہو پر جب میں گن چلاؤں تو اسکی آنکھوں میں خوف ناہو۔۔"

"

اسے اپنی ایمان سے کی گئی گفتگو یاد آئی۔ نور اس کے کیس میں بے قصور ثابت ہوئی تھی شاید اسکا زید جھانگیر تک پہنچنا اتفاق تھا یا پھر قسمت۔۔ وہ سوچ رہا تھا یا پھر اس کو گمراہ کیا جا رہا تھا؟ کیا نور اسکی قسمت تھی یا فریب؟ وہ پلٹ کر واپس نور کو دیکھنے لگا جس نے اسی لمحے زید جھانگیر کو دیکھا تھا اور بے خودی میں دیکھے گئی تھی۔

آج اسے اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی جب اسنے بابر مشتاق سے ہاتھ ملایا تھا اتنی کہ اگر اس وقت اسے اختیار دیا جاتا تو وہ اسے بابر مشتاق سمیت جان سے مار دیتی اور پھر اسکے بعد ہی وہ شخص اسکے دل میں اپنی عزت بٹھا چکا تھا۔ وہ حسن پرست نہیں تھی لیکن اسکی آنکھوں اور حسن پر وہ پہلے ہی بے بس ہو چکی تھی اور آج زید جھانگیر کے دل نے بھی اسے بے بس کر دیا تھا لیکن یہ بات وہ

ہے۔۔ لیکن دل لہ لگام ہونے لگا تھا criminal جھٹلا نہیں سکتی تھی کہ وہ ایک زید جھانگیر کے معاملے میں نظروں کے ملن کا یا وقفہ زیادہ طویل ناہوسکا جب زید جھانگیر نظریں پھیر گیا۔

لیکن نور کی نظریں اب بھی اس پر تھیں اس بات پر تو وہ ایمان لے آئی تھی کہ زید جھانگیر غلیظ نظروں کا انسان نہیں۔ سر جھٹکتی وہ آنکھیں موند گئی لیکن ایک سوال اسے بے چین کر رہا تھا کیا اب زید جھانگیر اسے آزاد کرنے والا تھا؟ کیا وہ واقعی زید جھانگیر سے آزاد ہو جاتی؟ ایک آخری سوال جو دل میں اٹھا اسکا جواب مشکل ترین تھا کیا وہ زید جھانگیر سے آزاد ہونا چاہتی تھی؟

دوسری طرف پہلی بار زید کا دل بھی بری طرح کشمکش میں تھا۔

اسکے دماغ میں بھی وہی سوالات کی جنگ چل رہی تھی جسکا جواب نور ڈھونڈ رہی تھی۔ کیا اب اسے آزاد کرنا تھا؟ کیا اب وہ واقعی اسے آزاد کرنے والا تھا؟ اور

آخری مشکل ترین سوال کیا وہ نور کو آزاد کرنا چاہتا تھا؟ لیکن اس مشکل ترین سوال کا جواب زید جھانگیر کے دل و دماغ نے فوراً دیا تھا اسے زیادہ مشکل اسی لیے بھی ناہوتی تھی کہ اس کا دل و دماغ ہمیشہ سے یکجا فیصلہ کرتا تھا اور اب بھی دونوں نے ایک ہی جواب دیا تھا نہیں۔

ان تینوں سوالوں کا جواب نہیں آیا تھا مگر ساتھ ہی ایک اور سوال نے جنم لیا تھا "کیوں؟؟"

وہ گہری سانس لیتے اپنا ماتھا مسلنے لگا۔

اسنے وہ سائیلنسر لگی گن سے اپنے فنگر پر نٹ مٹا کر ان دو لڑکوں میں سے ایک کے ہاتھ میں رکھ دی تھی اور بابر کی گن اسکے ہاتھ میں اسنے اپنا ڈرگزر کا بیگ بھی وہیں چھوڑ دیا تھا۔

"سر اس لڑکی کا کیا کریں گے؟"

گاڑی میں مبین کی آواز گونجی۔۔

نور اور زید ایک ساتھ سیدھے ہوئے۔

"فلحال ہمارے ساتھ جارہی ہے۔۔"

سگریٹ سلگاتے زید نے لبوں سے لگائی۔

"سراس لڑکی نے جانے سے انکار کیوں کیا؟"

مبین نے جب سے مچلتا سوال پوچھ لیا۔

URDUNovelians

"جب وہ ہوش میں آئیگی تو پوچھ کر بتاؤنگا۔"

زید کے سر دھڑکیا جواب پر مبین فوراً چپ ہو۔۔ گاڑی بنگلے کے پورچ میں رکی۔
اس بار مبین کی جگہ زید نے اسے اپنی گود میں اٹھایا نور خاموشی سے خود ہی زید
کے پیچھے بڑھ گئی گاڑی نے پارک کی اور مبین بھی زید کے پیچھے چلا گیا۔

زید اسے لیے نیچے بنے ایک کمرے میں داخل ہوا اور آہستگی سے اسے بیڈ پر ڈالا
اور لائٹ جلانی نور بیڈ کے ایک طرف ہی کھڑی تھی۔ ایمن جولاؤنج میں بیٹھی
تھی سب کو کمرے میں جاتے دیکھ خود بھی کمرے میں داخل ہو گئی۔

"مبین ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔"

URDUNovelians

"سر بلا لیا ہے۔۔"

مبین نے فوراً جواب دیا۔

زید کی نظر اس معصوم کے چہرے پر تھی وہ معصوم لڑکی ایمان سے بھی چھوٹی تھی۔۔۔

وہ کمزور نہیں تھا وہ ایک مضبوط مجرم اور گناہگار شخص تھا لیکن اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں بھلا مردوں کی دشمنی میں ان معصوموں کا کیا جرم تھا یہ تو ہر بات سے انجان تھیں۔

"ڈاکٹر کب تک آئیگا۔"

نور نے اس لڑکی کو دیکھتے بے چینی سے پوچھا۔

ایمن نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے اس گھر کی فرد ہو لیکن مبین کو حیرت نہیں ہوئی تھی وہ تو بہت کچھ حیران کن دیکھ چکا تھا۔

"پانچ دس منٹ میں۔۔"

مبین نے اسے دیکھے بنا جواب دیا نظریں بیڈ پر پڑے وجود پر تھیں۔ اور زید کی نور پر۔

زید گلا صاف کرتے سیدھا ہوا سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

نور کا دل زور سے دھڑکا کیا اب وقت آگیا تھا اسکی آزادی کا اسی لمحے اسکے دل نے بھی جواب دیا کہ وہ آزادی نہیں چاہتی پر وہ ایسا کہہ نہیں سکتی تھی۔ اس نے نظریں جھکا لیں نظر اپنے ہاتھ کی انگلی پر گئی جس ہر پیٹی بندھی تھی۔ کیا واقعی؟ اسے اپنے اوپر شدید حیرت ہوئی۔

کیا واقعی وہ اس شخص کی قید پسند کر رہی تھی جس نے اسکا ناخن اکھاڑ دیا تھا۔؟
نہیں وہ اسکی ڈارک سائیڈ تھی ہر ڈارک سائیڈ کی ایک برائٹ سائیڈ بھی ہوتی ہے
زید جھانگیر کی بھی تھی جو اسنے آج دیکھی تھی۔

"نور اپنے رویے اور سزا کی میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔۔"

یہ لفظ "معافی" شاید اسنے پہلی بار کہا تھا۔

نور نے واپس نظر اٹھا کر اسے دیکھا جبکہ ایمن حیرت اور صدمے سے دیکھنے لگی

اب کے حیرت مبین کو بھی ہوئی مبین اور ایمن نے ایک دوسرے کو سوالیہ

نظروں سے دیکھا۔ اگر نور بے گناہ ثابت ہوئی تھی تو آزاد کر دیتا معافی مانگنا؟ یہ

ان دونوں کے لیے سوالیہ نشان تھا۔

"تم آج سے آزاد ہو۔۔"

یہ جملہ وہ نہیں سننا چاہتی تھی پر وہ کہہ چکا تھا۔

URDUNovelians

"لیکن۔ جب تک یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہوتی تم یہاں رک جاؤ۔۔"

وہاں کوئی سمجھ ناسکا کے وہ حکم دے رہا ہے یا پوچھ رہا ہے خود نور بھی نہیں۔ لیکن

اسے رکنے کا موقع مل رہا تھا اتنا کافی تھا۔

"ٹھیک ہے۔"

اب کے جہاں نور کے الفاظ زید جھانگیر کے دل کو پر سکون کر گئے تھے وہیں مبین اور ایمن کو اس بیوقوف لڑکی کی عقل پر شبہ ہوا تھا۔ کیا وہ واقعی پاگل تھی کل تو یہاں سے بھاگ رہی تھی اور اب۔۔۔ اب خود رک رہی تھی۔۔۔

"پر میں نیچے نہیں رہوں گی۔۔۔"

وہ دوبارہ بولی۔۔۔ زید نے اثبات میں سر ہلایا۔

URDUNovelians

"تم اور ایمن یہیں رہو گے اسکے ساتھ۔۔۔"

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے پھر ڈاکٹر کی آمد پر سب کو کمرے سے باہر نکلنا پڑا۔

وہ تھک کر اپنے کمرے میں آیا۔

آج جسم نہیں زہن تھکا تھا۔ شاید اسکی ڈرگز چوری ہونا اس معصوم لڑکی کے لیے نجات کا وسیلہ تھی۔ بیڈ پر بیٹھ کر اسنے سگریٹ سلگا کر ہونٹوں میں دبائی اور گھٹنوں پر کہنیاں ٹکا کے جھکے کندھوں سے بیٹھ گیا۔

اسے ایک دم ایمان کی یاد آئی۔ سیدھے ہوتے موبائل جیب سے نکالا۔ ایمان کا کوئی میسج یا کال نہیں تھی۔ اسنے خود ہی فون ملا یا پر نمبر بند دیکھ ماتھ پر بل پڑے مہینے کے تیس میں سے بیس دن اسکا فون ہمیشہ زید کو بند ہی ملتا تھا۔ فون بیڈ پر پھینکتے اسنے چارپانچ سگریٹ کے گہرے کش لیے اور ایش ٹرے میں مسل دی۔

URDU Novelians

پھر دراز سے اپنے ماں باپ کی تصویر نکال کر دیکھنے لگا۔

میں نے شاید جب سے اس وحشت کی دنیا میں قدم رکھا ہے آج پہلی نیکی کی
"ہوگی۔۔"

ہلکی آواز میں کہا۔

نہیں نیکی نہیں خود غرضی کہہ سکتے ہیں اسے بھی۔ مجھے اس میں ایمان نظر آئی
تھی۔

کئی لمحے میرا دل دہل گیا تھا یہ سوچتے کہ اگر اس جگہ میری ایمان ہوتی تو؟ اسکے
"باپ کی ایمانداری کے عوض اسنے یہ سب بھگتا پھر میں تو۔۔"

URDUNovelians

"میرے رہتے تو شاید کسی کی ہمت نا ہو پراگر مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔؟"

وہ کہتے کہتے پھر ٹھہرا وہ ڈر گیا تھا۔۔۔ اتنے سالوں میں پہلی بار وہ جانتا تھا اسکے بعد کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن اس قدر بھیانک۔۔۔۔

"تو کیا میرے بعد کوئی ایمان کے ساتھ بھی۔۔۔"

اس سے آگے وہ نا کہہ سکا۔

میں مزید وقت نہیں لگاؤنگا۔۔۔ میں ایمان کی شادی کر کے اسے یہاں سے کہیں "

"دور بھیج دوںگا۔ جہاں اسکو کوئی زید جھانگیر کے حوالے سے نا جانتا ہو۔۔۔"

اس نے حتمی فیصلہ کیا۔

" اس معصوم بچی کو ہوش آجائے پھر میں اسکے لیے بھی کوئی فیصلہ کر پاؤنگا۔"

تصویر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

"نور کے اندر بھی ایمان نظر آئی تھی؟"
وہ چونکا اسے لگا جھانگیر صاحب کے برابر تصویر میں اسکی ماں نے سوال کیا۔

"نن۔ نہیں۔۔"
اسکی آواز لڑکھڑائی۔

URDUNovelians
"پھر اسے کیوں روکا؟"

اگلا سوال۔

"اس لڑکی کی دیکھ بھال کے لیے۔۔"

وہ جھوٹ کہہ گیا۔

"جھوٹ کہنا بھی سیکھ لیا؟"

اسے لگا جھانگیر صاحب اس پر ہنسنے ہیں۔۔ وہ شرمندہ ہو۔۔

"بتاؤ کیا اس میں بھی نور کو دیکھا؟"

اب کے جھانگیر صاحب نے پوچھا۔ وہ ان دونوں کو اس کمرے میں اپنے بالکل پاس پاتا تھا خالی وہ دونوں ہی تھے جو اس سے سوال جواب کا حق رکھتے تھے جن کو وہ جواب دیتا تھا۔

"نہیں۔۔ میں نے اس میں زید جھانگیر کو دیکھا۔"

وہ اقرار کر گیا۔

"اگر فریب نکلا تو؟"

اب کے وہ خاموش ہو ایہ سوال تو اس نے بھی خود سے کیا تھا۔

"تو وہ فریب بہت حسین ہے۔۔"

اس نے نرمی سے مسکراتے کہا اسے لگا اسکے ماں باپ اسکی بات پر مسکراتے ہیں

URDUNovelians

"ایک ہی دن میں۔۔"

جھانگیر صاحب اس پر ہنسنے۔

نہیں۔۔ شاید پہلے لمحے میں ہو گیا تھا۔۔ پر اس لمحے کی گہرائی کا ادراک اب "ہوا۔"

زید کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائے زید خود بھی مسکرایا۔
ابھی مزید کوئی سوال ہوتا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اسنے فوراً تصویر دراز میں رکھی
کیونکہ اس طرح کس کی آمد ہوتی تھی یہ وہ جانتا تھا صرف اور صرف ایمان
جھانگیر۔۔۔

URDU Novelians

"ایمان۔۔۔"

وہ کھڑا ہوا۔

"سوری بھائی۔۔"

وہ سیدھا زید کے گلے لگی۔

زید نے نرمی سے اسکے گرد بازوؤں کا حصار بنایا۔

"سوری۔۔"

وہ پھر بولی۔۔

"کوئی بات نہیں آئندہ احتیاط کرنا اب بڑی ہو چکی ہو۔۔"

URDUNovelians

ایمان کے سر پر پیار کر کے محبت سے کہا۔

"اوکے۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے الگ ہوئی۔ اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔ زید بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"ٹیسٹ کلیئر ہو گیا۔"

زید کے سوال پر اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔

زید کو یاد تھا اسے امید نہیں تھی وہ آتے ہی پوچھے گا۔۔

"وہ۔۔"

اسکی آنکھوں میں نمی اتری۔

زید کو فخر ہوا کہ اسکی بہن تمام اداکاراؤں کو مات دے سکتی تھی۔

میری صبح آنکھ نہیں کھلی آپکی ناراضگی کا سوچتے میں پوری رات جاگی تھی۔"

"!اس۔۔۔"

"اسلیے صبح یونی نہیں جاسکی ناہی ٹیسٹ دیا اسلیے یونی سے نکال دیا۔"
زید نے اسکی بات کاٹتے سرد سی آہ بھرتے کہا۔

"ہ۔۔ہاں۔۔وہ۔۔ورنہ میری پوری تیاری تھی۔"

ایمان نے فوراجتایا۔

URDUNovelians

"اب کیا کرنا ہے۔۔؟"

زید نے خود ہی پوچھا۔

"بس آپ ایک باریونی آکربات کر لیں۔۔ اور پھر سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔"

اسنے مسئلے کا حل بتایا۔

"میرے پاس اس سے اچھا حل ہے۔۔"

زید نے رازداری سے کہا۔

"کیا؟"

ایمان نے تجسس سے پوچھا۔

URDUNovelians

"یہی کے تم پڑھائی چھوڑ دو۔۔ پیچارے اساتذہ پر کیوں ظلم۔۔"

نن۔۔ نہیں بھائی۔۔ آپکو نہیں پتا مجھے بہت شوق ہو گیا ہے پڑھائی کا میں اپنا نام "
"بنانا چاہتی ہوں۔۔"

اسنے جوش سے کہا۔

زید نے داد دینے کے انداز میں سر ہلایا۔

اچھا ایسا ہے تو ایسا صحیح ورنہ میں تو سوچ رہا تھا تمہاری شادی کر دوں لیکن اب "
"جب تمہیں علم کی قدر ہو ہی گئی ہے تو اچھی بات ہے۔۔"

زید نے شاباشی دی ایمان کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

URDUNovelians

نہیں تو۔۔ وہ تو میں آپکو خوش کرنے کیلئے بول رہی تھی مجھے تو کوئی دلچسپی نہیں "
"ہوئی۔"

اسنے فوراً اپنی ہی بات سے انکار کیا۔

"اچھا پھر۔۔؟"

زید نے پوچھا۔

"پھر کیا۔۔ کر دیں شادی۔۔"

معصوم شکل بنا کے کہا۔

"لڑکا میری پسند کا ہو گا۔"

URDUNovelians

زید نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی جی بالکل بس آپ کی طرح ہینڈ سم ہو۔۔"

ایمان نے خوش ہوتے ڈیمانڈ بتائی۔۔

"ہاں مجھ سے زیادہ ہنڈ سم ہو گا۔"

زید نے یقین دلایا۔

"ٹھیک ہے"

ایمان نے خوشی سے ہامی بھری۔۔

"اگر میری پسند سے انکار کیا تم نے تو شادی نہیں کرونگا۔"

فورا دھمکی دی۔۔

"جی جی بالکل آپ جس سے بھی کریں میں اففف بھی نہیں کرونگی۔۔"

بھلا اس سے زیادہ فرمانبردار کوئی تھا؟

"اگر میں نے ڈاکٹر حسن کو پسند کیا تو؟"

زید کے سوال پر وہ فوراً سنجیدگی سے زید کو دیکھنے لگی۔ شاید وہ اسکا امتحان لے رہا تھا۔۔ شاید نہیں یقیناً وہ اسکا امتحان لے رہا تھا اور اس امتحان میں تو ایمان آرام سے پاس ہو سکتی تھی۔

"وہ بھی قبول ہو گا۔ آپکی پسند جو ٹھہری۔۔"

بڑی چالاکی سے ایمان نے مسکرا کر جواب دیا۔ پر وہ بھول گئی تھی سامنے زید تھا اسکا استاد جس سے وہ چالاکیاں سیکھتی تھی۔۔۔

"چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔"

زید ایمان کا ہاتھ تھامتے کھڑا ہوا وہ بھی مسکراتی اس کے ساتھ ہولی ٹینشن فکر سے آزاد اب اسے اپنی شادی کی تیاریاں شروع کرنی تھیں۔ وہ ایمان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے اپنے ساتھ نیچے لایا لاؤنج میں ہی سامنے مبین اور ایمن بیٹھے تھے۔

"ایمن کھانا لگو آؤ آج ہم سب ساتھ کھانا کھائیں گے۔۔"

زید نے خوشی سے کہا۔ وہ دونوں چونکے پر کوئی اس بات کا اندازہ نہ لگا سکا کہ کھانا ساتھ کھانے کے لیے اس لیے نہیں کہا تھا کیونکہ وہ خوش تھا بلکہ اس کے پیچھے بھی وجہ نور تھی کہ وہ اسکو ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔

"ضرور سر۔"

ایمن نے متبسم لہجے میں کہا اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"کب کریگے میری شادی؟"

زید کو موبائل آن کرتے دیکھ وہ فوراً اسکے قریب ہوتی بولی زید نے نفی میں سر ہلاتے مسکرا کر اسکے گرد بازو ہائل کیا اور اسے محبت سے دیکھنے لگا۔ اسی لمحے نور کمرے سے باہر نکلی لیکن جیسے ہی نظر زید اور اسکے بے حد قریب بیٹھی پیاری سی مسکراتی لڑکی پر پڑی اور پر زید کے چہرے پر جسکی آنکھوں میں محبت ہی محبت تھی اسکے ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ جان لیوا حد تک خوبصورت تھی پر نور کو انتہائی زہر لگی اپنے احساسات سے انجان وہ ان دونوں کو دیکھنے لگی مٹھی بند ہوئی وہ

ضبط کرنے لگی پل بھر کے لیے آنکھوں میں ناگواری اتری پھر آنکھیں ساکت ہو گئیں۔

ایمان نے کچھ غیر معمولی محسوس کرتے نظر پلٹائی تو سامنے ہی آسمانی رنگ کے کرتی شلوار میں گوری رنگت کی حامل پیاری سی لڑکی کو کھڑے دیکھا جولاؤنج کی دوسری طرف سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے چہرے پر کچھ نشانات تھے چوٹ کے۔۔

"یہ کون ہے۔۔"

ایمان نے زید کو دیکھتے تیکھے لہجے میں پوچھا۔ نور لب بھیج گئی۔ یہ سوال اسے بہت چبھا تھا حقیقت تو تھی کہ یہاں آنے والا ہر کوئی یہی سوال اٹھاتا کہ وہ یہاں کس حیثیت سے ہے۔

URDU NOVELIANS

زید کی نظریں اسی پر تھیں اسے نور کا نظریں جھکانا عجیب لگا تھا اتنا تو وہ جان گیا تھا
کہ سامنے کھڑی لڑکی ڈرپوک نہیں۔۔

"لڑکی ہے۔۔"

اسکے جواب پر نور نے بھی سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

"وہ مجھے بھی دکھ رہا ہے پر یہ لڑکی کون ہے۔۔"

اب کے ایمان گھورتے ہوئے پوچھا۔

URDUNovelians

"میرے ساتھ کام کرتی ہے۔۔"

زید نے گہری سانس لیتے کہا نور جو اسکا جواب سننے کی منتظر تھی اسے اپنے اوپر ہنسی آئی نجانے وہ کیا سننے کے لیے کھڑی تھی۔

"اوہ۔۔۔ اچھی ہے۔۔"

ایمان نے زید کی نظریں واپس نور پر ٹھہری دیکھیں تو معنی خیزی سے کہا۔ مبین سیدھا ہوا شک تو اسے بھی زید کی مچلتی نظروں سے ہو چکا تھا۔ وہ نظریں پڑھنے میں ماہر شخص اپنی نظروں کے راز نہیں چھپا پا رہا تھا کسی نے دل پر گہری چوٹ لگائی تھی اور وہ چوٹ لگانے والی سو فیصد نور ہی تھی۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔"

زید نے تنبیہ کی۔

"ارے وہاں کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ۔"

ایمان نے مسکراتے ہوئے اسے پاس بلایا۔ نور کو اسکا حکم دینا انتہائی زہر لگا لیکن وہ یہاں کوئی ملازم نہیں تھی جو ہچکچاتی یا ڈرتی زید جھانگیر ایک طرح سے اسکا مجرم تھا۔

اور وہ یہاں اسکی سفارش پر رکی تھی۔ وہ سنجیدگی سے نور اور زید کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔ زید نے منہ پر دو انگلیاں رکھے کبھی ایمان کو کبھی نور کو دیکھنے لگا وہ لڑکی اسکے لیے پہیلی بنتی جا رہی تھی جس میں وہ الجھتا جا رہا تھا لیکن یہ الجھنا اسے مزہ دے رہا تھا۔ دو دن میں زید جھانگیر کو اپنی زندگی بدلی بدلی لگ رہی تھی۔

URDUNovelians

"نام کیا ہے آپکا؟"

ایمان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نور۔۔"

نور نے مسکرا نے کا تکلف نہیں کیا تھا۔

"مائی سیلف ایمان جھانگیر۔۔ زید جھانگیر کی بہن۔۔"

ایمان نے شرار تا بہن جتا کر کہا نور کے چہرے پر نرمی اتری جو زید مسین اور ایمان نے گہری نظروں سے دیکھی۔

یہ آپ کے فیس پر زخم کیسے ہیں کیا بھائی نے کچھ کیا ہے۔۔ اگر کیا ہے تو بتائیں"

"میں دیکھ لوں گی انہیں۔۔"

وہ شاید اپنی اہمیت جتا رہی تھی زید کی زندگی میں نور کو ایسا ہی لگا۔

"نہیں چھوٹا سا اکیسیڈینٹ ہوا تھا بس"

اب کے وہ مدھم مدھم سا مسکرائی۔

"او۔۔ کرتی کیا ہیں ویسے؟"

اسنے اگلا سوال کیا۔

"کچھ نہیں ابھی آج ہی کچھ دیر پہلے آپکے بھائی نے کام پر رکھا ہے۔"

اسنے زید کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا زید کی نظریں بھی اسی پر تھیں ایمان کو غش

آنے لگے زید کی نظریں کسی لڑکی پر بار بار ٹھہرتے دیکھ۔۔

"آپکی شادی تو نہیں ہوئی نا۔۔؟"

ایمان کے سوال پر زید نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں۔۔"

نور نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کوئی منگنی شگنی یا محبت وغیرہ ہے کسی سے؟"

زید ایمان کو روکنے ہی والا تھا کہ وہ فوراً اس سے پوچھ گئی زید کی نظریں واپس نور پر گئیں اسکی سماعتیں نور کا جواب سننا چاہتی تھیں۔۔

URDUNovelians

"نہیں۔۔"

نور کے جواب پر جہاں ایمان نے گہری سانس لی وہیں زید کو بھی انجانی خوشی ہوئی۔

"اچھا۔۔"

"ایمان کھانا لگ گیا شاید۔"

زید نے مزید کچھ کہنے سے پہلے اسے ٹوک دیا۔ پھر نور کو دیکھے بنا ایمان کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے اٹھتا ڈائننگ روم میں چلا گیا۔

نور اسکی پشت کو دیکھتے مسکرائی۔ (گہری مسکراہٹ)

۔۔ نظریں پڑھنے کا ہنر صرف زید جھانگیر نہیں جانتا تھا اس ہنر میں وہ بھی ماہر تھی بلکہ زید جھانگیر سے زیادہ فن رکھتی تھی۔ وہ تو صرف پڑھنا جانتا تھا اسکی

طرح چھپانا نہیں جبھی تو وہ لمحوں میں آنکھوں کے ذریعے زید جھانگیر کو پڑھنے لگی تھی جس میں اسے اپنا آپ نظر آنے لگا محض دو دن۔۔

اسکی نظر مبین پر پڑی جو مشکوک نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ مبین کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر کمرے میں جانے لگی۔

"سر کا حکم ہے کھانا سب نے ساتھ کھانا ہے۔۔"

مبین نے پیچھے سے آواز لگائی۔ نور بنا پیچھے مڑے زیر لب پر مسکرائی اور مبین کے پیچھے خود بھی کھانے کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کھانے کے دوران صرف ایمان باتیں کر رہی تھی جسے سب دلچسپی سے سن رہے تھے۔

زید نے نامحسوس طریقے سے نور کو کھاتے ہوئے بھی دیکھا تھا وہ بہت نفاست سے مگر بہت تیزی سے کھانا کھاتی تھی۔

وہ متاثر ہوئے بنانا رہ سکا۔

"تم بتاؤ مبین کب شادی کر رہے ہو؟"

ایمان نے نوالہ منہ میں ڈالتے پوچھا۔ اپنی شادی کی بات سن کر اب اسے اپنے علاوہ باقی سب کی فکر ہو رہی تھی۔

اس سے پہلے مبین کوئی جواب دیتا نہ تھا چچ پر سب کے ہاتھ تھے ایمان ڈر سے زید کو دیکھنے لگی چچ ہاتھوں سے چھوٹ گیا جبکہ نور اگلے لمحے ہی باہر بھاگی اسکے ساتھ ہی مبین اور ایمن بھی۔

URDUNovelians

"بھائی۔۔"

ایمان بھی باہر جانے لگی جب زید نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بھائی کوئی لڑکی رورہی ہے باہر۔۔"

ایمان نے صدمے سے کہا۔

"تم مت جاؤ وہاں میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔"

زید نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اس سے کہنے لگا پریشانی اسکے چہرے سے عیاں تھی۔

"نہیں۔۔ مجھے دیکھنا ہے یہ کون رورہا ہے۔۔"

وہ پریشانی اور خوف سے بولی اس لڑکی کی آواز میں درد تھا۔

ایمان ریلیکس وہ لڑکی دماغی طور پر ٹھیک نہیں تمہیں نقصان پہنچائے گی ڈاکٹر "

" نے اس کے پاس جانے سے منع کیا ہے وہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔

زید نے پیار سے سمجھایا۔

"نور بھی تو گئی ہے۔۔"

ایمان نے ہاتھ کھینچنا چاہا جسے زید نے سختی سے پکڑتے اسے گھورا۔

"وہ اسکی کیئر ٹیکر ہے۔ فرینڈ ہے وہ دونوں۔۔"

URDUNovelians

"وہ لڑکی ہے کون۔؟۔"

ایمان نے ہار مانتے پوچھا۔

"مبین کی بیوی ہے۔۔"

زید نے گہری سانس لیتے کہا۔

"مبین کی بیوی؟ مبین شادی شدہ ہے۔۔؟"

لڑکی کی آواز آنا بند ہو چکی تھی جبکہ ایمان کی آنکھیں حیرت سے گنگ تھیں۔

"ہاں۔۔۔"

URDUNovelians

"کب۔۔"

پھر سوال کیا۔

ایمان حالات دیکھو اور اپنے سوال۔۔ یہ کوئی موقع ہے اتنے سوالات کا۔ ابھی "

"میرے ساتھ گھر چلو بعد میں سوال کرنا۔

زید سختی سے کہتا اسکے ہاتھ تھامتے باہر نکلا۔

وہ نہیں چاہتا تھا ایمان اس لڑکی کو دیکھ کر ہر اس ہو۔۔

"میں ایک بار دیکھ لوں اسے؟"

URDUNovelians "ایمان۔۔"

زید نے غصے سے پلٹتے اسے گھورا۔

"اچھا نہیں دیکھ رہی۔۔"

وہ فوراً بولی پھر زید کے ہمراہ گھر کے لیے نکل گئی۔

وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئے تو وہ بیڈ پر لیٹی بند آنکھوں سے روتے ہوئے چلا رہی تھی۔

وہ چلاتے ہوئے کیا کہہ رہی تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا سوائے اسکے "میں

"مر جاؤنگی۔۔" URDU Novelians

نور اور ایمن نے اسے سنبھالنا چاہا پر وہ بری طرح بے قابو ہو رہی تھی مبین نے آگے بڑھتے اسکے ہاتھوں اور پاؤں کو قابو میں کیا اور ایمن نے ڈاکٹر کا دیا انجکشن لگایا۔ وہ کچھ دیر پھڑ پھڑائی پھر اسکا جسم پر سکون ہو گیا اسکے ساکت ہونے پر مبین

پیچھے ہٹا جب نظر اسکے چہرے پر اٹکی اسکی بند آنکھوں سے ایک خون کا قطرہ آنسو کی شکل میں نکل کر بہہ گیا۔

مبین کے جسم میں خون کی روانی سست ہوئی ایمن اور نور بھی اسکے خون کے آنسو پر اٹک گئے تھے اب تک صرف اسکی مثال سنی تھی اور آج وہ اپنی آنکھوں سے خون کا آنسو دیکھ رہے تھے۔ مبین اگلے لمحے ہی وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ وہ دونوں وہیں بیٹھ گئیں۔ نور نے ایمن کو کمرے کا دروازہ بند کرنے کا کہا اور پھر اسے اس معصوم کے جسم سے قمیض سرکائی اسکے جسم کو دیکھتے سختی سے اپنے دانت ہونٹوں میں پیوست کیے وہ ضبط کرنے لگی ایمن کی حالت بھی اس سے جدا نا تھی یہ کس قسم کا تشدد تھا؟ یہ کیسی درندگی تھی؟ اگر بدلہ اس پولیس والے کی اولاد سے ہی لینا تھا تو اسے جان سے مار کر قصہ ختم کر دیتے یوں ہر پل موت سی ازیت کیوں دی تھی۔ نور نے روتی آنکھوں سے ڈاکٹر کی لگائی دوائی اسکے جسم سے صاف کر کے دوبارہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوسرا مرہم لگانے لگی ایمن بھی اسکے ساتھ تھی۔ اسکے بازوؤں پر جلے سگریٹ کے نشانوں پر وہ کانپتی انگلیوں سے مرہم

لگار ہی تھی۔ کمرے کے باہر لاؤنج میں بیٹھے مبین کی آنکھیں نم ہوئی تھیں صحیح
تھی وہ معصوم لڑکی جس نے چند پل ہوش میں صحیح پر اپنے گھر جانے سے انکار
کر دیا تھا اسکو وہاں کوئی نہیں سنبھال پاتا کیونکہ اس سے محبت کرنے والے اسکے
رشتے تو اسکی یہ حالت دیکھتے ہی مر جاتے۔

زید ایمان کو گھر چھوڑ کر واپس آیا تو مبین لاؤنج میں بیٹھا تھا۔

URDUNovelians

"سب خیریت ہے مبین۔۔"

مبین کے سامنے بیٹھے زید نے بند دروازے کو دیکھا۔

"اسے مروادیں سر۔۔"

وہ گزارش کر رہا تھا۔

"کس کو؟"

زید چونکا۔

پولیس والے کی بیٹی کو۔۔ وہ ویسے بھی مر چکی ہے۔ لیکن یہ زندگی اسکے لیے
"موت سے زیادہ ازیت ناک ہوگی۔۔"

زید نے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔

"سر کبھی خون کا آنسو نکلتے دیکھا ہے؟"

زید خاموش رہا۔

"وہ اندر خون کا آنسو روئی ہے۔۔"

کہتے ہوئے مبین کا ضبط جواب دے گیا اور لہجہ نرم ہو گیا۔ زید کوئی جواب دیے بنا
اپنے کمرے میں چلا گیا۔

گھر میں بالکل خاموشی رہی رات نوبے کے قریب وہ واپس نیچے آیا تو سب ایک
ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے۔۔

زید کو آتے دیکھ سب نے سلام کیا ٹیوی پر نیوز چل رہی تھی وہ جواب دیتا وہیں بیٹھ
گیا۔

آپ کو ایک اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں کہ بابر مشتاق کے قتل میں زید " جھانگیر کا ہاتھ بتایا جا رہا ہے خوفیہ زرائع سے پولیس کو معلوم ہوا ہے کہ جوڈرگس بابر مشتاق کی باڈی کے پاس سے ملی وہ کافی زیادہ تعداد میں کروڑوں کی مالیت کی تھی جس پر پولیس کو شبابہ ہے کہ ان سب میں زید جھانگیر انوالو ہے لیکن فحالی " کوئی ثبوت ناہونے کی بنیاد پر وہ کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔

زید نے تلخی سے مسکراتے چینل بدلا۔

ایک دو چینل پر فضول خبروں کے بعد اسکا ہاتھ ایک چینل پر رکا۔

مرحوم فہیم بلوچ کی جگہ مرحوم فہیم کی بیوی لیزا بلوچ نے سنبھال لی ہے انہوں نے فیصلہ دیا ہے کہ وہ عدت کے بعد باقاعدہ فلاحی کاموں کی شروعات کرینگے اپنے مرحوم شوہر کا نام روشن کرینگے اور بتادینگے انکو جو سمجھتے ہیں کہ وہ ڈرا دینگے

لیکن انکو اس بات کا احساس ہو گا کہ یہاں کھڑا ہونے والا ہر شخص اپنے ملک کے لیے جان قربان کر سکتا ہے پھر وہ لیزابلوچ ہی کیوں نا ہو۔۔

"بہت بھونکتے ہیں۔"

کوفت سے ٹیوی بند کرتے اسنے گہری سانس لی۔

نور اور ایمن تم دونوں اس بچی کے پاس ہی رہو گے مجھے نہیں معلوم کیسے پر اسکو "سنجھالو۔ اور نور جب تم یہاں ہو تمہیں بھی تمہاری محنت کی تنخواہ ملے گی۔۔

وہ کہہ گیا جبکہ اسکی بات نور کو کچھ خاص پسند نہیں آئی۔

مبین صبح نوبے تیار رہنا ہمیں ہسپتال جانا ہے ڈاکٹر حسن سے ملنے۔۔"

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب نور چونک کر اٹھی وہ لڑکی پینے سے بھیگی بیڈ شیٹ
مٹھی میں دبوچے رو رہی تھی۔

"گڑیا۔۔"

نور نے اسکے گال تھپتھپائے۔۔

URDUNovelians

"مجھے۔۔۔ جا۔۔ جانے دو۔۔"

اسکی سسکیاں بڑھنے لگی تو ایمن بھی چونک کر اٹھ بیٹھی۔

"کچھ۔۔ نہیں ہو رہا کڑیا کچھ بھی نہیں ہو رہا دیکھو ادھر۔"

نور نے محبت سے اسکا گال تھتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی یوں مستقل بے ہوش رکھنا بھی ٹھیک نہیں تھا اور وہ کب تک اسے یوں بے ہوش رکھتے کبھی نا کبھی تو اسے ہوش کی دنیا میں لوٹنا تھا۔

"مم۔۔ میں مبین کو بلاتی ہوں۔۔"

اس سے پہلے وہ ہوش میں آتی پھر بے قابو ہوتی ایمن کمرے سے باہر بھاگی نور نے اسے روکنا چاہا پر وہ باہر جا چکی تھی۔

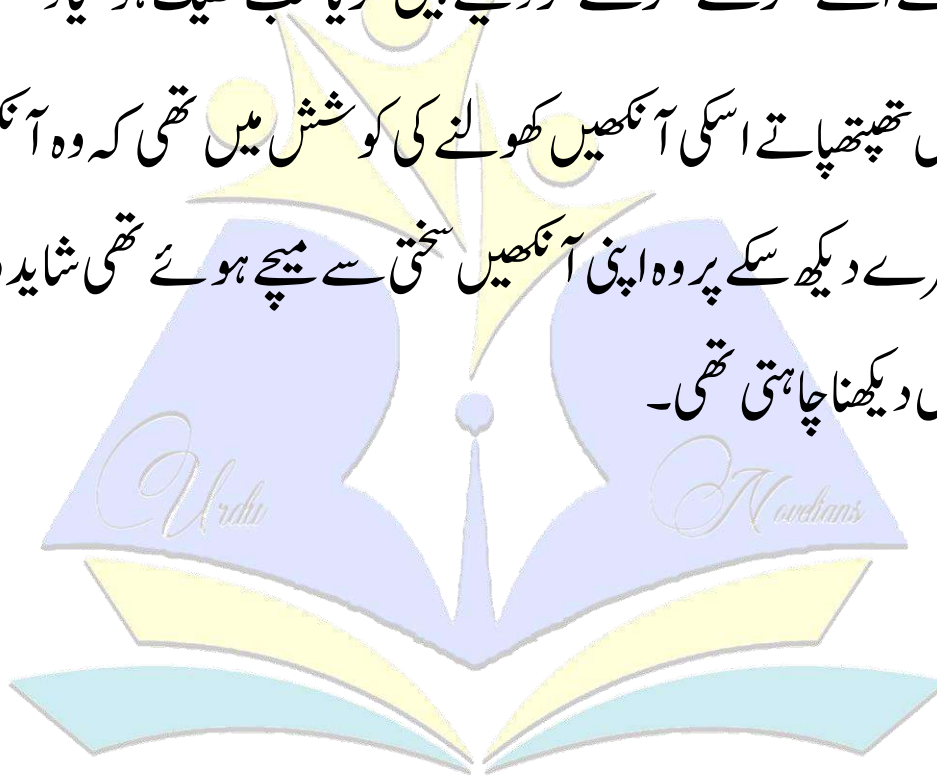
"مم۔۔ میرے بابا۔ تم۔۔ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے۔۔ چھوڑ۔۔ دور"

"رہو مجھ سے۔"

وہ اچانک چلائی تھی۔۔

"ہاں بابا نے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہیں گڑیا سب ٹھیک ہو گیا دیکھو۔"

نور اسکے گال تھپتھپاتے اسکی آنکھیں کھولنے کی کوشش میں تھی کہ وہ آنکھیں کھولے تو چہرے دیکھ سکے پر وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی شاید وہ سب پھر سے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔



"کیا ہوا؟"

مبین کمرے میں داخل ہوا تو سسکیوں نے استقبال کیا وہ بیڈ کے قریب آیا اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں خمار کی سرخی ایمن اسے نیند سے جگا کر آئی تھی۔

"سب ٹھیک ہے گڑیا آنکھیں کھولو۔۔"

نور نے اسکا پسینے سے شرابور چہرہ صاف کرتے اسکے کان کے قریب دھیمی سرگوشی کی۔

"میرے باب۔۔ اتمہار۔۔ے ٹکڑے۔۔ کر دین۔۔ گے"

وہ اٹک اٹک کر نفرت سے کہتی تھرتھرا رہی تھی۔

"بابا نے انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے میری جان۔"

اسکے بالوں میں سہلاتے کان کے قریب سرگوشی کرتے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

ایمن اسکی دوسری طرف بیٹھ کر اسکی ٹھنڈی ہتھیلی سہلانے لگی۔

"میرے بابا۔۔۔ ٹکڑے کر دیں گے۔۔۔ مہارے۔۔۔"

وہ دوبارہ وہی جملہ دہرانے لگی لیکن اب آواز دھیمی تھی۔ شاید پہلے بھی وہ یہی دھمکی دیتی رہی تھی اسے یقین تھا اسکے بابا اس کے ٹکڑے کر دیں گے شاید اسی ہمت پر وہ اب تک زندہ تھی۔

"میری جان بابا نے انکے ٹکڑے کر دیے۔۔۔"

نور بھی وہی سرگوشی اسکے کان میں بار بار کرتی اسکا سر سہلانے لگی۔

URDUNovelians

"ٹکڑے کر۔۔۔ دیے۔۔۔"

اس نے اپنی بالکل ہلکی سی آنکھیں کھول کر نور کو دیکھنا چاہا۔

"ہاں۔۔ کر دیے میری گڑیا۔۔"

نور نے اسکے ماتھے پر پیار کیا وہ نور کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن مستقل بند آنکھیں کھولنے پر ہلکی سی بھی روشنی وہ برداشت نہیں کر پار ہی تھی لیکن پھر بھی کوشش کر رہی تھی شاید پہچان گئی تھی کہ نرم لمس کسی غنڈے کا نہیں بلکہ کسی مہربان کا ہے۔

"م۔۔۔ اما"

اسنے توڑ کر پکارا۔ وہ تینوں چونکے۔۔ وہ عورت کی چھبی دیکھ نور کے وجود کو اپنی ماں سمجھ رہی تھی۔

"جی میری جان۔۔"

نور نے اسکا گال سہلاتے اپنے آنسو ضبط کیے۔۔

"ان۔۔ ہوں نے۔۔ آپ کی۔۔ گڑیا کو۔۔ نو۔۔ بچ لیا۔"

وہ چیخ چیخ کر رونے لگی تھی اپنے قریب ماں کے لمس کی تلاش پر وہ تڑپ پڑی تھی اور اسکا جملا وہاں کھڑے ہر نفوس کو تڑپا گیا تھا مبین نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ضبط کیا آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ چکی تھی۔

"میری جان"

نور نے اسے خود میں بھینچتے اسکا چہرہ سینے میں چھپا لیا۔ ایمن کی آنکھ سے بھی آنسو جھلک پڑے۔

"م۔۔ جھے مار دیں۔۔ بابا۔ مجھے۔۔ مار دیں۔۔"

URDU NOVELIANS

وہ بند آنکھوں سے التجا کرنے لگی۔ مبین کا ضبط جواب دینے لگا وہ سائیڈ ٹیبل سے سکون کا انجکشن لگانے لگا کہ نور کے اشارے پر رک گیا۔

"سب۔ ٹھیک ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔"

نور نرمی سے اسکے بال سہلانے لگی۔

"انہوں۔۔۔ نے نو۔۔۔ چ لیا۔۔۔ کاٹا۔۔۔ وہ۔۔۔ تین۔۔۔ تین۔۔۔ تھے۔۔۔"

نور نے بے ساختہ پھٹی آنکھوں سے ایمن اور مبین کو دیکھا ایمن نے منہ پر ہاتھ

URDUNovelians

جمالیے۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ ظالم۔۔۔ تھے۔۔۔ مرے۔۔۔ بابا۔۔۔ ان۔۔۔ کو ٹکڑے کر دیں گے۔۔۔"

وہ غنودگی میں جانے لگی تھی۔۔ لیکن ان تینوں کی نیندیں حرام کر گئی تھی۔

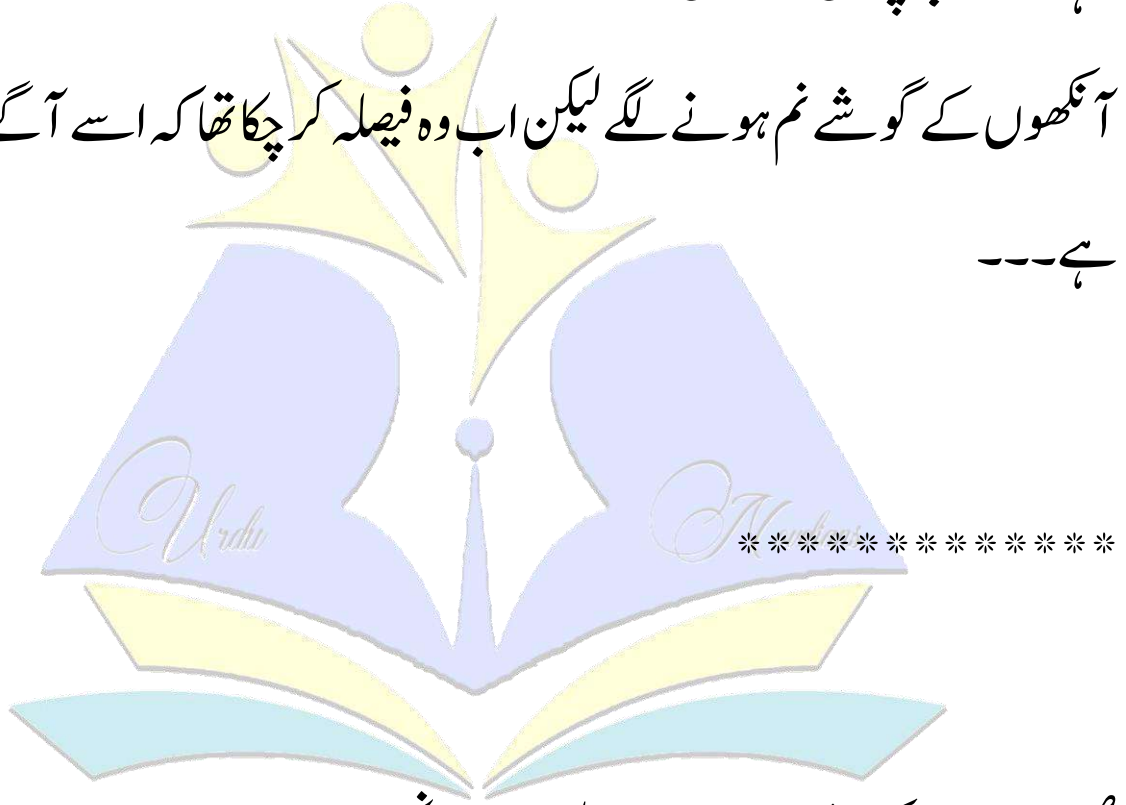
"میرے۔ بابا۔۔ ٹکڑ۔۔ ان۔ ان"

توڑ توڑ کر الفاظ کے ٹکڑے ادا کرتی وہ مکمل ہوش سے بے گانہ ہو گئی۔ مبین سے جب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ کمرے سے نکل گیا۔

باہر نکل کر سگریٹ سلگا کر لان میں آیا لیکن وہاں بھی گھٹن کا احساس کم نہ ہوا وہ سگریٹ کے گہرے کش لینے لگا لیکن جب اس سے بھی سکون حاصل نہ ہوا تو زمین پر پھینک کر بے دردی سے مسل دی۔

اس نے اپنا سر اور آنکھیں مسلیں۔ اسنے اس لڑکی کو اپنے گود میں اٹھایا تھا وہ بالکل نازک سی تھی گلاب جیسی مرجھائی ہوئی اتنی درندگی تو جانور بھی نہیں دکھاتے ہونگے جتنی انہوں نے دکھائی تھی۔ وہ بھی تو گندی غلط فیلڈ میں تھا لوگوں کو مارنا ٹارچر کرنا یہ سب اسکا کام بھی تھا لیکن اسنے تو کبھی ایسا کرنے کا سوچا تک نہ تھا نا وہ کر سکتا تھا۔

اس لڑکی کے جملے اسکی روح پر کوڑوں کی مانند لگ رہے تھے اسکا دل کیا اس
بد نصیب باپ کو جا کر اسکا حال سنا دے اور بتائے کہ وہ اب تک اسی یقین پر زندہ
ہے کہ اسکا باپ ان درندوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔
آنکھوں کے گوشے نم ہونے لگے لیکن اب وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا
ہے۔۔۔



صبح زید تیار ہو کر نیچے اتر اتو مبین پہلے سے لاؤنج میں موجود تھا۔

"السلام وعلیکم۔"

مبین آنکھیں موندے زید کی آمد سے انجان تھا زید کی سلام کی آواز پر سیدھا ہوا

-

"وعلیکم السلام۔ سوری سر مجھے آپ کے آنے کا علم نہیں ہوا۔"

مبین کھڑا ہوا وہ فریش ہونے کے باوجود فریش نہیں لگ رہا تھا اسکی سرخ آنکھیں
کل رات جاگے رہنے کی نوید سنارہی تھیں۔

"خیریت مبین طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔"

اپنی عادت کے برعکس وہ خود سے حال چال پوچھ رہا تھا۔

"جی سر۔۔"

"پھر آنکھیں لال کیوں ہو رہی ہیں؟"

اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے وہ ڈائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"نیند نا پوری ہونے کے باعث ہو رہی ہیں۔۔"

"رات وہ لڑکی کو ہوش آیا تھا"

ملازمہ کو ناشتہ لگانے کا کہہ کر اسے مبین کو ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا پہلے تو مبین چونکا

URDU Novelians

پر بیٹھ گیا۔

"جی آیا تھا۔۔"

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر کیسے قابو کیا انجکشن لگایا تھا؟"

زید اسکی رات جاگنے کی وجہ جان چکا تھا۔

"نہیں نور نے اسے ایسے سنبھال لیا تھا پیار سے۔۔"

مبین کے لہجے سے لگا جیسے وہ نور کا مشکور ہو۔۔

URDUNovelians

"صحیح۔۔"

زید نے مزید کوئی سوال نہیں کیا ملازمہ نے زید کے ساتھ مبین کا ناشتہ بھی لگایا
مبین بنا کسی سوال کے زید کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا۔ اگر اسکے لیے زید کے ساتھ
ناشتہ لگایا گیا تھا تو یقیناً یہ زید کے حکم پر ہی تھا۔

گاڑی ہسپتال کے پورچ میں رکی مبین زید کے ہمراہ سیکنڈ فلور کی جانب بڑھ گیا
حسن کے آفس میں داخل ہونے لگا کہ ایک نرس آگے بڑھی پر زید جھانگیر کو
پہچانتے فوراً پیچھے ہٹ گئی۔ وہ ڈاکٹر حسن کے کمرے میں داخل ہوا کمرہ خالی تھا وہ
دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر حسن آپ کے آفس میں زید جھانگیر آئے ہیں۔"

نرس نے فوراً اسے آگاہ کیا وہی

کسی مریض کا حال احوال دریافت کر رہا تھا کہ اسکی تکلیف میں کچھ کمی ہوئی یا نہیں
زید جھانگیر کا نام سنتے چونکا۔

"آپ انکا دیہان رکھیں میں آتا ہوں۔۔"

نرس کو ہدایت دیتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"اب کیوں یاد آگئی میری۔۔"

وہ سوچتے ہوئے آفس روم میں داخل ہوا۔

"السلام وعلیکم۔۔"

URDU NOVELIANS

ڈاکٹر حسن نے با آواز سلام کیا زید مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا زید کو کھڑے ہوتے
دیکھ مبین بھی کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھیں کیسے آنا ہوا۔"

ہاتھ ملانے کے بعد وہ اپنی کرسی پر بیٹھا اس بار اسکی گھبراہٹ پہلے کی بانسبت کم
تھی۔

"ضروری بات تھی تبھی آنا ہوا۔"

زید مسکرایا۔

URDUNovelians

"چائے یا کافی۔؟ مے بی کافی؟"

حسن نے اخلاقاً پوچھا۔

"کافی۔۔"

"اور آپ۔۔؟"

زید کے لئے جواب کے بعد اس نے مبین سے پوچھا مبین نے بھی کافی کہا۔
حسن ہاتھ آپس میں مسلتے مسکراتے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ زید اس کی حرکات
بغور دیکھتے سنجیدہ ہوا۔

"کچھ پریشان لگ رہے ہو کوئی پریشانی؟"

زید نے سنجیدگی سے پوچھا۔

سامنے بیٹھا شخص شاید ماہرِ نفسیات تھا۔ لیکن اب وہ کیسے بتاتا کہ زید جھانگیر کی موجودگی ہی اسکے لیے باعثِ پریشانی تھی اسکاوائٹ کالر جو روز روز زید جھانگیر کی موجودگی سے گندا ہو سکتا تھا۔

ہسپتال کے لوگوں نے اس دن بھی اس سے سوال کیے تھے کہ زید جھانگیر سے کیا تعلق ہے وہ خاص کر تم سے ملنے کیوں آیا تھا اس دن تو وہ جیسے تیسے ٹال گیا تھا لیکن اب کیا کرتا۔

زید جھانگیر کی آمد اسکے لیے بدنامی کا باعث تھی۔

"نہیں میں کیوں پریشان ہونگا۔ آپ بتائیں کیا ضروریات کرنی تھی۔"

حسن نے دونوں ہاتھوں کو مسلنا بند کیا اور باہم ملاتے ہوئے پوچھا۔

"ایمان کو تو آپ جانتے ہی ہیں۔"

زید نے بات کا آغاز کیا۔

جی جانتا ہوں۔۔ "(ایک نمبر کی جاہل)"

آدھی بات دل میں کہی۔

وہ چھوٹی ہے اور لاڈلی اسلیے لاؤ بالی ہے۔۔ بڑے ہونے کے بعد شادی کے بعد "لڑکیوں میں ٹھہراؤ آتا ہے۔۔"

وہ تمہید باندھ رہا تھا حسن کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس سے ایمان کے متعلق کیوں بات کر رہا ہے کیا وہ ایمان کی اس دن کی گئی بد تمیزی پر اب تک شرمندہ تھا؟ جو زید جھانگیر سوچ چکا تھا اسکا گمان دور دور تک حسن کو نہیں تھا۔

جی بالکل صحیح کہہ رہے ہیں اس عمر میں لڑکیاں ایسا کرتی ہے بلکہ ایمان تو بہت " معصوم ہے کچھ وقت گزرے گا تو اسکے اندر ٹھہراؤ آئیگا وہ سمجھدار ہو جائیگی۔۔
"ابھی تو نا سمجھ ہے بچی ہے۔۔

وہ دل پر بھاری پتھر رکھے تعریف کر گیا زید گہرا مسکرایا۔

میں اسکی شادی کے متعلق سوچ رہا تھا تا کہ اسکو آپکی طرح سمجھنے والا محبت اور " عزت کرنے والا بردبار انسان بطور ہمسفر مل جائے۔۔ ہر کوئی یہ بات نہیں سمجھتا " کہ لڑکیاں اس عمر میں ایسا کرتی ہیں۔۔

ایمان کے عیبوں کو خوبصورت کور میں لپیٹ کر اسنے حسن کے سامنے رکھا۔ حسن کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگیں اب اسے زید جھانگیر جیسے اثر و رسوخ والے انسان کی خود سے آمد کی وجہ سمجھ آرہی تھی یہ وہی والا پروٹو کول

اسے دیا جا رہا تھا جو بکرہ حلال کرنے سے پہلے اسے دیا جاتا ہے وہ تو مروت میں
اسکی بہن کو صحیح کہہ گیا تھا ورنہ ایک سو ایک برائیاں بیٹھے بیٹھے کر دیتا۔
اسکی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔ جب دروازے پر دستک دیتی نرس اندر آئی اور
کافی کی ٹرے رکھتی واپس چلی گئی۔

جی صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔ میں دیکھونگا میری نظر میں کوئی اچھا سلجھا ہوا رشتہ "
"ہو اتو آپکو ضرور انفارم کرونگا۔

نامحسوس طریقے سے اسنے اس رشتے سے انکار کی زید کی مسکراہٹ سمٹی۔ حسن
نے حلق تر کرنے کے لیے ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔

"اسکی ضرورت نہیں ڈاکٹر حسن میں لڑکا پسند کر چکا ہوں۔۔۔"

زید نے سنجیدگی سے کہا۔

اوہ اچھا بہت بہت مبارک ہو آپکو اللہ نصیب اچھے کرے ایمان کے میری

"بہنوں جیسی ہے میری دل سے دعا ہے وہ ہمیشہ شاد باد آباد رہے۔۔"

حسن سے بوکھلاہٹ پر قابو کرتے مصنوعی خوشی سے کہا۔

دل نے شدت سے دعا کی کہ زید اسکا نام نالے یا لینے والا ہو تو اسکی رائے سن کر

فیصلہ بدل لے اب وہ بہن سے زیادہ کیا کہہ سکتا تھا۔۔

اسلام میں صرف خونی اور دودھ شریک ہی بہن بھائی ہوتے ہیں باقی زبانی

"رشتوں کی اہمیت نہیں جس سے نکاح جائز ہو وہ بہن بھائی نہیں ہو سکتے۔"

سامنے والا بھی ڈھیٹ تھا حسن کی مسکراہٹ سمٹی۔۔ مبین نے مسکراہٹ روکے

کافی کاکپ لبوں سے لگایا۔ اب تو وہ بھی زید کے ارادے اور یہاں آنے کا مقصد

سمجھ چکا تھا۔

کل اسنے زید کی آنکھوں میں اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد خوف دیکھا تھا ایمان کے لیے۔

وہ لڑکی یاد آتے ہی اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"میں سمجھا نہیں۔۔"

خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے پوچھا دل میں تو آیا تھپڑ مار کر بولے۔۔ (اسلام میں اور بھی بہت کچھ ممنوع اور حرام ہے وہ بھی چھوڑ دو) پر ایسا کہنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

URDUNovelians

مطلب یہ کہ ڈاکٹر حسن تم مجھے بہت اچھے اور سلجھے ہوئے لگے اپنی ایمان کے لیے بالکل پرفیکٹ۔۔

URDU NOVELIANS

کہتے ہوئے اسنے گن نکال کر اس انداز میں ٹیبل پر رکھی کہ جیسے وہ ریلیکس ہو کر بیٹھنے کے لیے رکھ رہا ہے لیکن اسکا گن نکالنے کا مقصد اور اسکے پیچھے چھپی دھمکی وہ بخوبی سمجھا تھا اسکے ماتھے پر بل نمودار ہوا۔



"میرا رشتہ ہو چکا ہے۔۔"

تحمل سے کہا۔ زید کے ہونٹ مسکرائے۔

"پرسوں ختم بھی ہو گیا۔۔"

اسکی بات سنتے حسن کا منہ کھلا یعنی وہ اس پر اور اسکے گھر والوں کی نگرانی کروا چکا تھا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی میری جاسوسی کرواتے؟"

وہ دبے دبے غصے میں بولا۔

جاسوسی نہیں ڈاکٹر حسن اچھے لڑکے کو نظر میں رکھنا کوئی بری بات نہیں لازم "تھوڑی ہے لڑکی والوں کی طرف سے رشتہ آئے تو بے شرمی ہو۔"

زید بات کا رخ ہی موڑ گیا۔ حسن کی نظر اسکی گن پر گئی۔ دل میں آیا زید جھانگیر کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرے کہ یہ گن سامنے رکھ کر کون اپنی بہن کا رشتہ مانگتا ہے اسے مانگنا تو ہر گز نہیں کہتے۔

دراصل بات یہ ہے مسٹر زید کے وہ رشتہ امی کی پسند کا تھا مجھ سے ناراضگی کے " باعث انہوں نے انکار کیا ورنہ وہ لڑکی امی کو بہت پسند ہے مجھ سے راضی ہونگی تو " واپس ادھر ہی رشتہ کرینگے۔۔

مسکرا کر بہت سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کیے ساتھ اس وقت کو کو صاحب رشتے سے انکار کیا۔ کیا یہ مکافات عمل تھا اسنے فوراً دل میں توبہ کی۔

کسی بھی وجہ سے ہوا پر ختم تو ہو گیا۔ میں ایمان کے لیے تمہیں پسند کر چکا " ہوں۔۔

زید نے سکون سے مگر سنجیدگی سے کہا۔

"میں کوئی چیز تو نہیں جو آپ نے پسند کر لی تو آپ کو چاہیے؟"

غصے سے چبھا کر کہا۔

"یہ تو لڑکیوں کا جملہ ہے نامبین؟"

زید کے سوال پر مبین ہنسا جبکہ حسن کا چہرہ متغیر ہوا۔

"میری امی اس رشتے کے لیے قطعی راضی نہیں ہونگی۔۔"

وہ تو ابھی بھی راضی نہیں ہیں اچھی بات ہے جس بات پر وہ ناراض ہیں اس پر اور "اس پر ایک ساتھ راضی کر لینا۔"

حل حاضر تھا۔
URDU Novelians

"وہ اس رشتے پر کبھی رضامند نہیں ہونگی۔۔"

وہ جھنجھلایا۔

مجھے بس اس بات کی خوشی ہے کہ آپ راضی ہیں رہی امی کی فکر تو ایک دوپوتا"

"پوتی کے بعد راضی کے ساتھ دل و جان سے قبول بھی کرینگے۔۔

حسن اسکی باتیں سنتا سن ہوتا سرخ ہو گیا۔

اب وہ کیسے کہتا کہ وہ خود کسی طور ایمان سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔

پہلی اور سب سے بڑی وجہ کہ وہ زید جھانگیر کی بہن ہے۔

دوسری وجہ کہ وہ خود اس قابل نہیں۔

URDUNovelians

دیکھیں مسٹر زید جھانگیر میں اپنی امی کو ناراض نہیں کر سکتا میں آپکی بہن کے"

"لیے کوئی دوسرا مناسب رشتہ ڈھونڈ دوں۔۔۔

"میری بہن رشتوں کی محتاج نہیں۔"

سختی سے ٹوکا حسن فوراً چپ ہوا۔

(تو میرے پیچھے کیوں پڑ گئے۔۔)

زبان کی نوک پر اس نے یہ بات روک لی۔

حقیقت تو یہ تھی کہ وہ خود زید جھانگیر سے ڈرتا تھا۔

اس نے اس لمحے کو کو سا جب اس نے ایمان سے بحث کی کتنا اچھا ہوتا وہ اس پاگل لڑکی سے معافی مانگ کر بات ہی ختم کر دیتا۔

URDUNovelians

ڈاکٹر حسن اسے خود غرضی سمجھو یا اپنی بہن سے محبت لیکن میں تمہیں اس کے لیے " پسند کر چکا ہوں۔ تم اپنی امی کو کیسے مناتے ہوئے کیسے نہیں یہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔"

"

سیدھے ہو کر آگے جھکتے وہ سرد لہجے میں بولا حسن زید کو خاموشی سے دیکھے گیا۔

"ایمان سے شادی کے تمہیں بہت سے فائدے ہونگے اور انکار کے۔۔"

زید جملا ادھورا چھوڑ گیا اور اس ادھورے جملے کا مطلب کوئی بھی سمجھ سکتا تھا۔

حسن نے بے بسی سے لب بھینچے۔ بھلا یہ کونسا طریقہ تھارشتہ کرنے کا جب لڑکا ہی راضی نہیں تھا۔

"دیکھیں۔۔"

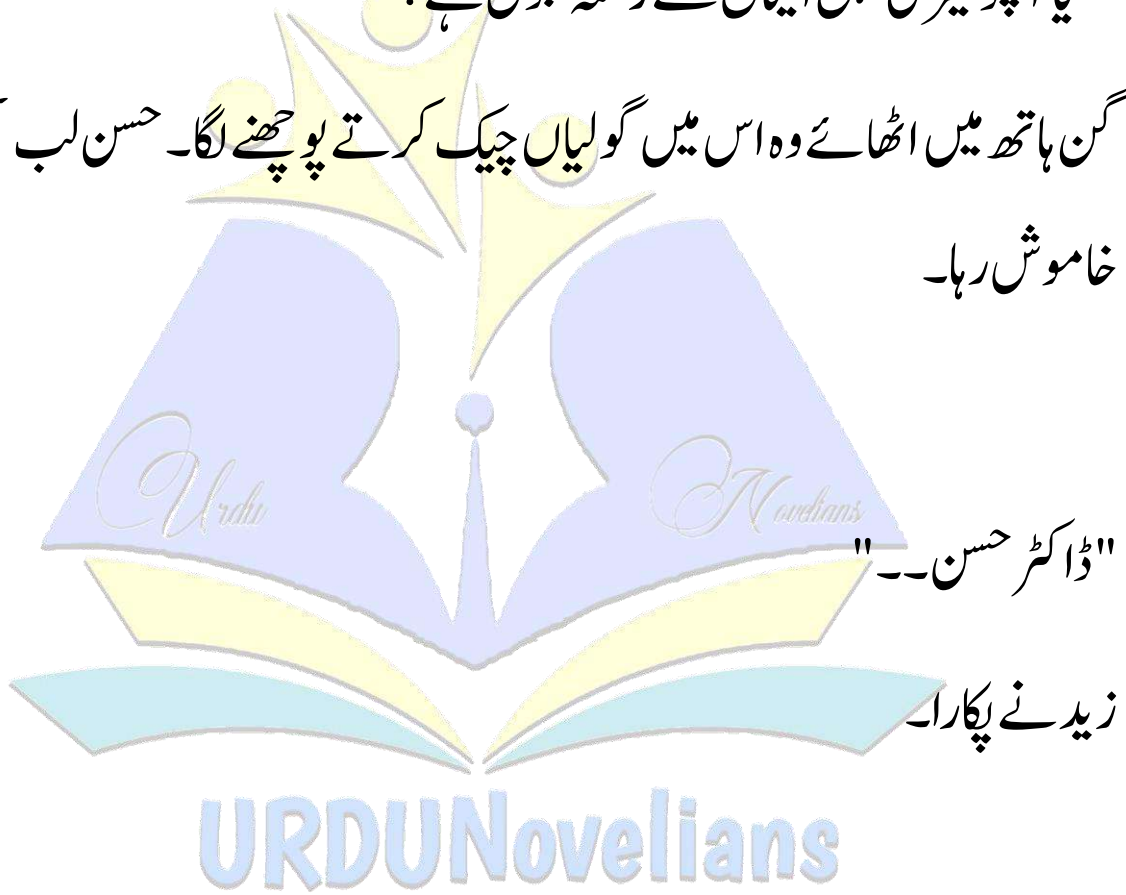
حسن نے بولنا چاہا جب زید نے بات کاٹ دی۔

"اتنا تو دیکھا ہے جی تو ایمان کے لیے تم پسند آئے ہو۔۔"

زید کے بھونڈے مزاق پر حسن کا خون جل کر خاک ہونے لگا۔

"کیا آپ کو میری بہن ایمان سے رشتہ قبول ہے؟"

گن ہاتھ میں اٹھائے وہ اس میں گولیاں چیک کرتے پوچھنے لگا۔ حسن لب بھینچے خاموش رہا۔



"ڈاکٹر حسن۔۔"

زید نے پکارا۔

"استخارہ کرونگا۔۔۔ پہلے۔۔"

بروقت یہی بہانہ سمجھ آیا۔

"ضرور۔۔ ویسے استخارہ میں ہاں ہی آئیگا کیونکہ میرا دل مطمئن ہے۔۔"

زید بھرپور مسکرایا۔

اور میرا دل چلا چلا کر کہہ رہا ہے تمہیں تمہاری بہن کے ساتھ پاگل خانے پھینک "

"دو۔۔"

سپات تاثرات سے زید کو دیکھتے دل میں سوچا۔

تمہارے پاس وقت ہے اپنی امی کو راضی کروا کر چاہو تو میں ان سے ہی رشتے کی "

"بات۔۔۔"

"نن۔۔ نہیں میں کر لوں گا۔۔"

حسن نے فوراً ٹوکا بہت اچھے سے دیکھا تھا اس نے زید کا رشتہ مانگنے کا طریقہ اگر ایسے ہی وہ اسکی ماں کے سامنے مانگتا تو۔۔؟

شادی جلدی کریں گے اسکے بعد تم اسپیشلائزیشن کے لیے باہر چلے جانا ساتھ ایمان " اور اپنی امی کو لے جانا۔ تمہارا وہاں سیٹ ہونے تک کا سارا خرچہ میں اٹھاؤں گا۔ حسن نے آپس میں ہاتھ مسلتے بے بسی سے زید کو دیکھا۔

"تم استخارہ کر لو اور امی سے بات۔۔ جب تک میں باقی چیزیں دیکھ لوں گا۔"

زید نے مسکرا کر کہا۔ ناچاہتے ہوئے بھی حسن کو اثبات میں سر ہلانا پڑا۔

"چلو پھر میں چلتا ہوں جلد ملینگے۔۔"

کھڑے ہوتے اسنے حسن سے ہاتھ ملایا اور مبین کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"زندگی میری ہے فیوچر پلاننگ یہ کر رہا ہے۔۔"

غصے سے پیرویت اٹھا کر دروازے کی جانب پھینکا۔ دروازہ کھول کر اندر آتی ڈاکٹر
رحمت ہلکی چیخ مارتی پیچھے ہوئیں اور حیرت سے حسن کو دیکھنے لگی وہ جتنا نرم اور
سلجھا ہوا تھا وہ اب اسکو اتنا ہی جاہل دیکھ کر حیران تھیں۔۔

URDU Novelians *****

"سراگر وہ انکار کرتا تو آپ کیا کرتے؟"

مبین نے اسکے ساتھ ہسپتال سے باہر نکلتے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔"

زید سکون سے کہتا مسکرایا۔

"پھر وہ گن۔۔؟"

مبین نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ تو بس ریلیکس ہونے کے لیے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔"

زید ہنستے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا مبین بھی مسکراتے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"وہ ڈر گیا تھا۔"

مبین کو حسن کی حالت یاد کرتے ہنسی آئی۔

"تمیز سے۔۔۔ بہنوئی ہے میرا ہونے والا۔"

زید نے سختی سے ٹوکا۔

"سوری سر۔۔۔ ویسے اگر وہ انکار کرتے تو آپ کیا کرتے۔۔۔"

مبین نے فوراً معذرت کی۔۔۔

URDUNovelians

"پھر کچھ اور سوچتے۔۔۔"

گاڑی ٹرن کرتے اسکے چہرے پر طمانیت بھری مسکراہٹ تھی۔

"مجھے آپ سے ایک اجازت لینی تھی"

مبین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بات کا آغاز کیا۔

بابر کے میجر فرحان اور دوست صابر کی معلومات نکلواتے وقت اور انکو اٹھواتے "وقت تو اجازت نہیں لی تھی۔"

زید کا لہجہ نارمل تھا لیکن مبین سکتے میں آگیا یہ کام تو اسنے بہت خاموشی سے کیا تھا پھر زید کو اسکی خبر کیسے ہوئی۔

URDUNovelians

میں بھروسہ کرنے کے معاملے میں بہت تیز تھا انسان ہوں مبین۔ شاید وجہ یہ ہے کہ میں اپنے وفادار بندوں کو کھونا نہیں چاہتا اسلیے غدار ہونے دیتا ہی نہیں۔"

مبین کے حیران چہرے کو دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔۔"

مبین شرمندہ ہوا۔

ابھی تم نے ایسا کچھ نہیں کیا جس پر سوری کرنا پڑے تم کیا کرتے ہو کیا نہیں "میری ذات کو فرق نہیں پڑتا لیکن اگر غداری کی تو سوری بولنے کی مہلت بھی "نہیں دوں گا۔"

اچانک اسکا لہجہ سرد ہوا اور انداز میں واضح دھمکی تھی۔

"سر میں غداری کرنے سے پہلے مرنا پسند کروں گا۔"

مبین نے یقین دلایا۔

"میں تم سے ایسی ہی وفاداری کی امید رکھتا ہوں۔"

لہجہ دوبارہ نرم ہوا۔

"آپ پوچھینگے نہیں کہ میں نے انہیں کیوں اٹھوایا؟"

مبین نے دل میں مچلتا سوال کیا۔

تمہیں کیا لگتا ہے مبین کے مجھے صرف تمہارے اٹھوانے کی خبر ملی ہوگی؟ یا میں "بیوقوف ہوں جو اسکے پیچھے کی وجہ نہیں سمجھ سکتا۔۔۔ مبین تم اس پولیس والے کی "بیٹی کے ساتھ ایمو شنلی ایچ ہو رہے ہو۔"

زید نے ایک نظر اسے دیکھتے گاڑی کی رفتار ہلکی کی۔

نہیں سر ایسا کچھ نہیں۔ لیکن مجھے ایسا لگتا ہے اگر میں اس لڑکی کے ساتھ ناہوا تو "بے سکونی کی موت مر جاؤنگا۔"

اسنے گہری سانس لی نظر کے سامنے مہر کارات کا تڑپنا گھوما۔ اسکی بے سکونی کی بات پر زید نے لب بھینچے وہ بھی تو بے سکونی کی موت مرتا آیا تھا۔

"مرضی تمہاری میں نہیں رو کوں گنا۔"

زید نے بات ختم کی اسکے جملے سے مبین کو اجازت بھی مل چکی تھی اب وہ اپنی کاروائی اطمینان سے شروع کر سکتا تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر گاڑی ایمان کے گھر کے سامنے رکی۔

"مبین۔۔"

مبین کو گاڑی سے اترتے دیکھ زید نے پکارا۔

"جی سر۔۔"

"وہ پولیس والے کی بیٹی تمہاری بیوی ہے۔۔"

زید نے سنجیدگی سے کہا۔

URDUNovelians

"نن۔۔ نہیں سر۔۔ میں تو اسے جانتا بھی نہیں۔"

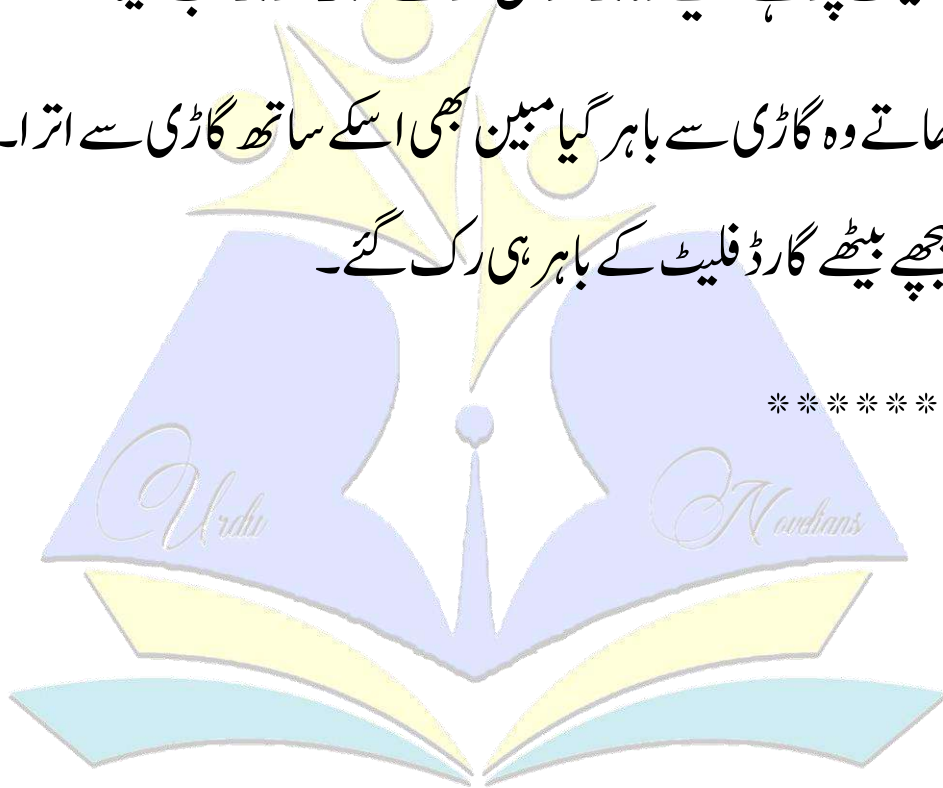
مبین نے گڑبڑاتے کہا۔

میں جانتا ہوں۔۔ میں نے ایمان سے یہ کہا ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے اور تھوڑی

"لیبنار مل اسٹیٹ پر ہے اسلیے وہ جو سوال کرے سمجھ کر جواب دینا۔

مبین کو سمجھاتے وہ گاڑی سے باہر گیا مبین بھی اسکے ساتھ گاڑی سے اتر۔۔

گاڑی کے پیچھے بیٹھے گارڈ فلیٹ کے باہر ہی رک گئے۔



"کون"

پہلی بیل پر ہی ایمان کی آواز آئی۔۔

"زید۔۔"

زید کی آواز پر اسنے جھٹ سے دروازہ کھولا۔

"بھائی۔۔"

وہ چہکتی ہوئی زید کے گلے لگ گئی جب نظر مبین پر پڑی۔

"یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔"

کمر پر ہاتھ رکھتے غصے سے پوچھا۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔"

زید نے ٹوکا۔

"کہاں کمی لگی تھی آپکو میری مخلص نیچر میں؟"

میں خاموشی سے نظریں جھکا گیا۔۔

بھائی کے لیے کام کرتے ہیں پر میں نے تو دل سے بھائی مانا تھا اتنی اہمیت بھی دی "
"تھی۔ اور آپ مجھ سے جھوٹ بولتے رہے شادی کر لی اور بتایا بھی نہیں۔۔

میں نے مسکراتے سر کھجایا۔

"سر سے ہاتھ ہٹائیں یہاں جوئیں مت گرائیں۔۔"

ایمان کی بات پر اسنے حیرت سے ایمان کو دیکھا۔

"ایمان۔۔ اندر آنے دوا سے۔۔"

زید نے ایمان کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ اندر کھینچا۔ مبین بھی اندر آیا اور دروازہ بند کر کے زید کے اشارے پر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"معاف نہیں کیا ہے میں نے آپ کو۔۔"

ایمان نے مبین کو گھورا۔

مس جھانگیر میری بیوی کی حالت آپ نے دیکھی تو ہے۔۔ اچانک نکاح ہوا میں " خود سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ان حالات میں یہ کوئی خوشی کی بات تو نہیں جو آپ کو بتا کر پریشان کرتا میں نے سوچا جب وہ ٹھیک ہو جائیگی تب بتاؤنگا زید سر نے " بھی یہی کہا تھا۔

مبین کو جھوٹ بولتے عجیب لگا اپنے ساتھ مہر کا نام جڑتا اسے برانا لگا ہی حقارت یا وہ
اسے کمتر لگی لیکن پہلی بار اپنے ساتھ کسی لڑکی کا نام جوڑنا بہت عجیب تھا اسکے
لیے۔۔

"ہیں؟"

زید کی طرف مڑتے اسنے سوالیہ دیکھا اسکے ہیں پر زید نے مسکراتے اثبات میں سر
ہلایا۔

"اچھا نام کیا ہے ویسے بھابھی کا۔۔"

وہ صوفے پر بیٹھتے پوچھنے لگی۔

"مہر۔۔"

اسنے اس دل بابر کے منہ سے یہی نام سنا تھا۔

"اوہ یہ سب کیسے ہوا مطلب اسکی یہ حالت؟"

ایمان نے افسوس سے پوچھا۔



"چھوڑو ایمان کیا باتیں لے کر بیٹھی ہو اسے تکلیف ہوگی۔۔"

زید نے ٹوکا جبکہ ایمان کے سوال پر اسے مہر کا وہ جملہ یاد آیا جس میں وہ نور کو ان وحشیوں کی تعداد بتا رہی تھی۔

URDUNovelians

"اوہ سوری"

مبین کی بدلی رنگت دیکھ اسے احساس ہوا۔

یہ کیا ہلیہ بنائے رکھتی ہو؟ میری تو خواہش رہ گئی ہے کہ میں کبھی تمہیں صاف "ستھری حالت میں دیکھوں۔"

زید نے اسکے ہلیے پر چوٹ کی۔

جامنی لانگ ٹی شرٹ پر لان کی شلوار بال پونی کی شکل میں الجھے ہوئے ایک پر میک اپ دوسری سادی۔۔ زید کو کبھی کبھی یقین کرنا مشکل ہوتا تھا کہ وہ واقعی اسکی بہن ہے وہ تو اتنی نفیس طبیعت کا انسان تھا صفائی پسند اور اسکے ماں باپ بھی ایسے ہی تھے پھر وہ کیوں ایسی تھی۔

URDUNovelians

"اوہ۔۔ مائی گاڈ۔ میں آئی میک اپ ٹرای کر رہی تھی۔"

اپنی ایک آنکھ پر ہاتھ رکھتے وہ یاد آنے پر چیختی اندر بھاگی۔

"سوری ڈاکٹر حسن۔"

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں مسلتے وہ بڑبڑایا۔

پانچ منٹ بعد ایمان باہر آئی تو سدھری ہوئی حالت میں تھی۔ شلووار کے ساتھ کی قمیض پہنتے الجھی پونی پر ڈوپٹہ ڈال کر چھپا لیا تھا۔

ایسے مت دیکھیں میں صاف ستھری تیار ہی رہتی ہوں پونی میں پوچھ لیں جا کر "کسی سے بھی۔"

زید کی نظریں خود پر دیکھتے جتایا۔ جبکہ مبین نظریں جھکائے مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔

URDUNovelians

یونی والوں کے نصیب میں ہی ہو گا تمہیں اچھی حالت میں دیکھنا میں تو اسی "بد نصیبی میں مر جاؤنگا۔"

سر جھٹکا۔

"اللہ ناکرے۔۔۔۔۔ ویسے وہ نرس بہت صاف ستھری تھی۔۔"

ایمان نے شرارت سے کہا زید الجھا۔

"کون نرس۔۔؟"

"مبین بھابھی (مہر) کی دیکھ بھال کے لیے جو آئی ہے نور۔۔"

ایمان نے مسکراہٹ رو کی مبین ہونٹوں پر ہاتھ جما گیا۔

جبکہ زید کی آنکھوں میں نور کا چہرہ گھوم گیا۔ آج صبح وہ اسے نہیں دیکھ سکا تھا پر صبح

سے اب تک اسے کئی بار نور کو دیکھنے کی طلب ہوئی تھی وہ خود اپنی اس کیفیت پر

جھنجھلایا ہوا تھا۔۔

"نور زید جھانگیر۔۔ ہم نام سوٹ کر رہا ہے۔۔"

ایمان نے اسے گم صم دیکھ کان کے قریب جھکتے شرار تاسر گوشہ میں کہا۔

"ایمان۔۔"

زید نے غصے سے پکارا۔

"میں نے تو صرف مشورہ دیا ہے باقی آپ کی مرضی۔۔"

URDUNovelians

وہ فوراً کندھے اچکاتے پیچھے ہوئی۔

"ویسے یہ اچانک سر پرانز کیسے دیا؟"

انکی اچانک آمد کی وجہ پوچھی۔

"سرپرست دینا تھا ایک اسلیے۔"

زید مسکرایا۔

"کیا؟"

ایمان کی آنکھیں چمکیں۔

"تمہارے رشتے کی بات کر کے آرہا ہوں۔"

"سچی؟"

وہ خوشی سے قریب ہوتی اسکا ہاتھ تھام گئی۔

"ہاں۔۔"

"تصویر دکھائیں۔۔"

ہلکا سا شرماتے فرمائش کی زید ہنسا۔

نہیں۔ سیدھا ملاقات کرواؤنگا ابھی صرف بات کی ہے پہلے فائل ہو جائے"

پھر۔۔ لیکن اپنا وعدہ یاد ہے نا میں نے جس کو بھی پسند کیا ہے تم منع نہیں

"کرو گی۔۔" URDU Novelians

زید نے یاد دلایا۔

"بالکل بھی نہیں کرونگی۔"

شادی ہو رہی تھی اسکے لیے اتنا ہی بہت تھا لڑکا کوئی بھی ہو اس سے فرق نہیں پڑتا
تھا بس اسکی ڈیمانڈ کا ہو۔



"اچھا سنیں ہینڈ سم تو ہے نا؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں بہت۔"

سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔
URDUNovelians

"گورا بھی ہے؟"

ایک اور سوال۔

"ہاں۔۔"

اب کے زید نے اسکی بے عقلی پر ماتم کیا جو زندگی گزارنے کے لیے ان چیزوں کو ضروری سمجھتی تھی۔

"شکر"

ہاتھ اوپر اٹھاتے اسنے شکر ادا کیا مبین کے لیے مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔

URDUNovelians

"اچھا ڈیرنگ بھی ہے نا؟ ڈرپوک ٹائپ تو نہیں ہے؟"

اچانک یاد آنے پر پوچھا۔ زید نے بے اختیار مبین کو دیکھا۔

مبین منہ پر ہاتھ رکھتے قہقہہ روک گیا جبکہ ان دونوں کو ایسے دیکھتی ایمان پریشان ہوئی۔

"بھائی۔۔"

ایمان نے اسے ہلایا۔ درحقیقت اسکے دماغ میں زید جھانگیر کا سانچہ بیٹھا تھا وہ اپنے لیے زید جھانگیر جیسا ہی کوئی انسان بطور ہمسفر چاہتی تھی۔

"بہت بہادر ہے۔۔ ڈیرنگ بھی ہے۔۔"

زید نے مسکراتے یقین دلایا۔

"پھر آپ لوگ ہنسے کیوں؟"

ایمان نے مشکوک نظروں سے پوچھا۔

"ایسے ہی۔۔ تمہارے سوالات پر۔۔ اگر لڑکا گورانا ہوا تو شادی نہیں کرو گی؟"

زید نے دلچسپی سے پوچھا۔

"کر لوں گی۔۔ میں بھی تو کالی ہی ہوں۔۔"

ایمان نے شانے اچکائے۔

"کالی نہیں ہو بہت پیاری ہو۔۔"

زید نے اسکے سر پر ہلکا سا ہاتھ مارا۔

"اور اگر ڈیرنگ نا ہو تو؟"

زید نے دوبارہ سوال کیا۔

"تو کبھی بھی نہیں کرونگی۔۔"

سختی سے کہا۔

URDUNovelians

"کیوں؟"

اسکی منطقیں زید کی سمجھ سے پرے تھیں۔

میں اپنے لیے ایسا لڑکا چاہتی ہوں جو میرے ساتھ چلے تو کوئی دوسرا لڑکا مجھے آنکھ " اٹھا کر دیکھنے سے ڈرے۔ گن کے بنا بھی جس کا بھرم ہو۔ لوگوں کی مار کٹائی کرنا جانتا ہو تاکہ کبھی لڑائی ہو تو پیٹ کر نا آئے۔ کبھی مجھے غنڈے چھیڑیں تو وہ انکا وہ حال کرے کے کسی کو دوبارہ چھیڑنے کے قابل نہ رہے۔

میری بد تمیزیوں کو برداشت کرے جب مجھ پر غصہ آئے تو مجھے ڈانٹے یا چلائے نہیں بلکہ خاموش ہو کر ناراض ہو جائے پھر منائے بھی خود۔۔۔
زید اسکی خواہشات پر متبسم ہوا۔

URDUNovelians

مجھ سے کچھ منوانا ہو تو مجھ پر سختی نا کرے بلکہ بچوں کی طرح سمجھائے خود جو " کھائے وہ مجھے کھلائے خود جیسا پہنے ویسا مجھے پہنائے میری عزت کرے اور خود

URDU NOVELIANS

سے جڑے رشتوں سے میری عزت کروائے۔ مجھ سے محبت کرے اور مجھے خود
"سے محبت کرنے پر مجبور کر دے۔"

وہ بول کر خاموشی سے زید کو دیکھنے لگی۔ اسکی باتیں زید کو بے باک نہیں لگیں بلکہ
بہت معصوم لگیں۔

"کوئی فلم دیکھی ہے؟"

زید نے مسکراہٹ دباتے رازداری سے پوچھا۔

"نہیں۔۔"

URDUNovelians

ایمان نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر ہیر و چاہیے؟"

وہ اس پر خفیف سا طنز کر رہا تھا کیونکہ جو خوبیاں اس نے بتائیں تھیں وہ ہیر و کی ہی تھیں۔

"نہیں۔۔ زید جھانگیر جیسا چاہیے۔۔"

وہ مسکرا کر زید کو دیکھتے ہوئے بولی زید کی مسکراہٹ بے اختیار سمٹ گئی۔
وہ اسے اسکی غنڈہ گردی یا شخصیت کے روعب یا مشہور اور اثر و رسوخ والی ہستی کی وجہ سے آئیڈیالائز نہیں کرتی تھی بلکہ وہ زید کی ان خوبیوں کی وجہ سے اسکے جیسا انسان چاہتی تھی جو واقعی کسی ہیر و کی تھی بھلا اس نے کہاں زید جھانگیر کا دوسرا رخ دیکھا تھا زید تو اسکے ساتھ بالکل ویسے ہی رہتا تھا جو اس نے بتایا۔ آج اپنا کردار اسکی نظروں میں اتنا صاف اور خوبصورت دیکھ اسکا دم ہمکنے لگا تھا جھانگیر صاحب کی آغوش کے لیے۔۔

"کیا ہوا؟"

ایمان نے اسے یوں سن دیکھتے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"کچھ نہیں۔۔ انشاء اللہ اس سے بھی بہترین معاملہ ہو گا۔"

اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا وہ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہیں؟"

ایمان نا سمجھی سے کھڑی ہوئی اسکا اچانک بدلتا انداز ایمان کو الجھا گیا۔

"گھر جا رہا ہوں ضروری کام ہے۔"

ایمان کو خود سے لگاتے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساتھ کھانا نہیں کھائینگے؟"

"زید: "نہیں بعد میں۔۔"

"میں بھی ساتھ چلوں۔۔"

ایمان چہکی۔

URDUNovelians

"نہیں۔۔"

زید نے فوراً منع کیا۔

"اچھا میں سوچ رہی تھی نور سے مل لوں گی۔۔"

زید کو دیکھتے شرارت سے مصنوعی افسردگی سے کہا۔

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا۔۔"

ایمان کے سر پر پیار کرتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پلٹتے آنکھیں مسکرائیں۔
اپنی آنکھوں پر گلاس لگاتے وہ دروازہ بند کرتے باہر نکل گیا۔

URDU Novelians

پورے راستے گاڑی میں خاموشی رہی ناوہ کچھ بولانا مبین۔ دونوں کی سوچ ہی الگ الگ راہوں کی مسافر بنی ہوئی تھی۔

زید نور کو سوچ رہا تھا اور مبین مہر کو محبت جیسے جذبے سے فلحال دونوں ہی دور تھے۔ نور میں زید کو ایک خاص قسم کی کشش اور کھینچاؤ محسوس ہو رہا تھا وہ ایک مشکل اور دلچسپ پہلی لگ رہی تھی۔ وہیں مبین مہر کے مجرموں کو نوچ لینا چاہتا تھا یہ خاص انتقام کا جذبہ صرف مہر کے لیے نہیں تھا بلکہ اسکی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ تب بھی ایسے ہی بے چین ہوتا اسے حیرت تھی کہ زید کیسے بے چین نا ہوا تھا جبکہ اسکے پاس ایک اسی لڑکی کے جیسی بہن بھی تھی نجانے کیا وجہ تھی لیکن اسے زید کی بے نیازی چبھی تھی۔

گاڑی پورچ میں رکی مبین اور زید باہر نکلے زید سے دو قدم پیچھے چلتا مبین لاؤنج میں داخل ہوا سامنے صوفے پر ہی ایمن اور نور بیٹھے تھے۔

زید کے آنے پر ایمن فوراً ادب سے کھڑی ہوئی جبکہ نور ویسے ہی بیٹھی تھی ایمن نے اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا پر وہ انجان بنتی نظر انداز کر گئی۔

"تم کیوں نہیں کھڑی ہوئی؟"

صوفیہ پر بیٹھتے زید نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیونکہ میں آپ کی ملازم نہیں۔۔"

سادگی سے کہتی وہ زید کو لاجواب کر گئی۔ ایمن نے اپنا سر تھاما۔ جبکہ زید نے

اثبات میں سر ہلایا وہ صحیح تھی۔۔

"لیکن میں تمہیں پیسے دوں گا جب تک تم یہاں ہو۔۔"

جتایا۔

میں پھر بھی آپکی ملازم نہیں میں اس لڑکی کی دیکھ بال کے آپ سے پیسے لوں گی"
"ناکہ آپکی غلامی کے۔۔"

مبین نے تنے جڑے مزید بھیجے یہ لڑکی اسے پہلے روز سے ناپسند تھی۔ جبکہ زید
بغور اسے دیکھنے لگا پھر کچھ جھکتے گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائیں۔

"ایک سوال پوچھوں۔"

زید نے سر دلچے میں پوچھا۔
URDU Novelians

"جی۔"

نور نظریں جھکا گئی۔

ایک لڑکی جو شروع میں بہت سہمی ہوئی سی ہو ایک ظالم انسان نے بے بنیاد اسکا "ناخن اکھاڑ دیا ہو تو وہ لڑکی کا ڈر بڑھے گا یا وہ ایسی ہو جائیگی کے اس ظالم انسان کی "آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چیلنج کرے۔؟

نور لب بھیچے اسے دیکھے گئی۔

"عموماً بڑھ جاتا ہے۔۔"

سچائی سے جواب دیا۔
URDU Novelians

پھر تمہاری یہ خود اعتمادی نڈر انداز بے خوفی اسے میں کیا سمجھوں؟ کیا تم وہ نہیں "

"ہو جو کہہ رہی ہو۔۔"

نور کو امید نہیں تھی کہ وہ اس سے اس طرح کا سوال کرے گا۔

انسانوں کی نفسیات کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔۔ کسی چیز کا ڈر انسان کو تب تک رہتا ہے جب تک وہ سہہ نالے بات وہی ہے جب تک ڈراؤ گے ڈر باقی رہے۔۔

"ایک ناخن اکھڑ گیا تجربہ ہو گیا اب ڈر نہیں۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی زید نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

بالکل بے بنیاد بات ہے افسوس تم جواب بنانے میں بہت کمزور ہو اور اب جواب دیتے یہ بات زہن میں رکھنا کہ تمہارے سامنے زید جھانگیر بیٹھا ہے مجھے جہاں یقین ہوا کہ تم کسی کھیل کا مہر اہو انجام اچھا نہیں ہو گا۔

"تمہاری دی گئی دلیل بے تکی اور عجیب ہے

ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتا وہ صوفے سے پشت لگائے نور کو دیکھنے لگا۔

"جب میں ہی عجیب لگتی ہوں تو میری باتیں بھی آپکو عجیب لگینگی۔۔"

وہ بھی مسکرائی۔

"تمہیں کس نے بولا تم مجھے عجیب لگتی ہو۔۔"

سگریٹ جلاتے دلچسپی سے پوچھا۔

"آپکی نظروں نے"

اسکے جواب پر زید نے سگریٹ منہ سے نکالتے چونک کر اسے دیکھا کیا وہ بھی

آنکھیں پڑھنے کا ہنر جانتی تھی؟

"اور کیا کیا پڑھا تم نے میری آنکھوں میں۔۔"

سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا آپکو ڈر ہے کہ میں کچھ اور ناپڑھ لوں؟"

وہ زید کو لا جواب کر گئی۔

زید کو یوں لگا وہ طنزیہ مسکرائی ہے۔ اس سے پہلے وہ کچھ جواب دیتا انکی توجہ نور کے پیچھے کمرے کے دروازے پر گئی۔ جہاں ساکت کھڑی مہر دروازے کا سہارا لیے کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں نفرت خوف درد و حسرت کیا کچھ نہیں تھا۔ مبین ایمن اور زید اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ تینوں بھی مہر کی طرح ساکت بیٹھے تھے یا شاید اس کے ردِ عمل کا انتظار کر رہے تھے۔

نور نے بھی انکی نظروں کا تعین کرتے پلٹ کر دیکھا اور مہر کو دروازے پر کھڑا دیکھ چونکی اگلے لمحے ہی مہر نے اندر ہوتے دروازہ بند کر دیا۔ وہ سب ہوش میں

آتے دروازے کی سمت بھاگے اور یہ دیکھ شدید جھٹکا لگا کہ وہ اندر سے دروازہ
لاک کر چکی تھی۔ ایمن چابی کا گچھا لینے بھاگی واپس آکر دروازہ کھولا تو وہ سائیڈ ٹیبل
کاشیشہ فرش پر توڑے اسکے ٹکڑے سے اپنا ہاتھ کاٹ رہی تھی اسنے اپنے زندہ بچ
جانے کے خوف سے بہت تیزی سے یہ عمل کیا تھا۔ سب سے پہلے زید اس تک
پہنچا اسکے ہاتھ سے کانچ لے کر پھینکتے اسکی کلائی پر سختی سے اپنا ہاتھ جمایا تاکہ کلائی
سے بہتا خون رک سکے اسے سہارا دیتے بیڈ پر بٹھایا تو وہ جو پہلے سے نڈھال تھی
خون بہنے کے باعث ہوش کھوتے بیڈ پر لڑھک گئی۔ مبین ڈاکٹر کو بلانے لگا۔۔
نور اور ایمن مل کر اسکے ہاتھ سے خون روکتے پٹی باندھنے لگے۔

URDUNovelians

ڈاکٹر اسکے ہاتھ پر صحیح سے پٹی باندھ رہی تھیں جب وہ واپس ہوش کی دنیا میں لوٹی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولتے ڈاکٹر کو دیکھا جو اسے دیکھتیں نرمی سے مسکرائی اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا پر زیادہ زور نا لگا سکی۔ اسکی آنکھوں سے آنسو نکلتے گالوں سے بہنے لگے وہ بے آواز شدت سے رونے لگی ڈاکٹر پریشان ہوتی اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

"سب ٹھیک ہے۔۔ اب کچھ نہیں ہوگا۔ سب ٹھیک ہے۔۔"

وہ نرمی سے اسے پچکار رہی تھیں۔ وہ چاروں خاموشی سے بیڈ کے قریب کھڑے تھے جبکہ مہربند آنکھوں سے سرائیں بائیں کرتی پٹخ رہی تھی۔

URDUNovelians

"مجھے۔۔ مرنے دے۔۔۔"

وہ آنکھیں کھولتی انہیں تکلیف سے بولی۔

"ایسے نہیں کہتے سب ٹھیک ہو گیا ہے تم سیف ہو۔۔"

ڈاکٹر نے پیار سے سمجھایا۔

اب ٹھیک۔۔۔ ہونے۔۔ کو کچھ نہیں بچا۔۔ خدا کے۔۔ لیے زہ۔۔ زہر کا"
"انجک۔۔ شن لگا دیں۔۔"

وہ اب بلند آواز سے رورہی تھی کمرے میں صرف اسکے رونے کی آواز گونج رہی
تھی۔

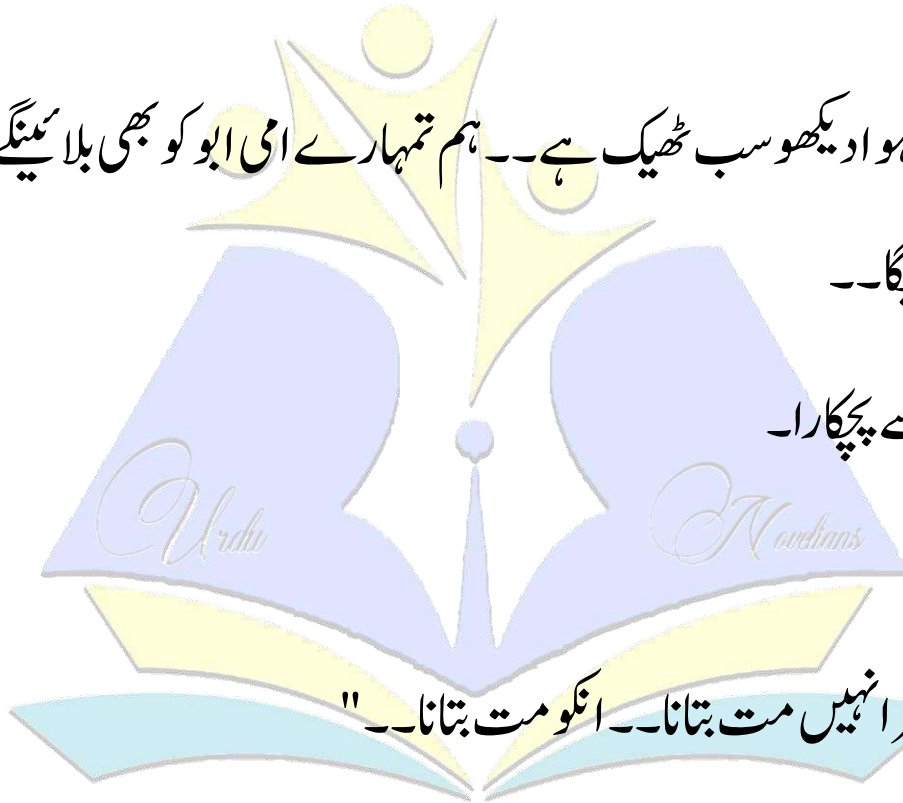
"ایسا نہیں کہتے اب تمہیں کوئی کچھ نہیں کرے گا۔۔"

"مجھے۔۔۔ مار دیں۔۔"

وہ روتے ہوئے چلائی نور فور اسکے سرہانے آئی اسکے بال کل رات کی طرح
سہلانے کے لیے جیسے ہی سر میں ہاتھ ڈالا وہ بری طرح چیختی دور کر گئی۔

کچھ بھی نہیں ہوا دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔ ہم تمہارے امی ابو کو بھی بلائینگے سب "
"ٹھیک ہو جائیگا۔۔

نور نے پیار سے پچکارا۔



"نہ۔۔ یں پلیز انہیں مت بتانا۔۔ انکو مت بتانا۔۔"

وہ روتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب ڈاکٹر نے اسے واپس لٹانا چاہا پر اسکی
مستقل اٹھنے کی کوشش کو دیکھتے اسے بٹھایا۔

"کیوں نہیں بتائیں تمہاری امی آئینگی تمہیں پیار کرینگی تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔"

نور کو اس پر رحم آیا۔

"نن۔۔ نہیں پلیز۔۔ انکو مت بتانا۔۔"

وحشت زدہ سی خوف سے ہلکی آواز میں بولی۔۔ زید اسکو بغور دیکھنے لگا اس دن بھی
اسنے منع کر دیا تھا۔۔

"کیوں؟"

نور نے اسکے چہرے سے پسینہ صاف کرتے پریشانی سے پوچھا۔

URDUNovelians

"وہ۔۔۔ مر جائینگے۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ روپڑی وہاں کھڑے سب ایک بار پھر سکتے میں آگئے۔۔

وہ مجھے اس۔۔۔ حال۔۔۔ ت میں دیکھتے۔۔۔ مر جائینگے۔۔۔ میرے۔۔۔"

"پاپا نہیں۔۔۔ برداشت کر۔۔۔ پائینگے۔۔۔"

نور کے گلے لگانے سے وہ شدت سے روتی کہنے لگی۔ ڈاکٹر کی آنکھیں نم ہوئیں وہ چھوٹی سی لڑکی واقعی بہادر تھی جو اس حال میں بھی اسکے حواس اتنے کام کر رہے تھے کہ وہ اپنے ماں باپ کا سوچ رہی تھی۔۔۔

"نہیں بتا رہے انکو۔۔۔ ریلیکس۔۔۔"

نور نے زید کو دیکھتے اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر نے اسکی سسکیوں کی آواز دھیمی دیکھتے خاموشی سے انجکشن اسکے بازو پر لگا دیا کچھ ہی دیر میں مہر کا وجود ڈھیلا ہو گیا۔ نور نے اسے بیڈ پر لٹاتے اس پر چادر درست کی اور سب کمرے سے باہر نکل آئے۔۔۔

اس لڑکی کی حالت خراب ہے بہت اگر ایسے ہی رہا تو اسکا زہنی توازن بھی بگڑ سکتا " ہے۔۔

ڈکٹر نے پریشانی سے بتایا۔

"تو علاج کریں آپ؟"

"اسکو ہسپتال میں بھرتی کروانا زیادہ بہتر ہے وہاں پر اپر علاج ہو سکے گا۔"

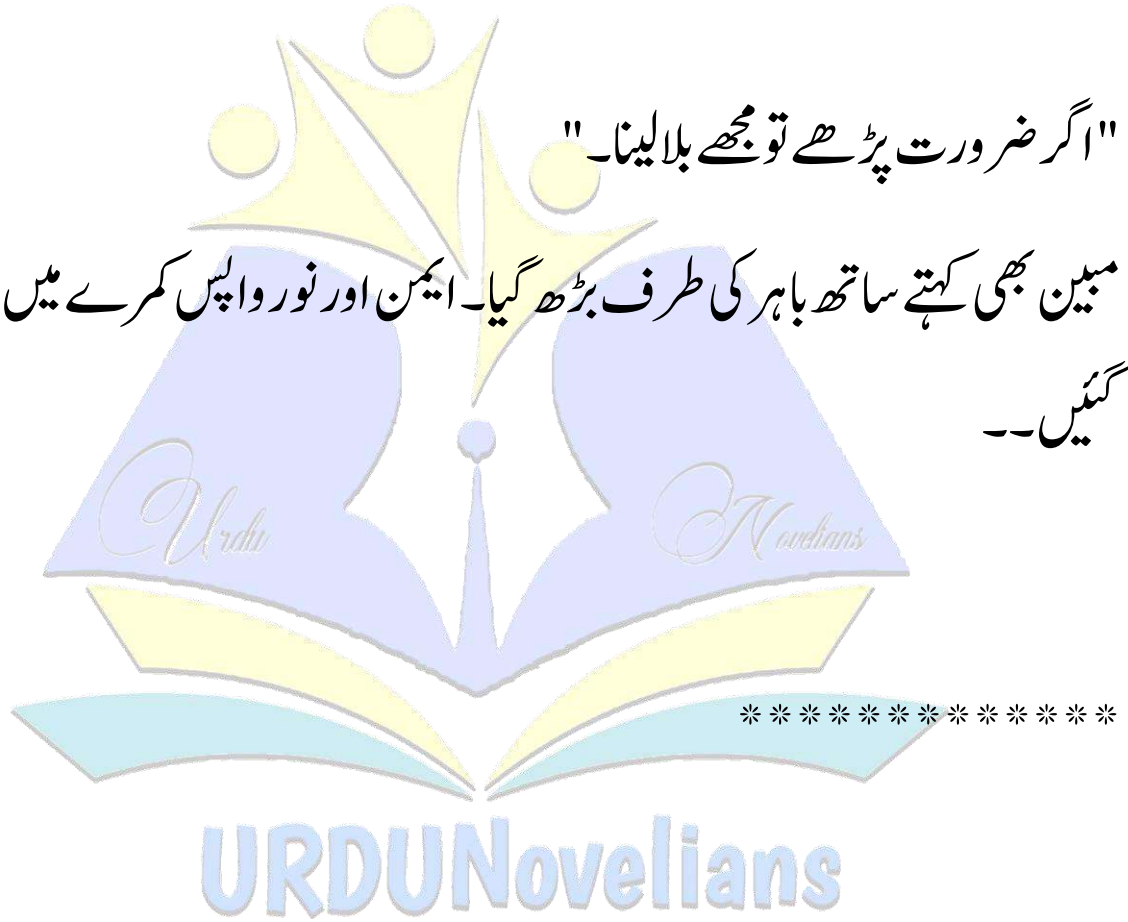
زید کچھ لمحے خاموش رہا پھر واپس مخاطب ہوا۔

"اس کمرے کو ہسپتال بنالیں۔۔ اس کا مکمل علاج شروع کریں۔۔"

ڈاکٹر نے اسکی ضد پر گہری سانس لی وہ جانتی تھی وہ کبھی نہیں مانے گا اسلیے اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئیں۔ زید بنار کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

"اگر ضرورت پڑھے تو مجھے بلا لینا۔"

مبین بھی کہتے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گیا۔ ایمن اور نور واپس کمرے میں چلی گئیں۔۔



رات نوبے کا وقت تھا زید سرد ہوا میں کھڑا سگریٹ کے گرم گہرے کش لیتا خود کو پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ آج اسکا دماغ اس قدر ڈسٹرب تھا کہ اسنے جھانگیر صاحب سے بھی بات نہیں کی تھی۔

وہ صاف آسمان کو دیکھتے چاند کی کمی محسوس کر رہا تھا آسمان صاف تھا پر چاند نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ سگریٹ نیچے پھینکتے مڑنے لگا جب نظر لان پر پڑی۔ نور اپنے ہاتھ کو دیکھتی گم صم ٹہل رہی تھی وہ ٹھہر گیا اور اسے دیکھنے لگا ایسا معلوم ہوا جیسے اچانک چاند کی کمی پوری ہو گئی لیکن نور کی اگلی حرکت نے جیسے اس کا سکون جو چند پل کو میسر ہوا تھا وہ بری طرح نوچ لیا۔

اسنے اپنے ہاتھ کی اس انگلی کو جس پر زید کی وجہ سے پٹی بندھی تھی لبوں سے لگالیا۔

وہ غصے سے واپس کمرے میں آیا ایک بار پھر گھٹن ہونے لگی۔

URDUNovelians

"کاش ناخن کی جگہ تمہاری سانسیں اکھاڑ لیتا۔"

غصے سے کہتا وہ واشروم میں بند ہو گیا۔ اپنے اوپر ٹھنڈے پانی کا شور کھول دیا۔

ٹھنڈے پانی کے نیچے وہ آنکھیں بند کیے کھڑا اپنے اندر جلتی آگ کو بجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جو وہ ہے اس فیلڈ میں آدھے سے زیادہ لوگ عورت کی چاہت میں اس کے فریب سے برباد ہوئے تھے۔

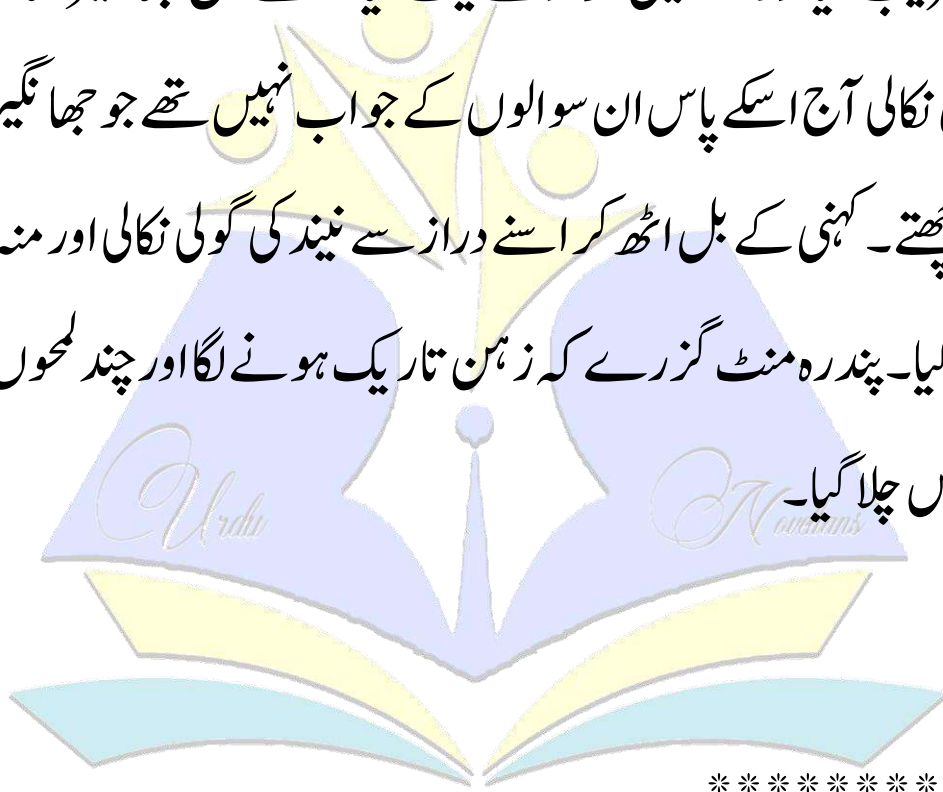
وہ بھی سب جانتے ہوئے نور کی طرف کھینچ رہا تھا جبکہ دل و دماغ دونوں الارم دے رہے تھے۔

کیا اس کا نفس اتنا کمزور تھا۔

آنکھیں کھولتے اس نے گرتے پانی کے نیچے کھڑے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ شاہور بند کیا اور ایسے ہی باہر نکل گیا۔ ٹھنڈے پانی سے گیلے وجود پر ٹھنڈی ہوائ نے جسم میں جھرجھری پیدا کی وہ ڈریسنگ روم میں آیا آرام دہ ٹی شرٹ ٹراؤزر پہن کر باہر

آیا قدم غیر ارادی طور پر گیلری کی جانب بڑھے اچانک سے دل نے خواہش کی کہ وہ وہیں کھڑی ہو لیکن جہاں وہ پہلے کھڑی تھی اب وہ جگہ خالی تھی۔

وہ بیڈ کے قریب آیا اور آنکھیں موندے لیٹ گیا۔ اسنے آج جھانگیر صاحب کی تصویر نہیں نکالی آج اسکے پاس ان سوالوں کے جواب نہیں تھے جو جھانگیر صاحب پوچھتے۔ کہنی کے بل اٹھ کر اسنے دراز سے نیند کی گولی نکالی اور منہ میں چوستالیٹ گیا۔ پندرہ منٹ گزرے کہ زہن تاریک ہونے لگا اور چند لمحوں میں گہری نیند میں چلا گیا۔



URDUNovelians

اگلے دن صبح ڈاکٹر وہاں پہنچ گئی تھی کمرے کو مکمل سیٹ کرنے کے بعد سوتی ہوئی مہر کا بلڈ پریشر چیک کر کے ڈرپ لگانا چاہی بلڈ پریشر نارمل دیکھ کر ڈاکٹر نے ڈرپ

میں انجکشن انجیکٹ کیے اور مہر کو ڈرپ لگائی۔ نور اور ایمن کے علاوہ ایک نرس ہمہ وقت اسکی دیکھ بھال کے لیے رکھی گئی تاکہ اسکی ضرورت کا مکمل خیال رکھ سکے۔ ڈاکٹر نے مہر کی حالت دیکھتے زیادہ سے زیادہ اسکا زہن بیدار رکھنے کی ہدایت کی۔ صبح جب زید نیچے آیا تو ڈاکٹر جاچکی تھی اور باقی سب لاؤنج میں بیٹھے تھے مبین تیزی سے لاؤنج میں ٹہل رہا تھا۔

"السلام وعلیکم سر۔۔ گڈ مارننگ۔۔"

زید کو دیکھتے وہ اسکی طرف مڑا۔

URDUNovelians

"وعلیکم السلام کچھ ہوا ہے؟"

زید نے اسکے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتے پوچھا۔۔۔

سر جنیکسن سے جو مال امپورٹ کیا تھا جو بلال کے پاس تھا وہ مال پولیس کی تحویل "میں ہے اور بلال کو اریسٹ کر لیا گیا ہے۔۔"

مبین کی بات پر زید کے ماتھے پر بل پڑے۔

"کیسے؟ وہ تو چھپا ہوا تھا اسکے متعلق تو کوئی نہیں جانتا"

غصے سے پوچھا۔

سر کسی اندر کے آدمی کا کام ہے۔۔ یہ بات تو آپ کے میرے بلال اور اسکے

"بھائی کے علاوہ کسی کے علم میں نہیں تھی۔۔"

زید نے غصے سے ماتھے پر ہاتھ مارتے ضبط سے پیچھے مڑا گلے ہی لمحے وہ پلٹا ساتھ ہی زوردار تھپڑ مبین کے منہ پر مارا وہ لڑکھڑا کر گر گیا پر بولا کچھ نہیں۔

ایمن تو پہلے ہی کھڑی تھی نور بھی فوراً کھڑی ہوئی۔

"تمہیں یہ بات کب پتا چلی تھی؟"

مبین کا گریبان پکڑتے غصے سے چلایا۔

"رات ایک بجے۔۔"

مبین نظریں جھکائے بولا۔

"----- بتایا کیوں نہیں صبح تک اپنی قبر کھود رہے تھے۔۔"

گالی بکتے مبین کا کالر جھٹکا وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ یہ ایک ہفتے میں اسکا دوسرا بڑا

مقصان تھا۔

"سر آپ سو۔۔"

"مرا نہیں تھا میں۔۔"

اپنے بال جکڑتے وہ پھر چیخا۔

"ڈیم اٹ۔۔"

اپنی تھائی پر ہاتھ مارتے وہ وہیں زہن چلاتے ٹھہرنے لگا۔

"پولیس کو کیسے خبر ملی؟ کیسے؟"

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔

"کروڑوں کا مال تھا مبین۔۔۔"

غم و غصے سے پاگل ہوتے اسکا بس نہیں چل رہا تھا پورے گھر کو آگ لگا دے۔

"سر کچھ نا کچھ۔"

"کیا تم پاگل ہو مبین۔۔۔"

مبین کے قریب جا کر غصے سے اسکے ماتھے پر ہاتھ مارتے وہ غرایا۔

وہ مال پولیس کے ہاتھ لگ چکا ہے۔۔۔ کسی کا باپ بھی اب واپس حاصل نہیں کر سکتا۔

جبرے بھینچتے ہاتھ جھٹکتے وہ مڑا۔

"بلال نے میرا نام لے لیا؟"

اچانک یاد آنے پر وہ مڑا۔

نوسر مشتاق نے بتایا کہ وہ ابھی تک اس بات پر ڈٹا ہے کہ وہ نہیں جانتا یہ ڈرگس "

" اس کے پاس کیسے آئیں اتنی زیادہ تعداد میں۔

مبین نے بتایا۔

"یہ جس نے بھی کیا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔"

غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں اسکی ماتھے کی نسیں ابھرنے لگی تھیں۔

URDU NOVELIANS

وہ مبین کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے باہر نکلا جب قدم ٹھہرے نور سامنے ہی پریشانی سے اسے دیکھتے نچہ لب کچل رہی تھی۔

ایک نظر اس پر ڈالتے وہ مبین کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

وہ دونوں پریشانی سے بیٹھے تھے زید کے خطرناک ری ایکشن نے نور کو پریشان کر دیا تھا۔ زید کا وہی روپ جو اسے دو دن پہلے دیکھا تھا زید واپس اسی روپ میں تھا۔

URDUNovelians

"اب کیا ہو گا۔؟"

نور نے پریشانی سے پوچھا۔

پتا نہیں۔۔ ایسا پہلے کبھی ہوا نہیں کہ ان پر کبھی پولیس نے ہاتھ ڈالا ہو یا انکا کوئی " مال پولیس کے ہاتھ لگا ہو اچانک یہ سب کیا ہو رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ ایمن نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے۔۔

عموماً اگر پولیس کو کچھ خبر ہوتی ہے اور وہ کوئی ایکشن لینے والی ہوتی ہے تو زید سر " کو پہلے ہی مخبری ہو جاتی ہے یہ سب اچانک ہے اور کروڑوں کا نقصان چند دن میں " اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔

نور خاموش ہو گئی۔
URDUNovelians

وہ دونوں خاموشی سے بیٹھے تھے ایمن تو اپنے موبائل پر مصروف تھی نور خاموشی سے کبھی اسے دیکھتی کبھی خالی گھر کو۔

"ہائے"

ایمان کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا وہ مسکراتے ہوئے درمیان کے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ہائے۔"

ایمن اور نور مسکرائیں۔



"زید بھائی کمرے میں ہیں؟"

نور کو دیکھتے پوچھا۔
URDU Novelians

"نہیں سر کام سے گئے ہیں؟"

جواب ایمن نے دیا۔

"ایمان: "اوہ اچھا۔

"میں کچھ دیر آرام کرونگی پھر سر کے آنے کے بعد مشکل ہو گا۔"

ایمن اجازت طلب نظروں سے ایمان کو دیکھنے لگی۔

"ضرور۔"

ایمان مسکرائی۔
URDUNovelians

ایمن نور کو اشارہ کرتی کھڑی ہوئی اور مہر کے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا تاکہ اچانک مہر کو ہوش آئے یا کچھ بھی ہو اس سے ایمان واقف نہ ہو۔

"آپ آرام نہیں کرینگى۔۔"

ایمان نور کی طرف متوجہ ہوئی۔

"نہیں۔۔"

نور مسکرائی۔

"پریشان ہو؟"

ایمان نے اسکا چہرہ جانچا۔

"نہیں۔۔ تو"

نور نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"اچھا پتا ہے میری شادی ہونے والی ہے۔۔"

ایمان نے خوشی سے بتایا وہ آج آئی ہی اسی لیے تھی تاکہ زید سے شادی کے متعلق بات کر سکے۔

"بہت مبارک ہو۔۔ لو میرج ہے؟"

"نہیں نہیں ار بیج ہے زید بھائی نے لڑکا پسند کیا ہے۔۔"

ایمان نے شرماتے ہوئے بتایا نور کو اسکے شرمانے پر ہنسی آئی کیونکہ وہ شرمانے کی ناکامیاب اداکاری کر رہی تھی۔

"آپکی شادی کب ہے؟"

ایمان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"پتا نہیں۔"

نور نے کندھے اچکائے۔

"کوئی پیارویار کا چکر ہے؟"

ایمان نے پھر سے سوال کیا۔

"نہیں۔۔"

اب کے نور ہنسی۔

"ویسے کیسا لڑکا پسند ہے؟"

ایمان نے دلچسپی سے پوچھا

لونگ ہو کیئرنگ ہو۔۔۔ مجھ سے محبت کرے میری عزت کرے اور حفاظت "کرے۔۔"

نور نے سادگی سے اپنی پسند بتائی۔

URDUNovelians

"یعنی زید بھائی۔۔"

خوشی سے پوچھا۔ نور کی مسکراہٹ سمٹی۔۔

"آئی ایم سوری میں نے ویسے ہی پوچھا۔"

نور کو سنجیدہ ہوتے دیکھ وہ سیدھی ہوئی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔"

نور واپس مسکرائی۔

"ایک بات پوچھوں؟ ویسے ہی؟"

ایمان نے مسکراتے پوچھا۔ اچانک گھبراہٹ بھی ہونے لگی تھی۔

"ہمم پوچھو۔"

وہ بھی اب ایمان کی باتوں کو دلچسپی سے سن رہی تھی۔

"زید بھائی کیسے لگتے ہیں؟"

نور نے اس کے سوال پر خاموشی سے اسے دیکھا۔

"میں ویسے ہی پوچھ رہی ہوں بتائیں۔"

ایمان پر جوش ہوئی۔

"اچھے ہیں۔" URDU Novelians

نور دھیمہ مسکرا کر نظریں پھیر گئی۔ ایمان معنی خیزی سے مسکرائی۔

اگر زید بھائی سے شادی کا موقع ملا مطلب اگر زید بھائی نے پروپوز کیا تو کیا جواب دینگے۔۔؟ میں یہ ویسے ہی پوچھ رہی ہوں ان سب باتوں سے زید بھائی کا کوئی تعلق نہیں نا ہی انکو پتا ہے۔۔

ایمان نے ساتھ ساتھ زید کی طرف سے وضاحت دی۔

"جو ہونا نہیں اسکے متعلق بات ہی کیوں کرنا؟"

نور نے بات ختم کرنا چاہی۔

زندگی میں سب کچھ ممکن ہے۔۔ بتائیں اگر زید بھائی سے شادی کا موقع ملے تو کیا جواب ہوگا؟

ایمان نے اسکے گلابی چہرے کو دیکھتے اپنی بات پر زور دیا۔

"جواب ہاں میں ہو گا۔"

نور کے منہ سے یہ الفاظ سن کر ایمان کے ہونٹ مسرت سے پھیل گئے۔ یعنی آگ دونوں طرف سے برابر لگی تھی بس بیچ میں ایک رشتے والی بوا کی ضرورت تھی کیونکہ ناہی زید کوئی ٹین اتج رومانٹک کالج یا یونی کالٹر کا تھا ناہی کوئی ایسا گھر والا جو رشتے کی بات کرے۔۔۔ تو وہ اپنے بھائی کے لیے رشتے والی بوا بننے کو دل و جان سے حاضر تھی۔

اچھی بات ہے۔۔۔ ویسے آپس کی بات ہے زید بھائی اور آپکی جوڑی بہت سوٹ "کریگی۔۔"

نور کو دیکھتے اسنے درمیانی آنکھ دبائی نور چہرے موڑتے مسکراہٹ ضبط کرنے لگی۔

گاڑی تیزی سے سفر کرتی ایک چھوٹے سے ڈھابے نما ہوٹل کے سامنے رکی۔
ہوٹل کے اندر داخل ہوتے وہ لوگ گودام کے پیچھے بنے ایک کمرے میں داخل
ہوئے۔

کمرے میں تین چار کرسیوں کے سوا کچھ نہیں تھا اپنی مخصوص میٹنگ کی جگہ پہنچے
تو وہاں پہلے سے ہی بلال کا بھائی جلال موجود تھا۔

"بلال بھائی۔۔"

زید کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بولتے کھڑا ہوا جب زید نے اسے اشارے
سے چپ ہونے کا کہا۔

"مبین بلال کے وکیل سے کیا بات ہوئی۔ اسکی ضمانت کب تک ہوگی؟"

زید نے تیزی سے پاؤں جھلاتے پوچھا۔

سر نہیں ہو سکتی۔ پولیس نے بات میڈیا تک پہنچادی ہے اب جب تک بلال کے "حق میں کوئی ثبوت نہیں ملتا ضمانت نہیں ہو سکتی۔۔۔"

زید نے گہری سانس لیتے ماتھا مسلہ۔

"بابر کے میجر تمہارے پاس ہے نا؟"

زید نے اچانک یاد آنے پر پوچھا۔

URDUNovelians

"ہاں۔۔"

مسین نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

گریٹ۔۔ "زید اچانک مسکرایا۔"

جلال تم واپس جاؤ بلال کو کل تک ضمانت مل جائیگی۔۔ لیکن اگر اس نے میرا نام "لے لیا تو وہ ساری عمر جیل میں سڑتا رہے گا۔"

حوصلے کے ساتھ زید نے دھمکی دی۔

وہ عقلمند ہے جان دے دیگا پر آپ کا نام نہیں لینگے لیکن جلدی کرے گا پولیس "

"والوں کے ریمانڈ میں لینے سے پہلے۔"

جلال نے التجا کی۔

"مبین انسپکٹر کو فون ملاؤ"

زید اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے نکلا۔

"ہیلو انسپکٹر کاشف بول رہا ہوں۔۔۔"

فون اٹھاتے کاشف نے کہا۔

"زید جھانگیر بات کر رہا ہوں۔۔۔"

دوسری طرف زید نے سر دلچے میں کہا۔

URDUNovelians

"زید۔۔۔ جھانگیر۔۔۔"

کاشف نے نام دہرایا۔

"بلال رات تک ریمانڈ میں نہیں جانا چاہیے انسپکٹر۔۔ کچھ بھی ہو۔۔"

اس بار مشکل ہے زید سر۔۔ ایس پی صاحب خود یہ کیس کی تفتیش کر رہے ہیں۔۔
"دخل اندازی کرنے سے مجھ پر شک ہو سکتا ہے۔۔"

دھیمی آواز میں کہا۔

"معاوضہ بولو۔۔۔"

استہزایہ طنز کیا۔
URDU Novelians

ارے اسکی ضرورت نہیں سر۔ لیکن جب آپ میرا اتنا خیال کر رہے ہیں تو میں "بھی کوشش کرتا ہوں کہ کچھ کر سکوں۔"

انسپکٹر کاشف نے خجالت سے کہا اسکی مکاری پر زید نے سر جھٹکا۔

"ڈرگس کہاں ہے؟"

ڈرگس کا علم نہیں مجھے۔ صبح ایس پی صاحب نے ڈرگس کی فوٹیج کے ساتھ میڈیا "کو انوالو کر لیا ہے۔"

اس بار سچائی سے کام لیا۔

ٹھیک ہے رات تک بلال کے حق میں ثبوت مل جائینگے جب تک اسے ایک "خراش نہیں آنی چاہیے تمہارا انعام تمہیں مل جائیگا۔"

زید نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا۔

سر آپکو لگتا ہے انسپٹر کاشف کلیئر ہے اگر یہ اتنا وفادار ہوتا تو پولیس کی ریڈ کی خبر "پہلے سے کر دیتا۔"

مبین نے اپنا شک ظاہر کیا۔

سب سمڑی میں کمری ہوا ہے مبین۔۔۔ پیسے انکی ہڈی ہوتی ہے اور انکی مثال کتے "سے بدتر ہے یہ کسی کے وفادار نہیں ہوتے جہاں سے ہڈی ملنے کی امید ہو اسکے "آگے دم ہلاتے ہیں۔۔"

نفرت سے کہا

تمہاری سزا بھی ابھی باقی ہے مبین اگر تم مجھے رات کو جگا دیتے تو اب تک میرا "
"مال میں واپس حاصل کر چکا ہوتا۔"

غصہ کسی صورت قابو نہیں ہو رہا تھا۔

"گاڑی تیز چلاؤ"

ڈیش بورڈ پر ہاتھ مارتے غصے سے کہا مبین نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھادی انکارخ
اب واپس گھر کی طرف تھا جہاں مبین نے بابر کے مینجر اور اسکے آدمی کو رکھا تھا
نجانے زید کے کیا ارادے تھے مبین انداز ناگسا کنا ہی اس وقت زید سے پوچھنے
کی ہمت تھی۔

URDUNovelians

گاڑی گھر کے پورچ میں رکی زید تیزی سے نکل کر اندر کی جانب بڑھ گیا مبین بھی بھاگتے اسکے پیچھے جانے لگا جب وہ دروازے کے باہر رک گیا۔ اندر سے ایمان کی ہنستے کی آواز آرہی تھی۔

"یہ کیوں آئی ہے ابھی۔۔"

غصے سے جبرے بھینچتے مبین سے پوچھا۔ اس وقت غصے میں اسے یہ ہوش بھی نہیں تھا کہ بھلا مبین کو اسکی بہن کے ارادوں کا کیا علم۔۔؟

"مجھے نہیں معلوم سر۔۔"

زید نے غصے کی انتہا کو چھوتے منہ پر ہاتھ پھیرا۔ اسے بلال کو جلد از جلد وہاں سے نکالنا تھا اگر وہ غلطی سے زید جھانگیر کا نام لے لیتا تو بہت سی مشکل ہو سکتی تھیں

جسکے باعث اسکے مخالف جو اسکے سامنے ایک لفظ نہیں کہنے کی ہمت رکھتے تھے انکو بھی مقابل آنے کا موقع مل جاتا۔

"مبین ایمن کو فون کرو اور کہو ایمان کو اندر لے جائے۔۔"

زید کے کہنے پر لمحے کی تاخیر کیے بغیر مبین نے ایمن کو فون ملایا۔ چند لمحوں بعد انہیں ایمن کی آواز سنائی دی دو منٹ بعد لاؤنج میں کوئی نہیں تھا زید کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہو گیا وہاں سے انڈر نیچے سیکریٹ روم کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہو گئے۔۔

URDUNovelians

"انکو ہوش آگیا ہے۔۔"

نور کے حکم کے مطابق نرس نے ہوش آتے ہی فوری اطلاع دی تھی لیکن وقت غلط ثابت ہوا تھا ایمان نور کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"کس کو ہوش آگیا۔؟"

ایمان نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔۔"

ایمان کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔

"مبین بھائی کی وائف کی بات ہو رہی ہے؟"

ایمان کے خود سے پوچھنے پر ایمن اور نور نے ایک دوسرے کو دیکھا شاید زید
جھانگیر نے یہی جھوٹ بولا تھا۔

"ہاں۔۔"

نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں دیکھنا چاہتی ہوں انہیں۔۔"

ایمان کی بات پر نور لب بھیج گئی۔

URDUNovelians

"کہاں ہے وہ؟"

اب کے ایمان نے پلٹتے نرس سے پوچھا۔

"کمرے میں۔۔"

نرس کے کہنے پر وہ کمرے کی طرف بڑھنے لگی جب نور نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بعد میں دیکھ لینا ابھی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں وہ پینک ہو جائیگی۔۔"

"کچھ نہیں ہوتا میں دور سے دیکھ لوں گی۔۔"

ایمان نے سادگی سے کہا۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔"

"زید بھائی کو نہیں پتا چلے گا وعدہ۔۔"

انکی مشکل سمجھتے اسنے بتایا۔ نور نے ایمن کو ایک نظر دیکھتے سر اثبات میں ہلادیا۔ وہ تینوں نرس کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ خاموشی سے لیٹی یک ٹک چھت کو دیکھ رہی تھی جسم میں ہلکی سی بھی جنبش نہ تھی جس سے اسکے ہوش میں ہونے کا اندازہ لگایا جاتا علاوہ کھلی آنکھوں کے۔۔ ایمان نے اس لڑکی کو حیرت سے دیکھتے نور کو دیکھا۔

"یہ تو مبین بھائی سے بہت چھوٹی لگ رہی ہے۔۔"

نور کو دیکھتے بے یقینی سے کہا مبین عمر میں زید سے بڑا تھا اور وہ لڑکی ایمان سے بھی چھوٹی۔

"ہمم۔۔"

نور نے کندھے اچکائے۔۔ ایمن لب کچلتے پریشانی سے اپنا ماتھا مسل رہی تھی اگر
زید کو پتا چلتا کہ ایمان اس کمرے میں موجود ہے تو نجانے وہ کیا سزا دیتا۔

شاید انکے خاندان میں ایسا ہوتا ہو وہ ہوتا ہے نا اولڈ روایتی سسٹم جس میں لڑکی
"کی شادی کسی بھی بڑی عمر کے آدمی سے کر دیتے ہیں۔۔"

اس لڑکی کو معصومیت سے دیکھتے خود ہی جواب دیا نور صرف اسکے سوال اور
خود ساختہ جواب دیکھ رہی تھی کہاں سے لگتی تھی وہ ایک مجرم اور ظالم انسان کی
بہن۔

URDU Novelians

لیکن کوئی بات نہیں مبین بھائی بھی اچھے ہیں ہینڈ سم ہیں۔۔ بس رنگ تھوڑا کم
"ہے پر آنکھیں تو بہت خوبصورت ہیں پلکیں بھی بڑی ہیں گڑیا جیسی"

URDU NOVELIANS

ایمان نے حوصلہ دیا ایمن نے حیرت سے اسے دیکھا۔ کیا وہ مبین پر اتنے
مشاہدے کر چکی تھی کہ اسکی آنکھیں پلکیں رنگ سب دیکھ حفظ کر چکی تھی۔

"اس لڑکی کو ہوا کیا ہے؟"

ایک قدم بیڈ کے قریب ہوتے اسنے نور اور ایمن سے پوچھا۔

"ریپ"

یک لفظی جواب ایمان کے قدم جکڑ گیا وہ بے یقینی سے نور کو دیکھنے لگی۔

URDUNovelians

"کک۔۔ کیسے۔۔ کب"

ایمان کے دل کی کیفیت بگڑی تھی یقیناً وہ لڑکی ہو کر اسکی حالت کا اندازہ لگا سکتی تھی۔

پتا نہیں۔۔ ابھی کچھ بھی نہیں پتا غنڈے تھے انکو تو مبین نے ٹھکانے پر لگا دیا "لیکن۔۔"

نور لب بھیج گئی۔ ایمان کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔

وہ پلٹ کر واپس بیڈ پر لیٹی مہر کی طرف بڑھی کچھ لمحے اسے دیکھنے کے بعد اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا مہر کی آنکھوں میں جنبش ہوئی اگلے لمحے ہی وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی کب سے اندر ٹھہرے آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے کنپٹیوں میں جذب ہو گئے لیکن ان آنسوؤں کا سلسل رکا نہیں تھا وہ قطار در قطار آنکھوں سے نکلتے بہتے جا رہے تھے اسکا وجود لرز نے لگا تھا لیکن ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست تھے آنکھیں بھی میچی ہوئی تھی شاید وہ اپنے زندہ ہونے کی حقیقت کو جھٹلانا چاہتی

تھی چھپ جانا چاہتی تھی۔ ایمان نے لب دباتے بہت مشکل سے اپنے آنسو باہر نکلنے سے روکے لرزتا ہاتھ مہر کے ماتھے پر رکھا اور آہستگی سے سر سے گزار دیا۔

"اس میں تمہاری غلطی نہیں تھی۔۔ یہ نصیب میں لکھا تھا۔۔"

وہ اسکے قریب دھیمی آواز میں بولی نور اور ایمان نے ایمان کو دیکھا اس روپ میں وہ بہت سمجھدار لگ رہی تھی۔

اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں۔۔ تم تو اللہ کے اور قریب ہو گئی ہو۔۔ تکلیف"

"میں انسان اسکے اور قریب ہو جاتا ہے۔۔"

جو اباً مہر نے تیزی سے نفی میں سر پٹھا ایمان ڈر کر پیچھے ہوئی۔ وہ اسکی بات سے جھٹلا رہی تھی۔

"ناپاک۔۔۔ میں۔۔۔"

اسکے منہ سے ٹوٹے آواز نکلے اب کے ایمان نے نامحسوس انداز میں نفی میں سر ہلایا۔

تم ناپاک نہیں ہو۔۔۔ تم بہت پاک ہو تم تو چھوٹی سی ہونا۔۔۔ ایسے نہیں " کہتے۔۔۔"

ایمان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے سمجھائے کیا کہے کتنا مشکل تھا کسی ٹوٹے وجود کو سمیٹنا جبکہ ایمن نور اور نرس بالکل خاموش تھیں۔

وہ اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی ایمان گھبرا کر نور کو دیکھنے لگی اسنے بھلا کب دیکھا تھا یوں کسی کو تڑپتے یا روتے۔ صرف ایک بار زندگی میں اس نے کسی کو چیختے دیکھا تھا جس طرح آج مہر رور ہی تھی ایسے جیسے تمام زندگی کے راستے بند ہو گئے ہوں ویسے ہی روتے اسنے صرف ایک کو دیکھا تھا شاید پہلی اور آخری بار۔۔۔

اسنے زید جھانگیر کو دیکھا تھا کئی سال پہلے اسی طرح بے بسی سے روتے دیکھ۔۔
اسکے باپ کے مرنے کے کچھ ماہ یا ایک سال بعد۔۔ وہ اپنے ماں باپ کے جنازے
پر بھی یوں نہیں رویا تھا جس طرح اس دن رویا تھا۔

ایمان کو اس وقت بھی حوصلہ دینا نہیں آتا تھا اسلیے وہ کمرے میں ڈر کر چھپ کے
بیٹھ گئی تھی کیونکہ ایک بار زید جب رویا تھا تو اسکے ماں باپ گئے تھے اس دن
نجانے اسنے کیا کھویا تھا ایمان کو علم نہیں ہوا۔

اسکے بعد اسنے کبھی زید کو روتے نہیں دیکھا۔ آج مہر کار ونا بھی ویسا ہی تھا بے بس
کر دینے والا جیسے کوئی حوصلہ کام نہیں آئیگا۔ بے اختیار ایمان کی آنکھوں سے
آنسو بہنے لگے اور وہ ایمن اور نور کو مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔

نور نے اسکے آنسو پونچھے اور ایمن کو باہر لے جانے کو کہا۔

"نہیں میں نہیں جاؤنگی۔۔"

ایمان نے فوراً انکار کیا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔۔ خاموش ہو رونا نہیں بالکل۔"

نور نے چپ کر دیا ایمن مہر کی جانب بڑھی اور نیچے اسکے کان کے قریب جھک کر
ڈکڑکی کہی باتیں سرگوشی نما کہنے لگی۔

اللہ سب سے بڑا ہے وہ سب کی حقیقتیں جانتا ہے۔۔ وہ دلدل سے نکال سکتا ہے "
اور کھڑے انسان کو زمین میں دفن کر سکتا ہے۔۔

بے بس انسان ہے وہ نہیں وہ انصاف کرنے والا ہے۔۔ زندگی اسکی امانت ہے اور
امانت میں خیانت کرنے والا اللہ کو نہیں پسند۔۔ انسان کچھ نہیں کر سکتا پر وہ
سب ٹھیک کر سکتا ہے۔۔ وہ انسان کے باطن کو جانتا ہے وہ پاکیزگی کو جانتا ہے

وہ یہی جملے بار بار دہرا رہی تھی چار سے پانچ بار دہرانے کے بعد مہر کی ہچکیوں میں
کمی آئی تھی۔

"وہ ایسے رور ہی ہے جیسے سب ختم ہو گیا ہے۔"
ایمان نے آنسو صاف کرتے نور سے پوچھا نور نے اسکا چہرہ بغور دیکھا۔
زید نے اسے انڈے کی زردی کی طرح سنبھال کر رکھا تھا اور خود اس پر ایک
مضبوط خول کی مانند حفاظت کی تھی کہ وہ دنیا کی تلخ حقیقتوں اور تکلیف سے دور
تھی۔

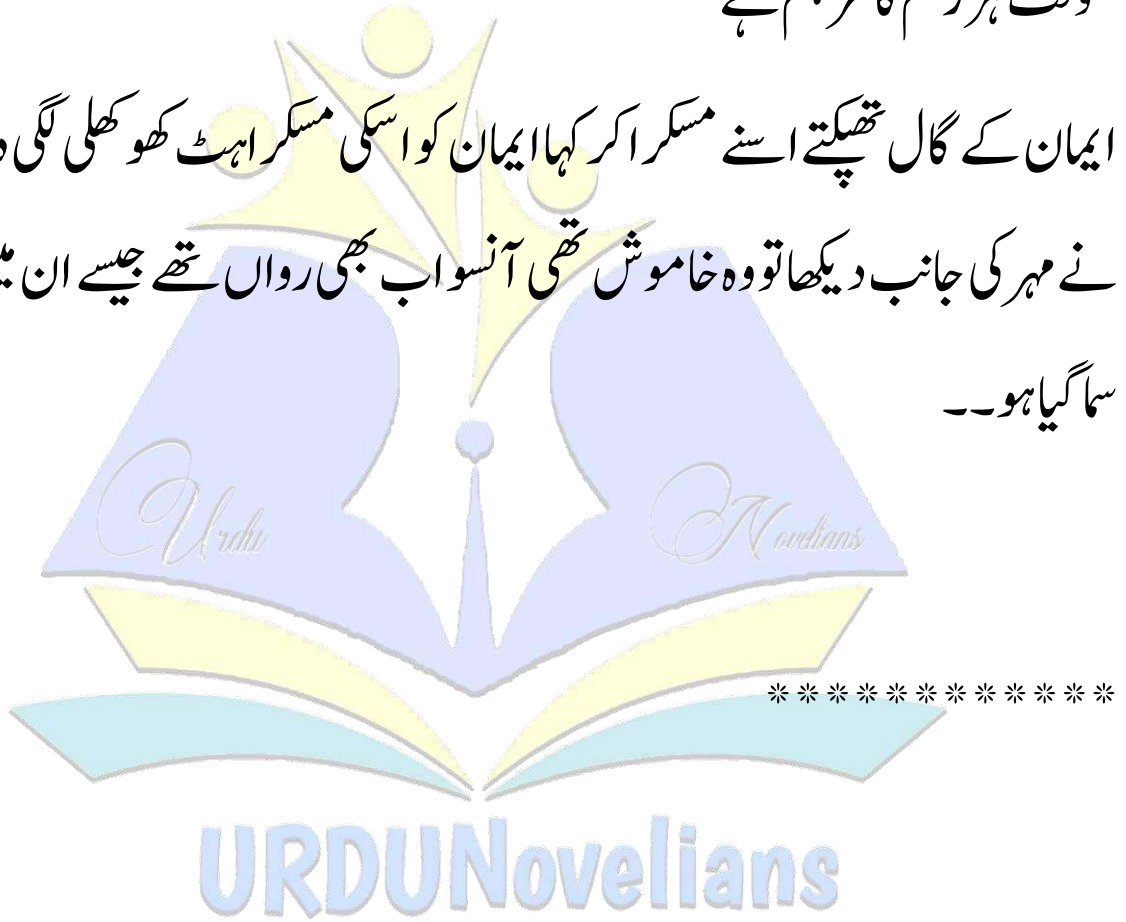
URDUNovelians

زندگی میں اکثر ایسے موقع آتے ہیں جب انسان کو ایسا لگتا ہے کہ اسکے پاس کوئی
راستہ نہیں کوئی جینے کی وجہ نہیں پر انسان کی زندگی بے مقصد یا بے وجہ ہوتی ہی

نہیں وقت کے ساتھ انسان کو یہ سمجھ آتا ہے جب زخم بھر جاتے ہیں اور دوسرے مقصد مل جاتے ہیں۔

"وقت ہر زخم کا مرہم ہے

ایمان کے گال تھکتے اسنے مسکرا کر کہا ایمان کو اسکی مسکراہٹ کھوکھلی لگی دونوں نے مہر کی جانب دیکھا تو وہ خاموش تھی آنسو اب بھی رواں تھے جیسے ان میں دریا سما گیا ہو۔۔



"سریہ وائس کیسٹ آئی ہے۔۔"

انسپیکٹر کاشف جواب خود بلال سے تفتیش کرنے جا رہے تھے کاشف کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

سر مجھے نہیں معلوم ابھی غفور (سب انسپکٹر) دے کر گیا ہے۔۔ نام پتا کچھ نہیں " ہے۔۔

"او کے رکھو اسے بعد میں دیکھتے ہیں۔۔"

وہ سر سے کیپ اتارتے اندر کی طرف بڑھنے لگا جب کاشف کی آواز رپھر رکا۔

"سر پہلے اسے چیک کر لیتے ہیں کیا معلوم کچھ اہم ثبوت ہوں۔۔"

کاشف نے مشورہ دیا۔ ایس پی نے چند لمحے کیسٹ کو دیکھا پر اثبات میں سر ہلاتے اسے اشارہ کرتے اپنے آفس میں داخل ہو گیا۔

غفور کو بلوا کر وہ کیسٹ سیٹ کرنے کو کہا کچھ دیر بعد غفور ایک چھوٹا سا ٹیپ لے کر آیا اس میں کیسٹ سیٹ کر کے ایس پی صاحب کو دی اور آفس سے باہر نکل گیا۔

ہو نہہ سمجھتا کیا تھا وہ اپنے آپکو میں نے کہا تھا اسے کیا لگا فرحان خان پر ہاتھ " اٹھائیگا اور میں اسے چھوڑ دوں گا۔

یہ بابر کے میخبر کی آواز تھی وہاں بیٹھے نفوس چونکے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"میخبر سمجھ کر میری زندگی بخشی تھی نامیں نے اسکی زندگی چھین لی۔۔"

ساتھ ہی وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"تمہیں ڈر نہیں لگا؟"

یہ ایک الگ آواز تھی۔

"کیا صابر صاحب جب آپکو ڈر نہیں لگا دوست کو دغہ دیتے تو مجھے کیوں لگے گا"

فرحان نے پھر قہقہہ لگاتے کہا ایس پی سیٹ سے پشت ٹکائے منہ پر ہاتھ رکھے انسپکٹر کو دیکھ رہا تھا جو خود بھی حیران تھا۔ وہ مان گیا زید جھانگیر کو وہاں سے خود کلیئر کرتا تھا جہاں تک بندے کی سوچ بھی نہیں جاتی تھی۔ وہ واقعی بہت شاطر دماغ آدمی تھا۔

URDUNovelians

ہا ہا بات تو صحیح ہے۔۔۔ کتنی آسانی سے ہم کلیئر ہوئے بابر کی موت کی ٹوپی بھی "زید کے سر گئی۔ اور اب باقی رہا بدلہ بلال سے تو میں وہ بھی بہت بہترین طریقے سے لوں گا ایسا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے۔۔۔"

صابر نے پھر قہقہہ لگایا۔

"کیسے؟"

یہ آواز فرحان کی تھی۔

بچی ہوئی ڈر گز کسی طرح بلال کے گھر پہنچی ہے۔۔ اس کے بعد ایک منجر سے "پولیس تک خبر پہنچانی ہے ہو گیا کام۔۔"

۔ کمینگی سے بھری آواز بلال کے حق میں بہت مضبوط ثبوت تھا۔

URDUNovelians

"ہا ہا ہا ہا یہ ٹھیک ہے۔"

فرحان نے ہامی بھری۔ کیسٹ بند ہو چکی تھی ثبوت کلیئر تھے۔۔

"سرباہر بلال کا وکیل آیا ہے۔"

غفور نے اندر آکر اطلاع دی۔

"مجھے اندازہ تھا۔ ویٹ کرواؤ بولو ایک اہم میٹنگ میں ہوں۔"

نخوت سے کہا غفور اثبات میں سر ہلاتے باہر نکل گیا۔

اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ جو دکھایا جا رہا ہے وہ ویسا نہیں پر جب ثبوت خود چل

"کر آیا ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ بلال کو باہر نکالو اور اسکے وکیل کو اندر بھیجو

ایس پی صاحب کے کہنے پر وہ آفس سے نکل گیا۔

URDU NOVELIANS

"شاید مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑیگی ایس پی صاحب۔۔"

وکیل نے مسکراتے خفیف سا طنز کیا جواباً ایس پی خاموش رہا۔

کچھ دیر بعد پہلے جیسی اکڑ اور روعب کے ساتھ بلال آفس میں داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ جما گیا۔

اگر پہلے ہی اچھے سے جانچ پر تال کر لیں ایس پی صاحب تو یوں ہم جیسے شریف "لوگوں کو مصیبت نا اٹھانی پڑے۔۔"

طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر وہ ایس پی کو سلگا گیا۔

URDUNovelians

بلال صاحب یہ تو آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں اور میں بھی کہ آپ جیسے شرفاء کی شرافت کس نوعیت کی ہے اسلیے اس بحث کو جانے دیجیے۔ کیس اب تک بند "نہیں ہوا اگر ضرورت پڑی تو آپ کو بلوایا جائیگا۔"

ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے وہ بلال کی مسکراہٹ گہری کر گیا۔

ضرور ایس پی صاحب پولیس بھلے عوام کے لیے حاضر ناہو پر ہم ضرور حاضر ہیں "

"جب ضرورت ہو یاد کرے گا یہ ناچیز چراغ کے جن کی طرح حاضر ہو جائیگا

وہ ایس پی کی بے بسی سے محظوظ ہوتے ایک آنکھ دبا گیا۔

جبکہ اسکی گفتگو سنتے وکیل مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا۔

"چلتا ہوں۔۔"

آنکھوں پر چشمہ لگاتے وہ جس شان اور اکڑ سے آیا تھا ویسے ہی وہاں سے نکلتا

چلا گیا۔ یہی تو دستور ہے معاشرے کا کہ شرفاء کی شرافت جاننے کے باوجود کوئی

انہیں آئینہ دکھانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا یہاں ذلیل انسان بھرپور ذلالت کے

باوجود عزت کا لبادہ پہن کر نکل جاتا تھا اور شریف انسان کی لاکھ کوشش کے
باوجود سر سے عزت کی چادر چھین لی جاتی ہے۔۔

تم نے وعدہ کیا تھا تم ہمیں انعام دو گے ہم نے اپنی جان مشکل میں ڈال کر "
تمہارے لیے یہ کام کیا ہے۔۔ اب ہمیں چھوڑ دو۔۔

صابر غرایا تھا کچھ دیر پہلے ہی انہوں نے زید جھانگیر کے کہنے پت ریکارڈنگ ٹیپ
کروائی تھی۔

URDUNovelians

زید سگریٹ کا گہرا کش لیت مسکرایا۔

"میں نے یہ کہا تھا انعام دوں گا یہ نہیں کہا تھا کہ آزاد کر دوں گا۔"

"یہ دھوکہ ہے۔۔"

فرحان چلایا۔

ایسا تو ایسا صحیح۔۔ خیر انعام تو تم لوگوں کو ملے گا میری سوچ سے اچھی اداکاری کی "یا ہو سکتا ہے جان بچانے کی لالچ نے کروادی ویسے آبس کی بات ہے اگر اس فیلڈ "کو چھوڑ کر شوبز میں جاتے تو اچھا نام کما سکتے تھے۔ کیوں مبین۔۔
اسنے مسکراتے مبین کو دیکھا جس نے تائید میں سر ہلایا۔

URDUNovelians

"ہمیں جانے دو ہم آگے بھی تمہارے کام آسکتے ہیں۔۔"

فرحان نے لالچ دینی چاہی۔

زندگی میں آگے جا کر کام میں آئیگی یہ سوچ کر مجھے کباڑ جمع کرنے کی عادت نہیں"
- خیر مبین کام تو انہوں نے اچھا کیا ہے انعام کے طور انکا آج کھانا زبردست ہونا
"چاہیے۔۔"

زید نے کھڑے ہوتے مبین کا کندھا تھپکا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے زید خدا کے لیے ہمیں چھوڑ دو۔۔"

وہ گڑ گڑانے پر آئے تھے سامنے بیٹھا شخص جب بابر مشتاق کو مار سکتا تھا تو وہ کیا چیز
تھے۔

URDUNovelians

سزا اور معافی کا فیصلہ میرے ہاتھ میں جب ہوتا جب تم لوگ میرے مجرم " ہوتے۔ یہ میرا کیس نہیں صابر میں نے تو اچھے کھانے کے عوض تمہیں پیشکش کی " تھی جو تم نے قبول کی۔

زید گردن موڑتے سادے انداز میں کہا۔

"اگر تمہارے مجرم نہیں تو ہمیں اپنے پاس قید کیوں رکھا ہے۔"

فرحان غصے سے چلایا۔

لیکن زید سنی ان سنی کرتے وہاں سے نکل گیا۔

URDUNovelians

"کھانا مل جائیگا کتوں کی طرح بھوکنا بند کرو۔"

فرحان کے منہ پر زور دار مگمارتے اسنے واپس دونوں کے منہ میں کپڑا ٹھوس دیا

اور خود بھی باہر نکل گیا۔

زید کمرے سے باہر لاؤنج میں آیا تو نظر نور ایمان اور ایمن پر پڑی جو صوفے پر بیٹھی تھیں ایمان کی اسکی جانب پیٹھ تھی زید نے ماتھے پر ہاتھ رکھا یقیناً وہ پھر اپنا شادی نامہ لے کر اسکے دربار میں حاضر ہوئی تھی وہ مسکراتے آگے بڑھا اور پیچھے سے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے۔

ایمن تو ناچونکی کیونکہ وہ زید جھانگیر کی ایمان کے لیے محبت سے بخوبی واقف تھی پر اسکے انداز پر نور ضرور چونکی تھی صبح تک جو دیوانہ بھیڑیا بنے کسی کو بھی نوچنے کے لیے تیار تھا اپنی بہن کے لیے موم سے زیادہ نرم تھا۔

"زید بھائی۔۔"

ایمان نے اسکے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتے پکارا زید گہرا مسکرایا نور کو اپنا دل اسکی مسکراہٹ میں ڈوبتا محسوس ہوا اس نے ایک نظر بھی نور کو نہیں دیکھا تھا لیکن اسکی نظریں بخوبی خود پر محسوس کی تھیں۔

ایمان کھڑے ہوتے فورازید کے سینے سے لگی تھی اس اچانک حرکت پر زید چونکا
تھا۔

"ایمان۔۔"

سر پر ہاتھ رکھتے پکارا لیکن اسکی سسکی سن کر اسکے ماتھے پر بل پڑے نظریں اٹھا کر
فورانور اور ایمن کو دیکھا جیسے اسے رلانے کی وجہ وہ دونوں ہوں۔

"ایمان کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔۔"

ایمان کو خود سے الگ کرنے کی کوشش کرتے پچکارا۔

"سر ایمان مہر سے ملی ہے۔۔"

ایمن نے مختصر بتایا زید نے سختی سے لب بھینچتے اسے غصے سے گھورا۔ ایمن فوراً
نظریں جھکا گئی جبکہ نور اب تک اسے دیکھ رہی تھی بہن کے سامنے ہوتے ہی اسکے
چہرے پر مٹھاس نظر آتی تھی اور اسکے پیچھے وہ بالکل سرد اور ظالم انسان تھا۔

"بھائی ایسے ظالم لوگ مر کیوں نہیں جاتے۔۔"

اسنے روتے ہوئے پوچھا مہر کی حالت اسکے زہن سے چپک گئی تھی۔۔ زید نے
اسکے بال سہلائے۔

"مرتے ہیں ایمان کچھ جلدی تو کچھ دیر سے پر بہت بری موت مارتے ہیں۔"

فرحان اور صابر کو تصور میں لاتے کہا۔ پیچھے کھڑا مسبین خاموشی سے فرش کو گھور
رہا تھا۔

"وہ بہت چھوٹی ہے معصوم۔"

ایمان نے چہرہ سامنے کرتے یقین دلایا اس وقت وہ خود زید کو بہت معصوم لگی۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔"

زید نے اسکے آنسو پونچھتے بتایا وہ مہر کی صفائی دے رہی تھی۔

"مبین بھائی سے کہیے گا اسے ناچھوڑیں کبھی بھی۔"

اسنے زید کو دیکھتے جیسے وعدہ چاہا مبین نے اپنی آنکھیں بند کر لی ایمان نے زید کے پیچھے دیکھا تو مبین آنکھیں بند کیے کھڑا تھا وہ زید کے جواب کا انتظار کیے بنا مبین کی طرف بڑھی۔

"وہ بہت معصوم ہے اس میں اسکا کوئی قصور نہیں اسکا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا۔"

مبین نے آنکھیں کھول کر ایمان کو دیکھا پر خاموش رہا کیا کہتا کہنے کو کچھ تھا ہی
کب۔۔

"بولیں۔۔"

اسکو خاموش دیکھ ایمان کا دل ڈوبنے لگا۔ بھلا اس کے لیے کہاں آسان تھا یہ سب
جلدی قبول کرنا۔

"نہیں چھوڑو نگا۔" URDU Novelians

اس نے زید کی طرف نہیں دیکھا تھا یہ جواب اسکا اپنی مرضی سے دیا ہوا تھا۔

"وعدہ کریں۔۔"

ایمان نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"وعدہ۔۔"

مبین نے مسکراتے اسکا نازک ہاتھ تھام لیا۔

"میں جانتا تھا تم اپ سیٹ ہو جاؤ گی اسلیے نہیں ملو ارہا تھا"

زید نے اسکے گرد بازو پھیلا یا اور اسے اپنے ساتھ صوفے پر لیے بیٹھا۔

URDUNovelians

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔"

وہ فوراً بولی۔

"دکھ رہا ہے۔۔"

طنزیہ بڑبڑایا۔ سامنے بیٹھی نور نے آج زید میں کچھ بدلاؤ محسوس کیا تھا وہ اسے دیکھنے سے مکمل اجتناب برت رہا تھا۔

میں نے منع کیا تھا نا ایمان بار بار یہاں مت آیا کرو اور بنا بتائے تو بالکل بھی "نہیں۔۔"

زید نے یاد آنے پر سختی سے کہا۔

URDUNovelians

"وہ۔۔ وہ مجھے ضروری کام تھا میں اسلیے آئی تھی۔۔"

ایمان سیدھی ہوتی مسکرائی۔

"کیا کام تھا۔"

اب اسکا لہجہ بے لچک ہو چکا تھا ایمان کی یہ حرکتیں اسکے لیے غلط ثابت ہو سکتی تھیں۔

"وہ لڑکے سے ملوانا تھا آپ نے۔۔"

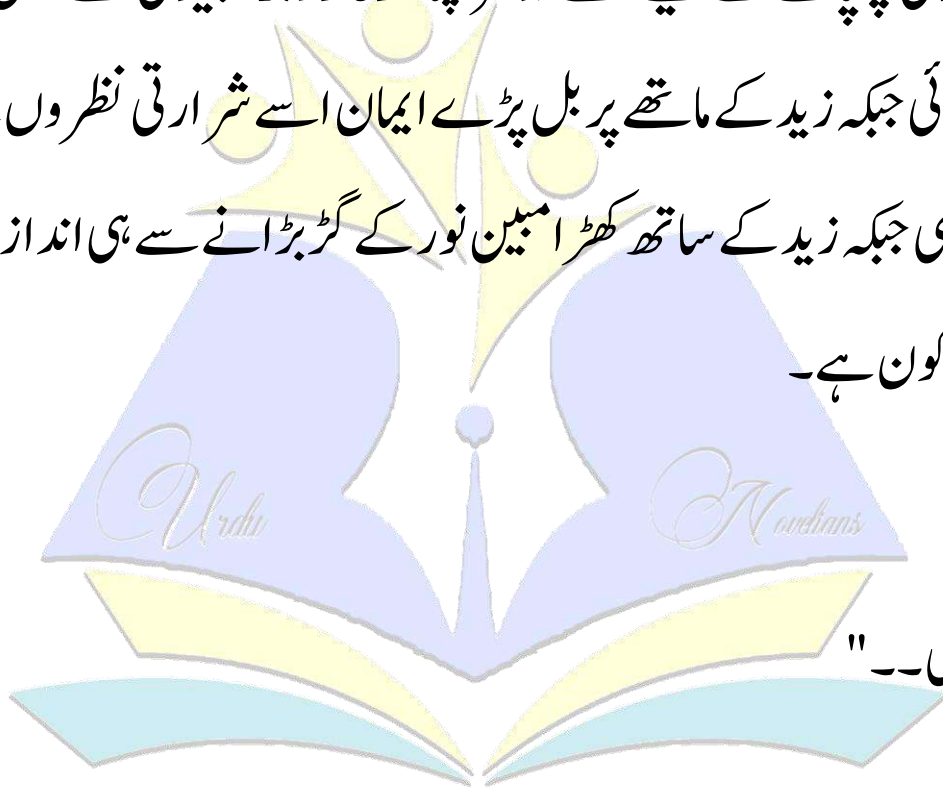
کچھ جھجھکتے اسنے مدعا بیان کیا زید اسے بھنویں اچکائے دیکھے گیا۔

"ایمان بھائی ہوں بڑا کچھ تو لحاظ کرو۔۔"

زید کے کہنے پر وہ کچھ لمحے خاموش ہوئی اچانک شرمندگی نے آن گھیرا۔

اچھا چھوڑیں میں نے آپ کے رشتے کی بھی بات کر لی ہے اور لڑکی نے ہاں بھی " "کر دی ہے۔۔"

اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے اس نے دوسرا پتا کھولا نور جو سنجیدگی سے بیٹھی تھی یکدم گڑبڑائی جبکہ زید کے ماتھے پر بل پڑے ایمان اسے شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی جبکہ زید کے ساتھ کھڑا مبین نور کے گڑبڑانے سے ہی اندازہ لگا چکا تھا کہ لڑکی کون ہے۔



"کونسی لڑکی۔۔"

URDUNovelians

"نور"

URDU NOVELIANS

اس سے پہلے نور کچھ کہتی یا روکتی ایمان نے جھٹ سے نور کی طرف اشارہ کرتے
کہا زید حیرت سے نور کو دیکھنے لگا جس نے کچھ نا سمجھ آنے پر بے اختیار زید کے دیکھتے
ہی چہرہ جھکاتے اس پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

سب کی نظریں نور پر تھیں جبکہ وہ خود منہ پر ہاتھ رکھے لب بری طرح دانتوں
میں کچل رہی تھی۔۔

URDUNovelians

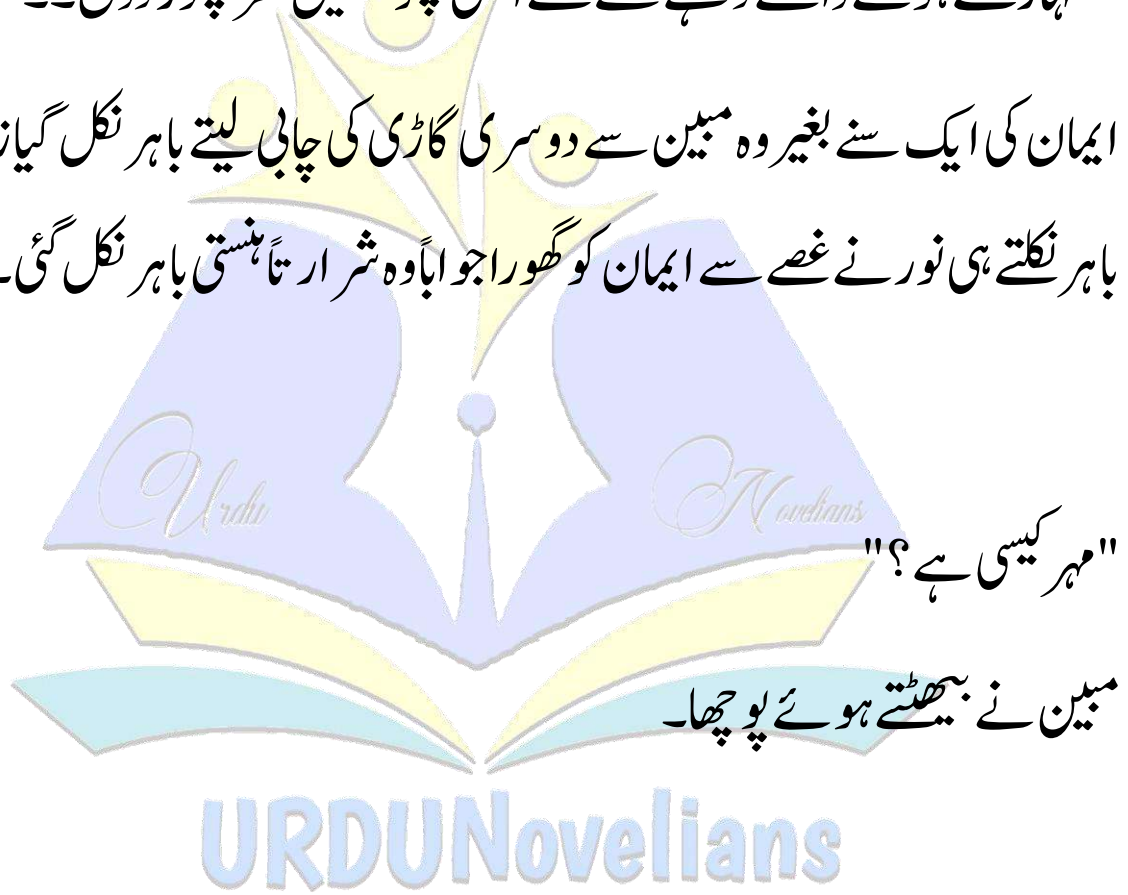
"کل لینے آؤنگا صبح گیارہ بجے تیار رہنا"

زید نے موضوع تبدیل کیا۔

"ایمان: "کہاں جانا ہے۔۔"

"تمہارے ہونے والے دلہے سے ملنے ابھی چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔"

ایمان کی ایک سنے بغیر وہ مبین سے دوسری گاڑی کی چابی لیتے باہر نکل گیا زید کے باہر نکلتے ہی نور نے غصے سے ایمان کو گھورا جو اب وہ شرارتاً ہنستی باہر نکل گئی۔



"مہر کیسی ہے؟"

مبین نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے سے کچھ بہتر۔۔"

ایمان بھی نور کے برابر بیٹھتی تھکن سے بولی۔

"مجھے اسے دیکھنا ہے۔۔"

مبین کی بے تاثر بات پر نور اور ایمن نے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتے
کمرے کی جانب اشارہ کر دیا۔

مبین کمرے میں داخل ہوا نظر بیڈ پر پڑی وہ سو رہی تھی یاد دوائی کے زیر اثر بیمار
تھی۔

اسکے سامنے کرسی پر بیٹھی نرس بیٹھی بیٹھی اونگھ رہی تھی آہٹ پر آنکھیں مکمل وا
کرتی سیدھی ہو گئی مبین بیڈ پر مہر سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔

ٹیوی پر نشر ہونے والی مہر والنساء اور اسکے سامنے لیٹی مہر والنساء میں زمین آسمان کا
فرق تھا وہ حسین خوبصورت پرکشش رنگ کی حسین لڑکی اور اب اسکے سامنے
زرد ہلکے زدہ برسوں کی مریضہ جیسی لڑکی کہ ایک بار دیکھنے کے بعد دوبارہ کوئی نا
دیکھے۔۔

مبین نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسکی سرد ہتھیلی پر اپنی گرم ہتھیلی رگڑی اسے اس چھوٹی
سی لڑکی سے بہت ہمدردی تھی

رات آٹھ بجے تھے مبین گاڑی چلا رہا تھا اور زید پر سوچ نظروں سے تیزی سے
گزرتے راستے کو دیکھ رہا تھا گاڑی کے آگے ایک اور پیچھے ایک گاڑی کی گاڑی تھی

--
مسلسل بیس منٹ تک چلتے رہنے کے بعد گاڑی جھٹکے سے رکی۔

زید نے نظر موڑ کر دیکھا وہ مقام پر پہنچ چکے تھے۔

زید گاڑی سے اتر اسکے ساتھ ہی مبین اور دو گارڈزید کے پیچھے چلنے لگے اور تین گارڈزید کے آگے۔ بنگلے کے دروازے پر کھڑے گارڈزید جھانگیر کو دیکھتے فوراً کھڑے ہوئے لیکن راستہ ناچھوڑ سکے شاید باہمت اور وفادار تھے۔

"راستہ چھوڑو اندر جانا ہے۔۔"

مبین نے سامنے آتے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری ہم ایسے نہیں جانے دے سکتے۔"

ایک گارڈ نے دڑنے کے باوجود آگے ہوتے کہا۔ اسکے ہاتھ میں موجود ایک گن حوصلے کے لیے بیکار تھی کیونکہ سامنے کھڑے زید جھانگیر کے بندوں کے ہاتھوں میں ان سے بڑی اور جدید ہندو قیں تھیں۔

"ڈاکٹر حسن سے ملنا ہے"

اب کے زید جھانگیر نے کہا۔

دونوں گارڈز نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"میں پوچھ لیتا ہوں۔"

زید کے چہرے پر پھیلتی سختی کو دیکھتے گارڈ فورابولا اور اندر جا کر انٹرکام پر بات کرنے لگا کچھ لمحے بعد واپس آیا۔

"روکنے کے لیے معذرت سر پر پلیز آپکے گارڈ کو باہر ہی ٹھہرنا پڑے گا"

گارڈ نے معذرت کی زید کے اشارے پر سارے باہر رہے اور وہ مبین کے ہمراہ گھر کے اندر داخل ہو گیا۔ دروازے سے اندر مختصر پورچ تھا جس میں دو گاڑیاں کھڑی رہنے کی جگہ تھیں۔ اس کے سامنے خوبصورت جال دار دیوار تھی جو صرف

چارفٹ کی تھی اسکے بعد خوبصورت گارڈن تھا جس پر بہت محنت کی گئی تھی۔
داخلی دروازے کے باہر ہی ایک ملازمہ کھڑی تھی زید جھانگیر کو دیکھتے اسکے
چہرے پر حیرت ظاہر ہوئی جسے چھپاتے وہ انہیں اپنے ساتھ ڈرائنگ روم میں
لے آئی۔ وہ اکثر اس انسان کی فوٹو خبروں میں دیکھتی آئی تھی کبھی قتل تو کبھی
ڈرگس مافیا کہ کیس میں۔ بلاشبہ وہ جتنا ٹیوی کی سکرین پر خوبصورت دکھتا تھا اس
سے کہیں زیادہ دلفریب اور اپنی جانب کھینچنے کی کشش رکھتا تھا۔ زید اور مبین کو
ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہ فوراً باہر نکل گئی۔ کچھ دیر بعد بڑی ٹرے لوازمات سجا کر
ٹیبیل پر رکھی۔

"سر حسن فلحال گھر نہیں پہنچے ہیں اور میڈم بس کچھ دیر میں آرہی ہیں۔۔"

ملازمہ آگاہ کرتی کمرے سے نکل گئی۔ ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ اپنا پاؤں ہلاتے
انتظار کی گھڑیاں شمار کر رہا تھا بھلا اسنے کب کسی کے لیے انتظار کیا تھا۔

"السلام وعلیکم۔۔"

ایک صو بر سی خاتون سادہ نفیس سی سندھی شال اوڑھے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں زید ادب سے کھڑا ہوا اسکا دیکھے مبین بھی کھڑا ہوا وہ چونکی تھیں انہیں نہیں معلوم تھا آئے دن ملکی خبروں پر چھایا رہنے والا زید جھانگیر انکے گھر آیا ہے لیکن وہ جیسا بھی تھا جتنا بھی بدنام تھا پر انکی دہلیز کے اندر تھا۔

"بیٹھے۔۔"

سنجیدگی سے کہتے وہ خود بھی بیٹھ گئیں زید واپس بیٹھا لیکن اس بار پیر زمین پر رکھا تھا مبین اسکے بدلنے پر حیران تھا یعنی اسے بچپن میں سیکھے سارے ادب یاد تھے لیکن وہ عمل صرف جب کرتا جب اسکا دل کرتا تھا۔

"آپ کچھ لے کیوں نہیں رہے۔۔"

وہ مسکرائیں۔

"آپ مجھے جانتی ہیں؟"

زید پوچھے بنانا رہ سکا

کیونکہ اسے جاننے والوں کی آنکھوں میں یا تو ڈر و خوف ہوتا تھا یا نفرت و حقارت
پر اس وقت انکی آنکھوں میں دونوں ہی نہیں تھا۔

"غنڈے ہو۔۔" URDU Novelians

وہ اطمینان سے بولیں زید حیران ہوا پھر سر اثبات میں ہلاتے مسکرایا۔

"آپکا یہاں آنے کا مقصد۔۔؟"

وہ فوراً پوائنٹ پر آئیں۔ ابھی زید کچھ کہتا کہ کمرے میں حسن کی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"آپ۔۔"

حیرانی پریشانی سے لبریز آواز حقیقتاً اسکی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی تھیں۔

"اؤ حسن تم سے ملنے ہی آیا تھا"

زید بھرپور مسکرایا اور اسکی مسکراہٹ حسن کو مزید خوفزدہ کر گئی اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اتنی جلدی اسکے گھر تک پہنچ جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کوئی راستہ تلاش کرتا۔

"ہم ہسپتال میں بات کر لیتے آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کیوں کی۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی طنز کر گیا گو کہ اسے تھوڑا برا لگے اور وہ یہاں سے چلا جائے
زید ایک بار پھر مسکرایا جبکہ حسن کی والدہ اسکی گفتگو سن کر حیران تھیں کیا انکا بیٹا
غلط صحبت کا عادی ہو گیا تھا۔

"اس میں تکلیف کیسی اب تو شاید آنا جانا لگا رہے گا۔۔"

جیب میں بجٹا موبائل آف کرتے کندھے اچکائے۔

"آپ ابھی جائیں میں آپ کے پاس خود آؤنگا۔"

اب کے واضح عزت میں الفاظ لپیٹ کر نکل جانے کو کہا۔

جو ابازید نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔

کیا آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور یہاں کس متعلق بات کرنے " آئے ہیں آپ۔۔

حسن کی والدہ سے جب صبر نہ ہوا تو درمیان میں ٹوک گئیں دل کو دھڑکا لگا تھا کہ حسن غلط راہ پر ناچلا گیا ہو۔

"مجھے یقین تھا حسن نے آپ کو کچھ نہیں بتایا ہو گا اسی لیے میں خود آ گیا۔"

ایک نظر حسن کو دیکھتے وہ تھوڑا آگے جھکتے سنجیدگی سے بولا۔

URDUNovelians

"صاف بات کریں۔۔"

وہ ضبط سے بولیں جبکہ حسن مٹھیاں بھینچتے مجبوراً اپنی ماں سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"حسن میری بہن ایمان جھانگیر سے محبت کرتا ہے۔۔"

حسن کی سماعتوں پر بم پھوٹا وہ جھٹکے سے سر اٹھاتے زید کو حیرت سے دیکھنے لگا کچھ ایسی ہی حالت حسن کی امی کی تھی وہ بے یقینی اور غصے سے حسن کو گھورنے لگیں۔

لیکن شاید محبت کرنے سے پہلے حسن کو معلوم نہیں تھا کہ وہ میری بہن ہے اسلیے "اب حسن پیچھے ہٹنا چاہتا ہے۔۔"

حسن کے ماتھے پر بل پڑے محبت نہیں لڑائی۔۔ اگر اسے علم ہوتا وہ زید جھانگیر کی بہن ہے وہ کبھی اس سے نا لڑتا وہ جانتا تھا کچھ پتھر مارنے سے دامن اپنا گندا ہوتا ہے۔۔ یقیناً وہ اس دن حسن کو مارنے ہی آیا تھا لیکن دیکھ کر نیت بدل گئی۔

"حسن۔۔"

ماں نے بے یقینی سے پکارا انکا بس ناچلا حسن کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیں۔۔

"امی۔۔۔"

وہ زید جھانگیر کی بہن ہے اس میں اسکا تو کوئی قصور نہیں وہ تو بہت معصوم ہے۔"

"حسن اس سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن آپ سے ڈر رہا تھا۔

حسن کے کچھ بھی بولنے سے پہلے زید ایک بار پھر بول اٹھا جبکہ معاملے سے لطف

اندوز ہوتے مبین نے مسکراہٹ دباتے ٹرے میں سے ایک بسکٹ اٹھا کر کھانے

لگا۔ لیکن آدھا بسکٹ ہی منہ میں گیا تھا جب تھپڑ کی آواز پر ہاتھ منہ کے قریب ہی

رک گیا۔

حسن منہ پر ہاتھ رکھے نظریں جھکائے تھا اور اسکے گال پر تھپڑ مارنے والی اسکی امی

تھی۔

یہی وجہ تھی رشتے کے لیے منع کرنے کی پہلے کیوں نہیں بتایا کہ پہلے سے گل کھلا " چکے ہو۔۔

وہ غصے کی زیادتی سے سرخ پڑتی دبی آواز میں چلائی۔

میں کسی صورت تمہیں لو میرج کی اجازت نہیں دوں گی حسن اس صورت تو قطعی " نہیں جب تم اپنی ماں کو گنوار سمجھ کر بیوقوف بناتے رہے۔۔

حسن ایک لفظ جواب میں نہیں بولا تھا صرف نظریں جھکائے خود پر ضبط کر رہا تھا۔

URDUNovelians

اور آپ مسٹر زید اپنی بہن کو دور رکھیں ہماری طرف سے اس رشتے سے انکار " ہے حسن کسی صورت آپ کی بہن سے شادی نہیں کرے گا ہماری معاشرے میں " بہت عزت ہے یوں کھلے عام سیاہی نہیں مل سکتے۔

وہ سختی سے کہتی ڈرائنگ روم سے نکل گئیں۔ ضبط کی انتہا سے زید کا چہرہ خون چھلکانے کو تھا گہری سانس لیتے اسنے بمشکل خود پر ضبط کیا اور کمرے سے کھڑے ہوتے حسن کے مقابل آیا۔ زید کو اپنے سامنے دیکھتے حسن کھڑا ہوا جسکی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں۔

"سن لیا آپ نے مل گیا جواب؟ انکار ہے ہماری طرف سے"

سختی سے انگلی اٹھا کر کہا زید نے پہلے اسکی انگلی کو دیکھا پھر دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی۔

"کوئی بات نہیں حسن انکار کو اقرار میں بدلنا زید جھانگیر بخوبی جانتا ہے۔"

اسکی اٹھی انگلی کو اپنی انگلی میں الجھاتے زید طنزیہ مسکرایا۔

"میری امی راضی نہیں ہیں۔۔"

حسن نے غصے سے جتایا۔

وہ کوئی مسئلہ نہیں ڈاکٹر صاحب جب پوتا پوتی ہو جائینگے تو دل و جان سے اس "رشتے کو قبول کرینگے"

انگلی نیچے کرتے اطمینان سے کہا حسن اسکی بے باک گفتگو پر لب بھینچ گیا۔

تمہاری امی اور تمہیں ایک ساتھ دیکھتے آج بہت اچھا لگا تمہاری امی کو تم "اور تمہیں تمہاری امی دونوں بہت عزیز ہیں دونوں ہی اپنے عزیزوں کو مشکل میں نہیں دیکھ پاؤ گے۔۔"

اسنے حسن کے کندھے پر تھپکی دی اسکی تھپکی میں چھپی دھمکی حسن بخوبی سمجھا تھا اسلیے لب بھینچے خاموش رہا۔

کل ایمان کو ملوانے لاؤنگا۔۔ اپنی امی کو شادی سے پہلے مناتے ہو یا بعد میں یا کیسے "

" مناتے ہو یہ تمہارا مسئلہ ہے

حسن نے غصے سے اثبات میں سر ہلایا۔

اور ہاں میں شادی جلدی چاہتا ہوں۔۔ تیاریاں کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں "

" انتظامات میں دیکھ لو نگا۔۔ صبح ہسپتال میں ملاقات ہوگی۔۔

مسکرا کر ایک نظر حسن پر ڈالتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اسکے جاتے ہی حسن نے زوردار لات صوفے پر ماری اور سر پکڑتا بیٹھ گیا۔ زید کی

دھمکی واضح تھی وہ اسکی ماں کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا بیٹھے بٹھائے کی مصیبت گلے

میں ڈالے وہ فرار کا راستہ تلاش کرنے میں مستقل ناکام ہو رہا تھا۔

"بداں گھر پہنچ گیا ہے۔۔"

واپسی پر مبین نے آگاہ کیا۔

"معلوم ہے"

بے لچک لہجے میں جواب ملا۔

URDUNovelians

"آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔"

مبین کا کہنا تھا کہ زید نے اسے پلٹ کر غصے سے گھورا۔

اس۔۔۔۔۔*** (گالی) کی وجہ سے میرا کروڑوں کا نقصان ہو گیا اور وہ ملنے کا کہہ رہا ہے زندہ سلامت چھوڑ دیا اس پر شکر ادا کرے۔ کہہ دو اسے کہ اب زید جھانگیر کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور اگر سابقہ تعلق کا ذکر کسی سے کیا تو اسکے پیچھے اس کا ذکر کرنے والا بھی کوئی زندہ نہیں رہے گا۔

سگار سلگاتے گھرے کش لیتے اپنے اندر کے اشتعال کو دبانے کی کوشش کی۔



"او کے سر۔۔۔" اب کے مبین نے خاموش رہنے میں اپنی عافیت جانی۔ گاڑی گھر کے پورچ میں رکی۔ مبین گاڑی سے اتر لیکن زید کے پیچھے اندر نہیں گیا اسے کچھ ضروری سامان لے کر بیسمنٹ میں جانا تھا۔ زید اندر داخل ہوا تو مکمل خاموشی تھی۔ وہ کچھ دیر صوفے پر بیٹھے آنکھیں موندے سر پیچے ٹکا گیا پھر آنکھیں کھولتے نظر خاموش لاؤنج میں گھمائی اسکی نظریں نور کو دیکھنے کی خواہش کر رہی تھیں وہ سر جھٹکتا کھڑا

ہوا اور کچن کے راستے سے گھر کے بیک سائیڈ پر آیا لیکن وہاں نور کو ٹہلتے دیکھ قدم دروازے پر رک گئے اسے کہاں اندازہ تھا کہ خواہشات یوں پوری ہو جاتی ہیں وہ آہستگی سے قدم اٹھاتے اسکی جانب بڑھا اور اسکے برابر کھڑا ہو گیا وہ جو اپنی تخلیق کردہ خیالوں کی دنیا میں تھی اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کرتے گہری سانس لی وہ اپنے قریب سگریٹ اور پرفیوم کی ملی جلی خوشبو سے زید جھانگیر کو پہچان چکی تھی۔

"ایمان نے کہا تم مجھ سے شادی کے لیے راضی ہو۔۔۔"

قریب سے اسکے چہرے کو بغور جانچتے پوچھا۔ زخموں کے نیلے نشان اب اسکے چہرے پر مانند پڑھ چکے تھے اور پہلے کی بانسبت چہرے پر تازگی تھی۔

اسکے سوال پر نور آہستگی سے آنکھیں بند کرتی گہرے سانس لینے لگی ایک یہی سوال سے بچنا چاہتی تھی اسی لیے اس وقت وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ گئی تھی وہ جانتی تھی اس لمحے بھی وہ نظروں میں سوال سموئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"نور۔۔"

زید نے پکارا اسکے منہ سے کتنا بھلا لگا تھا اسے اپنا نام اسکا بے اختیار دل کیا کہ وہ اسے اپنا پورا نام پکارنے کو کہے پر وہ ناکہ سکی اور اپنی خواہش کو خود ہی مار دیا۔ آنکھیں کھولتے اسنے اپنے سے قدم بھر کے فاصلے پر کھڑے زید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اسکی کھڑی ناک کو دیکھنے لگی۔

یہ شخص انتہائی عجیب تھا کبھی وحشی کبھی درندہ کبھی سفاک کبھی ظالم لیکن جو روپ اسنے ایمان کے لیے اسکا دیکھا تھا وہ قابلِ رشک تھا اسے اچانک حسرت سی ہوئی

تھی کہ زید جھانگیر کا وہی روپ اسکے سامنے ہو لیکن پھر اپنی حسرت پر خود ہی قہقہہ
چھوٹا تھا۔

وہ زید جھانگیر کے چوڑے سینے اور مضبوط بازوؤں پر تھی۔

"نور۔۔"

زید نے پھر پکارا اس بار آواز میں نرمی تھی نور نے بنا کچھ کہے خاموشی سے اسے
سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم نے ایمان کو مجھ سے شادی کے لیے رضامندی دی تھی۔"

اپنی جھجک کو پس پشت ڈال کر پھر پوچھا۔

"ہم۔۔"

نظریں پھرتے اقرار کیا۔

زید کچھ لمحے خاموش رہا پھر جب بولا تو نور کو چونکا گیا۔

"مجھ سے نکاح کرو گی۔۔؟"

نور اسکے سوال پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

URDUNovelians

"میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"

نور کے حیران چہرے سے نظریں ہٹا کر جتایا پر وہ خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"تمہاری خاموشی کو اقرار سمجھنا ہے؟"

چڑھتے ہوئے سختی سے پوچھا۔

لیکن اگلالمہ زید کے لیے سانس روک لینے والا تھا جب نور کا سر اثبات میں ہلاتا تھا اور نظریں جھک گئی تھیں۔

زید کا دل شدت سے کیا کہ وہ اس کے جھکے سر کو اٹھائے اور پوچھے کہ اسنے ہاں کیوں کی؟

کیا وہ زید جھانگیر کے اصل سے ناواقف تھی؟ یا خود پر ہوا تشدد بھول گئی تھی۔

لیکن اچانک ایک ڈراس پر غالب آیا کہ کہیں اس کے سوال پر اقرار انکار میں نابلد جائے۔۔

URDU Novelians

"کل شام میں نکاح ہو گا۔"

وہ کہہ کر رک نہیں تھا نور ساکت نظروں سے اسے دور جاتے دیکھ رہی تھی دل میں
چلتی ہلچل اچانک ساکت و جامد ہو چکی تھی۔



"سو جاؤ ایمان ورنہ صبح تک سیاہ حلقے پڑ جائیں گی۔"

بے چینی سے کروٹیں بدلتے خود کو جھڑکا دل کر رہا تھا اپنی دوستوں کو فون کر کے
بتائے پرا بھی اسکا اپنی ناراضگی ختم کرنے کا ارادہ نہیں تھا اسلیے دوسرا تکیہ اٹھا کر
منہ پر رکھ لیا۔

"کیا جاتا اگر بھائی ایک تصویر ہی دے دیتے لڑکے کی۔"

اٹھ کر بیٹھتے منہ بسورتے سوچا۔

بس اللہ تعالیٰ وہ گورا ہو اور اسکے بال بھی زید بھائی کی طرح لمبے ہوں اور "

آنکھیں۔۔۔۔

وہ کہتی کہتی رکی۔۔

"آنکھیں ہری ہوں۔۔"

مسکرا فرمائش کی۔

اس چیپڑے ڈاکٹر کی طرح ہر گزنا ہو سوائے رنگ کے کچھ ہے ہی نہیں اس میں "

"اس پر اسکی اکڑ دو لگے کان پر تو ساتھ سمندر پار اڑتا ہوا جائے۔۔

نجانے اچانک کہاں سے حسن کا تصور زہن کے پردے پر لہرایا اور اسکے جسم میں

ایک کڑواہٹ گھل گئی۔

"بھاڑ میں جائے وہ ڈاکٹر میرامیاں تو زید بھائی سے زیادہ ڈیشنگ ہو گا۔"

فخر یہ کہتے وہ تکیہ درست کرتے واپس لیٹ گئی۔

ایک بار میری شادی ہو جائے پھر میں زید بھائی کی شادی بھی کروادو گی نور۔
سے۔۔

خود سے ارادے باندھتے وہ آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

URDU Novelians *****

وہ خوبصورت ہے۔۔ اسکی آنکھیں رازوں کا صندوق معلوم ہوتی ہیں۔ نجانے "

کون سے بھید اس میں دفن ہیں۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ میرے دل کا فریب

ہے۔۔ میں اسے چھونے لگوں گا اور وہ خوابی عکس کی طرح غائب ہو جائیگی۔

اسکی محبت کی خوشبو مجھے اپنے ارد گرد بکھرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے جب میں اس کو

دیکھتے سانس لیتا ہوں تو ہواؤں میں الگ ہی تازگی ہوتی ہے۔ محبت تو نام ہی فریب

کا ہے پر پھر بھی میرا دل بضد ہے کہ میں اس پر اعتبار کروں اسکی آنکھوں میں

لہراتے راز کے پردوں کو راز رہنے دوں پر یہ بہت مشکل ہے۔ اسنے نکاح کے لیے

رضامندی دے دی مجھے جانتے ہوئے بھی کیوں؟

وہ لڑکی سراپا راز ہے اور اب ان رازوں کو جاننے کی تمنا بڑھتی جا رہی ہے۔۔ چند

دنوں میں عام سی۔۔۔ نہیں بلکہ بہت خاص۔ زید جھانگیر کو صرف نگاہوں سے

"زیر کر دینے والی لڑکی عام سی نہیں ہو سکتی۔

جھانگیر کی تصویر ہاتھوں میں تھا مے وہ اپنی شکست بیان کر رہا تھا۔

"کل نکاح ہے میرا۔۔۔"

گہری سانس لیتے کہا۔

اور کچھ دنوں میں ہی ایمان کا۔۔۔ میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ لیا ہے مجھے "

"یقین ہے ایمان بہت خوش رہے گی۔۔۔"

وہ مسکرایا اور تصویر واپس رکھتے لیٹ گیا نیند کی گولی وہ پہلے ہی کھا چکا تھا کچھ لمحوں میں ہی نیند کی آغوش میں سانسیں بھاری ہو گئیں۔

URDUNovelians

اگلی صبح خاصی روشن تھی۔

وہ رات کافی دیر سے سوئی تھی اور جتنا بھی سوئی تھی بے چین سوئی تھی صبح آنکھ
سات بجے ہی کھل گئی تھی اور وہ گیارہ بجے کے بجائے نو بجے ہی تیار ہو کر بار بار
گھڑی دیکھ رہی تھی لیکن وقت اپنی رفتار سے ہی گزر رہا تھا۔ جیسے تیسے گیارہ بجے پر
زید جھانگیر نہیں آیا اب تو اضطراب کی انتہا ہو چکی تھی اسنے بے چینی سے پھر زید
کا نمبر ملا یا لیکن اس بار بھی سوئچ آف ملا غصے سے صوفے پر بیٹھتی وہ اپنا پاؤں
جھلانے لگی پھر گھر کی چابیاں اٹھاتی کھڑی ہوئی لیکن جیسے ہی دروازہ کھولا نظر زید
پر پڑی جسکی انگلی ڈور بیل پر تھی اسکے بیل بجانے سے پہلے وہ دروازہ کھول چکی تھی
زید اندر داخل ہوا تو اسنے پیچھے جھانکا لیکن باہر مبین نہیں تھا وہ دروازہ بند کرتی
اندر آئی۔

"چلیں۔۔"

زید کے بیٹھتے ہی اسنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پوچھا جو اباً زید نے گہری سانس لی اور کھڑا ہو گیا۔

گاڑی ہسپتال کے سامنے رکتے دیکھ ایمان نے نا سمجھی سے زید کو دیکھا پھر اسکے اشارے پر گاڑی سے اترتی زید کے پیچھے چلنے لگی۔ اچانک سے موڈ بری طرح خراب ہوا تھا۔

زید کے ہمقدم ہوتی وہ لفت میں چڑھی۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔"

سرد لہجے میں پوچھا۔

"پتا چل جائیگا"

زید نے سنجیدگی سے کہا ایمان لب بھینچتے دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے مٹھی بنا گئی۔
لفٹ سے اترنے کے بعد وہ ایک بار پھر زید کی تقلید کرنے لگی لیکن اسے ڈاکٹر
حسن کے آفس کی طرف بڑھتے دیکھ ماتھے پر بل پڑے اور قدم رک گئے۔

"چلو ایمان۔۔"

زید نے کمرے میں داخل ہوتے پلٹ کر اسے اندر آنے کو کہا۔ وہ اپنا غصہ قابو
کرتی زید کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔ اندر داخل ہوتے نظر حسن پر پڑی جو سفید
شرٹ گرے پینٹ میں بکھرے ہلیے میں آنکھیں موندے اپنا سر دبار ہاتھا۔
آہٹ پر اپنی سرخ آنکھیں کھول کر دروازے سے اندر آتے انسانی شکل میں
شیطان کو دیکھا اور سیدھا ہوا۔

سلام ڈاکٹر حسن آپکی طبیعت کچھ ناساز لگ رہی ہے۔۔۔"

حسن کے سامنے بیٹھتے اسکی سرخ آنکھوں پر چوٹ کی۔

"ناساز نہیں زندگی میں کچھ ناسور گھل گئے ہیں۔۔۔"

بے لچک لہجے میں طنز کیا جبکہ ان دونوں کی باتوں پر الجھتے ایمان اب تک کھڑی تھی
حسن نے ایک کاٹ دار نظر کھڑی ہوئی ایمان پر ڈالی جسکی خود کی سانولی رنگت
سرخ مائل ہو چکی تھی۔

URDUNovelians

اپنے سامنے حسن کو دیکھتے اسکے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں وہ لڑکا
دیکھنے آئی تھی تو کیا لڑکا ڈاکٹر حسن کے آفس روم میں آنے والا تھا یا لڑکا ہی ڈاکٹر
حسن تھا؟ یہاں ایمان کی سوچ سمجھ ختم ہو گئی تھی۔ دوسری طرف اپنے سامنے

زید اور ایمان کو دیکھتے اسکا دل کیا ایک زہر کا انجکشن منگوا کر دونوں بہن بھائیوں کو یہی ہلاک کر دے پر اب تک اسکا بس ہی کہاں چلا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

خود پر ضبط کرتے اسنے حسن کی موجودگی کو نظر انداز کیے زید کو مخاطب کیا حسن نے آبرو اچکاتے تنفر سے اسے دیکھا کتنی بڑی فلم تھے دونوں بہن بھائی ایک زبردستی بہن سے شادی کروا رہا تھا اور بہن کو علم ہی نہیں تھا۔ کیا مزاق تھا۔ غصے سے سر جھٹکا۔

URDUNovelians

"تمہیں حسن سے ملوانے۔۔"

زید کی بات واضح کرنا تھی کہ ایمان بے یقینی سے زید کو دیکھنے لگی۔

"مجھے کیوں اس دو نمبر ڈاکٹر سے ملوانے لائے ہیں۔۔"

دانت بھینچتے غصے سے پوچھا۔

جبکہ اسکی گل افشانی حسن کو پتنگے لگا گئی۔

"ایمان۔۔"

زید نے تنبیہ کی۔

کیا؟ آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس۔۔۔"

حسن کی طرف دیکھتے دانت پیسے۔۔۔

"اس چپڑا سی شکل انسان سے شادی کرونگی۔۔"

غلط الفاظ منہ میں روکنے کے لیے وہ جو منہ میں آیا بول گئی زید نے غصے سے گھورا
لیکن اگلے لمحے ہی ضبط کھوتا حسن میدان میں اتر چکا تھا۔

او گلابی بی اس پر بھی شکر ادا کرو کیونکہ تمہاری اس شکل پر تو کوئی چہرہ اسی بھی تم"
سے شادی کرنا پسند نا کرے۔

اور آپ دیکھ لی اپنی بہن کی زبان اس کے باوجود ظلم اور سفاکیت مچائی ہوئی ہے کہ
ایک پڑھے لکھے انسان کو ایک گنوار لڑکی کے ساتھ زبردستی باندھنا
"چاہتے ہیں۔۔۔"

ٹیبیل پر ہاتھ مارتے سارے ڈر ایک طرف رکھے وہ چیخ اٹھا زید نے سخت ناگواریت
سے مٹھی بھینچی۔

ایک تھپڑ لگایا تو چودہ طبق روشن ہو جائینگے اور ساتھ نسلیں یاد رکھیں گی کہ " ایمان جھانگیر کے بارے میں بکواس کی تھی۔۔

وہ حسن سے زیادہ تیز ٹیبل پر ہاتھ مارتے چلائی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں اسکی آنکھوں میں دیکھتے حسن استہزایہ ہنسا۔

"اور ان نسلوں کی پہلی امین تم ہو گی میرے بچوں کی ماں۔۔"

چبھاتے ہوئے بے باکی سے کہا جبکہ حسن کی بات پر پل میں اسکا چہرہ ہتک سے متغیر ہوا۔

URDUNovelians

"تمہاری ایسی کی تیس۔۔"

"یہ مجھے نہیں اپنے بھائی کو بولو کیونکہ یہ اسنے ہی کہا ہے۔۔"

URDU NOVELIANS

ایمان کا جھلا کاٹتے اسنے زید کی طرف اشارہ کیا جو اپنے ہونٹوں پر انگھوٹا گرٹتا ان دونوں سے انجان کمرے کی کھلی کھڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ کیا بکواس کر رہا ہے۔۔"

اب کے ایمان نے زید کی جانب رخ کیا۔

"مجھ سے جب ہی مخاطب ہونا ایمان جب تمیز سے بات کرو۔۔"

سختی سے وارننگ دی۔ ایمان خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔

URDUNovelians

"یہ فضول ڈاکٹر کیا کیا بکواس کر رہا ہے آپ کچھ بولینگے نہیں۔۔"

ایمان کی آواز غصے کی شدت سے نم ہو گئی۔

"تم نے مجھے بولنے کا موقع دیا؟"

جو ابازید نے غصے سے پوچھا۔

"میں اس دو ٹکے کے ڈاکٹر سے ہرگز شادی نہیں کرونگی۔"

وہ حتمی بولی۔۔ حسن بے ساختہ مسکرایا۔

"اگر واقعی رگوں میں جھانگیر خاندان کا خون دوڑ رہا ہے تو اپنی بات پر قائم رہنا۔"

زید کو فراموش کیے وہ ایمان کو مزید تیلی لگا گیا۔

"اپنی بکو اس بند کرو۔۔"

زید نے حسن کو انگلی دکھاتے وارن کیا جبکہ وہ آنکھوں میں استہزاء لیے اسے دیکھے
گیا۔

دل کا بوجھ گھٹ گیا تھا کہ کہاں وہ اسکے ساتھ زبردستی تھا اور کہاں اسکی بہن ہی
رضامند نہیں تھی۔۔

" اسی ہفتے نکاح ہو گا "

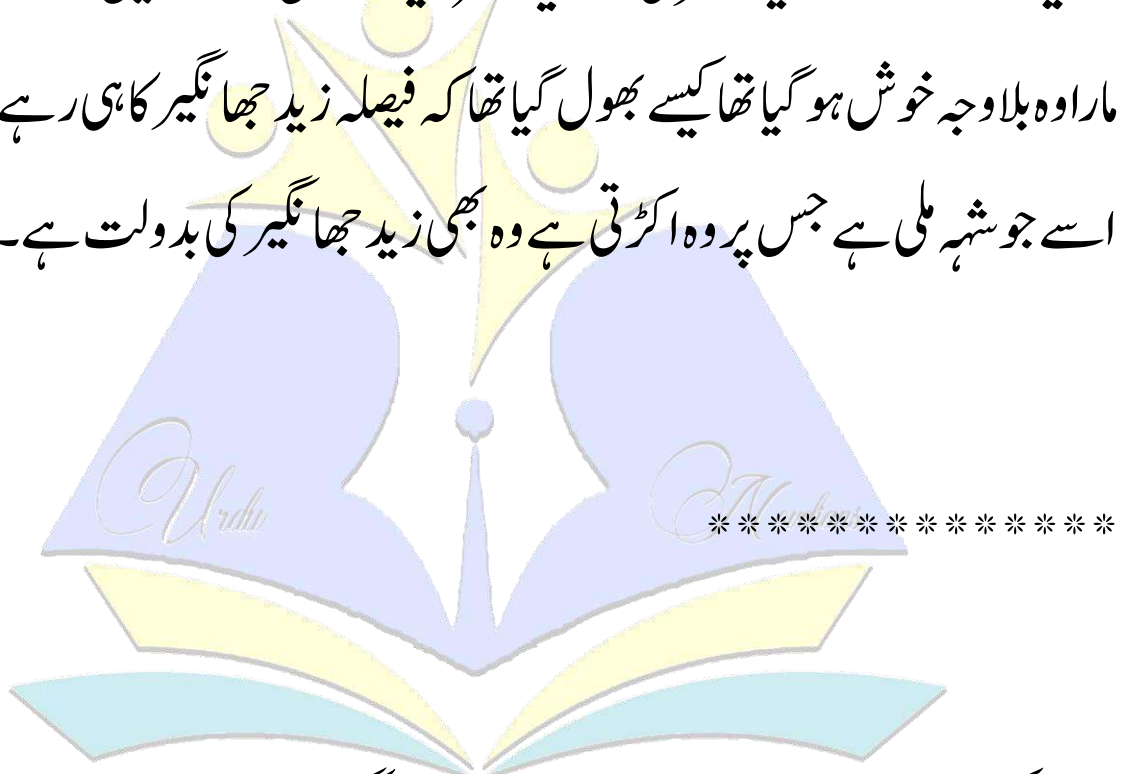
حسن کو سرد لہجے میں کہتا وہ اسے پریشان ہونے پر مجبور کر گیا۔

"میں کسی صورت نہیں کرونگی۔۔"

ایمان غصے سے چیخی۔۔

"اگر نہیں چاہتی ایمان میں کچھ غلط کروں تو خاموش رہو۔"

غصے سے ایمان کا بازو پکڑتے وہ اسے اپنے ساتھ باہر لایا اور گاڑی کی سیٹ پر ڈھکیلتے دروازہ بند کر دیا۔ کھڑکی سے یہ منظر دیکھتے حسن نے شوپیس اٹھا کر زمین پر مارا وہ بلاوجہ خوش ہو گیا تھا کیسے بھول گیا تھا کہ فیصلہ زید جھانگیر کا ہی رہے گا بلکہ اسے جو شہ ملی ہے جس پر وہ اکڑتی ہے وہ بھی زید جھانگیر کی بدولت ہے۔۔



"میں کسی صورت اس ڈاکٹر سے شادی نہیں کرونگی۔"

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی وہ اپنا رخ زید کی جانب کر گئی۔

URDU NOVELIANS

میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ لڑکا میری پسند کا ہو گا اور اس پر تم راضی " "تھی۔۔

چبھا کر کہتے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔

"جب مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ اس ڈاکٹر کو میرے لیے پسند کریں گے۔۔"

"تو؟"

ایک نظر ایمان کو دیکھتے سر دلہجے میں پوچھا۔

URDUNovelians

"تو یہ کہ آپ مجھ پر یہ ظلم نہیں کر سکتے۔۔"

وہ غصے سے مٹھی بھینچ کر بولی۔

ظلم تمہارے نہیں اسکے ساتھ ہو رہا ہے ایمان ابھی جو تمہاری بد تمیزی میں نے "
"دیکھی اس پر تو مجھے حسن پر رحم آرہا ہے۔۔"

زید غصے سے غرایا۔ اس بار وہ ایمان کے سامنے بے بس نہیں ہو سکتا تھا۔

"تو رحم کریں نا اس پر اور نہیں کریں میری اس سے شادی۔۔"

صبر کا گھونٹ پیتے بہت مشکل سے لہجہ دبایا۔

"اسی ہفتے نکاح ہو گا ایمان تمہارا میں کوئی فضول حرکت نہیں چاہتا۔۔"

سختی سے ٹوکا۔

"میں آپ پر بوجھ بن گئی ہوں نا۔۔"

ایمو شنل کیا۔۔

"شادی کی ضد تمہاری تھی۔۔"

جتایا۔

تو ایک ضد کی اتنی بڑی قیمت وصولینگے مجھ سے؟ ٹھیک ہے میں واپس پڑھنا چاہتی "

"ہوں بلکہ اس بار ٹاپ کر کے دکھاؤنگی آپ یہ رشتہ ختم کریں۔۔"

زید کو ایسے لالچ دیا جیسے کسی چھوٹے بچے کو لالی پاپ دیتے بہلایا جاتا ہے۔

"پر اب میں تمہیں پڑھانا نہیں چاہتا۔۔"

کندھے اچکا دیے۔

"میں سچ کہہ رہی ہو میں خود کشتی کر لوں گی۔"

وہ غصے سے چیخی۔

"ایمان جھانگیر اتنی بزدل نہیں میں جانتا ہوں۔"

وہ فوراً نفی کر گیا ایمان نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔

صحیح کہا میں بزدل نہیں۔۔ میں مرونگی نہیں مار دوں گی اس فساد کی ڈاکٹر کو جس کی

"وجہ سے یہ راستہ پھیلا ہے۔"

پھولے تنفس سے وہ زید کو دھمکانے لگی جبکہ وہ خود بھی جانتی تھی یہ دھمکیاں بالکل کھوکھلی ہیں۔۔

"مجھے اس بہادری کا انتظار رہے گا۔۔"

فلیٹس کے پارکنگ ایریا میں گاڑی روکتے اسنے بٹن سے ایمان کی طرف کا دروازہ کھولا اشارہ صاف تھا اترو۔۔

آپ نا انصافی کر رہے ہیں۔۔ دیکھیے گا میں کیا کرونگی۔۔"

نور سے شادی نہیں ہونے دونگی آپکی اور اس ڈاکٹر کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ توڑ کر

"کنویں میں پھینک دونگی۔۔"

وہ غصے کی شدت سے چلاتی کہنے لگی لیکن اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے زید کی گاڑی وہاں سے نکل چکی تھی۔

ایمان کو چھوڑ کر وہ خراب موڈ سے گھر میں داخل ہوا۔

مبین دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"سرنکاح کی تیاری ہو گئی ہے۔"

مبین کی آواز پر وہ چونکا۔

کچھ دیر پہلے ہی تو ایمان اسے دھمکی دے رہی تھی۔

"نور تیار ہے۔"

آگے چلتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جی سر۔"

مبین لب بھینچ گیا اسے یوں اچانک نور سے نکاح کا فیصلہ کسی طور مناسب نہیں لگا تھا ان سب میں یا تو نور مرتی یا تو زید وہ اپنے طور نور کے خلاف ثبوت تلاش کرنے کی کوشش کر چکا تھا پر کوئی بری بات تو دور اسے نور کے متعلق کچھ خاص معلوم ہی نہیں پڑا تھا کافی لوگ نور کے وجود سے ہی لاعلم تھے۔ لیکن اسکو غلط ثابت کرنے کے لیے کوئی مضبوط ثبوت نہیں تھا لیکن اتنی عقل تو زید بھی رکھتا تھا پھر وہ اتنا احمقانہ فیصلہ کیوں کر رہا تھا۔

URDUNovelians

زید کمرے میں آیا شرٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی اور کاؤچ پر گرنے کے انداز میں لیٹا۔
اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے ایمان کے معاملے میں فیصلہ لینے میں
بہت دیر کر دی ہے۔ اور اگر مزید دیر ہوئی تو معاملات بگڑ جائیں گے اسے جلد از جلد
اسکا نکاح کرنا تھا اتنا تو اسے حسن کو دیکھ کر بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ ایمان کو بنا
کوئی جسمانی یا زہنی تکلیف دے قابو کر سکتا ہے۔ جو جوان خون بنا ایک لفظ کہے یا
ماتھے پر شکن لائے ماں کا تھپڑ کھا گیا اسکی تربیت یقیناً بہت اچھی تھی اور ایمان کی
اس قدر خود سری کا زمہ دار بھی وہ خود کو سمجھتا تھا حرام کمائی پر بہن کو پالنے کے
بعد وہ کیسے توقع کر سکتا تھا کہ وہ تمیز دار اور باادب ہوتی لیکن جب حسن کی حلال
کمائی کا رزق کھا نیگی تو تبدیلی لازم تھی وہ تھوڑا افسردہ تھا پر مطمئن بھی۔

اسکا زہن بھٹک کر نور کی طرف گیا ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ نمودار ہوئی نور ایک
اگر ایک آگ دریا تھی تو وہ اس دریا میں اترنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"کھیل خطرناک ہو کھیلنے کا مزہ تبھی ہے زید"

وہ آنکھیں موندتے خود سے مخاطب ہوا۔

زید جھانگیر بیوقوف نہیں نور تم جو سمجھ رہی ہو تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اس رشتے میں باندھ کر زید جھانگیر کو قید کر لو گی تو تمہاری معصوم سوچ پر صرف افسوس کیا جاسکتا ہے۔۔

زید گہرا مسکرایا۔

URDUNovelians

"تمہیں شاید علم نہیں کہ میں بے وفائی کا موقع ہی نہیں دیتا"

مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔

تم میرا بے چین چھین سکتی ہو اپنے حسن کی جانب راغب کر سکتی ہو پر میرا اعتبار " نہیں جیت سکتی اگر تم کسی سازش کا حصہ ہو تو تمہیں بہت جلد اندازہ ہو گا کہ بری " طرح ناکام ہونا کیا ہوتا ہے۔۔

کلائی سے کھڑی اتارتے ٹیبل پر رکھتے وہ کھڑا ہو گیا۔
اپنے دل میں اٹھتی بغاوت پر سیاہ چادر ڈالتے وہ اپنی وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا جب اسے ایمان کی دھمکی یاد آئی۔
"میری شیرنی۔۔۔۔"

URDU Novelians

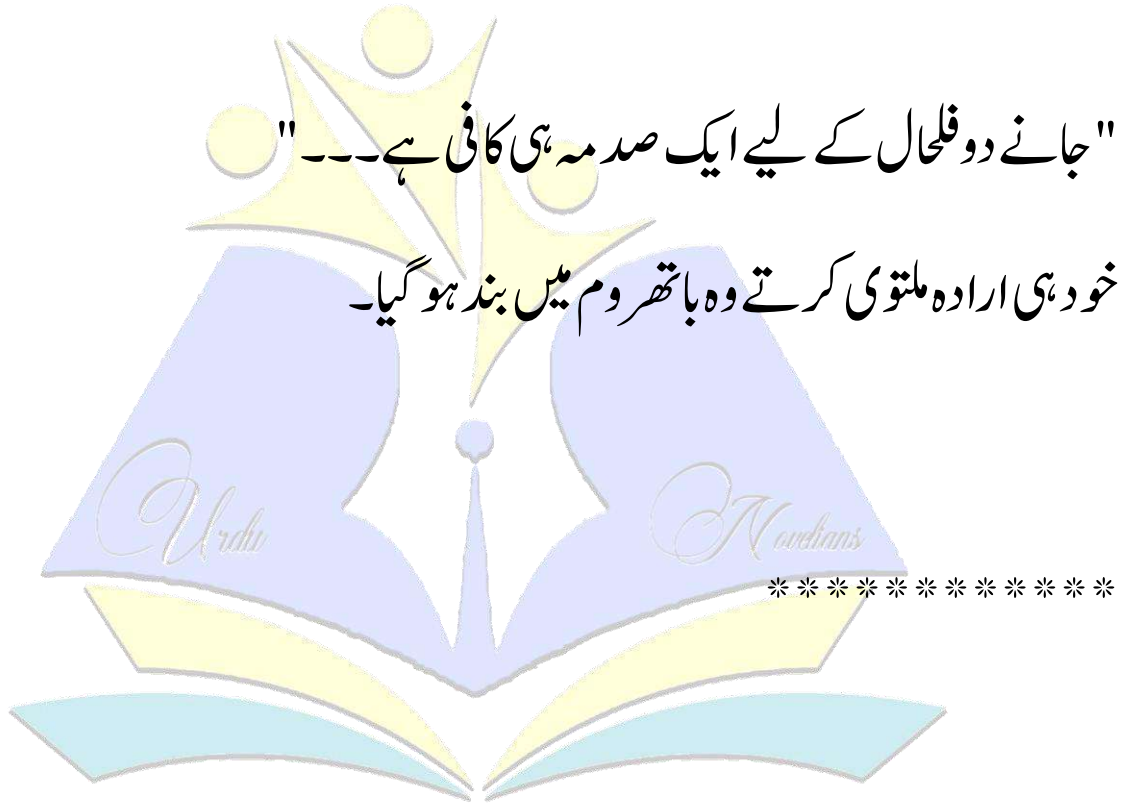
وہ سر جھٹکتا ہنسا۔

"انوائیٹ کروں کیا؟"

اسکی دھمکی یاد کرتے شرارت سے سوچا جب اسے پتا چلتا کہ نور سے نکاح ہو چکا ہے تو کیاری ایکشن ہوتا اسکا۔

"جانے دو فلحال کے لیے ایک صدمہ ہی کافی ہے۔۔۔"

خود ہی ارادہ ملتوی کرتے وہ باتھ روم میں بند ہو گیا۔



سیاہ شلوار قمیض میں وہ گیلے کندھے تک آتے بالوں میں تیزی سے ہاتھ پھیرتے نیچے آیا لاؤنج میں وہ سب بیٹھے تھے نور کی نظر اسکی وجاہت پر ٹھہر سی گئی عموماً اسے نفرت تھی لڑکوں کے لمبے بالوں سے پر وہ زید کے لمبے بالوں سے نہیں کرپائی تھی اسکا دل گواہی دیتا تھا کہ اس پر یہ بال جچتے ہیں۔ زید کی نظریں اس پر

پڑی تو قدم ٹھہر گئے وہ گم صم سی خاموش سی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ شلووار قمیض
میں اسنے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

"السلام وعلیکم۔"

مبین اور ایمن نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔"

نور سے نظریں ہٹا کر سلام کا جواب دیتے وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ سامنے ٹیبل پر ہی
نکاح کے کاغذات تھے۔ باہمی رضامندی سے انہوں نے کاغذی نکاح کا انتخاب
کیا تھا وجہ کسی طور زید اپنا نکاح کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔
آگے جھکتے اسنے نکاح کے کاغذات نور کے سامنے کھسکائے۔
وہ کشمکش میں ان کاغذات کو دیکھنے لگی۔

ایک ڈرگ ڈیلر ڈرگ اسمگلر۔۔۔ تعلیمی اداروں اور مختلف کلب اور تمام جگہ جو "ڈرگس سپلائے ہوتی ہیں وہ میری پہنچائی گئی ہوتی ہیں۔۔۔ ڈرگز کا ہول سیل ڈیلر کہہ سکتی ہو۔۔۔ گھر میرے باپ کا ہے اس لیے حلال چھت کہہ سکتی ہو باقی اس گھر کی استعمال کی ہر چیز حرام مال کی ہے۔۔۔ اگر یہ سوچ کر نکاح کرنے پر رضامند ہوئی ہو کہ محبت میں بدل دوگی تو نکاح کی بیوقوفی نہیں کرنا زندگی بھر روگی، اور اگر کسی گینگ یا سازش کا حصہ ہو تو اپنے پیدا ہونے پر روگی۔۔۔ زندگی موت سے بدتر کر دو نگاہیں تمہاری۔۔۔

"ان شارٹ زید جھانگیر سے نکاح کو اپنے لیے مستقل قید سمجھ کر سائن کرنا۔۔۔ سگریٹ لبوں میں دباتے وہ بغور نور کے چہرے کو دیکھتے بتا کم دھمکا زیادہ رہا تھا نور نے کاغذات سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔ زید کی آنکھوں میں نرمی نہیں تھی صاف واضح تھا کہ وہ اسے اچھی طرح باور کروا رہا ہے۔۔۔"

اگر کچھ ہے ایسا جو تمہیں بتا دینا چاہیے تو بتا دو معافی کی یا سزا کم ہونے کی گنجائش
"نکل جائیگی لیکن اگر میرے نام سے جڑنے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ کر مسکرایا اسکی مسکراہٹ باقی بات بہت اچھے سے سمجھا گئی
تھی نور کے چہرے پر پھیلا اضطراب جو وہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی
اسے دیکھتے مبین نے دعا کی تھی کہ وہ کچھ بولے ایمن خاموشی سے کھڑی اسکی
حرکات دیکھ رہی تھی۔ نور نے بنا کچھ بولے کاغذات اٹھالیے۔۔۔

وہ کاغذات تھامے کافی دیر پین کی نوک اس پر ٹکائے بیٹھی رہی۔

"نور"

ایمن نے ہلکے سے اسکا بازو ہلایا لیکن وہ ساکت رہی دل و دماغ میں ایک جنگ برپا
تھی۔۔۔

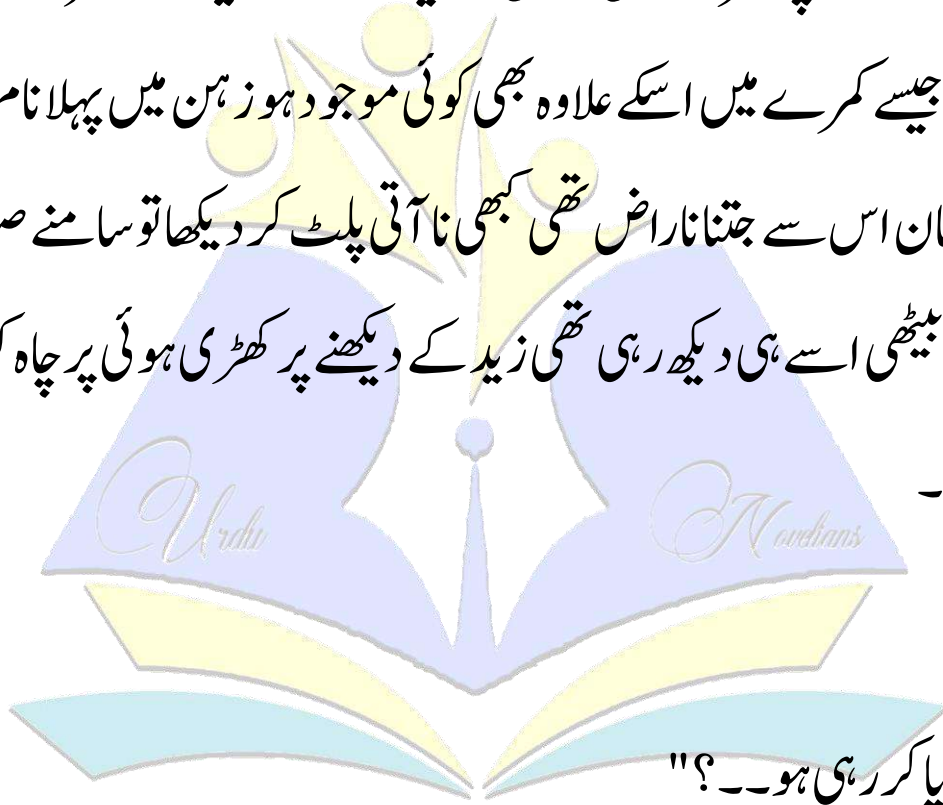
زید جھانگیر کی نظریں بھی اسکے چہرے پر ٹھہری تھیں آج پہلی بار اسکے چہرے کے ہر نقش سے کشمکش ظاہر تھی جیسے وہ خود سے لڑ رہی ہو اور اپنے ہی فیصلے کی منفی ہو۔۔

بے ساختہ نور نے آنکھیں بند کرتے گہری سانس لی، اسکی سوالیہ گہری سانس زید کے دل میں حشر برپا کر گئی۔۔ لیکن اگلے لمحے ہی جب نور کو آنکھیں کھولتے سائن کرتے دیکھا دل تو اچانک سب پر سکون ہو گیا جبکہ دماغ مزید الجھ گیا۔۔

نکاح کے بعد مبین اور ایمن نے

عجیب دل سے مبارک بات پیش کی ابھی نور نظریں جھکائے ہی بیٹھی تھی جب اچانک زید کے پاس کال آنے لگی اور بنا ایک نظر نور پر ڈالے باہر نکل گیا۔

وہ جو نکاح کے بعد گھر سے نکلا تھا رات دس بجے واپس لوٹا گھر میں نگاہ دوڑائی پر
مبین وہاں نہیں تھا وہ جانتا تھا اس وقت مبین کہاں ہو گا وہ خاموشی سے اوپر
سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے میں داخل ہو گیا دروازہ بند کیا تو کچھ غیر معمولی سا
محسوس ہوا جیسے کمرے میں اسکے علاوہ بھی کوئی موجود ہو زہن میں پہلا نام ایمان
آیا لیکن ایمان اس سے جتنا ناراض تھی کبھی نا آتی پلٹ کر دیکھا تو سامنے صوفے پر
نور سیدھے بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی زید کے دیکھنے پر کھڑی ہوئی پر چاہ کر بھی
مسکرا نا سکی۔



"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟"

URDUNovelians

ماتھے پر بل پڑے۔۔

"مطلب؟"

نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔

میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو تمہیں سمجھ نہ آئے۔ میرے کمرے میں کس " کی اجازت سے داخل ہوئی ہو؟

آبرو پھینچے سوال کیا۔

"آج ہی آپ نے سارے اختیارات مجھے دیے ہیں"

وہ خفگی سے جتا گئی۔ اسکے بدلے انداز پر زید کے تیور مزید بڑھے۔ پھر یکدم

مسکرایا وہ اسے اپنا اور اسکا رشتہ جتا رہی تھی۔

نور کو اسکی مسکراہٹ طنزیہ لگی۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں ے تمہیں سارے اختیارات دیے ہیں؟ کیا میں نے "
ایسا کہا تھا؟

اسکی طرف قدم بڑھاتے آئی برواچکائی۔

"نکاح کیا ہے مجھ سے۔۔"

اسنے یاد دلایا جیسے وہ بھول گیا ہے۔۔

ہاں۔۔ لیکن اس نکاح کو اپنی آزادی مت سمجھو بلکہ قید سمجھو تمہیں اختیارات "

"دیے نہیں گئے بلکہ تم سے تمہارے سارے اختیارات لے لیے گئے ہیں

استزائیہ کہتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے جتایا۔ نور عجیب نظروں سے اسے دیکھنے
لگی۔۔

پھر اسکے سامنے سے ہٹی بیڈ کی جانب بڑھنے لگی۔

نکاح کے لیے رضامندی کیوں دی تھی؟"

اسکا راستہ روک کر وہ اسکے سامنے بے حد قریب کھڑا ہوا۔

نور چہرہ جھکا گئی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اسکا چہرہ اوپر کیا اپنے سامنے۔۔۔ نور نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اچانک صرف سرد مہری نظر آئی۔

URDUNovelians

"اگر کہوں محبت ہو گئی ہے تو؟"

وہ سادہ انداز میں بولی زید کے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

"تمہاری آنکھیں کہہ رہی ہیں کہ تم جھوٹ بول رہی ہو۔"

اسکی پلکوں کو دھیمے سے چھو کر وہ اسکے رخساروں کی لالی دیکھنے لگا۔

"جب جواب پر یقین نہیں تو سوال کا فائدہ؟"

نور اسکا ہاتھ آہستگی سے اپنے رخسار سے دور کرتی بولی۔

"تم نے جواب دیا کب؟ تم نے سوال کے بدلے سوال پوچھا۔"

نور کے کان میں لٹکتے جھمکے کو چھیڑتے وہ کوئی اور ہی زید جھانگیر لگ رہا تھا اسکا نرم

لہجہ نور کو ڈرا رہا تھا۔

"اگر وہی جواب ہوا تو یقین کر لینگے؟"

وہ پھر سوال پوچھنے لگی۔

"تم جواب دے ہی نہیں سکتی کیونکہ تمہارے پاس کوئی جواب ہے ہی نہیں۔۔"

وہ استہزایہ ہنسا۔

"محبت ہو گئی ہے آپ سے۔۔"

وہ بول گئی۔ زید جو کچھ کہنے لگا تھا زبان پر الفاظ روک لیے۔ زید نے اسے بغور دیکھا

وہ آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔

آنکھیں مت بند کرو۔۔ میں انکی گواہی کے بنا بھی جانتا ہوں تم جھوٹ کہہ رہی "ہو۔۔"

اسکی آنکھوں پر ہونٹ رکھتے وہ نور کو لاجواب کر گیا۔
نور آنکھیں کھولتے سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

تمہاری ان نظروں کی چالاکیاں تم پر بھاری پڑ گئیں ہیں نور۔۔"
زید جھانگیر کو حلال کرنے کی چکر میں خود حلال ہو چکی ہو اب ان کے وار بند
"کرو۔۔"

مزاق اڑاتے وہ اسے سامنے سے ہٹاوار ڈروب کی طرف بڑھا۔

نکاح کیا ہے لیکن ابھی زندگی میں شامل نہیں کیا زید جھانگر کی زندگی میں شامل " ہونا اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم نے سمجھا ہے آئندہ میرے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے لینا۔

نور کو دیکھے بنا وہ اسے آسمان سے زمین پر پٹخ چکا تھا۔ اگلے لمحے دروازہ بند ہونے کی آواز پر زید نے پیچھے دیکھا نور جا چکی تھی سر جھٹکتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔

نکاح کو دو دن گزر چکے تھے نکاح کے باوجود نور کی حیثیت وہی تھی۔ زید مستقل کام میں مصروف تھا اور اپنے بگڑتے کام سنبھال رہا تھا۔ لاؤنج میں ایک اہم فائل ایمن سے ڈسکس کرتا مبین کافی پریشان تھا پریشانی ایمن کے چہرے پر بھی تھی۔

نور روز کی طرح ایک کونے میں بیٹھی تھی اسے علم نہیں تھا وہ دونوں کس فائل پر کام کر رہے ہیں۔۔ بھی وہ اسی میں الجھے تھے جب مہر کے کمرے سے چیخ کی آواز آئی وہ تینوں اندر کی جانب بھاگے۔۔ تین چار دن سے وہ ہوش میں تھی لیکن بالکل خاموش کسی سے کوئی بات نہیں نا ہی کسی بات کا جواب دینا جیسے کسی بہت بڑے صدمے کے زیر اثر ہو۔۔ نرس اسے سوپ یا جوس زبردستی پلا رہی تھی پر حالت میں کوئی سدھار نہیں تھی۔

"چھوڑ دو۔۔"

غنودگی میں تکیے پر سر بٹختی وہ چلا رہی تھی اکیلی نرس سے وہ قابو نہیں ہو رہی تھی ہاتھ میں پکڑا سکون کا انجکشن نیچے گر چکا تھا۔

"انجکشن نہیں لگانا"

مبین نے سختی سے کہا۔

"ضروری ہے۔۔"

نرس نے پریشانی سے ٹوکا۔

لیکن مبین نرس کو نظر انداز کیے ایمن اور نور کو پیچھے رہنے کا اشارہ کرتے آگے
بڑھا اور کندھوں سے مہر کا تھام کر بند آنکھوں سے بٹھا دیا۔

"مہر"

وہ اتنی تیز چیخا تھا کہ مہر کا جھٹکے کھاتا وجود ایک دم ساکت ہوا وہیں دوسری طرف
نور اور ایمن بھی کان پر ہاتھ رکھ گئیں۔

"دو۔۔ یکھیں اس طرح مت کریں انکی طبیعت بگڑ سکتی ہے۔۔"

نرس آگے ہوتی پریشانی سے بولی جبکہ مہر ہوش میں آتی سہمی نظروں سے دیکھنے لگی۔ وہ مبین کے چہرے کو پہچانتی تھی وہ کچھ دنوں سے چار چہرے ہوش میں دیکھتی آرہی تھی اسے ایک اور چہرہ یاد تھا جس نے اس غنڈے سے بچایا تھا اور ساتھ ہی اسے جان سے مار بھی دیا تھا لیکن ان سب میں اسکا کیا فائدہ ہوا تھا اسکی زندگی تو ختم ہو چکی تھی۔

"دیکھیں آپ روم سے باہر جائیں پلیز۔۔"

نرس نے ایک بار پھر پریشانی سے ان تینوں کو دیکھتے کہا۔

"خاموشی سے پیچھے کھڑی رہو۔"

نرس کو گھورتے سختی سے کہا۔

مہر کی سہمی نظریں اب بھی اس پر تھیں وہ خوفزدہ سی مبین کو دیکھ رہی تھی سانس بھی روک لی تھی جیسے اسکی ہلکی سی ہلچل پر وہ اسے مار دے گا۔ مبین نے خود کو دیکھتی مہر کو دیکھا اور اگلے لمحے ہی بیڈ سے اتارتے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ڈرپ اور جوس پر زندہ اسکے اندر اتنی زیادہ طاقت نہیں تھی کہ وہ مبین کے سامنے ٹھہر پاتی اگر مبین اسے چھوڑ دیتا تو وہ یقیناً گر جاتی۔

"مبین۔۔"

"میرا معاملات میں دخل اندازی مت کرو۔"

نور جو آگے بڑھنے ہی لگی تھی مبین نے قطعیت سے ٹوک دیا اور ان تینوں کو کمرے میں چھوڑ کر مہر کو ساتھ لیے کمرے باہر نکلا۔

مہر کو بازوؤں سے پکڑے وہ زبردستی مہر کو ساتھ لیے چل رہا تھا جبکہ اسکے وہ اپنی پوری کوشش کرتی اپنے قدم روک رہی تھی۔ نور ایمن اور نرس پریشانی سے اسکے پیچھے آئے تھے لیکن روک نہیں پائے وہ مہر کو لیے اس کمرے میں گیا جہاں سے تہہ خانے کا راستہ اور اندر جا کر دروازہ لاک کر لیا۔

نیچے تہہ خانے کی سیڑھیاں اترتے مہر شدت سے روتی اپنا آپ چھڑوانے لگی تھی جب وہ مہر کو لیے ایک کمرے میں آیا۔

وہ بری طرح چیخنے لگی تھی۔ واپس جانے کی کوشش میں دیوانوں کی طرح مبین کے سینے پر ہاتھ مارتی ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی پورے بے جان جسم میں جیسے اچانک برقی توانائی دوڑ گئی تھی مبین نے بازو سے تھام کر اسے پیچھے کر سی پر زبردستی ڈھکیلا نظر سامنے اٹھتی واپس پورا جسم خوف سے ساکت ہو گیا۔ تو مبین بھی وہی تھا۔ ایک کم ہوا تو وہ واپس اسے اسی جہنم میں لے آیا تھا یہ سوچ اسکے حواس سن

کرنے لگی جب فضاء میں عجیب سی آواز کے ساتھ ان دونوں کے چیخنے کی آواز
گو نچی جو پلکیں وہ میچ گئی تھی وہ جھٹکے سے کھولیں۔۔ مبین کے ہاتھ میں چابک تھا جو
ان دونوں کی ننگی پیٹھ پر لگتا انکی خال کھینچ گیا۔ اسکی نظریں پھیلتی ساکت ہو گئیں۔
جب لگاتار کئی چابک انکی کمر پر لگتے جلد جسم سے جدا کر گئے اس دوران مہر النساء کی
پلک ایک بار بھی نہیں جھپکی تھی۔ مبین وہی چابک لیے مہر النساء کی طرف بڑھا
اسکی ساکت پتلیوں میں حرکت ہوئی۔

وہ مبین کو دیکھے گئی۔ مبین نے اپنا ہاتھ آگے کیا جس میں چابک تھا۔

"نوچ لو ان کے جسم سے گوشت۔"

اسکے قریب جھکتے وہ سرد لہجے میں بولا۔ وہ فوراً نفی میں سر ہلاتی رونے لگی۔

تمہارے باپ انکے ٹکڑے کر دیتا یہی یقین تھا نا تمہارا؟ اگر اس جگہ یہ یقین "

"رکھتی کہ تم ان کے ٹکڑے کر دو گی تو آج تم کچھ اور ہوتی۔۔"

وہ غصے سے سر دلچے میں بولا مہرا سکی آنکھوں میں دیکھے گئی وہ ایک بار پھر ٹھہر گئی تھی۔

جب مبین نے جھٹکے سے اسے کھڑا کرتے اپنے ساتھ کھینچا وہ کھینچتی اسکے ساتھ چلتی ان دونوں کے پیٹھ کے پیچھے کھڑی ہوئی مبین نے اسکے ہاتھ میں چابک پکڑا یا اور خود پیچھے ہو گیا۔

چابک پکڑا اسکا ہاتھ بری طرح کانپنے لگا۔۔۔

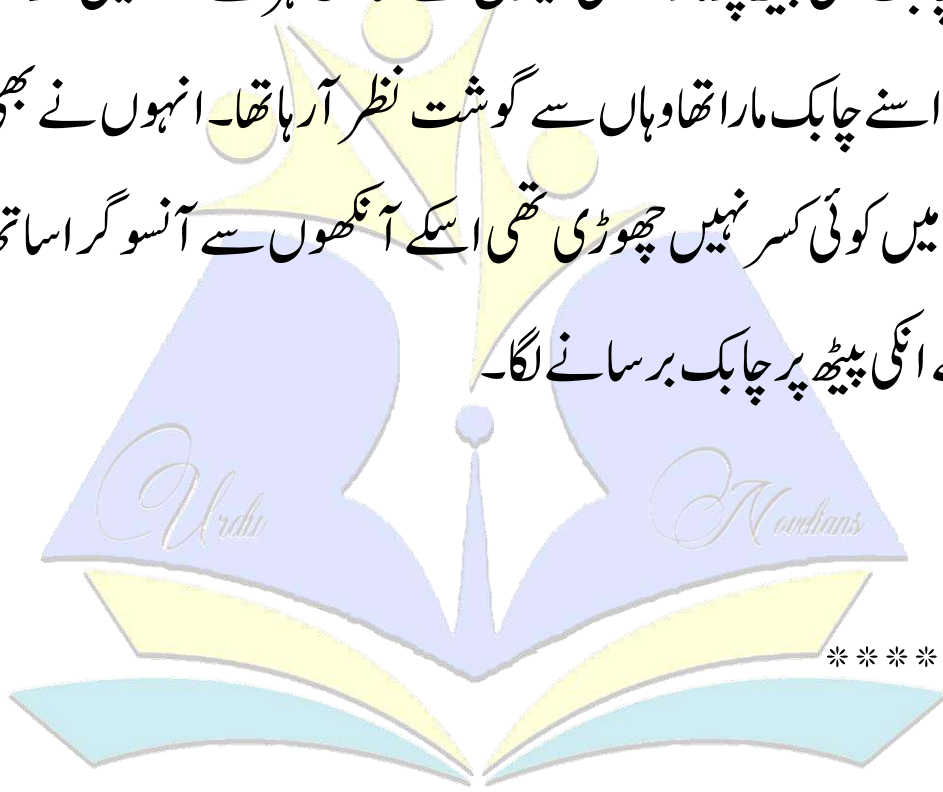
URDUNovelians

"مہرا رو۔۔"

وہ غصے سے بولا۔ اسکے بعد وہ مزید بری طرح کانپنے لگی۔

"میں نے کہا مارو۔"

اب کے وہ دھاڑا اگلے ہی لمحے اسکی چیخ سے خوفزدہ ہوتے آنکھیں میچتے اسنے پوری قوت سے چابک انکی پیٹھ پر مارا۔ انکی چیخوں کے ساتھ مہرنے آنکھیں کھولیں تو دیکھا جہاں اسنے چابک مارا تھا وہاں سے گوشت نظر آرہا تھا۔ انہوں نے بھی تو اسے نوچنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسکے آنکھوں سے آنسو گر اساتھ ہی ہاتھ بنار کے انکی پیٹھ پر چابک برسائے لگا۔



URDU Novelians

جب وہ مار مار کر تھک گئی تو اسکے ہاتھ سے چابک گر گیا۔

وہ دونوں غلیظ وجود تو دردناستہ پہلے ہی بے ہوش ہو چکے تھے۔۔ انکے خونی جسم دیکھے وہ تکلیف سے مسکرائی پھر زور زور سے رونے لگی پھر کمزوری سے چند لمحے بعد ہی بے ہوش گئی۔۔ اسکے گرنے سے پہلے مبین اسے سنبھال چکا تھا۔

"مبین۔۔"

آواز کی سمت مبین نے پیچھے دیکھا تو ایمن کھڑی حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ شاید وہ مہر کو چابک برساتے دیکھ چکی تھی۔

"اب اسے صحیح ہونے میں شاید زیادہ وقت نا لگے۔۔"

اسنے مہر کے بے ہوش وجود کو دیکھتے کہا اور اسے گود میں اٹھا کر کمرے سے باہر نکلا۔

انکے جسم پر مرہم لگو او ایمن۔۔ انکی چٹری روز ایسی حالت کے تیار ہونی
"چاہیے۔۔"

وہ رک کہتا وہاں سے نکل گیا۔

ایمن نے حقارت سے بے ہوش وجود دیکھے اور باہر نکل کر اپنے آدمی کو بلانے
لگی۔



رات کے سیاہ پہر میں کوئی خاموشی سے گھر میں داخل ہوا تھا یہ بات بہت عجیب
تھی کہ ناگارد ڈرتے نامبین سیاہ چولہ پہن کر کچھ لوگ تیزی سے پھیل رہے تھے۔
آدھے باہر تھے اور آدھے گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

گھر کے اندر پھیلنے وہ تیزی سے سارے کمروں کی تلاشی لیتے اوپر کی طرف بڑھے۔ زید کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ انکے ہاتھ میں لمبی گنز تھیں۔ زید جھانگیر وارڈروب میں جھکا کچھ تلاش کر رہا تھا جب ٹھٹھک کر پیچھے مڑا اور اگلے لمحے ہی بے جان ہوتا ہوا ندھے میں زمین پر گر گیا۔

لبے نوکیلے دو شعلے ایک ساتھ اسکے دل کے مقام سے پار ہوئے تھے اور لمحوں کی مہلت دیے بغیر زید جھانگیر کے جسم کو ٹھنڈا کر گئے تھے۔ اسکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ساکت تھیں ادھورے کھلے ہونٹ بھی بولنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

URDUNovelians

"بھائی۔۔"

ایمان بری طرح چیخی تھی۔ ایک چیخ کے بعد کئی چیخیں نکلتی حلق زخمی کرنے لگیں وہ بری طرح چلا رہی تھی جب وہ لوگ اسکی طرف پلٹے۔۔

ایک نے دوسرے کو اشارہ کیا تو وہ گن اسکو پکڑا تا ایمان کی طرف بڑھا وہ خوف سے زید سے نظریں ہٹا کر پیچھے ہونے لگی۔

"دور رہو۔۔۔ میں کہتی ہوں دور رہو۔۔۔"

وہ پھر چلائی۔۔۔ جب وہ تیزی سے آگے آتے اسکا ہاتھ جکڑ گئے۔۔۔

"میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے درندے۔۔۔"

فرش پر گھسیٹتی وہ بری طرح چلا رہی تھی اپنا دفاع کرنا اسنے سیکھا ہی کب تھا وہ تو ہمیشہ سے زید ہی کرتا آیا تھا وہ جتنا زبان کا استعمال کر سکتی تھی کر رہی تھی۔ نظر جب دوبارہ زید کے بے جان وجود پر پڑی تو اسکی تمام حرکات ساکت ہو گئی۔

"بھائی۔۔۔"

وہ سرگوشی نما بولی۔

پھر واپس زید کو پکارتے چلانے لگی۔

آزانوں کی آوازیں گونج رہی تھیں اور وہ پسینے سے شرابور اپنا سر بری طرح تکیہ پر پٹخ رہی تھی اسکا جسم یوں اکڑا ہوا تھا جیسے کرنٹ لگا ہو۔

"زید بھائی۔"

آنکھوں سے آنسو نکلتے تکیہ میں جذب ہونے لگے اور سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

URDUNovelians

یہ تکلیف کا سلسلہ مزید لمبا ہوتا جب الارم نے بجتے اسکی نیند میں خلل کیا اور وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی پھولے تنفس بکھرے بال اور بھگے چہرے سے کمرے کا جائزہ لیا وہ رات کی تنہائی اوع اندھیرے کمرے میں کچھ واضح نظر تو نا آیا پر اتنا اندازہ

ہو گیا کہ وہ ایک بہت بر خواب تھا جب اسے یقین ہو گیا وہ ایک خواب تھا تو وہ پھپھک کر روتی چہرہ گھٹنوں میں چھپا کر رودی کتنا روح لرزادینے والا خواب تھا۔ وہ حسن سے ملاقات کے بعد سے زید سے نہیں ملی تھی نا کوئی بات ہوئی تھی نا ہی زید نے اس سے کوئی بات کی تھی اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ زید کو اسکی ناراضگی سے فرق پڑا یا وہ نکاح کی تاریخ بھی فائنل کر چکا ہے لیکن اس وقت وہ صرف زید کے لیے رو رہی تھی جو کام زید کرتا تھا اسے یہ دھڑکار ہتا تھا کہ وہ کوئی نقصان اٹھا سکتا ہے وہ اسکا بھائی تھا وہ اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی پر اس بات سے انکار نہیں کر سکتی تھی کہ زید جھانگیر جرم کرتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا انجام برا ہی ہوتا ہے یہ ایک تلخ حقیقت تھی جس سے وہ نظریں چراتی تھی۔

وہ کافی دیر بیٹھ کر روتی رہی اسنے سنا تھا صبح کا خواب سچ ہوتا ہے۔۔ اور یہ خواب سچ ہو جاتا تو وہ بھی مر جاتی۔۔

وہ نماز کی چور تھی۔ اسکا شمار ان لوگوں میں تھا جو پکے مسلمان بن کے صرف جمعے کی نماز ادا کرتے تھے۔ لیکن اس وقت زید کی موت کے خوف نے اسے فجر کی نماز

کے لیے کھڑ کر دیا تھا۔ اسنے یہ بھی سنا تھا کہ ہدایت صرف مانگنے سے ملتی ہے اسنے زید جھانگیر کی ہدایت کے لیے بھی بہت دعائیں کی تھی پر شاید وہ نماز کی پابند نہیں تھی اسلیے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پکاریں اوپر پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئیں۔

وہ ہماری نمازوں کا محتاج نہیں۔۔ ہم نمازوں کے محتاج ہے کیونکہ یہ ہمیں بطورِ "تحفہ ملی ہیں تاکہ ہم اپنے لیے مانگ سکیں۔۔"

اسکے دماغ میں بھولی بھالی اپنی اسلامک اسٹڈیز کی ٹیچر کی آواز گونجی اسے لگا جیسے اسنے اپنی ساری دعائیں ضائع کر دیں۔

URDUNovelians

وہ جلدی سے اٹھی وضو کر کے نماز کی نیت باندھی اور نماز کے بعد زید کی لمبی اور پرسکون زندگی کے لیے دعائیں ساتھ ہی اسکی ہدایت کے لیے بھی۔ دعا مانگ کر جب وہ پرسکون ہوئی تو بیڈ پر بیٹھے فون ہاتھ میں تھا مے کچھ سوچنے لگی۔ دل اکسار ہا

تھا کہ خود زید کو کال کر لو حسن والے معاملے کو پیار سے یا کسی دوسرے طریقے سے سلجھا لینا زید کے وجود کا بے جان تصور اسکی جان نکال رہا تھا مجبور ہو کر اسنے زید کو فون ملا یا۔ بیل جاتی رہی پر دوسری جانب سے کال نہیں اٹھائی گئی۔ دو تین بار مزید کوشش کرنے کے بعد اسے یاد آیا زید نیند کی گولیاں کھا کر سوتا ہے۔ وہ موبائل بیڈ پر رکھ کر کمرے سے باہر نکل گئی نیند تو اب آنی نہیں تھی۔ وہ کچن میں آئی بے دلی سے اپنے لیے ناشتہ بنایا اور ناشتے کے بعد واپس کمرے میں آگئی۔ فون کی سکرین بلنک کر رہی تھی۔ وہ زید کی کال سمجھ کر جلدی سے آگے بڑھی پر فون پر کسی کا میسج دیکھ کر مسکرائی۔

انبا کس کھولا تو ڈاکٹر حسن کا نمبر نام کے ساتھ جگمگا رہا تھا اتنی دیر میں اسکے ہونٹ پہلی مرتبہ مسکرائے۔۔۔

وہ بیزارگی سے بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی صبح کے بعد اس نے زید کو کال نہیں کی تھی اسے زید کی فکر ہو رہی تھی پر درمیان انا آگئی تھی زید کو اس نے واٹس ایپ پر آن لائن دیکھا تھا وہ چاہتا تو کال کر سکتا تھا پر اس نے نہیں کی۔

اسکو ٹیوی دیکھتے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی جب ڈور بیل بجی گہری سانس لیتے وہ کھڑی ہوئی دروازہ کھولا تو غیر متوقع زید اسے دیکھتا مسکرا رہا تھا ایمان کو اچانک شرمندگی نے گھیرا وہ اسکی ایک کال پر اسکے پاس چلا آیا تھا اور وہ دوسری کال کرنے میں خود کو چھوٹا محسوس کر رہی تھی۔

اپنی خود غرضی صبح کے خواب کے زیر اثر اسکی آنکھیں نم ہونے لگی وہ بنا زید کی مسکراہٹ ک جواب دیے یا اسکی جانب دیکھے پلٹ کر واپس اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھ گئی۔ زید دروازہ بند کرتا اس کے برابر پیچھے ٹیک لگاتے بیٹھا ایمان کچھ نابولی۔

وہ ایمان کی پشت کو دیکھتے کچھ لمحے اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا پھر پکارا۔

"ایمان۔۔"

جو اباً وہ ویسے ہی خاموش رہی۔

"ایمان۔۔"

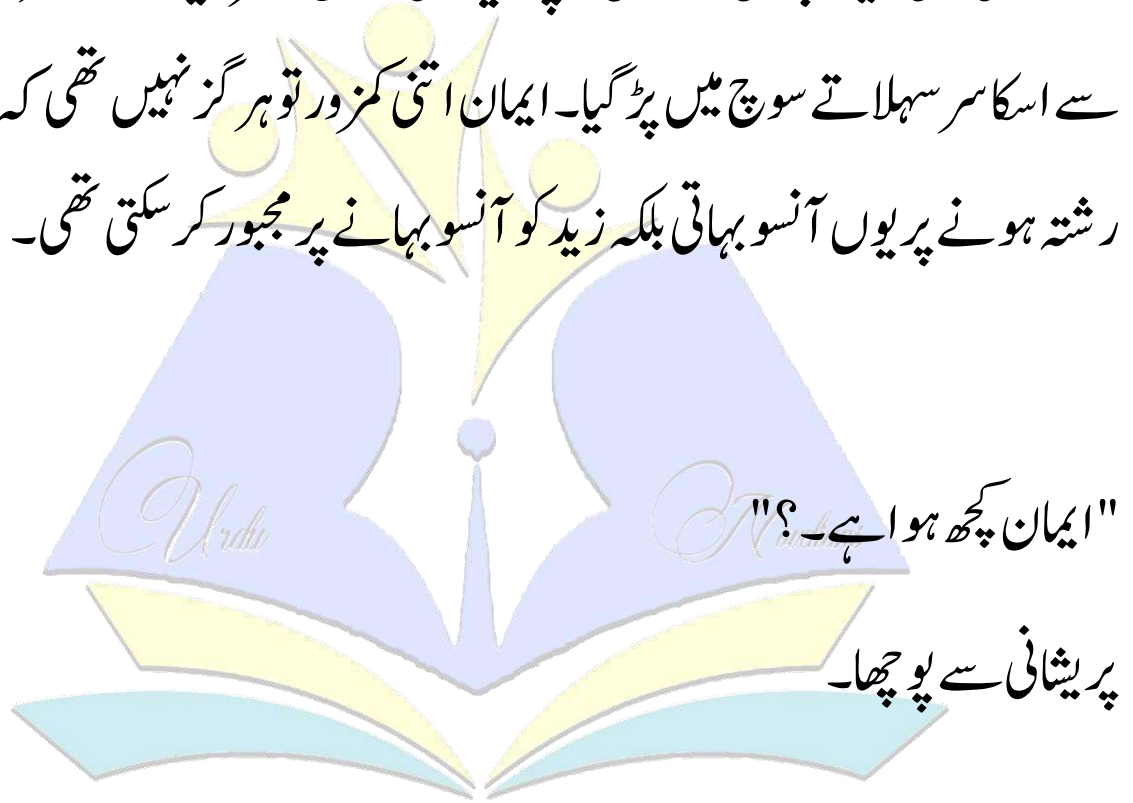
اسنے پھر پکارا۔ اس بار اسے ایسا لگا جیسے ایمان رو رہی ہو۔

"ایمان ادھر دیکھو۔۔"

ایمان کا رخ اپنی طرف کیا تو وہ واقعی رو رہی تھی زید کے ماتھے پر بل پڑے۔

"کیوں رو رہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے۔۔"

وہ سمجھا کہ وہ حسن سے رشتہ جڑنے پر اب تک رو رہی ہے۔۔ لیکن پھر بھی بہلانے کو پوچھا ایمان کا اگلا عمل بالکل غیر متوقع تھا۔ وہ زید کے سینے سے لگی رونے لگی تھی زید کا بالکل خاموش اپنے سینے لگی ایمان کا سر دیکھنے لگا۔ پھر آہستگی سے اس کا سر سہلاتے سوچ میں پڑ گیا۔ ایمان اتنی کمزور تو ہر گز نہیں تھی کہ ایک رشتہ ہونے پر یوں آنسو بہاتی بلکہ زید کو آنسو بہانے پر مجبور کر سکتی تھی۔



"ایمان کچھ ہوا ہے۔؟"

پریشانی سے پوچھا۔

URDUNovelians

"میں نے بہت برا خواب دیکھا تھا۔"

وہ زید کی شرٹ سے ناک رگڑتی بولی۔ زید نے بے ساختہ سر دسانس لی اور نجانے اسے وہ کیا کیا سوچ رہا تھا جب سے مہر ملی تھی اس کو زیادہ ہی وہم ستانے لگے تھے۔

"کیا خواب دیکھا۔۔؟"

اسکے سوال پر ایمان نے اس سے دور ہوتے اسے دیکھا وہ منظر یاد کرنے کے قابل بھی نہیں تھا گویا زبان سے بتایا۔

"میں نے دیکھا۔۔ ماما بابا آپ کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔۔"

وہ کہتی پر رو پڑی اسنے بتانے کے لیے بہت آسان الفاظ چنے تھے پر جو دیکھا تھا وہ تو اسی نے دیکھا تھا۔ وہ لب بھینچ گیا آج نہیں تو کل یا بہت جلد ممکن تھا ایمان کا خواب حقیقت میں بدل جاتا۔

"خواب میں مرنے سے عمر دراز ہوتی ہے۔۔"

اسکے روتے سر کو سینے سے لگاتے وہ لب بھینچے بولا پر نجانے کیوں دل اس تعبیر پر
گواہی نادے سکا۔

"اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا"

زید مسکرایا۔

"جی جی تو تمہاری شادی کر دینا چاہتا ہوں تاکہ تم بے سہارا نہ ہو۔۔۔"

وہ تلخی سے کہہ گیا ایمان نے جھٹکے سے الگ ہوتے اسے غصے سے گھورا۔

URDUNovelians

"آپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا"

غصے سے کہا۔

ایک انسان کے جانے سے زندگی نہیں رکتی ایمان۔ ترجیحات بدل جاتی ہیں وقت " کے ساتھ انسان کی جب تمہارے بچے ہونگے تو۔۔۔

"یہ باتیں کرنے آئے ہیں آپ۔۔"

وہ غصے سے بات درمیان میں کاٹ گئی۔ زید نے گہری سانس خارج کی۔

"نہیں میں نکاح کی تاریخ پوچھنے آیا تھا۔۔"

سنجیدگی سے بتایا ایمان کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے۔۔

"میں اس دو نمبر ڈاکٹر سے شادی نہیں کرونگی۔۔"

وہ غصے سے بولی کچھ دیر پہلے والا دکھ بالکل غائب تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔۔ مرنے والوں پر ماتم کرو اور زندہ رہنے والوں کی بات کر رتی " برابر اہمیت نہیں دو۔

کچھ دیر پہلے ہی تم میری موت کے خواب پر آنسو بہا رہی تھی اور اب خود غرضی کی انتہا پر ہو۔ اور ہو بھی کیوں نا آخر زید جھانگیر کی بہن ہو خود غرض سفاک ہونا "تو لازم ہے۔۔

وہ غصے سے کہتا باہر نکلنے لگا جب ایمان ہوش میں آتی اسکے سامنے آئی۔ وہ ایک بار پھر شرمندہ ہوئی تھی۔

"وہ ٹچاڈا کٹر ہی کیوں؟ کوئی اور لڑکا دیکھ لیں۔۔"

پنیر ابد لا اس بار مظلومیت سے کہا۔

"کیونکہ میری نظر میں ابھی صرف وہ ڈاکٹر ہی معیار پر پورا اتر رہے۔۔"

جیب سے واٹر پیٹ ہوتا فون نکال کر بات مکمل کی ساتھ ہی ایمان کو خاموش
رہنے کا اشارہ کیا۔

"ہاں بولو ابراہیم۔۔۔"

فون فیکٹری سے تھا۔

"کیا بکو اس ہے یہ۔۔ بنا ثبوت کے کیسے چھاپہ پڑ سکتا ہے۔۔"

وہ شدید غصے میں غرایا ایمان اس کا غصہ دیکھتے سہم کر پیچھے ہٹی۔۔

انکورو کو۔۔ زید جھانگیر پر ہاتھ ڈالنے کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑھ سکتی ہے "
"انہیں۔۔"

صوفے پر ہاتھ مارتے وہ چلایا۔

آگے سے نجانے کیا کہا گیا کہ زید خاموش ہو گیا۔ فون کاٹتے اسنے کچھ لمحے زمین کو
دیکھا پھر باہر جاتے جاتے رک کا چہرہ موڑ کر ایمان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اسی ہفتے نکاح ہو گا ایمان اور ڈاکٹر حسن سے ہی ہو گا۔ اپنی زبان کو بھی لگام "

"ڈالو۔"

URDUNovelians

غصے سے کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا اسکے جانے پر ایمان شکر ادا کرتی دروازہ بند
کرتی اس سے پشت ٹکا گئی۔

"اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔"

متفکر ہوتی وہ دروازہ لاک ہونے کا اطمینان کر کے واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

ریش ڈرائیونگ کرتے وہ گھر پہنچا تھا۔ گاڑی سے اترتے بھاگتے ہوئے اندر آیا تو سامنے ہی مبین سر تھا مے بیٹھا اسکے پیچھے ایمن کھڑی تھی اور ایک طرف کونے میں نور بیٹھی تھی۔

URDUNovelians

"سروہ۔"

URDU NOVELIANS

زید کو دیکھتے وہ فوراً کھڑا ہوا ابھی بات مکمل بھی ناہوئی تھی کہ زید کا مارا گیا تھپڑ
اسے زمین پر پڑھ گیا۔ مبین کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اس نے مبین کو واپس گریبان
سے پکڑ کر مقابل کیا۔

"یہ سب کیسے ہوا۔۔"

مبین کا منہ دبوچتے وہ غرایا۔ اس کے وحشی پن پر ایمن اور نور ایک طرف ہوئے
تھے۔

"سر۔۔۔ می۔۔۔" URDU Novelians

"(گالی) برباد کرنا چاہتے ہو مجھے۔۔۔ * * * * *

دھکا دیتے اسنے اپنے بیلٹ سے گن نکال کر مبین کے سامنے کی۔ مبین تو ویسے ہی رہا پر ایمن اور نور کی جان حلق میں پھنس گئی۔

یہ سب کیسے ہوا مبین مجھے جواب چاہیے ورنہ ساری گولیاں بھیجے میں اتار کر پیچھے "لان میں گاڑ دوں گا۔"

مبین کے مقابل گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے ماتھے پر گن ٹکرائی۔

"میں نہیں جانتا سر۔"

URDUNovelians

واؤ۔۔۔*** (گالی) تم نہیں جانتے تو تیرا باپ جانتا ہے کیا۔۔۔"

تیرے پاس ہی تھی نا وہ فائل۔؟

"تم اور ایمن۔۔۔"

ایمن کے نام پر وہ رکا۔ رخ موڑ کر ایمن کو دیکھا جو پہلے سے خوفزدہ کھڑی تھی۔
اور آگے آنے کا اشارہ کیا۔ ڈرتے ڈرتے وہ زید سے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

"کل وہ فائل مبین اور تم ہی دیکھ رہے تھے نا۔؟"

خطرناک لہجے میں پوچھا۔

جی سر۔ پر قسم لے لیں مبین اور میں نے تو ابھی اس پر کام مکمل بھی نہیں"

URDUNovelians

"کیا۔۔"

وڈرتے ڈرتے صفائی دینے لگی۔

URDU NOVELIANS

تم لوگ جانتے ہو کیا ہو چکا ہے۔۔ 65 کروڑ کا نقصان ہوا ہے میرا۔"

"میرا اوپر ایک مضبوط کیس بن گیا ہے۔۔ میری فیکٹری سیلڈ ہو چکی ہے ڈیم اٹ۔

وہ موبائل زمین پر مارتے پاگلوں کی طرح چیخنے لگا۔

مجھے جواب چاہیے مبین۔۔ یہ کوئی دو تین کروڑ کا نقصان نہیں ہے جو میں ہضم"

"کر لوں۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ تمام کی تمام گولیاں مبین کے سینے میں اتار دیتا۔

سر میں پتا کرتا ہوں۔۔ "ڈرتے ہوئے۔"

"کیا پتا کرو گے ہاں؟ میرا مال واپس آجائیگا۔۔ میری فیکٹری گئی مبین گئی۔۔"

سر کے بال مٹھی میں جکڑتے وہ کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔

سر قسم سے آپ نے جب وہ فائل دی تھی تب ہم اسے ہی ڈسکس کر رہے "تھے۔۔ پھر اچانک مہر کی طبیعت بگڑی اور وہ اسے تہہ خانے میں لے گیا اسکے بعد کم نے اس فائل پر کام کیا ہی نہیں تھا سر۔۔ باخدا ہمیں نہیں معلوم یہ سب کیسے "ہوا۔۔

ایمن باقاعدہ رونے لگی تھی۔

"تہہ خانے میں فائل ساتھ لے کر گئے تھے؟" چبھتے لہجے میں پوچھا۔۔

"نہیں سر۔۔ غلطی سے یہیں رہ گئی تھی۔"

مبین نے غلطی تسلیم کرتے آنکھیں میچیں۔

دنوں میں میرے ناقابلِ برداشت نقصان ہو رہے ہیں مبین۔ کہیں تمہیں "

" رگوں میں غداری تو نہیں دوڑ گئی

چھتے لہجے میں کہتے وہ خطرناک تیور لیے مبین کے پاس آیا۔

"نن۔۔ نہیں سر جان دے سکتا ہوں پر غداری نہیں۔۔"

مبین نے مضبوط لہجے میں کہا۔

URDUNovelians

" جس نے بھی کیا ہے اسنے میری بنیاد ہلا دی ہے۔۔"

گن زمین پر مارتے وہ بے بسی سے چلایا۔

"وہ فائل تم لوگوں کے علاوہ کسی کے ہاتھ گئی یا کسی نے دیکھی۔۔"

وہ کس مشکل سے تحمل سے پوچھ رہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔

سرکل جب تہہ خانے میں مبین کے پیچھے جانے کی کوشش کر رہی تھی تب فائل "لاؤنج میں تھی اور اس کے قریب نور کھڑی تھی۔۔"

ایمن سر جھکائے بتانے لگی جب کے تیزی سے ٹھلے زید کے قدم تھے اسنے پہلے ایمن کو دیکھا پھر فوراً نظریں موڑ کر نور کو جو حیرت اور بے یقینی سے پھٹی آنکھوں سے ایمن کو دیکھ رہی تھی۔۔ زید نے نور کی طرف قدم بڑھائے ان سب میں وہ نور کو تو سرے سے ہی فراموش کر چکا تھا نور تو کہیں تصور میں تھی ہی نہیں اور اسکا زہن ہی کب چل رہا تھا جو وہ کچھ سوچتا۔

"میں۔۔۔۔۔ نے نہ۔۔۔۔۔ یں کیا۔۔"

زید کے خطرناک تیور دیکھ اسکی زبان لڑکھڑائی وہ پیچھے ہونے لگی پر صوفہ ہونے کے باعث ناہو سکی۔

تم نہیں بچو گی نور۔ تمہاری بوٹی بوٹی کر کے میں چیلوں کو کھلا دوں گا اگر اس میں "تمہارا ہاتھ ہوا۔"

سختی سے نور کا منہ دبوچتے وہ غرایا۔ انسان تو وہ کسی اینگل سے نہیں لگ رہا۔ اگلے لمحے ہی اسنے نور کو ساتھ کھینچا اور اوپر کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا ساتھ ایمن اور مبین کو آنے کا کہا۔

وہ نور کو بازو سے کھینچتے دوسرے فلور پر بنے ایک چھوٹے کمرے میں لایا تھا۔ جس میں لاتعداد فالز تھیں اور کمپیوٹر رکھا تھا اور کمرہ بھی بکھرا بکھرا تھا درمیان میں ایک ٹیبل اور ساتھ ایک ہی سنگل سٹر صوفہ تھا وہ سٹڈی روم تو نہیں تھا کیونکہ وہ نیچے تھا یہ کمرہ اسنے کھول کر دیکھنا چاہا تھا پر جب وہ لاکڈ تھا۔ جھٹکے سے اسے صوفے پر دھکا دیتے وہ گھورنے لگا اتنے میں مبین اور ایمین بھی اندر آ گئے۔

"کل کی لاؤنج کی ویڈیو ریکارڈنگ لگاؤ"

وہ نور پر سرد نظریں جمائے بولا۔ نور نظریں نیچے کیے اسکے جوتے میں مقید پاؤں پر نظریں جمائی۔

URDU Novelians

"سر۔۔"

جب وہ لوگ وہ فائل چیک کر رہے تھے مہر کی چیخ سے پہلے تب کی ریکارڈنگ لگا کر مبین نے پکارا تو زید کے ساتھ نور نے بھی نظریں اٹھائی پر سکرین اسکی جانب نہیں تھی اسلیے وہ زید کو دیکھنے لگی جس کی نظریں سکرین پر تھیں۔

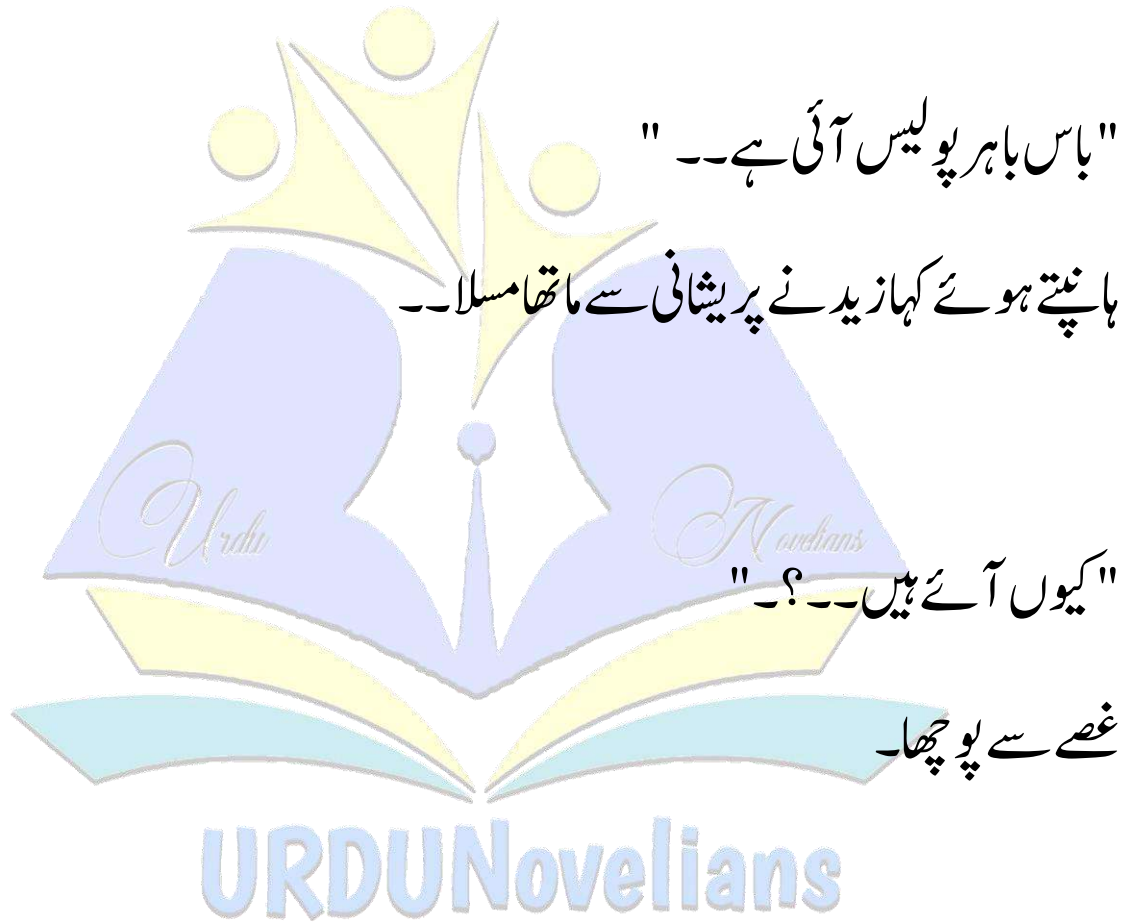
سکرین پر ویڈیو چلتی گئی۔

مہر کی چیخ گونجی وہ سب اندر بھاگے کچھ دیر بعد مبین اسے لیے کمرے میں چلا گیا نور اور ایمن پریشانی سے ٹھہلنے لگیں پھر جب ایمن سے صبر ناہوا تو وہ اندر سے چابی لاتی مبین کے پیچھا اسی کمرے میں دروازہ کھول کر داخل ہو گئی۔

پیچھے نور سر تھامے وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔ مبین اور مہر کے واپس آنے تک وہ ایسے ہی ایک پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی اسنے ایک نظر فائل کو دیکھ بھی نہیں تھا۔ پھر جب مبین واپس آیا مہر کو اٹھائے تو وہ واپس اسکے پیچھے کمرے میں چلی گئی کچھ دیر بعد ایمن بھی باہر آئی اور نور فائل کو اٹھایا اور سٹڈی میں چلی گئی۔ سکرین سے نظر ہٹا کر اسنے واپس نور کو دیکھا جو بے تاثر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVELIANS

زید کے دیکھنے پر اس نے ایک سنجیدہ نظر ایمن پر ڈالی جو اس کے دیکھنے پر نظریں پھیر گئی۔ نور کمرے سے نکلنے کو ہی تھی کہ یک گارڈ بھاگا بھاگا آیا۔



"آپ کو اریسٹ کرنے۔۔"

گارڈ کی بات پر اس کے ماتھے کے بل مزید گہرے ہوئے۔

وہ زید جھانگیر کو

"اریسٹ کریں گے اتنی اوقات ہے انکی؟

گارڈ کو دھکے دیتے وہ چلایا۔

"سر۔۔"

مبین نے کچھ کہنا چاہا پر زید کی قہر بھری نظروں سے دیکھنے پر خاموش ہو گیا۔

URDU Novelians "باہر نکالو انہیں۔۔"

سر انکے پاس اریسٹ وارنٹ ہے۔۔ وہ ہمارے منع کرنے کے باوجود اندر " آرہے ہیں۔۔

گارڈ نے اسکے غصے کو مزید ہوا دی تھی۔

ان سب کو وہیں کھڑے چھوڑ وہ تیزی سے باہر نکلا تھا اسکے ساتھ ہی مبین بھی اور ایمن بھی اسکے پیچھے بھاگے انکے جاتے ہی نور نے افسوس سے خال کمرے کو دیکھا پھر کمرے ک جائزہ لینے لگی۔ سامنے لگے کمپیوٹر کی سکرین کو دیکھتے اسنے کی بورڈ پر انگلیاں چلانا شروع کی پانچ منٹ بعد پیچھے ہٹی وہ بھی کمرے سے نکل کر نیچے آئی جہاں زید پولیس والوں سے حجت پر اتر تھا۔

سربات کو سمجھیں ابھی آپکا چلنا بہت ضروری ہے سارے ثبوت آپ کے خلاف " ہیں

کاشف نے سمجھانا چاہا جب وہ اسکا گریبان پکڑتے غرا اٹھا۔

"میرا کھا کر مجھی پر بھونکتے ہو تم لوگ تو کتے سے بھی بدتر ہو۔۔"

کاشف کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا پیچھے اسکے نیچے عہدے کے کھڑے تھے۔

"میرا گریبان چھوڑیے۔۔"

غصے کے باوجود وہ کچھ غلط نہ کہہ سکا۔

"ابھی کے ابھی واپس جا رہے ہو تم"

انگلی دکھاتے دھمکی تھی۔ معاملہ سیٹ کرنے کے لیے اسے کچھ وقت چاہیے گا

اسے نہیں معلوم تھا پولیس یوں اچانک ایکشن لے گی اسنے سوچا تھا جب تک

پولیس حرکت میں آئیگی وہ اپنا راستہ صاف کر لے گا جیسے حالات تھے ان میں کسی

پر بھی بھروسہ کرنا اسکے لیے مشکل تھا۔

سرکورٹ کی طرف سے آرڈر ہے آپکو ساتھ چلنا ہی ہو گا آپکی فیکٹری سے بہت "

"بھاری تعداد میں ڈرگزبرآمد ہوئی ہیں معاملہ اتنی جلدی ٹھنڈا نہیں ہو سکتا۔

کاشف نے مصلحت سے کہا۔

"ڈرگز تو بدلال کے گھر سے بھی ملی تھیں؟ بے گناہ نکالنا وہ؟"

استہزائیہ پوچھا۔ کاشف لب بھینچ گیا مبین چاہ کر بھی درمیان میں نہیں بول پارہا تھا۔

URDU Novelians

"سر میں کچھ نہیں کر سکتا آپکو ساتھ چلنا پڑیگا۔"

اب کے کاشف نے اپنے عہدے کا احساس کیے بغیر عاجزی سے کہا۔

"دو گھنٹے کا وقت چاہیے مجھے اسکے بعد میں خود تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

کچھ سوچتے زید نے ہامی بھری۔

ابھی فوراً جیل جانا یعنی بگڑے معاملات کو مزید بگاڑنا اور دشمن کو ایک اور موقع دینا تھا۔



URDUNovelians

"مبین میرے پہنچنے سے پہلے میرا وکیل وہاں موجود ہونا چاہیے۔"

جب اسے یقین ہو گیا کہ اس بار وہ نہیں ٹل سکتے تو مبین کو وارن کیا۔

"او کے سر۔۔"

واپس پلٹنے سے پہلے اسکی نظر دروازے کی اوٹ سے دیکھتی نور پر پڑی وہ کچھ لمحے دیکھے گیا۔

"مبین پرائیویٹ روم لاکڈ نہیں ہونا چاہیے میرے آنے تک۔۔"

نور سے نظریں ہٹا کر مبین کو سر دلجے میں کہا۔۔

"پر سر اس میں ضروری۔۔۔"

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔"

سختی سے ٹوکتے وہ پلٹ گیا۔

"یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے وہ ڈاکٹر ہے بھی بونگاڈر پوک کہیں کا۔"

فون پر ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کرتے وہ خود کو مطمئن کر رہی تھی۔ زید سے اسے کسی اچھی بات کی توقع نہیں تھی جو بھی کرنا تھا اب خود ہی کرنا تھا۔

"ہیلو ڈاکٹر حسن ہیئر۔"

تیسری بیل پر فون ریسو کر لیا گیا۔ مصروف سی آواز ایمان کو بہت بری لگی تھی۔

"پڑھ لکھ کر آجکل کے بچوں کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔۔۔ سلام کرو۔"

آواز بالکل تبدیل کیے دیہاتی لہجے میں کہا۔ دوسری طرف وہ چونکا۔ وہ سپورٹ کلب میں بیٹھا لڑکا کوٹینس کھیلتے دیکھ رہا تھا۔ فون پر انجانا نمبر دیکھا تو تعارفی جملا

دہرایا لیکن دوستی جانب سے بالکل غیر شناسا آواز سنی تو حیرت ہوئی۔ اور مقابل کا
لہجہ بتا رہا تھا وہ عمر رسیدہ ہے۔۔

"اسلام و علیکم۔۔ کون؟"

متوجہ ہوتے پوچھا۔

و علیکم السلام بچے۔ میں نیک بی بی ہوں۔۔ دم درود کرتی ہوں اللہ نے میری
"دعاؤں میں بڑی تاثیر رکھی ہے۔۔۔"

نرمی سے کہا حسن چونکا۔
URDUNovelians

"میرا مطلب تھا آپ کون ہیں کیا آپ مجھے جانتی ہیں؟"

ایمان کال میوٹ کر کے ہنسی پھر واپس سنجیدگی کی چادر اوڑھی اور کال کی طرف متوجہ ہوئی۔

نہیں بالک ہم اللہ والے کسی کو نہیں جانتے وہ جسکے لیے مدد کا وسیلہ بناتا ہے بن " جاتے ہیں۔۔

پشت صوفے سے ٹکاتے وہ سرشاری سے مسکراتی۔

"میں مصروف ہوں بعد میں بات کرونگا۔۔"

وہ کوفت سے فون کاٹنے لگا تھا جب وہ چیخ اٹھی۔

یہ غلطی نہیں کرنا۔۔۔ یہ مدد اوپر سے تمہارے لیے آئی اس ٹھکراؤ گے تو بہت " پچھتاؤ گے۔۔

وہ جو سکون سے بیٹھی تھی اسے کال کاٹتے دیکھ تیر کی طرح سیدھی ہوئی۔

کیسی مدد؟ آپکی باتیں مجھے سمجھ نہیں آرہی ناہی میں آپکو جانتا ہوں میرا نمبر آپکو " کس نے دیا۔

وہ سخت جھنجھلایا۔

ہم جیسے اللہ والے لوگوں کو کسی کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔"

رات کو عبادت میں مشغول تھی آنکھ لگی تو خواب میں تم دکھے تمہاری پریشانی

"دکھی قدرت کا اشارہ مجھ کے تمہاری مدد کرنا فرض ہو گیا۔

حسن نے بیزارگی سے فون کو دیکھا یہ یقیناً کوئی پرینک کال تھی۔

"نمبر بھی خواب میں دکھاتا تھا کیا؟"

اسکے سوال پر ایمان گڑبڑائی۔

"حق اللہ واکبر۔۔۔۔"

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تو جواب تک پیر فقیروں کو کرتے دیکھتا تھا وہی کیا حسن نے
فون کان سے دور کیا۔

ہم سے سوال کر کے تم ہماری توہین کر رہے ہو جاؤ نہیں کرتے تمہاری مدد جب "

"وقت آئیگا تو مت آنا ہمارے پاس۔۔۔"

غصے سے کہتے وہ دل میں دعا کرنے لگی کہ وہ فون ناکاٹے۔

حسن نے گہری سانس لی۔

"آپ کس سلسلے میں میری مدد کرنا چاہتی ہیں۔۔"

کھڑے ہوتے اسنے برس جیب میں رکھا اور گاڑی کی چابی اٹھا کے کلب سے باہر نکلنے لگا۔ اس وقت وہ عام روٹین سے کافی ہٹ کے تھا۔ بلیو جینز پر سفید ٹی شرٹ ہاتھ میں سلور ڈائل کی گھڑی پہنے وہ عام دنوں سے زیادہ خوب رو لگ رہا تھا۔

"تو شادی مت کرو۔۔۔"

"یہ کیسی مدد ہے کیوں نہ کروں؟"

وہ اسکی بے تکے بات پر چڑا۔ گاڑی میں بیٹھ کر فون اسپیکر پر ڈال کر گاڑی سے لیپ ٹاپ اٹھا کر کھولا ایک ہاتھ سے اس پر انگلیاں چلاتے وہ کوئی اپیلی کیشن کھول

کر اس پر ایمان کا نمبر ڈالنے لگا۔ وہ ایمان کی کال کو پرینک کال سمجھا تھا جو اسکے کسی دوست نے کروائی تھی۔

نہیں میرا مطلب تھا تم جس سے شادی کرنے والا ہے اس سے مت کر۔ اب "بھی وقت ہے بچے اس سے شادی سے انکار کر دے۔۔ پیچھے ہٹ جا اس پر چڑیل کا سایہ ہے۔۔"

ایمان فون کان سے لگائے آواز تبدیل کیے پر اسرار آواز میں بول رہی تھی۔ دوسری طرف حسن نے چونک کر فون کو دیکھا۔

"کس پر؟"

وہ چونکا۔

"جس سے تو شادی کر رہا ہے بالک۔۔۔ کیا نام ہے۔۔۔ ہاں ایمان۔۔۔ اس پر"
کہتے ہوئے ایمان نے قبضہ روکنے منہ پر ہاتھ رکھا۔

ہا ہا ہا اچھا مزاق کر رہی ہیں اس پر کیوں چڑیل کا سایہ ہو گا وہ تو خود ایک چڑیل"
ہے۔۔۔ بلکہ اس سے بھی بڑی ڈائن۔ اس پر چڑیل کا نہیں چڑیل پر اس کا سایہ
"ہو گا۔۔"

وہ غصے سے بولا۔ ایمان نے فون کو گھورا اس کا بس ناچلا فون کو دیوار پر دے مارے
یہ دو نمبر ڈاکٹر ہمیشہ اس کا ضبط آزماتا تھا۔

URDUNovelians

"تو کیوں میرے پیچھے مر رہے ہو۔۔۔ منع کر دو ناشادی کے لیے۔۔۔"
وہ چیخ اٹھی۔۔۔ لیکن اگلے لمحے ہی اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

URDU NOVELIANS

جبکہ دوسری طرف حسن نے یکدم آواز بدلنے پر اسکی جگہ ایمان کی آواز پر حیرت سے موبائل کو دیکھا جب تک وہ سارا معاملہ سمجھا فون کٹ چکا تھا۔

لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ کر اسنے نمبرری ڈائل کر کے کان سے لگایا۔ دوسری بیل پر ہی فون کاٹ دیا گیا۔ غصے سے موبائل کو گھورتے اسنے میسجز کھولے۔

فون اٹھاؤ ورنہ پچھتاؤ گی۔ کل مجھے بھی خواب میں الہام ہوا تھا کہ تمہاری مدد "کروں۔ بعد میں وقت پڑنے پر میرے پاس مت آنا۔

میسج کر کے وہ بے چینی سے اسکے جوابی میسج کا انتظار کرنے لگا۔ دو منٹ بعد اسکا فون واپس بجا ایمان کا نمبر دیکھتے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

"کیا ہے؟"

سختی سے پوچھا۔

"اچھا ہوا تم نے خود فون کر لیا میں تم سے کانٹیکٹ کرنا چاہتا تھا۔"



"معلوم ہے۔ چیپٹر ہو"

وہ بڑبڑائی۔

"کیا کہا تم نے۔؟"

وہ بگڑا۔

URDUNovelians

"کچھ نہیں کام کی بات پر آؤ۔"

دو ٹوک انداز میں آؤ۔

میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا مجھے تم میں بالکل دلچسپی نہیں (تم ایک جاہل
"لڑکی ہو)

آخری جملہ وہ منہ سے ادا کر سکا ورنہ معاملہ ور بگڑ جاتا۔

"میں کونسا ٹرپ رہی ہوں میں بھی نہیں کرنا چاہتی تم (جیسے چپڑ اسی شکل) سے"
بمشکل زبان پر یہ الفاظ روک کر اس نے جملہ ادا کیا۔

"تم منع کرو زید بھائی کو کہ تم مر سکتے ہو پر مجھ سے شادی نہیں کر سکتے۔۔"

اوبی بی تمہیں کیا لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی۔ تمہارا وہ غنڈہ بھائی واقعی " مارنے کے درپے آگیا تھا خیر اسکی بھی غلطی نہیں ہے بہن کو دیکھتا ہو گا رشتہ نامنے پر پریشان ہو گا۔"

حسن اپنی لے میں بول گیا لیکن اسکے جملے مقابل کو بھڑکا گئے۔

سنوڈاکٹر میرے گھر پر رشتوں کی لائن لگی ہے اور یقین کرو ان میں تم جیسے کئی " ڈکٹرز بھی تھے جنہیں دیکھنا تک میں نے گوارہ نہیں کیا (جھوٹ) چھتے لہجے میں جتایا۔

URDUNovelians

ہاں ان کو دیکھنا تک نہیں اور میرا نمبر نکلو اگر مجھے کال بھی کر لی۔۔ تم ایک پاگل " کیس ہو تم سے بات کرنا فضول ہے۔۔

غصے سے کہتے وہ فون کاٹ گیا۔

وہ خراب موڈ سے گھر میں داخل ہوا تو نظر ماں پر پڑی جو اسے دیکھتے ہی منہ پھیر گئیں۔

"پھیر لیں منہ مجھ سے۔ اور پھر اور دیں بھر بھر کر بد دعائیں مجھے۔"

غصے سے کہتا وہ کمرے میں چلا گیا جب وہ پہلے ان سے بد دعا دینے کا گلا کرتا تھا وہ اسکو محبت سے کہتی تھیں ماں کی بد دعا پر اللہ مسکراتا ہے ماں کی بد دعا نہیں لگتی لیکن اسے تو رج رج کر بد دعائیں لگ رہی تھیں۔ فریش ہو کر بیڈ پر لیٹتے کچھ دیر سونے کی کوشش کی لیکن دس منٹ ناکام کوشش کرنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھا۔

بیزارگی سے ٹیوی کاریموٹ اٹھایا چینل تبدیل کرتے اسکا ہاتھ نیوز کے ایک چینل پر رک گیا۔

گھر کا ماحول بہت پریشان کر دینے والا تھا۔ صبح سے ایمن بھی غائب تھی اور مبین بھی۔

کل کے بعد سے مہر کے رونے چیخنے میں فرق آیا تھا وہ بس خاموشی سے لیٹی یا بیٹھی رہتی تھی نجانے اسکے اندر یہ اچھی تبدیلی آئی تھی یا بری زید جیل میں تھا اور گھر ویران تھا صبح سے وہ کمرہ بھی کھلا تھا جو ہمیشہ لاک رہتا تھا۔

وہ پریشانی سے پورے گھر میں چکر لگا رہی تھی۔ صبح سے شام ہونے آئی تھی۔

بے دلی سے لاؤنج میں بیٹھتے اسنے ٹیوی آن کیا اور نیوز چینل لگایا۔

وہ دن میں دسویں بار چینل چیک کر رہی تھی کہ زید کے متعلق کوئی خبر آئی ہے یا نہیں۔۔ اور اس بار اسکا انتظار پورا ہوا تھا ہر چینل کی ہیڈ لائنز پر زید جھانگیر کا ہی نام تھا۔

"مشہور تجارتی زید جھانگیر کی فیکٹری سے بھاری مقدار میں ڈرگز دریافت۔۔"

"زید جھانگیر کو ہراست میں لے لیا گیا"

عوام نے شور برپا کہ اس بار انصاف ہونا چاہیے اور زید جھانگیر کو رہائی نہیں ملنی "چاہیے۔۔"

زید جھانگیر کا اس بات سے انکار۔ انکے وکیل اور میخبر کا کہنا ہے یہ زید جھانگیر " کے خلاف کسی کی سراسر سازش ہے کچھ دن پہلے انکے قریبی دوست بلال پر بھی اسی طرح کے الزامات لگائے گئے تھے بہت جلد سچ سب کے سامنے آ جائیگا لیکن "جب تک انکی بیل نہیں ہو سکتی۔۔"

اور بھی بہت سی خبریں نشر ہو رہی تھی نور نے گہری سانس لیتے ٹیوی بند کر دیا۔ وہیں صوفے پر سر ٹکائے وہ دروازے سے باہر ہرے بھرے لاؤنج کو دیکھنے لگی۔ موسم کے تیور بگڑ رہے تھے تیور تو اسکے اپنے دل کے بھی بگڑ چکے تھے۔ رات کی سیاہی ہر طرف پھیل رہی تھی۔ گھر میں روشنی بہت مدھم تھی۔

"میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا، میں نے تو کسی کے ساتھ برا نہیں کیا پھر کیوں۔۔"

وہ باپ کے گلے لگی تڑپی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔ حوصلہ کرو میری بچی۔"

وہ نم لہجے سے کہتے اسکا سر سہلارہے تھے۔

کیسے صبر کروں؟ سالوں کی مسافت کے بعد چند قدم دور تھی میں اپنی منزل سے "

"اور اب۔"

کہتے کہتے وہ بری طرح سسک پڑی۔ وہ کئی دنوں سے خاموش تھی۔ اپنے ساتھ ہوا
اچانک سانحہ اسکے لیے بہت بھیانک تھا۔ اسکی چپ سے سب پریشان تھے۔ آج
اپنے باپ کا سہارا پا کر وہ رو رہی تھی۔

URDUNovelians

"نور۔۔۔"

"مت کہیں نور۔۔۔ مجھ سے میرا نور چھین لیا گیا ہے۔۔"

شدت سے روتی وہ باپ کو بھی ساتھ رلانے کے درپہ تھی۔۔

ایسے نہیں کہتے۔۔ اللہ ناراض ہوتا ہے وہ ہم سے بہتر لے کر بہترین سے نوازتا " ہے۔۔

وہ اسے حوصلہ دینے لگے۔

مجھ سے میرا جینے کا مقصد چھین لیا اب میں ایک اندھیر نگری میں ہوں ناراستہ " ہے نامنزل ایسی زندگی کا کیا فائدہ ہے اس سے اچھا تو تھا کہ موت آجاتی۔۔

URDUNovelians

" نور "

وہ سختی سے ٹوک گئے جبکہ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی رو دی۔۔

انسان کی زندگی کا مقصد اپنی آخرت بنانا ہے اور وہ مقصد "

تم سے نہیں چھنارہا دنیاوی مقصد تو انسان کو ایسا لگتا ہے کہ اسکے جینے کی وجہ ختم ہو گئی لیکن انسان کی زندگی بے وجہ نہیں ہوتی آج تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تمہاری زندگی بے مقصد ہو گئی پر کچھ وقت گزرنے کے بعد تمہیں نئے مقصد مل جائینگے۔۔

وہ اسکا سر تھپکتے سمجھا رہے تھے اور وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی بے بسی سے رو رہی تھی۔۔۔

پچھلی زندگی کے مناظر آنکھوں میں چلتے باہر کی تاریکی کی طرح اسکا اندر بھی تاریک کرنے لگے۔ بے آواز آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر گرنے لگے۔ جو سرمئی شام وہ دیکھ رہی تھی اب سیاہ رات ہو چکی تھی ماضی کے پنے کھولے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔

"تمہاری آنکھیں تمہارے الفاظ کا ساتھ نہیں دیتیں۔۔"

اب کے زید کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"تمہیں اختیارات دیے نہیں گئے بلکہ سارے اختیارات لے لیے گئے ہیں۔۔"

اسکی پر استہزاء آواز نے نور کو مسکرا نے پر مجبور کیا۔

"کیا قید بھلا کبھی اتنی خوبصورت ہوئی ہے۔۔"

وہ طنزیہ ہنسی تھی۔
URDU Novelians

بہت جلد قید کا مطلب تمہیں پتا چلے گا زید جھانگیر۔۔ تمہارے جسم کے ساتھ "
"روح بھی میری پابند نا ہو گئی تو کہنا۔۔

انگلی کے کنارے پر اپنا آنسو رکھ کر وہ اس نمکین پانی کے قطرے کو دیکھے گئی۔

"میں یقین کرنا چاہتی ہوں کہ تم زید جھانگیر کے لیے نہیں نکلے۔۔"

انگلی سے آنسو جھٹکتے وہ تنفر سے بولی۔ اپنے پیچھے آہٹ محسوس کرتے پیچھے دیکھا تو
مبین اندر جا رہا تھا۔

"زید ٹھیک ہے۔۔" URDU Novelians

وہ کھڑی ہوتی پکار گئی۔ مبین لب بھینچے مڑا اور تین قدموں میں فاصلہ طے کرتے
اسکے روبرو آیا۔

اتفاق ایک بار ہوتا ہے بار بار نہیں۔۔ جہاں تک بات ہے زید جھانگیر کی مخالفین "کی تو انکی ابھی اتنی اوقات نہیں کے وہ اسکے خلاف کچھ کر سکیں۔۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے جتا رہا تھا نور کی نظریں پل میں سپاٹ ہوئیں۔ وہ اس پر شک کر رہا تھا۔۔ نہیں بلکہ وہ شک نہیں یقین سے کہہ رہا تھا۔

اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ وہ زید جھانگیر کا پتا صاف کر سکتا ہے تو یہ سراسر اسکی "بیوقوفی ہے اگر وہ ابھی خاموش ہے تو جان بوجھ کر ورنہ وہ بیوقوف نہیں ہے۔۔ "انسانوں کی پہچان اسے بخوبی ہے۔۔

بیوقوف پر خاصہ زور دے کر جتایا نور نے اثبات میں سر ہلایا اسکے طنز کے سارے تیر نور کی طرف تھے۔

"بالکل میں بھی امید کرتی ہوں زید کوئی بیوقوف کرے بھی نا"

وہ بمشکل اسکے طنز برداشت کرتی مسکرائی تھی۔

"ایک بیوقوفی تو وہ کر چکے۔"

نور کی طرف دیکھتے وہ ہنسا تھا۔ نور کا چہرہ توہین سے سرخ ہوا تھا۔

"رہائی کب تک ملے گی اسے۔۔"

مبین اسکی نظر میں اتنی اہمیت کا حامل نہیں تھا جو وہ اسکی باتوں کو سنجیدہ لیتی اسلیے
سر جھٹک کر اگلا سوال کیا۔

URDUNovelians

"صرف چند دن میں"

کہتے ساتھ وہ رکا نہیں تھا نور اسکی پشت کو دیکھ غصے سے لب بھیج گئی۔ اسے روز
اول سے مبین کی ذات بہت چبھی تھی۔

"بات سنو"

وہ موبائل پر گیم کھیل رہی تھی جب اوپر نوٹیفکیشن آیا۔ وہ نظر انداز کرتی پر جسکا
میج تھا وہ نمبر دیکھتے اسکی تیوری چڑھی۔ پہلے سوچا نظر انداز کرے لیکن اس شخص
کو ذلیل کر کے اندرونی سکون ملتا تھا۔

ویسے حد ہے مجھے پہلے سے معلوم تھا تم ایک نمبر کے دو نمبر ہو لڑکی کا نمبر ملا نہیں " اور رات گئے میسج کر رہے ہو۔۔ اگر یہ سوچتے ہو یہ چھچھوری اور اوجھی حرکتیں " کرو گے تو میں تم سے شادی کے لیے مان جاؤنگی تو تمہاری غلط فہمی ہے۔۔

میسج سینڈ کر کے شیطانی ہنسی ہنستی سکون سے بیٹھ گئی۔

وہ جو نیوز دیکھنے کے بعد سے خاصہ مطمئن اور پرسکون تھا اسکا میسج پڑھ کر بدک گیا وہ ہی بیوقوف تھا اس لڑکی کے ساتھ بھلائی کرنے کا فائدہ ہی نہیں تھا لیکن پھر واپس مسکرایا۔ شاید اسے ابھی تک اپنے غنڈے بھائی کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔۔

URDUNovelians

اچھا میں تو سوچ رہا تھا ایک خوشخبری دوں ہو سکتا ہے ہم دونوں کو اس رشتے سے "آزادی مل جائے جو تمہارے بھائی کی زبردستی سے ہو رہا ہے۔"

حسن میسج سینڈ کر کے جواب کا انتظار کرنے لگا اسے یقین تھا اس بات پر وہ ضرور سیریس ہوگی۔

"کیا بتاؤ؟"

ایمان فوراً سیدھی ہوئی میسج بھیج کر بتائی سے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"ایسے نہیں کل صبح نوبے میرے ہسپتال آ جانا۔ پھر بات کریں گے۔"

میسج کر کے حسن کھڑا ہوا موبائل چار منجنگ پر لگایا اور اپنے کمرے سے نکل کر اپنی ماں کے کمرے میں گیا۔ وہ کوئی دینی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھیں۔ ایک نظر حسن کو دیکھ کر اسکی آمد کو نظر انداز کر دیا۔

"ناراض ہیں مجھ سے؟ آئی ایم سوری میں روڈ ہو گیا تھا۔"

انکے سامنے بیٹھتے شرمندگی سے کہا۔ وہ نظر انداز کیے پڑھتی رہیں جیسے وہاں انکے
سوا کوئی اور ہو ہی نا۔

"یار اب آپ میرے ساتھ ایسا کرینگے؟"

انکے ہاتھ سے کتاب لے کر خفگی سے کہا۔

تم نے جو کیا ہے اسکے بعد میرے رویے سے شکایت کیوں ہو رہی ہے؟ ہونی تو"

"نہیں چاہیے کیونکہ میری اہمیت ہی کہاں ہے اگر ہوتی تو یہ سب نا کرتے۔"

وہ غصے سے بولیں۔

آپ خود کہتی تھی اگر کوئی لڑکی پسند ہو تو بتادو اور اب آپ ناراض ہو رہی ہیں "
"کیوں؟"

منہ بناتے پوچھا۔

ہاں کہاں تھا پر اگر پتا ہوتا تم ایک بدنام زمانہ حرام خور غنڈے کی بہن سے محبت "
"کرو گے اور اس سے شادی کرو گے تو میں کبھی تم سے نا کہتی۔"

انکا لہجہ سرد ہو چکا تھا۔

URDUNovelians

"آپ راضی نہیں ہو رہی اس رشتے سے؟"

حسن نے محبت سے پوچھا۔

"کسی صورت نہیں حسن۔۔"

دو ٹک منع کیا۔

آپکی رضا سے بڑھ کر مجھے کوئی لڑکی کوئی محبت عزیز نہیں امی۔۔ میں نے اس "

" لڑکی کو منع کر دیا

وہ نظریں جھکا کر معصومیت سے بولا۔

"سچ کہہ رہے ہو؟" URDU Novelians

وہ حیران ہوئیں۔ جوانی کی محبت اور جوان خون کے جوش سے وہ واقف تھیں۔

"جی امی۔۔"

"تم تو اس سے محبت کرتے ہونا؟"

یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ کیسے دستبردار ہو رہا تھا اپنی محبت سے وہ بھی اتنی آسانی سے۔

"ہاں۔۔ پر آپ سے زیادہ نہیں۔"

نظریں اٹھا کر محبت سے کہا۔

URDUNovelians

"وہ لڑکی مان گئی؟"

ایک اور سوال۔۔

"جی مان گئی کیونکہ اسکے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔"

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اسکا بھائی۔؟"

حسن کے تاثرات جانچتے پوچھا۔

"اسکے بھائی کو بھی اس لڑکی نے منع کر دیا کہ وہ زبردستی نہ کرے۔۔"

URDU Novelians

انکے اتنے سوالات پر گہری سانس لیتے جواب دیا۔

"میری جان۔۔"

وہ خوشی سے آگے ہوئیں اسکا ماتھا چوم گئیں۔ حسن آنکھیں بند کرتا مسکرایا۔ زید نے جتنا برا اسکے ساتھ کیا تھا اسی بات پر وہ پہلے سے زیادہ فرمانبردار بیٹا بن گیا تھا۔

یہ وقتی محبتیں بعد میں بہت تکلیف دیتی ہیں پسند کرنا بری بات نہیں تمہارا حق " ہے پر اس خاندان سے رشتہ جوڑنا تمہارے لیے کسی صورت ٹھیک نہیں تھا۔ تم نے دیکھا تھا نا وہ غنڈہ کس طرح دھمکا رہا تھا۔ بھائی ایسا تھا آزاد ماحول میں پلی بہن "اللہ جانے کیسی ہوتی۔۔

اسکے فیصلے سے خوش ہوئیں وہ اسے محبت سے سمجھا رہی تھیں۔ انکی نظر میں یہ حسن کی بہت بڑی قربانی تھی کہ اس نے انکی رضا کے لیے اپنی محبت چھوڑ دی۔

"جی امی۔۔"

وہ تابعداری سے بولا۔

خوش رہو میرے چاند دیکھنا تمہاری زندگی بہت خوبصورت اور پرسکون "
"ہوگی۔۔

اسکا سرچومتے سرشاری سے کہا۔

امی لیکن میں چاہتا ہوں آپ جلدی میرا نکاح کر دیں۔ تاکہ میری زندگی میں "
"کوئی اور شامل ہو تو میں اسے جلدی بھول سکوں۔۔

ماں سے الگ ہوتے اسنے سنجیدگی سے کہا۔

URDUNovelians

ضرور اسی مہینے کوئی سانولی سلونی سی خوبصورت سیرت لڑکی سے تمہارا نکاح "
"کر دوں گی اور چند ماہ بعد شادی۔۔

مسکرا کر کہا۔

نہیں۔ بس اسی ہفتے میں نکاح کر دیں۔۔ اور سانولی سلونی کی بھی کوئی ڈیمانڈ نہیں " ہے۔ وہ جو لڑکی دیکھی تھی جو آپکو پسند بھی تھی انہیں سے دوبارہ بات کر لیں کے " حسن کے اسرار پر بار بار استخارہ کرنے پر ہاں آ گیا ہے۔۔

"لیکن حسن وہ لڑکی تمہیں پسند نہیں آئی تھی۔۔"

وہ اسکی اتنی جلدی پر خوش تھیں اور اسکی ایسی باتوں پر حیران بھی۔

"آپکو پسند تھی نامی اتنا کافی ہے۔۔"

ماں ے گال کھینچتے محبت سے کہا ایمان جھانگیر سے شادی کی تلوار ایسی سر پر لٹک رہی تھی کہ ایمان کے مقابل کوئی بھی لڑکی اسے قبول تھی۔

میرا چاند میں صدقے۔۔ میں آج ہی بات کرونگی انزہ کا رشتہ ابھی کہیں ہوا بھی " نہیں مجھے یقین ہے وہ منع نہیں کریں گے۔۔

حسن پر سکون سانس لیتے مسکرایا۔ ویسے تو زید جھانگیر کی رہائی کے اثرات نہیں تھے لیکن اگر وہ باہر آ بھی جاتا تو یقیناً ایک شادی شدہ مرد سے کبھی اپنی بہن کی شادی نہ کرتا۔

گلے دن صبح وہ تیار ہو کر ہسپتال کے لیے نکلی۔ راستہ بہت تیزی سے گزرتا محسوس ہوا کچھ دیر بعد گاڑی ہسپتال کے ساتھ رکی وہ تیزی سے اترتی ہسپتال کے اندر بڑھ گئی۔

اوپر پہنچ کر بنا دستک دیے حسن کے آفس روم میں داخل ہو گئی ڈاکٹر رحمت جو حسن کے سامنے بیٹھی امپورٹنٹ کیس ڈسکس کر رہی تھیں دروازہ کھلنے کی آواز ہر

پلٹ کر دیکھا اور پھر اسی بد تمیز لڑکی کو یوں بنا اجازت کمرے میں داخل ہوتے
دیکھ انکے ماتھے پر بل پڑے۔

"مس جھانگیر اندر آنے سے پہلے دستک دیتے ہیں۔"
ڈاکٹر رحمت کی ناگواری محسوس کرتے حسن نے دانت پیستے ٹوکا۔

"یہ بتانے بلایا ہے؟"
وہ آئی برواچکاتے ناگواری سے بولی۔ حسن نے بہت مشکل سے صبر کا گھونٹ پیتے
نظریں اس پر سے ہٹا کر ڈاکٹر رحمت کو دیکھا۔

"میں تھوڑی دیر بعد آپ کے آفس میں آتا ہوں۔۔"

وہ معذرت خواہ انداز میں بولا۔

ڈاکٹر رحمت اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئیں اور ایک نظر غلط ایمان پر ڈالے باہر نکل گئی۔

"تمہاری گرافرینڈ ہے کیا یہ؟"

رحمت کے جاتے ہی اسکی جگہ پر بیٹھتی وہ سر سری سا بولی۔ حسن پہلے تو چونکا پھر غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

"میری دوست ہیں اور انکی شادی ہو چکی ہے دو بچے بھی ہیں۔"

غصے سے جتایا۔

"تو مجھے کیوں صفائی دے رہے ہو میں نے پھر بھی تم سے شادی نہیں کرنی۔۔۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔ حسن اسے گھورے گیا۔

"چائے یا کافی؟"

اسے برداشت کرتے وہ پوچھ گیا ویسے بھی اب اس سے کوئی تعلق نہیں رہنا تھا۔

ڈنر بھی آفر کرو گے تب میری نظر میں تم دو نمبر اور بد تمیز ہی رہو گے زیادہ "

"شوخی مت بنو اور کیا بات کرنی ہے وہ بتاؤ۔۔۔"

حسن کے میٹھے رویے پر اسکا دماغ گھوما تھا۔۔۔

"تمہیں دیکھ کر احساس ہوتا ہے عزت ہر کسی کو دینے کی چیز نہیں ہے۔"

وہ غصے سے سر دلہجے میں بولا۔

"ہاں جبھی میں تمہیں نہیں دیتی۔"

وہ مسکراتے کندھے اچکا گئی۔

ہاتھ کی مٹھی بھینچتے وہ ہونٹوں پر رکھے خود کو کچھ بھی بولنے سے روکنے لگا پھر
ایک دم مسکرایا ابھی تو اس بھائی کی بگڑی بہن کو آسمان سے زمین پر گرانا تھا۔

میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا اور تم مجھ سے پر جیسا کہ تم جانتی ہو تمہارا بھائی "

"ہاتھ منہ بلکے پورا نہا کر پیچھے پڑ گیا ہے۔"

ایمان کو جلانے کے لیے خاص کر آخر میں جملا کسا۔

URDU NOVELIANS

دیکھو تمہارا بھائی زبردستی میرے پیچھے پڑا ہے تو تم منع کرو اسے مجھے یقین ہے وہ "
"تمہاری بات من لے گا۔"

پتے کی بات بتائی۔

"یہ خوشخبری تھی۔؟"

دانت پیچھے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

URDUNovelians حسن مسکرایا۔

"تم پاگل ہو؟"

ٹیبیل پر ہاتھ مارتے کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ حسن کے منہ پر ہاتھ مارے۔

ہاں ہو گیا ہوں شاید جہی میں نے فیصلہ کیا ہے کیوں نا تمہارے بھائی کی بات مان "لی جائے۔۔ اچھا ہے ایک پاگل سے شادی کر کے اسکو سہارا دینے کا ثواب بھی مل جائے گا۔"

"دیکھو۔۔"

انگلی دکھاتے دھمکی دیتے دیتے وہ رک گئی۔۔

URDUNovelians

"دیکھو میں کہتی ہوں تم منع کر دو زید بھائی کو۔"

ایمان نے لہجہ کافی حد تک نرم رکھتے کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں ایک پڑھا لکھا باشعور اور تمیز دار ڈاکٹر تم سے شادی کا "
خواہشمند ہو نگا تو بی بی تمہارے بھائی نے میرے سامنے بندوق رکھ کر مجھ سے
قبول وایا ہے۔۔

چبھا چبھا کر کہتا اسکا بس ناچلا کے دونوں بہن بھائیوں کو پاگل خانے بھرتی
کر وادے۔ محترمہ کی خوش فہمی تو دیکھو۔۔۔

تو کیسے مرد ہو تم۔ بھلا کوئی اتنا پھٹو کیسے ہو سکتا ہے۔ یعنی حد ہو گئی۔ مرد بنو مرد "
منع کرو اس رشتے سے۔

وہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مرتے نیچی آواز میں غرائی۔

مرد۔۔؟ اپنے بھائی کو بولو مرد بنے۔۔ اور بندوق ہٹا کر پوچھے تو میں اسے بتاؤنگا"
"اسکی بہن سے میں شادی نہیں کرونگا بلکہ کوئی پاگل بھی نا کرے۔

حسن اسکی مردانگی کی بات پر غصے سے کھول اٹھا تھا۔

وہ جو کچھ اور کہنے والی تھی اسے سنجیدگی سے گھورنے لگی۔

پھر موبائل جینز میں رکھتی کھڑی ہوئی۔

"شادی مبارک۔۔"

غصے سے مگر شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اس وقت وہ زید جھانگیر کا دوسرا

روپ لگ رہی تھی۔۔
URDUNovelians

"اچھا ایک خبر سنتی جاؤ۔۔"

اسے اٹھتے دیکھ روکا۔

"کیا ہے۔۔"

کاٹ دار لہجے میں پوچھا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب ہماری شادی نہیں ہوگی۔۔"

مسکراتے ہوئے کہا۔ ایمان نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"سچ کہہ رہا ہوں کیونکہ ہمارا رشتہ کرنے والا تو جیل جا چکا۔۔"

مسکراتے ہوئے ایمان کے سماعتوں میں بم پھوڑا۔

"کیا مطلب؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟"

وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ غرائی۔

"نیوز نہیں دیکھی کیا تم نے؟"

بھولے پن سے پوچھا۔

ایمان اس کے سوال کا جواب دیے بنا اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔ حسن اس کی حالت سے محضوظ ہوتا ہنسنا۔

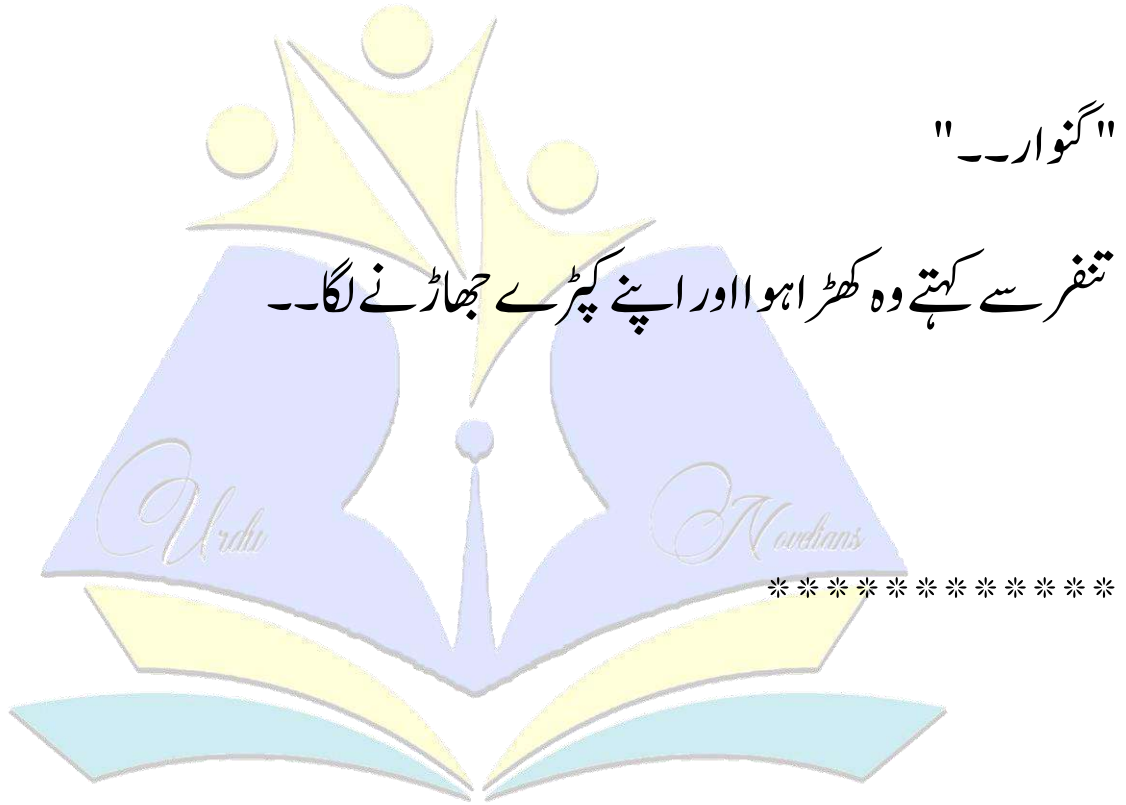
اچھا کچھ وقت میں میرا نکاح ہو جائیگا تمہارا بھائی تو آ نہیں سکے گا بیچارہ تم ضرور "شرکت کرنا۔"

اس کے باہر نکلنے سے پہلے ہانک لگائی وہ غصے سے پلٹی حسن دل جلانے کے لیے مسکرایا۔ لیکن اگلے لمحے ہی تیزی سے نیچے جھکا اور ایمان کا پھیکا گیاروم کے کورنر پر

کچرے کا ڈبہ اسکے سر کے اوپر سے گزر گیا لیکن کے اندر موجود خراب کاغذ اس پر ضرور گرے تھے۔

"گنوار۔۔"

تنفر سے کہتے وہ کھڑا ہوا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا۔



وہ آنسو ضبط کرتے جھانگیر ہاؤس پہنچی تھی گھر میں قدم رکھتے ہی اسے فون کان سے لگائے ٹہلتا مبین نظر آیا وہ کسی سے گفتگو میں مصروف تھا چہرے پر پریشانی واضح تھی۔

ایمان نے اپنے قدم اسکی طرف بڑھا دیے۔

"مبین بھائی۔۔"

اسکے پکارنے پر مبین کے چلتے قدم اور زبان دونوں رکی وہ ایمان کو دیکھتے فون کاٹ گیا۔

"زید بھائی کہاں ہیں؟"

سختی سے پوچھا۔

"ایک اہم میٹنگ کے لیے ملک سے باہر گئے ہیں"

مبین نظریں چرا گیا۔

"جھوٹ۔۔"

وہ غصے سے چلائی۔ اسکے چلانے پر ایمن اور نور دونوں باہر آئیں۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں وہ ملک سے باہر گئے ہیں ایک اہم۔۔"

"وہ جیل میں ہیں۔۔"

وہ سختی سے دانت بھینچتے بولی مبین لب بھینچ گیا وہ پوچھ نہیں رہی تھی بتا رہی تھی۔ مبین کے نظریں چرانے سے اسکے ر کے آنسو گالوں پر بہہ گئے۔۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔۔"

URDU NOVELIANS

مبین نے اسے پکارا سمجھانا چاہا لیکن وہ بنار کے تیزی سے اندر چڑھ گئی۔ ایمن اور نور نے بھی پکارا لیکن وہ بنار کے زید کے کمرے میں چند ہو گئی۔

مبین نے کال ملاتے فون واپس کان سے لگایا۔



"دماغ خراب ہے تمہارا۔؟ آج رات تک ہونا چاہیے کاشف یہ۔۔"

مبین غصے سے بولا۔

وقت لگے گا مبین۔۔ اس بار ایس پی اس کیس میں شامل ہوا ہے ثبوت مٹانا"
آسان نہیں ہے کچھ وقت دو میں ایس پی کو لالچ دے کر مناؤنگا کوئی نا کوئی حل
" نکل جائیگا۔۔ تم بے فکر رہو زید جھانگیر یہاں وی آئی پی میں ہی ہے۔۔
کاشف نے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

"تم سر سے ملے ہو؟"

مبین نے سوال کیا۔
URDU Novelians

میڈیا میں بات پھیلنے کی وجہ سے سختی بڑھ گئی ہے زید جھانگیر سے صرف ایس پی " اور ڈی ایس پی کی ملاقات ہوئی ہے لیکن ڈی ایس پی نے بتایا ہے کہ وہ وی آئی پی "میں ہی ہیں۔۔"

کاشف نے پھر یقین دہانی کروائی۔

"اور وہ کروڑوں کی ڈرگز؟ اور فیکٹری کا کیا ہوا؟"

اسکو فلحال کے لیے بھول جاؤ اگر زید کو بے قصور بھی ثابت کیا جاتا ہے تو بھی " ڈرگز واپس نہیں ملے گی اور جب تک زید مکمل بے گناہ ثابت نہیں ہو جاتا فیکٹری بھی سیلڈر ہے گی۔ تم اس وقت ان سب چیزوں کی فکر چھوڑ دو۔ اس وقت صرف "زید کی رہائی کی دعا کرو اور بس۔۔"

کاشف نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا۔ مبین تھکے زہن سے واپس کمرے میں آیا پوری رات اسنے جاگ کر فون پر بات کرتے گزاری تھی آنکھوں میں نیند اور سر درد سے سرخ ڈورے پڑے تھے لیکن ٹینشن سے نیند کا دور دور تک نشان نہیں تھا۔ وہ اندر آیا تو نور اکیلی لاؤنج میں بیٹھی پرسوچ نظروں سے فرش کو گھور رہی تھی وہ نظر انداز کیے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا کے قدم مہر کے کمرے کی جانب موڑ لیے۔ کمرے میں داخل ہوا تو نظر بیڈ پر پڑی مہر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خاموش بیٹھی تھی وہ آہستگی سے قدم اٹھاتا مہر کے بیڈ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

URDUNovelians "کیسی طبیعت ہے؟"

آہستگی سے پوچھا۔ وہ خاموش رہی۔۔

"کیا مرنے کے بعد ساری پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں؟"

کچھ دیر اسکو خاموشی سے دیکھنے کے بعد پوچھا وہ نظریں اٹھا کر خالی نظروں سے
مبین کو دیکھنے لگی۔

مرنے کے بعد تو سب شروع ہوتا ہے اور جب جہنم لکھ کر اپنے نصیب میں مرا
"جائے تو پھر سکون کی توقع کرنے والا بیوقوف ہے۔"

وہ افسوس سے بولا۔ مہر خاموشی سے نظریں جھکا گئی۔

جب بات عزت پر آئے تو دفاع میں جان جانا جائز ہے تو اس کی جان لینا کیوں
نہیں جو عزت لوٹ رہا ہو۔

"اپنی جان لینے سے صرف تم بچو گی اور اسکی جان لینے سے تمہاری جیسی کئی۔"

وہ سن وجود کے ساتھ بہت غور سے اسکے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ سن رہی تھی ساتھ ہی اپنے دل و دماغ پر نقش ہوتا محسوس کر رہی تھی۔

جب آخری راستہ موت ہی ہے تو کیوں بازی نا کھیلی جائے؟۔ مرنے سے پہلے "ایک کوشش سامنے والے کو مارنے کی کیوں نا کی جائے؟" اسکی باتیں مہر کے وجود میں ہلنے تک کی ہمت کھینچ گئی یہ باتیں اسنے کیوں نہیں سوچیں۔۔؟

جتنی اپنی مرنے کی دعائیں کرتی ہو اتنی سامنے والے کو مارنے کی کوشش کیوں "نہیں؟"

اسکا سوال واقعی بہت بڑا سوالیہ نشان تھا۔

یقین کرو سب سے مشکل کام اپنی جان لینا ہے۔۔ جب اسکی کوشش کی جاسکتی ہے تو کسی اور کی لینے کی کیوں نہیں۔

گن سے نکلتا گرم شعلہ اگر تمہارے یہاں لگے تب بھی تم مر نہیں سکتی (ماتھے پر انگلی رکھی) اگر تمہاری موت ناہو تو۔۔ تو پھر ڈر کس بات کا ہے؟؟؟ اور اب مرنے کا کیا فائدہ؟ تمہارا مر جانے کا خوف جس کے باعث تم روندی گئی وہ تم سے زندگی چھین گیا اب یہ مرنا تمہاری آخرت چھین لے گا۔

یا تو مار دو یا مر جاؤ والا حساب ہے۔۔ اگر اس پر تمہاری جیسی ہر لڑکی عمل کرے تو لڑکیوں کی اموات کی جگہ ہر اخبار میں یہ خبر چھپے کہ فلاں انسان ایک لڑکی کا ریپ کرنے کی کوشش میں پتھر سے سر کچلنے کے باعث مارا گیا۔

"یہ مٹھی دیکھ رہی ہو۔۔؟"

اسنے مٹھی بناتے مہر کے سامنے لہرائی۔

"یہ اس جگہ پر لگتی ہے تو انسان کو انسانی سانس کی مہلت نہیں ملتی۔"

اس نے گلے میں ابھری ہڈی (ٹیٹو) پر انگلی رکھی مہر کی ریڑھ کی ہڈی میں
سنسناہٹ دوڑ گئی۔

بس بات ہے ہمت اور حوصلے کی۔۔ میں مانتا ہوں عورت طاقت میں مرد کے
مقابل کمزور ہے پر جب وہ اپنی جان لینے کا قدم اٹھا سکتی ہے جو سب سے مشکل
"ہے تو پھر وہ کمزور کیسے؟؟؟"

وہ بات مکمل کر کے رکھا۔ مہر کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

"میں نے کوشش۔۔۔ کی تھی۔۔"

وہ بولی تو مبین خاموش رہا وہ بات کر رہی تھی۔ اسنے ایمن اور نور دونوں سے بات نہیں کی تھی پر وہ مبین سے بات کر رہی تھی۔

"میں نے۔۔۔ اس وقت خود کو بچانے کی کوشش کی تھی پر۔۔۔"
آنسو اسکے ہونٹوں پر ٹھہرا وہ لب دانتوں میں دبا گئی۔

جب بچانے کے لیے کچھ بچا ہی۔۔۔ نہیں تھا۔۔۔ تو۔۔۔ تو کیا بچاتی؟ موت اس"
ازیت

"ناک زندگی۔۔۔ سے نجات کا بہترین۔۔۔ راستہ ہے۔۔۔"

وہ نفرت سے بولی۔

موت نجات کا راستہ نہیں ہے۔۔ لیکن آخری راستہ ہے۔۔ یہاں تمہیں بہت " سے راستے مل جائینگے لیکن موت کے بعد کوئی راستہ نہیں ہے اور اس زندگی میں "موت بھی نہیں ہے۔۔

وہ نرمی سے بولا۔

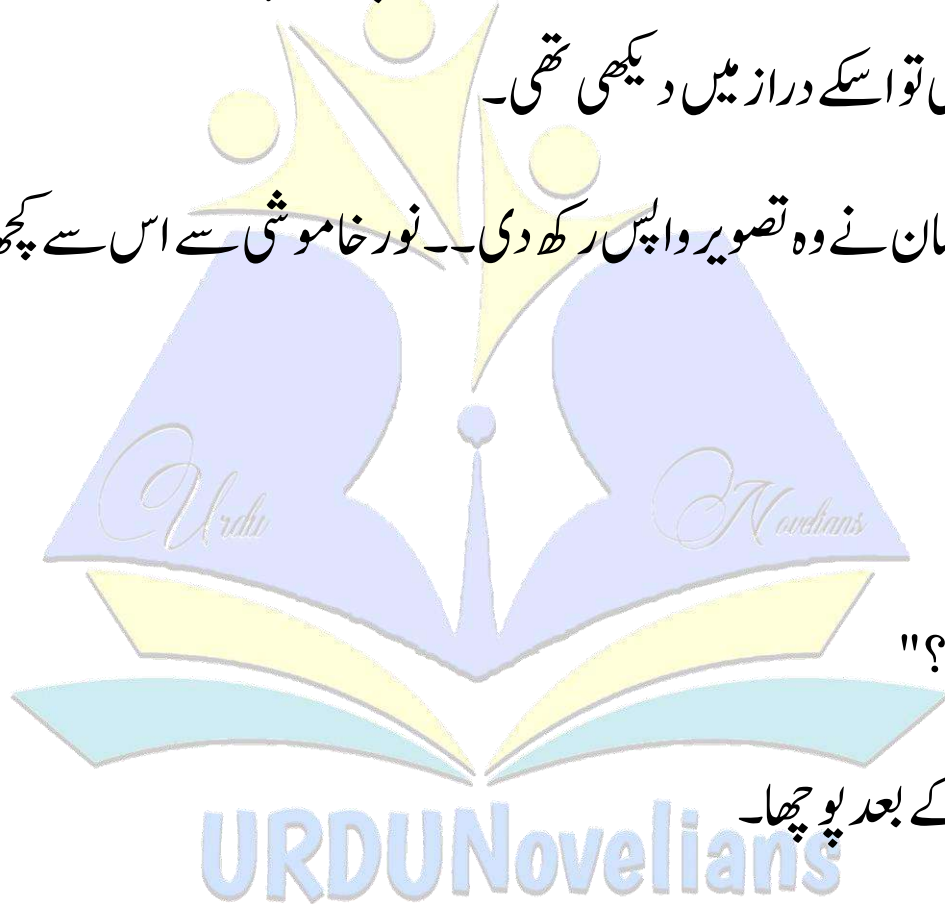
راستے تلاشو۔۔ موت سے پہلے بھی بہت سارے راستے ملینگے اگر اس راستے کے "سوا کوئی ڈھونڈو گی تو۔۔ تم کمزور نہیں ہو۔۔

وہ یقین سے کہتا اسے دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر نظریں جھکا کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔ مبین کچھ دیر اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا رہا کہ شاید وہ کچھ بولے لیکن وہ خاموشی چاہتی تھی۔ اسکی طبیعت سمجھتے وہ گہری سانس لیتے ایک آخری نظر اس پر ڈالے کمرے سے نکل گیا۔

ایمن پھر غائب تھی۔ وہ صبح جب آئی تھی تو نور نے ایمن سے شکوہ کیا تھا کہ اس نے اس پر الزام کیوں لگایا تو ایمن نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے کہا تھا کہ اسکے علاوہ کوئی گھر میں ایسا نہیں جس پر شک کیا جاسکے۔ اسکے بعد نور خاموش ہو گئی تھی لیکن وہ نور کو اکیلا چھوڑ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی لیکن ایمان کے آنے کے بعد جب وہ ناشتہ بنانے گئی اسکے بعد جب واپس ایمن کے کمرے میں آئی تو وہاں ایمن نہیں تھی وہ جانتی تھی سب پریشان ہیں لیکن اسکے ساتھ سب کا اتنا سرد رویہ اسکی سمجھ سے باہر تھا، لیکن ایک طرح سے درست بھی تھا اس نے اندر دیکھنے کے بعد باہر جھانکا تو مبین بھی نہیں تھا۔ وہ باہر نکل آئی اور گارڈ سے پوچھا تو گارڈ سے معلوم ہوا مبین اور ایمن وکیل کے ساتھ زید سے ملنے گئے ہیں۔ وہ خاموشی سے پلٹ گئی کچھ گڑبڑ تھی جو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ سر جھٹکتی اور زید کے کمرے کی طرف بڑھ گئی کمرے میں دستک دینے ہی لگی تھی کہ رک گئی زید کے انکار سے کیا

فرق پڑتا تھا کمرہ تو اسکا بھی ہو چکا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ایمان بیڈ پر بیٹھی تھی۔ وہ آہستگی سے آگے پڑھی تو اسکے ہاتھ میں تصویر کا فریم تھا تصویر تو اسے نظر نہیں آئی لیکن اسے اندازہ تھا تصویر اسکے ماں باپ کی ہے وہ جب زید کے کمرے میں آئی تھی تو اسکے دراز میں دیکھی تھی۔

آہٹ پر ایمان نے وہ تصویر واپس رکھ دی۔۔۔ نور خاموشی سے اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔



"رورہی ہو؟"

کچھ توقف کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"

وہ لب کاٹتے بولی۔

"میرے بھائی نے مجھے رونا نہیں سکھایا۔"

وہ نور کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے بولی۔ نور نے اسکی آنکھوں میں نمی چمکتی دیکھی
لیکن واقعی وہ روئی نہیں تھی۔

"لیکن مبین کے سامنے تم روئی تھی۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی نور جتا گئی شاید چاہتی تھی کہ ایمان درمیان میں حائل اجنبیت
کی دیوار گرا دے۔۔

URDUNovelians

آنکھوں سے پانی نکلنے کو رونا نہیں کہتے۔ وہ پانی غصے کی شدت سے آنکھوں سے
نکلا تھا کہ مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی۔

رکھائی سے کہا۔

"تمہیں بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔"

نور نے صفائی پیش کی۔

میں اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے والی واحد ہوں۔۔ وہ ایک دعا بھی ان سے

"چھیننے والے تھے آپ لوگ۔۔"

اسکی بات پر نور نے لب دانتوں تلے دبایا واقعی ایک وہی تو تھی جسے زید جھانگیر

کے جانے سے فرق پڑتا۔

URDUNovelians

"نور تم دعا نہیں کر رہی کہ وہ رہا ہو جائیں؟ بامحافظت۔۔"

نور کو خاموش پا کر اسنے سادے لہجے میں پوچھا۔ نور خاموش رہی۔۔ اسکی خاموشی

پر ایمان ہنسی۔۔ بالکل سادہ ہنسی۔

"ایک ڈرگ ڈیلر کے لیے بھلا کوئی کیوں دعا کرے گا۔"

اسکی بات بہت تلخ تھی نور کو اندر تک چبھی۔

"تم زید کی ہدایت کے لیے بھی دعا کیا کرو"

نور نے بے ساختہ کہا۔

"بالکل نہیں۔۔ اب نہیں کر سکتی۔۔"

ایمان نے فوراً کہا۔
URDU Novelians

"کیوں؟"

نور کو حیرت ہوئی۔

"انکی ہدایت مطلب انکی۔۔۔"

وہ آگے ناکہہ سکی۔

وہ جو ہیں وہیں رہیں تو ٹھیک ہے کچھ اور ہوئے تو کوئی بھی نہیں رہنے دے "گا۔۔"

وہ پلکیں جھپکاتے آنسو اندر ڈھکیلنے لگی۔

URDUNovelians

ابھی بھائی اتنے پاور فل ہیں تو کسی نے انہیں ایسے زیر کر دیا اگر وہ سب چھوڑ دیتے ہیں تو پھر وہ لوگ زید بھائی کو نہیں چھوڑینگے۔ یہاں وہی سکون سے رہ سکتا

URDU NOVELIANS

ہے جو پاؤں فل ہو۔ ویسے بھی شریف اور نیک لوگوں کی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے
"شریف لوگ مارے جاتے ہیں۔۔"

طنزیہ مسکراتے کہا۔

"ایسا نہیں۔۔"

"ایسا ہی ہے۔۔"

نور کی بات کاٹتے وہ اپنے الفاظ پر زور دیتے بولی۔

URDUNovelians

"بالکل ایسا ہی ہے۔۔"

URDU NOVELIANS

وہ دوبارہ نور کی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔ نور کو یقین ہو گیا کہ وہ زید جھانگیر سے الگ نہیں اسکی باتیں زید جھانگیر سے زیادہ سفاک تھیں۔۔

"فکر مت کرو زید جلد رہا ہو جائیگا عافیت کے ساتھ۔۔۔"

وہ ایمان کا کندھا تھکتے بات بدل گئی۔

زید بھائی بہت اچھے ہیں نور۔۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اگر انہیں کچھ " ہو گیا تو میں مر جاؤنگی۔۔

وہ نور کو دیکھتی نم لہجے میں بولی۔ نور خاموش رہی۔

زید بھائی غلط ہیں مجرم ہیں تم انکے لیے دعا مت کرو میں تو بے گناہ ہوں میرے " لیے دعا کرو کے میرے بھائی کو کچھ ناہو۔۔

وہ نظریں جھکائے بولی اسلیے نور کے چہرے پر ابھرتی گھبراہٹ نا دیکھ سکی۔

"میں ناشتہ لے کر آتی ہوں فریش ہو جاؤ"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اپنی بات کے نظر انداز کیے جانے پر ایمان نے نم نظروں سے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی نور کو دیکھا جو دروازے کے پاس پہنچ کر پلٹی تھی دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائی تھیں۔

میں جانتی ہوں زید مجرم ہے اور گناہ گار بھی پر میں نے پھر بھی زید کے لیے دعا کی تھی۔

URDU Novelians

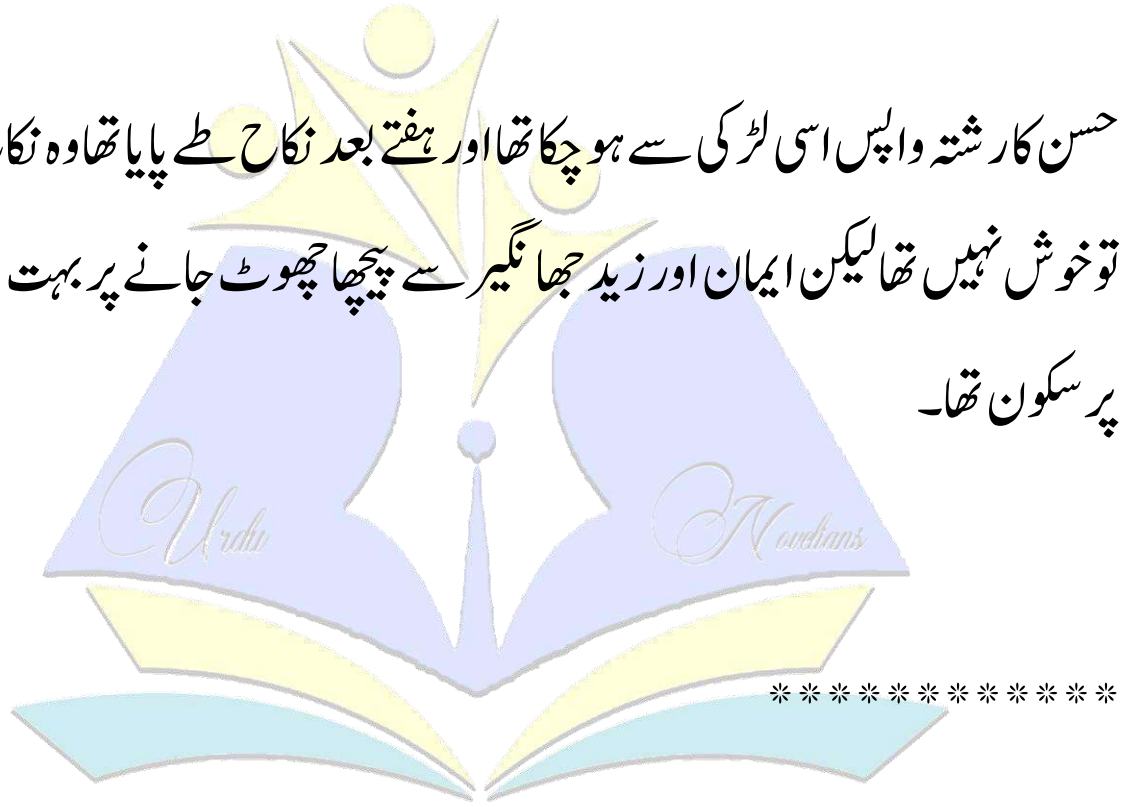
کہتے ساتھ وہ پلٹ گئی۔ ایمان نے گال پر رواں ہوتے آنسو پونچھے۔۔ زید کا نام کئی بار کیسیز میں آیا تھا لیکن ہر است میں وہ پہلی دفع گیا تھا۔ میڈیا پر چلتی خبریں اور مبین کے چہرے کی پریشانی سے اسے محسوس ہو گیا تھا معاملہ گھمبیر ہے۔۔

زید کو جیل گئے چار دن ہو چکے تھے ایمان جھانگیر ہاؤس میں ہی رہ رہی تھی مبین گھر میں کم ہی رہتا تھا وجہ زید جھانگیر کا کیس تھا ایمن بھی زیادہ تر گھر پر نہیں ہوتی تھی ایمان کئی بار زید سے ملنے کی ضد کر چکی تھی پر زید کی طرف سے سختی سے منع تھا۔

نور سارا دن گھر میں اکیلی رہتی تھی ملازم اپنے کام کر رہے تھے گھر کی سیکیورٹی مزید بڑھادی گئی تھی۔ مبین نے ایمان کو تسلی دی تھی کہ زید کچھ دن میں آجائیگا۔ ایمان زیادہ تر وقت نور اور مہر کے ساتھ ہوتی تھی دونوں مل کر اسکا برین واش کرتے تھے جس سے یہ فرق آیا تھا کہ مبین کے بعد وہ ان دونوں کی باتوں کا

جواب دینے لگی تھی۔ ایمان کے اوپر بھی زید کی طرف سے پابندی لگ چکی تھی
زید کے واپس آنے تک اسکو گھر سے باہر نکلنے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

حسن کا رشتہ واپس اسی لڑکی سے ہو چکا تھا اور ہفتے بعد نکاح طے پایا تھا وہ نکاح سے
تو خوش نہیں تھا لیکن ایمان اور زید جھانگیر سے پیچھا چھوٹ جانے پر بہت
پر سکون تھا۔



URDUNovelians

حسب معمول وہ اکیلے ناشتہ کر کے بیٹھی تھی۔ ایمان نے کھانے سے انکار کر دیا تھا
اور وہ کمرے سے باہر ہی نہیں آئی تھی

مہر بھی خاموش تھی مبین اور ایمن روز کی طرح غائب تھے وہ اکیلی لاؤنج میں بیٹھی صوفے پر ٹھوڑی ٹکائے دروازے کی سمت دیکھ رہی تھی جب پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی۔ وہ نظر انداز کیے ویسے ہی بیٹھی رہی جانتی تھی مبین ہوگا۔

نظریں ویسے ہی ٹھہری تھیں جب دروازے پر دو جوتے میں مقید پاؤں دیکھے اور ویسے ہی نظریں اوپر اٹھائیں تو بے اختیار سیدھی ہوئی۔ سفید شرٹ بلیک پینٹ ہلکی بڑھی شیو بال پیچھے کی طرف باندھے ہوئے ہوئے جن میں سے چند بالوں کی لٹیں ایک طرف سے اسکے چہرے پر آرہی تھیں ستا چہرہ اور چہرے پر چھائی سختی اسکی نظریں نور پر ہی تھیں لیکن نظروں میں سختی نہیں تھی وہ اسے پورے بارہ دن بعد دیکھ رہی تھی۔ زید جھانگیر بارہ دن بعد رہا ہوا تھا۔ نور نے اس پر سے نظر ہٹا کر پیچھے دیکھا تو مبین اور ایمن کھڑے تھے۔ وہ خاموشی سے واپس بیٹھ گئی بن

کچھ کہے کہنے کو کچھ تھا بھی نہیں۔۔ زید بھی خاموشی سی صوفے پر بیٹھتے دونوں ہاتھ صوفے پر پھیلائے سر پیچھے ٹکائے آنکھیں موند گیا ایمن بھی نور سے کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھ گئی مبین ویسے ہی کھڑا رہا ماحول میں عجیب سی بے چینی تھی اسکے

واپس آنے پر خوشی سے جشن نہیں منایا جا رہا تھا نور نے پہلو بدلتے اسکی بند آنکھوں کو دیکھا۔ لمحے گزرتے گئے کسی نے بات کی پہل نہیں کی اس لمحہ بالمحہ بڑھتی خاموشی سے نور کو الجھن ہونے لگی۔ چند لمحے مزد گزرے جب دروازہ کھلنے کی آواز پر زید نے آنکھیں کھولیں اسکے ساتھ ہی سب نے دروازے کے سمت دیکھا جہاں دروازہ کھولے مہر کھڑی تھی اور اسکی نظریں مبین پر تھیں۔ اس بار اس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔

وہ کمرے سے باہر نکل کر آہستگی سے چلتی صوفے کے پیچھے رک گئی اب اسکی نظریں زید پر تھیں۔ وہ پہچانتی تھی اس شخص کو یہ وہی انسان تھا جس نے بابر کو مارا تھا۔

URDUNovelians

"میں آپ کے لیے کام کرنا چاہتی ہوں۔"

مہر نے زید کو دیکھتے کہا۔ نا آواز کڑکھڑائی تھی نا لہجہ وہ اتنے دنوں سے خاموش
شاید اس فیصلے پر پہنچی تھی۔

زید نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیا کام کرو گی میرے ساتھ؟"

سنجیدگی سے پوچھا جب کہ نور حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو عمر میں انیس
بیس سال کی تھی کل تک وہ اتنی خاموش تھی جیسے اسے دنیا سے غرض نہیں اور
اب وہ زید کے لیے کام کرنا چاہتی تھی۔

URDUNovelians

"جو یہ سب کرتے ہیں۔"

وہ مبین کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

"تم جانتی ہو میں کام کیا کرتا ہوں؟"

زید نے بغور اس لڑکی کو دیکھتے پوچھا۔ جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں جانتی بس اتنا معلوم ہیں غلط کام کرتے ہیں۔۔"

وہ بولی تو نور پہلو بدلا۔

"پھر بھی ساتھ کام کرنا چاہتی ہو؟"

"ہاں۔۔"

نظری جھکائے اثبات میں سر ہلایا۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں غلط کام کرتا ہوں پھر بھی تم میرے لیے کام کرنا"
"چاہتی ہو برائی کا ساتھ دینے کی وجہ؟

مختصر پوچھا۔

"اچھائی نگل جاتی ہے۔۔"

وہ بہت مختصر بولی۔ اسکا لہجہ بے لچک تھا جیسے وہ اپنے فیصلے پر ڈٹ چکی ہو۔

"ایسا نہیں ہے۔۔"

نور سے صبر نہا ہوا تو وہ ٹوک گئی۔ سب نے اسے چونک کر دیکھ جس کے چہرے پر
اضطراب تھا۔۔

"ایسا ہی ہے۔۔ اچھے لوگوں کو مسل دیا جاتا ہے اچھائی کو برائی نکل جاتی ہے۔۔"

وہ تلخی سے بولی نور لب بھیج گئی۔

میرے بابا ایماندار پولیس آفیسر تھے اس لیے آج میں ایسی ہوں اگر میرے بابا "

"زید جھانگیر جیسے ہوتے تو میں یہاں کبھی نہیں پہنچتی۔

وہ نفرت اور بدگمانی کی انتہا پر تھی نور خاموش ہو گئی۔

"مبین اور ایمن اسکی ٹریننگ شروع کرو آج سے یہ ہماری ٹیم کا حصہ ہے۔۔"

زید فیصلہ سناتے کھڑا ہو گیا۔

URDU Novelians

"عوض میں مجھے وہ دونوں چاہیے۔۔"

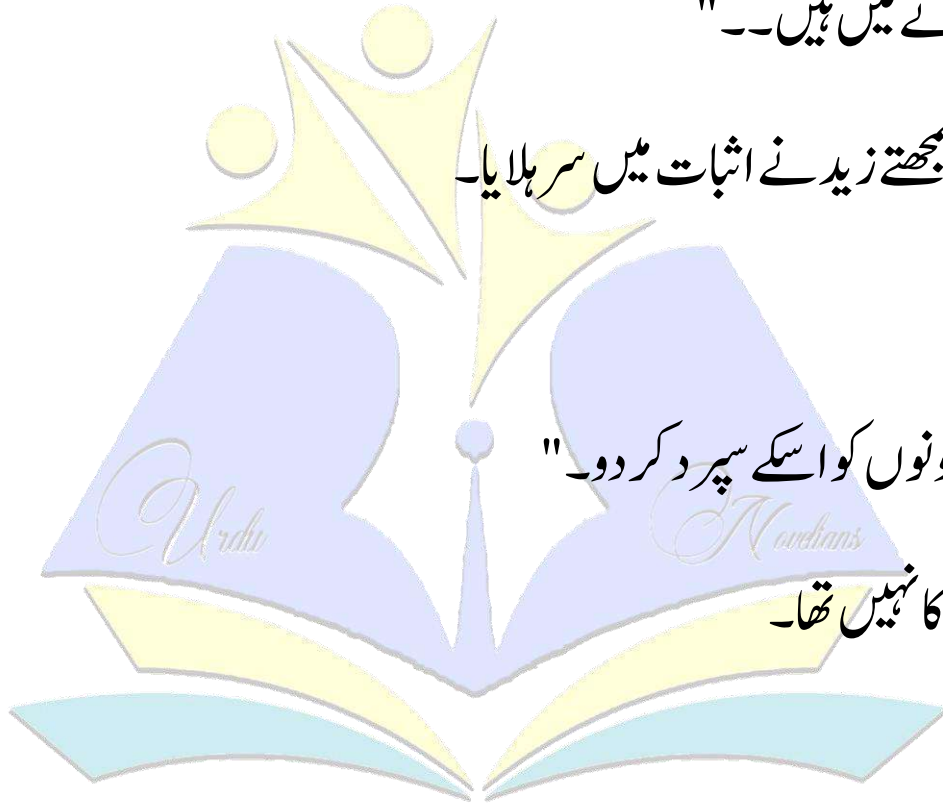
وہ زید کے اٹھنے پر بولی۔ جو اب زید نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جو تہہ خانے میں ہیں۔۔"

اسکی بات سمجھتے زید نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مبین وہ دونوں کو اسکے سپرد کر دو۔"

وہ بول کر رکا نہیں تھا۔



وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی اپنے بیڈ پر ایمان کو سویا ہوا پایا اتنے وقت میں پہلی بار اسکے ہونٹ مسکرائے تھے۔ وہ دروازہ بند کرتا صوفے پر بیٹھا اور اپنے پاؤں جو تلوں سے آزاد کیے۔ پھر بیڈ پر اسکے پاس بیٹھا۔

"ایمان۔۔"

دھیمے سے پکارا وہ ٹس سے مس نہ ہوئی اسکی رنگت مرجھائی ہوئی تھی۔۔

"ایمان۔۔"

اب کے اسنے بازو سے ہلایا تو وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی نظر زید پر پڑی تو وہ اپنا خواب سمجھتی اسے گھورنے لگی۔

"طبیعت ٹھیک ہے۔"

فکر مندی سے پوچھا۔

اسکی آواز پر ایمان کو گمان ہونے لگا جیسے وہ حقیقت میں اسکے سامنے ہے۔۔۔

"سچ میں میں ہوں یار۔۔"

اسکی بے یقینی سے وہ ہنسا۔ ایمان کی آنکھوں میں نمی تیر گئی وہ جھٹکے سے زید گلے لگتے رو دی۔ پچھلے کچھ دنوں سے اسے کتنے عجیب و سو سے آرہے تھے نا کوئی اسکی بات کروا رہا تھا نا ہی کوئی اسے ملو رہا تھا نا جانے وہ اب تک کتنا کتنا برا سوچ چکی تھی۔

URDUNovelians

"کچھ نہیں ہوا۔"

اسکی پیٹھ پر تھپکی دیتے وہ آنکھیں موند گیا۔

میں بہت ڈر گئی تھی مجھے عجیب عجیب خیالات آرہے تھے نیوز میں بھی لوگ "نجانے آپکے متعلق کیا کیا کہہ رہے تھے۔۔ بول رہے تھے کہ اب آپ رہا نہیں ہونگے بلکہ۔۔۔"

وہ زید سے الگ ہوتی اسے سب بتانے لگی۔۔

"آپ نہیں تھے تو مجھے سب کچھ بہت ڈراؤنا لگ رہا تھا۔" وہ آنسو پیتی بولی۔

اسی لیے تو تمہیں اس ڈراؤنی دنیا سے نکال دینا چاہتا ہوں میں ایمان۔۔ تمہیں "ایک محفوظ جگہ بھیج دینا چاہتا ہوں ایک محافظ کے ساتھ۔۔"

وہ اسکا چہرہ تھا کر بے بسی سے بولا۔

میں کہیں نہیں جانا چاہتی اور میرا محافظ صرف ایک ہے اور وہ آپ ہیں۔۔ آپکو "کچھ بھی نہیں ہوگا۔"

وہ اسکی بات رد کرتے یقین سے بولی۔

"ایمان میری بات غور سے سنو۔"

اسکا لہجہ التجائیہ تھا ایمان خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

جو میرے پیچھے ہے اور یہ سب کر رہا ہے یقین کرو اس نے ایک طرح سے میری

بنیاد ہلا دی ہے۔۔ URDU Novelians

بنیاد ہلنے سے معلوم ہے کیا ہوتا ہے عمارت کبھی بھی زمین بوس ہو سکتی ہے اگر اسکی نظر مجھ پر ہے تو یقیناً تم پر بھی ہوگی۔۔

URDU NOVELIANS

ایمان میں سب پریشانیاں جھیل سکتا ہوں پر تمہاری نہیں۔۔ تمہاری ٹینشن مجھے
"کچھ اور سوچنے نہیں دے رہی۔

ایمان پریشانی سے اسے دیکھنے لگی لیکن کچھ کہہ ناسکی۔

میری بات پیار سے مان لو ایمان تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں تمہاری طرف سے "
"بے فکر ہو ننگا تو میں اپنے معاملات بہت اچھے سے ڈیل کر لوں گا۔۔
ایمان بے بسی سے لب کھلنے لگی۔

وہ مجھے کیوں نقصان پہنچا مینگے بھائی۔۔ میرا کیا تعلق میں گھر سے باہر ہی نہیں "
"نکلونگی۔۔

زید نے گہری سانس لیتے اپنا ماتھا مسلہ۔

"مہرنے کیا کیا تھا؟"

زید کے سوال پر وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

"مہر مبین کی بیوی نہیں ہے۔۔"

زید کی بات پر اسکا منہ کھلا۔۔

وہ میرے ہی ایک بندے کی تحویل میں تھی۔ ایک ایماندار پولیس والے کی بیٹی "ہے اسکے باپ کی ایمانداری کی وجہ سے اسے اغواء کیا گیا تھا کالج سے اور اسکی حالت اب تمہارے سامنے ہے۔ اسے اسکے باپ کی ایمانداری کی سزا ملی تو تمہارا بھائی تو پھر ایک ڈرگ اسمگلر ہے۔۔ میری بات سمجھو ایمان اگر چاہتی ہو میں سلامت رہوں تو تھوڑی قربانی دواپنی انا اور ضد کی ورنہ تمہارا خواب سچ ہوتے دیر نہیں لگے گی۔۔"

URDU NOVELIANS

وہ جو نقشہ ایمان کے سامنے کھینچ گیا تھا اس پر ایمان کی سانس رکی تھی وہ تصویر یاد
آیا تھا جس میں زید زمین پر بے جان پڑا تھا۔

میں ہر نقصان برداشت کر سکتا ہوں ایمان پر تمہاری ذات سے جڑا نقصان
" نہیں۔۔

"اسکی تو شادی ہونے والی تھی ہو بھی گئی ہوگی۔۔"

ایمان نے حسن کا بتایا۔

URDUNovelians

"کل ہونے والی ہے۔۔ پر اب آج ہی ہوگی۔۔"

وہ جو اباً سرد لہجے میں بولا۔

آپ زبردستی کیوں کر رہے ہے اس ڈاکٹر کے ساتھ دنیا میں وہ آخری لڑکا تو "نہیں۔۔"

خفا ہوتے کہا۔

میں چند دن میں ایسا لڑکا تلاش نہیں کر سکتا ایمان اور اب جو حالات ہیں اس پر تو بالکل بھی غفلت نہیں برت سکتا تم کسی چیز کی فکر مت کرو بس اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو اس رشتے کو قبول کر لو۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتے اسکا ماتھا چومتے کھڑا ہو گیا ایمان اسے ڈبڈبائی آنکھوں سے الماری سے کپڑے نکالتا دیکھنے لگی۔ وہ اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں چلا گیا۔

"کیا گھٹیا حرکت ہے یہ چھوڑو مجھے۔۔"

وہ زید کے ساتھ اوپر بیٹھی کمرے میں کھانا کھا رہی تھی جب اچانک کسی کے چیخنے
آواز آئی یہ آواز نیچے لاؤنج سے آرہی تھی۔ کمرے کے کھلے دروازے کی طرف
دیکھتے اسنے حیرت سے زید کو دیکھا جو کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

"یہ تو وہی ڈاکٹر ہے نا؟"

ایمان نے حیرت سے پوچھا۔
URDU Novelians

زید نے نوالہ منہ میں ڈالتے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ نے اغواء کروالیا۔۔؟"

اسنے حیرت سے پوچھا۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔ میرے دماغ ویسے ہی بہت خراب ہوا"
ہے میں بہت پریشان ہوں اگر اس ڈاکٹر نے زیادہ دماغ خراب کی تو ٹھوک
"دونگا۔۔"

منہ صاف کرتے اسنے بے لچک لہجے میں کہا اور کھڑا ہو گیا۔

URDUNovelians

"مار دینگے۔۔؟"

وہ زید کے ساتھ کھڑی ہوتی متفکر ہوئی۔

"نہیں اس سے میرا ہی نقصان ہو گا۔ تم تیار رہو کچھ دیر میں نکاح ہو گا۔"

کہتے ساتھ وہ کمرے سے باہر نکل گیا ایمان سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ؟"

زید کو نیچے آتے دیکھتے ہی وہ چلایا۔ مبین دروازے پر کھڑا تھا اور حسن لاؤنج میں
-- نور اور ایمن ایک طرف کھڑی تھیں --

"تمہیں عزت اس بھی تو نہیں آتی سارے -- صاحب --"

سر دلہجے میں کہتے وہ حسن کے مقابل آیا۔

"کیوں پیچھے پڑ گئے ہو میرے۔۔"

دانت پیستے پوچھا۔

"نکاح کے لیے بلایا ہے ڈاکٹر صاحب اتنا گھبرا کیوں رہے ہو۔۔"

حسن کا گال تھکتے وہ جلانے والے انداز میں بولا۔ حسن جو یہ سوچ رہا تھا کہ وہ رہا نہیں ہو گا اسے سامنے دیکھ جھوٹے نیوز والوں پر شدید غصہ آیا تھا اور ملک کے کمزور قانون پر بھی۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ زید جھانگیر اب اسے کوئی نقصان پہنچائے گا لیکن اسکے منہ سے واپس نکاح کا سن کر کچھ دیر دماغ سن رہا پھر غصے سے پھٹنے لگا۔۔

URDU Novelians

"میرا کل نکاح ہے۔۔"

غصے سے کہا۔

"تو کوئی بات نہیں کل کی جگہ آج ہو رہا ہے۔۔"

سینے پر بازو لپٹتے زید نے شانے اچکائے۔

"یہ نا انصافی ہے۔۔ اس لڑکی کے ساتھ یہ بہت غلط ہو گا"

حسن نے اس بار نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔

بالکل بہت زیادہ غلط ہوگ لیکن اسکا خیال تمہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ اور اس لڑکی

کا غم آج ہے کل ختم ہو جائیگا لیکن اگر تم نے اب کوئی ڈرامہ کیا تو تمہاری امی کا

"زندگی بھر کا روگ لگ جائے گا۔"

مبین کی طرف ہاتھ بڑھایا جبکہ سرد نظریں حسن پر ہی تھیں۔

اسکے ہاتھ آگے کرنے پر مبین نے گن اسکے ہاتھ میں رکھتی جسے بے یقینی سے
دیکھتے حسن دو قدم پیچھے ہوا۔

"تم غلط کر رہے ہو۔۔ اللہ سے ڈرو۔۔"

ایک آخری کوشش کی۔

"میں پہلے کونسا صحیح کام کرتا ہوں؟۔۔ مبین نکاح کے پیپر ز لے کر آؤ۔۔"

ہنستے ہوئے زید نے شانے اچکائے۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

URDUNovelians

"میری امی مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی ایسا مت کریں۔۔"

وہ منت کرنے پر آیا تھا۔

اس میں بھی تمہارا قصور تھا۔ اپنی امی کو منانے کے بجائے تم نے مجھے ڈبل کر اس

"کیا۔ ویری بیڈ۔۔"

زید نے غصے سے کہا۔

"سر۔۔"

مبین نے نکاح کے پیپر زید کی طرف بڑھائے۔۔



URDUNovelians

"نور۔۔"

پیپر زتھا متے اسنے نور کو پکارا وہ جو سارا تماشہ دیکھتے حیران پریشان تھی کہ زید جو اپنی بہن سے اس قدر محبت کرتا ہے یوں کیوں اسے زبردستی کسی لڑکے کے ساتھ باندھ رہا تھا۔ جب کہ بہن خود بھی راضی نہیں تھی۔

"نور۔۔"

زید نے غصے سے پکارا تو وہ ہوش میں آتی فوراً آگے آئی۔

"یہ لے کر جاؤ اور ایمان سے سائن کروا کے لاؤ۔۔"

نور نے خاموشی سے پیپر زتھام لیے اور ایک افسوس بھری نظر حسن پر ڈالتی زید کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

URDU Novelians

"بیٹھ جاؤ"

حسن کو پریشانی سے پسینہ پسینہ ہوتے دیکھ زید نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ اپنا سر تھامتا بیٹھ گیا۔ زید اسے نہیں چھوڑنے والا تھا اپنی ماں کو کیسے جو برباد دے گا یہ سوچ کر حسن کی جان نکل رہی تھی۔

URDU NOVELIANS

پانچ منٹ بعد نور واپس آئی اور پیپر ز زید کو تھما دیے زید نے پیپر ز پر ایمان کے
دستخط دیکھے پل پھر کو اسکی آنکھوں میں نمی آئی جسکو وہ چھپا گیا۔ پیپر ز حسن
کے سامنے کیے مبین نے پین پیپر ز کے اوپر رکھا۔

حسن نے کپکپاتے ہاتھوں سے پین تھاما اور چند لمحے بعد پیپر سائن کر دیے۔۔

جاری ہے۔۔۔# فریب

قسط_ نمبر_ 30# URDU Novelians

از_ عمیمہ_ مکرم#

وہ پریشانی اور دکھتے سر سے گھر میں داخل ہوا مبین اسے گھر ڈراپ کر کے گیا تھا۔ وہ گھر میں داخل ہوا تو توقع کے مطابق گھر میں نکاح کی تیاریاں چل رہی تھیں وہ ہارے ہوئے قدموں سے جھکے کندھوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوا سامنے صوفے پر بیٹھے وہ ملازمہ کو سارے کام گنوار ہی تھیں حسن کو دیکھتے آواز لگائی لیکن وہ نظر انداز کیے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ دروازہ بند کرتے خالی نظروں سے اپنے کمرے کو دیکھنے لگا۔ غصے اور بے بسی سے اپنا سر پکڑتے وہ دروازے کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

کیا ضرورت تھی اسے زید جھانگیر کو اتنا ہلکا لینے کی۔ اس وقت تو شاید اسکی امی مان جاتی پر اب کیسے جب کل اسکا نکاح تھا وہ کیسے منع کرتی لڑکی والوں کو؟ اس لڑکی کا کیا ہوتا جسکا دوسری بار حسن کی وجہ سے تماشہ لگ رہا تھا۔ وہ انہیں سوچوں میں تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ

دروازے پر اسکی ماں ہوگی اسنے دروازہ ہیں کھولانا ہی کوئی جواب دیا جب وہ تین سے چار بار بجاتی گئیں اور اندر سے جواب نہ ملا تو وہ واپس چلی گئیں۔ وہ اندر بیٹھا اپنی بزدلی پر ناہنس سکنا آنسو بہا سکا۔ نجانے کتنی دیر وہ دروازے سے لگا بیٹھا رہا اس دوران کئی بار دروازے پر دستک ہوئی جس کا اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اسکی زندگی سے ایک اور زندگی جوڑ دی گئی تھی پر اسے اس چیز کا ہوش ہی نہیں تھا اس وقت اسکے دماغ صرف اور صرف یہی سوچ رہا تھا کہ وہ اپنی امی کو کیسے حقیقت سے آگاہ کرے گا اور جیسے تیسے اسکی امی مان بھی جائیں تو وہ لڑکی والوں کو کیسے انکار کریں گے۔

جب بیٹھے بیٹھے کوئی راستہ نظر نہ آیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا گھڑی میں نظر پڑی تو وہ حیران ہوا۔ شام چار بجے وہ گھر پہنچا تھا شاید اور اس وقت آٹھ بجنے والے تھے۔ اسکی نماز بھی قضاء ہو چکی تھی اسنے خود کو کوسا۔ الماری سے شلوار خمیض نکال کر و اشروم میں بند ہو گیا۔

"مبین پیپر ز تیار ہو گئے؟"

زید نے مبین سے پوچھا۔

"جی سر ہو گئے۔"

"اور ڈاکٹر کے؟"

URDU Novelians

کافی کاکپ ہونٹوں سے لگائے سنجیدگی سے پوچھا۔

سرڈاکٹر کا پاسپورٹ سجاد (مبین کا آدمی) نے دیر سے لا کر دیا تھا اس لیے ایک دن "

"مزید لگے گا۔

اسنے مبین کو گھورا۔

میں وہ دن اپنی زندگی میں دیکھنا چاہتا ہوں مبین جب میں تم سے کچھ پوچھوں تو "

"تمہارا جواب میری توقع سے بالکل ہٹ کے اچھا ہو

زید نے جل کے کہا۔ مبین زیر لب مسکرا دیا۔

وہ جب کمرے میں آیا تھا تو ایمان اسکے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔ وہ بھی نم

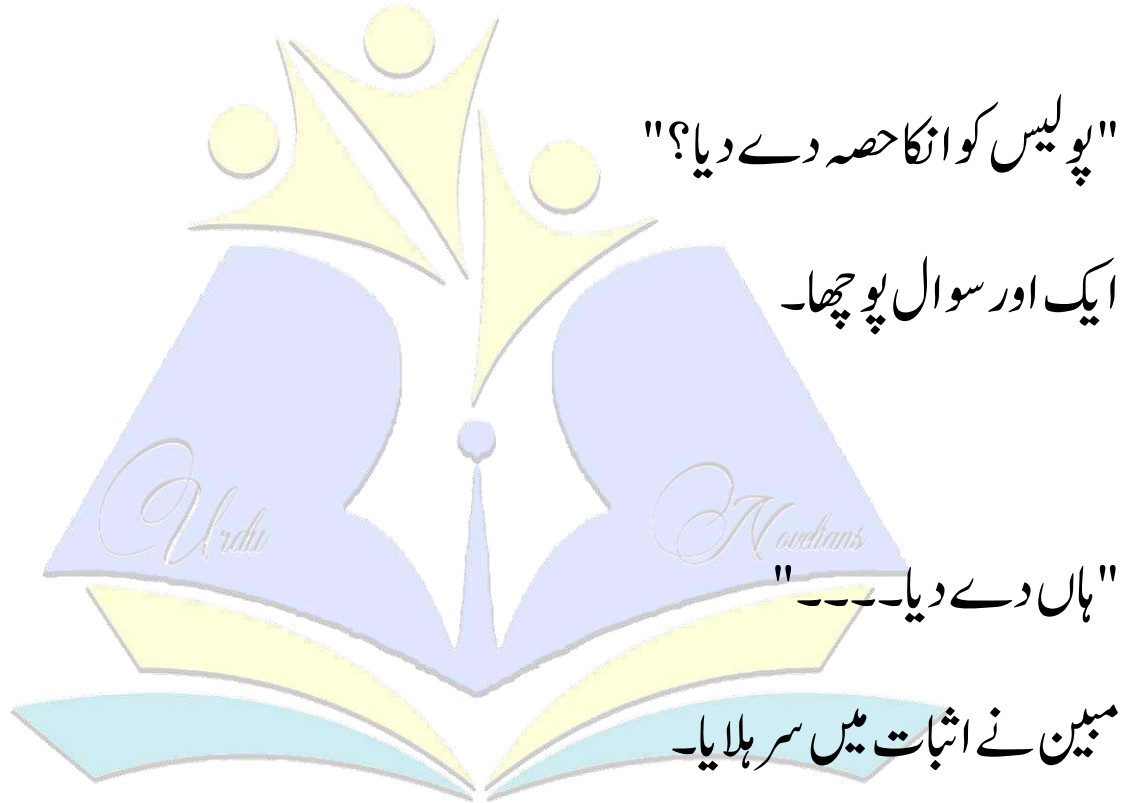
آنکھوں سے اسے چپ کر رہا تھا۔ اسکے بعد اسنے کافی وقت ایمان کے ساتھ

اسے سمجھاتے ہوئے گزارا پھر اسکو آرام کا کہہ کر نیچے اپنے کام پر آگیا۔ اسنے جیل

میں رہنے کے دنوں میں ایمان اور حسن کے نیویارک جانے کے کاغذات تیار

کروائے تھے۔

حسن کا پاسپورٹ اور باقی ضروری کاغذات چار دن پہلے سجاد نے گھر کی ملازمہ کے ذریعے منگوائے تھے۔۔



ایس پی کو دیڑھ کروڑ کی رشوت دی گئی تھی جس سے صرف زید کے خلاف ثبوت مٹائے گئے تھے۔ زیدے مینجر کو ملک سے باہر بھیج کر یہ ثابت کیا تھا کہ یہ سب زید کے مینجر کی طرف سے ہوا ہے۔ وہ بابر مشتاق مینجر سے ملا ہوا تھا جواب تک غائب تھا۔ اس بات پر عوام نے اعتبار نہیں کیا تھا لیکن نیوز چینل نے اپنے حصے کی

رشوت لے کر جتنا برا کہا تھا اتنا ہی صاف کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ حقیقت سے سب واقف تھے اسکے باوجود بھی وہ رہا ہو چکا تھا۔ اور ہوتا بھی کیوں نا؟ ملک کی عام عوام جس طرح پر جوش ہوئی تھی ملک کے قانون کا حال دیکھتی پولیس اور زید جھانگیر کو غالباً اور کونسے دے کر خاموش ہو چکی تھی۔

ان سب کے باوجود زید کو بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔ اسکا پہلا بہت بڑا اس ہوا تھا جس پر اسنے اسی کروڑ تک نقصان برداشت کیا تھا جس نے زید کی ساخت کمزور کر دی تھی جس فکٹری پر سیلڈ لگی تھی وہ اسکی دوسری بڑی فیکٹری تھی۔ اس کے علاوہ بس ایک بڑی فیکٹری تھی جو جھانگیر صاحب کی تھی۔ جس پر وہ یہ کام نہیں کرتا تھا۔ وہ بالکل ویسے ہی رکھی تھی جیسے اسکے باپ نے رکھی تھی لیکن اس پر اسکی حرام کمائی ضرور لگی تھی۔ اب اسکے پاس اپنا بزنس کرنے کے لیے صرف چھوٹے موٹے کارخانے تھے جو اسکے نام پر چل رہے تھے۔

اور تو اور جو ڈر گز تھی وہ بھی پولیس سے واپس ملنے کی توقع نہیں تھی۔

وہ رات نو بجے کمرے سے باہر نکلا تھا بہت مشکل سے خود کو تیار کر کے کہ سچ بتانا ہے۔ وہ کمرے سے باہر نکلا تو اپنی ماں کو پھلوں کے ٹوکڑے پیک کرواتے ہوئے دیکھا۔

"حسن طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری جب سے آئے ہو کمرے میں بند ہو۔"

وہ سارے کام چھوڑتیں فکر مندی سے اسکے پاس آئی اسکا ہاتھ تھاما جو بہت ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

"چلو چھوڑو کھانا کھاؤ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔"

حسن نے بے بسی سے لب بھینچتے انکوروکا۔

"کیا ہوا۔۔"

وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

وہ انکا ہاتھ تھامتے دھیمے لہجے میں بولا۔

"سب ٹھیک ہے حسن۔۔"

حسن کا بدلا انداز انہیں پریشان کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔"

حسن نے نفی میں سر ہلایا۔

"حسن کیا بات ہے۔۔"

وہ بری طرح ٹھٹھکی تھیں۔

امی کچھ بھی میرے بس میں نہیں تھا جو ہوا زبردستی ہو اس میں میری"

"رضامندی ایک فیصد بھی نہیں تھی۔

وہ نم لہجے میں بولا۔

URDUNovelians

"حسن کیا ہوا ہے کیسی رضامندی۔۔؟۔۔"

انکا دل خوف سے دھڑکا تھا۔

"زید جھانگیر کی بہن سے نکاح"

وہ نظریں جھکائے آنکھیں بند کرتے جیسے جرم کا اظہار کرنے لگا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنے گال پر جلن محسوس کی۔

ماں بے تھپڑ پر اسے رک کر آنکھیں کھولیں اور انہیں دیکھا۔ آنکھوں میں سرخی گھلی تھی اور کئی آنسو ٹوٹ کر گال پر گرے تھے کیا انہیں اس پر اتنا بھی اعتبار نہیں تھا؟ اس نے اب تک ایسا کونسا کام کیا تھا جس پر اس کا وجود اس کی ماں کے لیے اتنا ناقابل اعتبار ہو چکا تھا۔

URDU Novelians

"میرا یقین کریں۔۔"

"بکو اس بند کرو اپنی۔۔"

حسن کا گریبان پکڑی وہ غصے سے چلائی۔ پیچھے کھڑے ملازم تیزی سے باہر نکلے تھے۔

"تم اتنے نافرمان کیسے ہو سکتے ہو حسن۔۔ یوں رسوا کرو گے مجھے۔۔"

ایک اور تھپڑ حسن کے منہ پر مارا تھا۔

"امی۔"

خبردار جو امی کہا مجھے۔ مرگئی میں تمہارے لیے۔۔"

وہ غصے سے چلائیں۔ حسن خاموش ہو گیا۔

"نکلو میرے گھر سے۔۔"

وہ طیش سے بولیں۔

"امی۔۔"

حسن انہیں تکلیف سے دیکھنے لگا۔

تمہاری جیسی نافرمان اولاد نہیں چاہیے مجھے حسن۔۔ نکلو میرے گھر سے میرے"

اللہ کے بعد میرے شوہر نے میرے لیے اتنا کیا ہے کہ مجھے تمہارے سہارے کی

"ضرورت نہیں۔۔"

وہ تنفر سے بولیں۔

URDUNovelians

"امی ایک بار میری بات تو سن لیں یار۔۔"

حسن کی آواز بھی بلند ہوئی۔

میں نے کہا میرے گھر سے نکلو۔۔ دوبارہ تمہارا قدم یہاں نا پڑے میں تمہاری " صورت دیکھنے کی بھی روادار نہیں نا ہی اس گھر میں اور میری باقی جائیداد میں تمہارا " کوڑی برابر بھی حصہ ہے سمجھے۔۔ نکلو میرے گھر سے۔۔

ضبط سے کہتی وہ غصے سے رخ موڑ گئیں۔

حسن نے ایک دکھ بھری نظر انکی پشت پر ڈالی اور نکلتا چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد صوفے پر بیٹھ چہرہ ہاتھوں کے پیالے رکھیں رودی۔ انکے تصور میں بھی نہیں تھا حسن اتنا بڑا دھوکہ دے سکتا ہے وہ خود آکر انکی رضا میں راضی ہوا تھا۔

پھر خود ہی نکاح کے لیے جلدی کی تھی پھر یہ سب ڈرامہ کیوں۔۔۔ وہ جتنا روتی کم تھا ایک ہی اولاد تھی جسکی تربیت کرنے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی وہی اولاد انہیں یوں رسوا کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

وہ گھر سے نکل کر چوکیدار سے گاڑی کی چابی لے کر نکل گیا تھا۔ خاموش سڑکوں پر گاڑی رواں تھے ساتھ اسکی آنکھوں سے بھی۔ اسے شدید دردِ عمل کا اندازہ تھا پر اتنے شدید دردِ عمل کا نہیں۔ لیکن پھر ایک سوچ نے اسے تسلی دی تھی کہ فلحال وہ غصے میں تھیں صبح تک یا ایک دو دن میں انکا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تو وہ انہیں منالیتا۔

تھک کر اسنے گاڑی کسی انجان سڑک کے کنارے لگا دی رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے۔۔ وہ اسٹیرنگ ویل سے سرٹکائے آنکھیں بند کر گیا۔

کچھ لمحے بعد جیب میں رکھا اسکا موبائل بجا۔

اسنے فون بجنے دیا۔ دوبار بج کے بند ہونے کے بعد جب تیسری بار بجا تو اسنے فون جیب سے نکالا نمبر انجانا تھا۔ وہ طیش سے مٹھی بھینچ گیا یہ انجانا نمبر یقیناً زید جھانگیر کا ہی تھا۔

"ہیلو۔۔"

سختی سے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر حسن بات کر رہے ہیں۔۔"

دوسری جانب سے دھیمی زنانہ آواز سنائی دی۔ حسن نے پیشانی سہلائی۔ نجانے کون تھی اور کس وجہ سے فون کر رہی تھی۔

"یس اسپیکنگ"

سر دباتے کہا۔

URDUNovelians

"میں انزہ بات کر رہی ہوں۔۔"

دوسری جانب سے تعارف کروایا گیا۔

"کون انزہ۔"

اسے نام حقیقتاً یاد نہیں تھا۔ رشتہ ہونے بعد بھی اسکا زہن ایمان اور زید میں الجھا تھا اور ویسے بھی یہ رشتہ کونسا اسکی دلی خوشی تھی جو یہ نام یاد رہتا۔

"جی؟ میں وہی جس سے کل آپکا نکاح ہو رہا ہے۔"

وہ پہلے کچھ حیرت سے جی بولی پھر لہجہ نارمل کرتی یاد دلایا۔

"اوہ معذرت مجھے نام یاد نہیں تھا۔"

وہ گہری سانس لیتے بولا۔ اسکے پاس اس لڑکی سے بات کرنے کی بھی ہمت نہیں

تھی۔ وہ اسے کل جڑنے والے رشتے کا حوالہ دے رہی تھی جسکا کوئی مستقبل ہی

نہیں تھا شاید اب تک اسکی امی نے انہیں آگاہ نہیں کیا تھا اسے بات کرنا مشکل

لگی۔

"میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔"

وہ فون کاٹنے لگا۔

"نہیں مجھے بہت ضروری۔۔ بات کرنی ہے۔"

حسن کو فون کاٹتے دیکھ وہ جلدی سے بولی۔

"میں ابھی مصروف ہوں۔۔ فری ہو کر آپ سے بات کرونگا۔"

وہ ٹالنے لگا۔

URDUNovelians

"نہیں پلیز مجھے ابھی بات کرنی ہے۔۔"

وہ حیران ہوا۔ وہ اس سے ضد کر رہی تھی۔ اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اسنے پہلے کبھی اسے مخاطب بھی کیا ہو۔

"بولیے۔۔"

گہری سانس لیتے کہا۔

آپ پلیمیری پوری بات سنے گا مجھے غلط نہیں سمجھیے گا۔۔ دیکھیں میں نے بہت " مشکل سے گریجویٹ کیا ہے۔ اور پاپا کے کہنے پر۔۔ میں آرمی جوائن کرنا چاہتی تھی لیکن انکی شرط تھی پہلے میں گریجویشن کروں اسکے بعد آرمی لیکن وہ اپنی بات سے مکر گئے۔۔ میری گریجویشن مکمل ہوتے ہی انہوں نے آپ سے نکاح کے لیے ہاں کر دی۔

وہ ٹھہری۔

"تو"

نا سمجھی سے پوچھا۔

ایک ہفتے پہلے جب آپکے رشتے سے انکار ہوا تھا تو وہ میری ضد پر رضامند ہو گئے "تھے۔۔ لیکن پھر اچانک آپکی امی نے نکاح کا پیغام دیا اور انہوں نے شادی کے لیے ہاں کر دی۔۔"

"آپکی ان سب باتوں کا مقصد۔۔؟"

حسن نے سب کچھ سمجھنے کے باوجود نا سمجھی سے پوچھا۔

"میرا کوئی غلط مطلب نہیں۔۔ میں بس ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

اسنے اپنا فون کرنے کا مقصد بیاں کیا حسن کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد گویا۔

ہوا۔

"یعنی آپ اس رشتے سے انکار کرنا چاہتی ہیں؟"

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔ میں بس ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔ آپ نکاح کی

"جگہ منگنی کر لیں پھر بعد میں شادی۔۔ جب میری ٹریننگ مکمل ہو جائے۔۔"

وہ مناسب الفاظ استعمال کرتی بولی۔

میں نے پاپا سے بات کی تھی انہیں منانے کی کوشش کی پروہ نہیں مانے کیا آپ

"میری مدد کر سکتے ہیں کیا آپ اپنی امی سے اپنی طور پر بات کر لینگے؟"

وہ امید سے پوچھنے لگی۔ حسن نے فون کاٹ دیا ساتھ بے اختیار ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا۔ دل سے ایک بوجھ اتر اٹھا۔ اب اسے یقین تھا وہ یہ بات بتا کے با آسانی انہیں منالیتا۔ شکر ادا کرتے اسنے اپنی گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھادی۔۔۔

وہ رات بھر ہسپتال میں رہا تھا ڈاکٹر رحمت جن کی نائٹ ڈیوٹی تھی وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئیں وجہ دریافت کرنے پر اسنے بات ٹال مٹول کر دی۔

جب انہیں محسوس ہوا کہ وہ نہیں بتانا چاہتا تو وہ بھی مسکرا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔ صبح وہ چھٹی میں ڈاکٹر حسن کو نکاح کی مبارک ایڈوانس میں دے کر گئیں ساتھ نا آنے پر معذرت بھی کی کہ انکی بیٹی کی طبیعت ناساز ہے۔ نکاح تو پہلے ہی کینسل ہو چکا تھا اسنے کھلے دل سے معذرت قبول کی۔ نیند نالینے اور ٹینشن سے اسکا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔ اسنے آفس میں بیٹھ کر اپنے لیے کڑک

چائے منگوائی اسکے ڈیوٹی ٹائم میں ابھی دو گھنٹے باقی تھے۔ وہ اپنے آفس میں موجود سنگل صوفے پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا۔ اسکا فریش ہونا ضروری تھا پھر واپس گھر جا کر اپنی ماں کو بھی منانا تھا۔ لیٹنے پر اسکے زہن میں اتنے وقت بعد ایمان کا خیال آیا وہ کوفت سے سر جھٹک گیا۔

"آئی بڑی شادی نہیں کرنی شادی نہیں کرنی بول کر میری واٹ لگادی۔" ایمان پر طنز کرتے اسنے ایک بار پھر زہن جھٹکا اور آنکھیں موند لیں۔ جسم اور زہن دونوں کا تھکا ہوا وہ ایک سنگل صوفے پر لیٹے گہری نیند میں چلا گیا۔

URDU Novelians

اسکو سوئے تین گھنٹے ہوئے تھے صبح آنے والے سٹاف کو علم ہی نہیں تھا کہ ڈاکٹر حسن ہسپتال میں موجود ہیں سب یہی سمجھے تھے کہ دن میں نکاح ہونے کے باعث

وہ رات ڈیوٹی انجام دینے آیا تھا اسی لیے صبح کسی نے اسکے آفس کے دروازے پر دستک نہیں دی۔

جب ماسی آفس کی صفائی کرنے اندر آئی تو سنگل صوفے پر حسن کو گہری نیند میں دیکھتے حیران ہوئی۔ اگلے لمحے وہ باہر نکل کر رسیپشن پر گئی اور ڈاکٹر حسن کے متعلق بتایا۔

ڈاکٹر سلمان حسن کے کمرے میں آئے اسے اٹھایا تو وہ سر مسلتے اٹھا۔

"حسن گھر جا کر آرام کر لو یا آج ویسے بھی نکاح ہے تمہارا۔"

ڈاکٹر سلمان کرسی گھسیٹ کر اسکے سامنے بیٹھے۔

"ہاں بس ایسے ہی بیٹھا تھا پتا نہیں کیسے آنکھ لگ گئی۔"

جھوٹ کہا۔ سلمان کی موجودگی اسے سخت زہر لگی تھی۔

"اب گھر چلے جاؤ تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔"

سلمان نے اس کے چہرے کو دیکھتے فکر مندی سے کہاں۔

"ابھی نہیں ایک دوست آنے والا ہے۔۔ اس کے بعد جاؤنگا"

حسن نے کھڑے ہوتے بہانہ کیا۔

"اچھا بہتر۔۔ مجھے مریض کو دیکھنے جانا ہے تم فریش ہو جاؤ۔۔"

سلمان کھڑے ہوتے اس کا کندھا تھپکتے روم سے باہر نکل گیا۔

حسن گہری سانس لے کر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ اپنا دکھتا سر دبایا۔

ہسپتال میں سونا کسی طور مناسب نہیں تھا نجانے سب کیا کیا باتیں بناتے اور نا ہی ابھی یہاں رکنا مناسب تھا ورنہ ہر کوئی ایک ہی سوال کرتا کہ آج نکاح ہے ہسپتال میں کیوں ہو۔۔

انٹرکام پر ایک کڑک چائے بول کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔

وہ دس بجے کے قریب اپنے زہن کو کافی حد تک پرسکون کر چکا تھا۔ اس نے گھر ملازمہ کے نمبر پر فون کر کے ماں کی طبیعت دریافت کی انکی خیر خیریت لینے کے بعد وہ ہسپتال سے نکلا۔

اسنے اپنا موبائل چیک کیا تو کل رات والے نمبر سے ایک مسڈ کال تھی وہ نظر انداز کرتے گاڑی میں بیٹھا گھر پہنچا تو گاڑی سامنے کھڑا ہو گیا۔

بہت بہت معافی چاہتا ہو صاحب بیگم صاحبہ نے سختی سے منع کیا ہے آپ کو اندرنا
"آنے دوں"

چوکیدار کی بات سنتے حسن کا دماغ بری طرح خراب ہوا۔

اسکی ماں ایسا کرے گی یہ تو اسنے سوچا بھی نہیں تھا۔

"راستے سے ہٹو۔۔"

غصے سے چوکیدار کو کہا۔

URDUNovelians

"صاحب"

چوکیدار پریشان ہوا۔

"راستے سے ہٹو ورنہ اپنی نوکری فارغ سمجھو۔"

اب کے چکیدار سر جھکاتے سامنے سے ہٹ گیا۔

حسن غصے سے گھر میں داخل ہوا تو ماں کو لاؤنج میں ہی بیٹھا پایا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور اندر کیسے آئے۔۔"

حسن کی شکل دیکھتے ہی غصے سے پوچھا۔ انکی آنکھوں سے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ روئی ہوں۔ حسن کونئے سرے سے شرمندگی ہوئی۔

URDU Novelians

"امی ایک بار میری بات سن تو لیں۔۔"

وہ انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے بے بسی سے بولا۔

مجھے کچھ نہیں سننا حسن۔ اگر تمہاری جیسی ہی اولاد ہونی تھی تو کاش ہوتی ہی " نہیں۔ کتنا رسوا کیا ہے تم نے مجھے۔۔

وہ روتے ہوئے حقارت سے بولیں۔

امی مجھ سے غلطی ہوئی میں مان لیتا ہوں لیکن آپ رسوا نہیں ہونگی وہ لڑکی انزہ " خوف مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کل رات اسکا فون آیا تھا اور اس نے مجھے " نکاح کے لیے منع کیا ہے۔۔

وہ پر جوش سا نہیں بتانے لگا لیکن اگلا لمحہ اسے سکت کر گیا جب دوبارہ منہ پر تھپڑ پڑا۔

تم کتنے بے غیرت ہو اپنا جرم اس معصوم کے سر ڈال رہے ہو اسکو بدنام کر رہے " "ہو۔۔

وہ غصے سے چیخ اٹھیں جبکہ وہ بے بسی سے انکو دیکھتے کھڑا ہوا۔

فون کیا تھا میں نے نکاح کا منع کرنے۔۔ کتنا روئی ہے وہ بچی اس انکار پر تمہیں علم " بھی ایک دن پہلے نکاح کے لیے انکار ہونا لڑکی کے لیے کتنا بڑا غم ہوتا ہے۔۔ تم "جیسے کم ظرف لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔

وہ کھڑی ہوتی بولی اس وقت وہ حسن سے انتہائی حد تک بدگمان تھیں۔

URDUNovelians

امی آپکو مجھ پر یقین نہیں آپ میری کالسٹ دیکھ لیں کل فون کیا ہے رات اسنے " مجھے

وہ غصے سے مگر دھیمے لہجے میں بولا۔

حسن میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تم نے اپنی من مرضی کی ہے تمہارا"
مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے جاؤ اور اپنی نئی زندگی کی شروعات کرو لیکن اس میں
"میری خوشی اور دعائیں بالکل شامل نہیں ہیں۔۔۔
وہ قطعیت سے بولتی کمرے میں چلی گئیں۔

اور اپنا جو سامان لے جانا ہو لے جانا میں تمہیں یا تمہاری بیوی کے وجود کو ایک لمحہ
"اس گھر میں برداشت نہیں کرونگی۔۔۔
واپس کمرے سے باہر نکل کر وہ کہتے ساتھ زوردار آواز سے دروازہ بند کر گئیں۔
حسن سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اللہ کرے تم مر جاؤ زید جھانگیر۔۔۔"

وہ غصے کی شدت سے بڑبڑایا۔

"تمہیں بھی میں دیکھ لوں گا ایمان۔"

ٹیبیل کولات مارتے وہ بنا کائی ساز و سامان لیے باہر نکل گیا۔

اس بار وہ ہسپتال جانے سے پہلے ہوٹل گیا تھا۔ وہاں ایک ہفتے کے لیے ایک کمرہ بک کیا اب جب تک ماں نہیں مانتی وہ ہسپتال میں نہیں رہ سکتا تھا۔ اور کسی رشتہ دار یا دوست کے پاس جا کر اسے اپنے کردار کی وضاحت دینا یا احسان لینے اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

وہ کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔ لیٹتے ہی اسے انزہ کا خیال آیا اس لڑکی نے ایسا کیوں کیا وہ خود بھی تو یہی چاہتی تھی فرق بس اتنا تھا کہ اس نے نکاح کی جگہ رشتے سے انکار کیا تھا۔ اور اسکی کل کی باتیں یاد کرتے وہ اس بات پر بالکل یقین نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اس رشتے کے انکار پر روئی ہوگی یا اسے دکھ ہوا ہوگا۔ اسنے کچھ سوچتے

انزہ کا نمبری ڈائل کیا اگر وہ اسکی امی سے بات کرتی تو آدھا مسئلہ حل ہو سکتا تھا پر یہ دیکھ اسے شدید جھٹکا لگا کہ وہ اسکا نمبر ہی بلاک کر چکی ہے۔ غصے سے فون پرے کرتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ اپنے مسائل کا حل سوچتے کب اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوا اسے علم ہی ناہوا کچھ ہی وقت میں وہ دن رات کا تھکا جسم کو نرم بستر ملتے ہی سو گیا۔



اگلے دو دن بھی بہت پریشان گزرے تھے۔ وہ ہوٹل سے ہسپتال پھر ہسپتال سے گھر ماں کو منانے پھر انکی نفرت برداشت کر کے واپس ہوٹل اسے یہ دو دن زندگی کے مشکل ترین دن لگے تھے۔ اس دو دن میں بس وہ ایک بات پر سکون تھا کہ

اسے زید جھانگیر کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی نا کوئی فون آیا تھا نا وہ خود ملنے آیا تھا نا کسی کو بھیجا تھا۔

اب بھی ایک مریض کا چیک اپ کر کے اپنا ایک کندھا دبا کر اپنے آفس میں داخل ہوا تو کمرے میں پہلے سے دو نفوس موجود تھے۔ وہ انکی پشت دیکھ کر اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ زید جھانگیر ہے اور اسکے ساتھ والا اسکا آدمی۔ وہ غصے سے لب بھینچتے پریشانی پر بل ڈالے اپنے کرسی پر بیٹھا اور ان دونوں کو دیکھا۔

زید اسے تیسرے دیکھ دھیرے سے مسکرایا اسکی بہن کے شوہر پر یہ تیور بچتے تھے۔ جبکہ اسکی مسکراہٹ حسن کو انگاروں پر کھینچ گئی۔

URDU Novelians

"آپکی تشریف آوری کی وجہ؟"

سرد لہجے میں پوچھا۔

"ناسلام نادعاناہی کوئی میزبانی۔۔"

زید نے آئی برواچکاتے شرم دلانی چاہی۔

"جب سے ایک بے ادب فیملی سے رشتہ جڑا ہے سارے اداب مر گئے ہیں۔"

وہ طنزیہ بولا۔ اسکے طنز پر بھی زید مسکرایا۔

"چلو اس رشتے کو قبول تو کیا آپ نے۔"

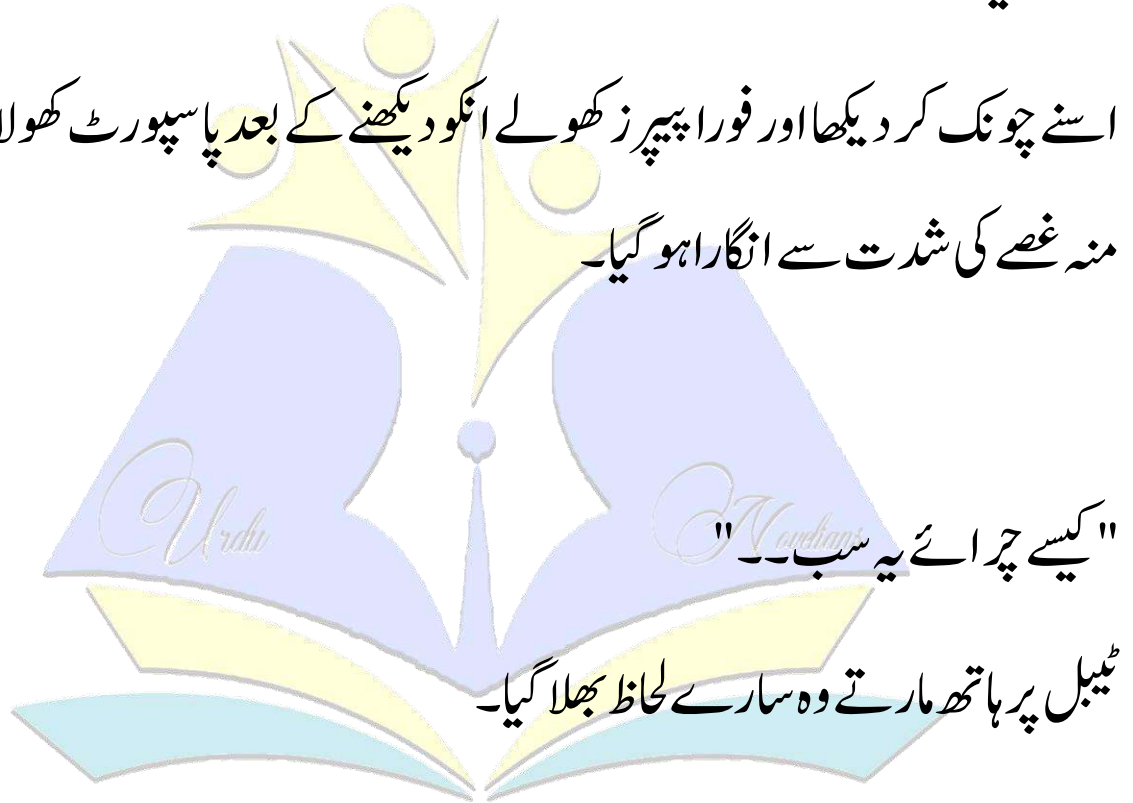
زید کی بات پر وہ تنفر سے سر جھٹک کے نظروں کا رخ بدل گیا۔

URDUNovelians

"آنے کا مقصد۔۔"

زید کی طرف دیکھے بنا کہا۔ اس بار زید نے اسے مزید کچھ نا کہا اور مبین کے ہاتھ سے فائل لے کر اس میں سے پاسپورٹ اور کاغذات نکال کر حسن کے سامنے رکھ دیے۔

اس نے چونک کر دیکھا اور فوراً پیپر زکھو لے انکو دیکھنے کے بعد پاسپورٹ کھولا اسکا منہ غصے کی شدت سے انکارا ہو گیا۔



"کیسے چرائے یہ سب۔۔"

ٹیبل پر ہاتھ مارتے وہ سارے لحاظ بھلا گیا۔

چوری جیسے چھوٹے کام نہیں کرتا حسن میں۔ یہ تمہارے گھر ہی کسی ملازم نے"

"لا کر دیے ہیں۔۔"

URDU NOVELIANS

وہ افسوس سے بولا۔ حسن بے یقین ہوا اسکے گھر کے تمام ملازم بہت پرانے تھے۔
سالوں پرانے اور بھروسے مند۔

اتنا اندھا بھروسہ اپنے سوا کسی پر نہیں کرنا چاہیے حسن۔۔۔"
"یہ تو صرف پیپر ز ہیں میں کچھ اور بولتا وہ بھی کر دیتے۔۔۔ کچھ بھی۔
وہ حسن جو حقیقت دکھا رہا تھا لیکن یہ حقیقت حسن کو ڈراگئی تھی یعنی اسکی ماں نے
آستین کے سانپ پال رکھے تھے جو پیسوں کے لیے انہیں نقصان بھی پہنچا سکتے
تھے۔

URDUNovelians

خیر یہ تمہارے ویزا اور باقی کے کاغذات ہیں۔ تم اور ایمان پر سوں نیویارک
جار ہے ہو اور وہیں سیٹلڈ ہو گے تمہیں اپنی اسپیشلائزیشن بھی نیویارک سے ہی
"کرنی ہے۔۔۔"

وہ نارمل لہجے میں اسے سب سمجھانے لگا۔

آپ کون ہوتے ہیں مجھے یہ سب بتانے والے میری زندگی ہے میرا جہاں جانے"
"کا دل چاہے گا وہاں جاؤنگا اور جب دل چاہے گ تب جاؤنگا۔
وہ تنک کے بولا۔

زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ تو میں کر چکا ہوں یہ سب تو بہت چھوٹے چھوٹے ہیں"
"اور وہ بھی بہت ضروری کیونکہ ان سب سے میری بہن جڑ چکی ہے۔۔

زید نے بتایا۔
URDUNovelians

"آپ نے زبردستی جوڑا ہے۔"

جواباً حسن نے بھی بتایا۔

"پھر یہ سب بھی زبردستی ہی سمجھ لو۔"

زید نے کندھے اچکا دیے۔

تھوڑی سی بھی انسانیت ہے آپ میں؟ میری زندگی کی ایسی کی تیسری کر دی ہے "
"اور اب بھی اپنی مرضی کر رہے ہو۔۔۔"

حسن جو سامنے بیٹھے شخص سے شدید نفرت ہوئی تھی۔

URDUNovelians

میں کہیں نہیں جا رہا۔ میری امی مجھ سے ناراض ہیں میں انکو چھوڑ کر کسی صورت "
"نہیں جاسکتا۔"

وہ حتمی بولا۔ لیکن اسے اندازہ تھا کہ وہ اپنی بات منوا کے چھوڑے گا۔

تم کچھ بھی کر لو تمہاری امی نہیں مانگی۔۔ کافی سخت گیر خاتون ہیں۔۔ لیکن اگر تم "میری بات مان لو تو نا کہ وہ تم سے راضی ہو جائیگی بلکہ اگلی فلائٹ سے ہی تمہارے پاس نیویارک آئیگی۔۔"

زید نے یقین سے کہا۔ حسن کے ماتھے کے بل دھیلے پڑے وہ زید کو مشکوک نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیسے؟"

یہ میرا کام ہے۔۔ وہ تم سے راضی بھی ہو گئی اور تمہارے پاس لوٹیں گی "بھی۔۔ لیکن تمہارے نیویارک جانے کے بعد۔۔"

حسن خاموشی سے زید کو دیکھے گیا۔ اسکے چہرے سے زید اسکا زہن پڑھ رہا تھا۔
زیر لب مسکراتے اسنے مبین کو دیکھا جس نظریں داد دیتی ہوئی تھیں۔

"اوکے۔۔ لیکن پہلے آپ میری امی کو راضی کرو گے اس کے بعد نیویارک"
حسن نے شرط رکھی۔ زید نے نفی میں سر ہلایا۔

میں نے ابھی کہا اپنے علاوہ کسی پر بھروسہ مت کرو۔۔ پہلے تم نیویارک جاؤ گے"
مجھے تم پر یقین ہو جائیگا پھر میں تمہاری امی کو راضی کر کے تمہارے پاس بھیج
"دونگا۔"

URDUNovelians

"تو پھر میں آپ پر کیسے بھروسہ کر لوں؟"

حسن دو بدو بولا زید نے شانے اچکا دیے۔

نا کرو۔ تم یقین کرو تمہیں تب بھی جانا ہے۔۔ تم یقین نا کرو تمہیں جب بھی جانا " ہے۔۔

اسکی بات پر حسن کا پارہ پھر سے چڑھنے لگا۔

"لیکن میں اپنی والدہ کو چھوڑ کر ہرگز نہیں جاسکتا۔"

تمہاری والدہ کی زمہداری میری۔۔ انکی حفاظت کا زمہ میں لیتا ہوں۔۔ وہ بہت " جلد راضی ہو کر اپنی خوشی سے تمہارے پاس نیویارک آئیگی یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔

زید نے نرمی سے کہا۔

"لیکن میں انہیں ناراض کر کے نہیں جاسکتا۔"

وہ بھی ڈٹا تھا۔

تم سالوں بھی تلوے گھس لو تب بھی تمہاری امی نہیں مانگی۔۔ مجھے معلوم ہوا"

"ہے وہ کافی سخت ہیں۔۔ لیکن اگر تم میری بات مانو تو چند مہینے کی بات ہے۔۔

اب کے حسن جزبز ہوا تھا۔

ہو ننوں کو دانتوں میں دبائے الجھ گیا تھا زید کی بات مانے یا مانے کی جنگ زہن میں
چل رہی تھی۔

URDU Novelians

"میں کل تک سوچ کر جواب دوں گا۔"

حسن نے فیصلہ سنایا۔

جواب مجھے ہاں میں ہی چاہیے پھر بھی اگر تم ایک دن کا وقت لے کر ہاں کرنا"
"چاہتے ہو تو مجھے اعتراض نہیں۔۔

حسن نے غصے سے اسے گھورا۔ زید مسکرایا۔

اور خرچے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ جب تم سیٹلڈ نہیں ہو جاتے"
"تمہارا خرچہ میں اٹھاؤنگا۔۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔ ناہی مجھے آپکی حرام کمائی چاہیے ناہی احسان۔۔"
وہ تنفر سے بولا زید اس پر بھی مسکرایا۔

یہ تو اور اچھی بات ہے۔۔ مجھے خوشی ہے میرا بہنوئی بہت خد دار ہے۔۔ میں " ایمان کو سمجھا دوں گا کہ جب تک تم سیٹل نہیں ہو جاتے وہ اپنے اخراجات سمیٹ لے اور سمجھوتہ کرے۔

اسکا اطمینان حسن کا سکون مزید نوچ رہا تھا۔ اسنے ایسا کب کہا تھا کہ وہ اسکی بہن کا بھی خرچہ اٹھائیگا اسنے تو صرف اپنی بات کی تھی۔ لیکن اب وہ انکار کر کے اسکے سامنے اپنے آپکو کمتر نہیں کر سکتا تھا ویسے بھی کچھ لمحے پہلے ہی وہ کیسے اپنی دولت کا رعب دکھا رہا تھا۔ اور پھر اگر ایمان اسکی کمائی پر پلٹی تو اچھا ہی تھا وہ صحیح سے اس سے بدلہ لیتا۔

URDU Novelians

"میری امی کو کوئی پریشانی۔۔۔"

وہ کہہ ہی رہا تھا کہ زید اسکی بات کاٹ گیا۔

انکی زمہداری میری ہے۔۔ انکے پل پل کی دیکھ بھال میں کرواؤنگا اور اللہ نے
"چاہا تو وہ بالکل محفوظ رہے گی۔۔"

زید نے سنجیدگی سے کہتے اسے مطمئن کیا۔

"لیکن۔۔۔"

وہ رکا اور تھوڑا آگے ہوا۔

اگر میری بہن کے ساتھ تم نے کچھ غلط کیا یا اسے کوئی تکلیف تمہاری وجہ سے
ہوئی تو تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں تمہیں کہاں چوٹ پہنچاؤنگا یقین کرو تم نے
"ابھی تک زید جھانگیر کا برا چہرہ دیکھا ہی نہیں۔۔"

وہ سنجیدگی سے جتا رہا تھا اسکا لہجہ بھی عام سا تھا لیکن حسن کو دھمکاتا ہوا لگا وہ زید کو
خاموشی سے دیکھے گیا۔

میں اسے دور بھیج رہا ہوں پر خود سے دور نہیں کر رہا۔ امید ہے تم ویسے بھی کچھ " غلط نہیں ہونے دو گے زبردستی سے ہی صحیح پر اب وہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔ آخر میں زید کھڑے ہوتے مسکرایا۔

تم اپنی تیاری کر لینا باقی میں ایمان کو بھی مجھا دوں گا۔ اپنا خیال رکھو۔۔ خدا " حافظ۔

حسن کو خاموش چھوڑ ہی وہ اس کے آفس سے نکل گیا۔۔ حسن پریشانی سے اپنا سر ٹیبل پر ٹکا گیا۔ سوچنے کا فائدہ کیا تھا وہ فیصلہ سنا گیا تھا اور اس کی یہ بات بھی سچ تھی اس کی امی اسے جلدی کبھی معاف نا کرتیں جتنی وہ ناراض تھیں ممکن تھا کہ معاف ہی نا کرتیں۔

"بھائی۔۔"

وہ حیرت و صدمے سے زید کو دیکھ رہی تھی جو اپنی بات مکمل کر کے اب سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"

وہ غصے سے کھڑی ہوئی۔

"بیٹھ کر بات کرو" URDU Novelians

زید نے اسے واپس سامنے بٹھایا۔

"آپ مجھے اس ٹچے ڈاک۔۔"

"ایمان۔۔"

اسکی بات درمیان میں کاٹتے زید نے ٹوکا۔

"اب وہ ٹچا ڈاکٹر شوہر ہے تمہارا تمیز کا مظاہرہ کرو۔۔"

سختی سے کہا۔

"میں نے آپ کے کہنے پر نکاح کیا نا پھر آپ اب یہ ظلم کیوں کر رہے ہیں۔۔"

URDUNovelians

میں ظلم نہیں کر رہا تمہیں نیویارک بھیج رہا ہوں تاکہ اپنا کام پر سکون زہن کے
ساتھ دیکھ سکوں۔۔

سمجھانا چاہا۔

اچھا نیویارک جانے سے مجھے موت نہیں آئیگی پیپر پر لکھ کر دیں میں چلی "جاؤنگی۔۔"

وہ بضد ہوئی۔ زید نے غصے سے گھورا۔

میرا دماغ مت خراب کرو ایمان۔۔ تم پر سوں نیویارک جا رہی ہو اور یہ سب "میں تمہارے لیے کر رہا ہوں لیکن تم صرف محبت کی باتیں کر سکتی ہو خواب میں مرتا ہوا دیکھ کر رو سکتی ہو اور کچھ نہیں۔۔ اس بار جیل گیا تھا تو قسمت سے زندہ بچ کر آیا جس کے بدلے کروڑوں روپے کی رشوت دی ہے میں نے لیکن اگر حالات ایسے ہی رہے تو کوڑی نہیں رہے گی میرے پاس پھر تمہارا بھائی جیل جانے کے بعد "گھر نہیں آئیگا بلکہ نیوز میں آئیگا صرف کہ زید جھانگیر پھانس۔۔۔"

"بھائی۔۔"

وہ تڑپ گئی۔ زید سختی سے لب بھینچ گیا جبکہ دماغ کمینے پنے سے مسکرایا۔ وہ ایمان کی کمزوری پکڑ چکا تھا اور اب ایمان کو قابو کرنا ہمیشہ کی طرح بہت زیادہ مشکل نہیں رہا تھا۔

"میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔"

وہ دکھ سے بولی۔

URDUNovelians

میری گڑیا۔۔ میں تمہارے ساتھ ہی تو ہوں بس کچھ وقت کی بات ہے ایک بار اپنے رقیب کو پکڑ لوں کچھ مہینے لگینگے سب سیٹ ہو جائیگا پھر میں تمہیں واپس بلا لوں گا یا خود تمہارے پاس آ جاؤں گا۔۔

ایمان کے ماتھے پر پیار کرتے بہلایا۔

"جب تک تو وہ پاگل ڈاکٹر مجھے ہضم کر کے ڈکار بھی لے لے گا۔"

وہ منہ بناتے غصے سے بولی۔

توبہ توبہ۔۔۔ توبہ کرو ایمان اس بات کا ڈر تو مجھے ہے کہ کہیں تم اسے ہضم

"کر کے ناڈکار جاؤ۔۔ تمہارا ساتھ ہے بیچارہ دنیا میں ہی جنت کمائے گا۔"

زید نے چھیڑتے ہوئے قہقہہ لگایا ایمان خوشمگین نگاہوں سے گھورنے لگی۔

URDUNovelians

"میں مزاق نہیں کر رہی تھی۔"

غصے سے کہا

"میں بھی۔۔"

زید بھی معصوم بنا۔

"میں جارہی ہو۔۔"

وہ دانت پیستے اٹھ کھڑی ہوئی زید نے اسکا ہاتھ پکڑتے قہقہہ لگایا اور واپس بٹھایا۔

مزاق کر رہا تھا۔ اچھا بتاؤ تم میرا نام ایسے خراب کرو گی؟ تم زید جھانگیر کی بہن "

"ہو تمہیں ایسا ہونا چاہیے کہ کوئی تم پر ہاتھ اٹھائے تو تم اسکا ہاتھ توڑ دو۔۔

ایمان کی آنکھوں میں دیکھتے اسے بتایا کہ وہ کیا ہے اور اسکی تربیت کس نے کی

ہے۔۔

"یعنی میں ڈاکٹر کو توڑ سکتی ہوں۔۔"

وہ آئی برواچکاتے پوچھنے لگی۔

میں حسن کی بات نہیں کر رہا۔ اگر وہاں تمہیں کوئی تنگ کرے اور حسن حفاظت "ناکر سکے تو یاد رکھنا تم زید جھانگیر کی بہن ہو اپنی حفاظت خود کر سکتی ہو۔۔ بلکہ "ہو سکے تو حسن کی حفاظت بھی خود کر لینا۔

آخر میں وہ آنکھ دباتا ہنس اس بار ہنسی میں ایمان کی ہنسی بھی شامل تھی۔

URDUNovelians

"اور اگر وہ ڈاکٹر مجھ پر ہاتھ اٹھائے تو؟"

"تم اسے موقع ہی مت دینا۔"

زید نے شانے اچکائے۔۔

"اور اگر وہ پھر بھی میرے ساتھ برا کرے تو؟"

وہ سنجیدہ ہوتی بولی۔ زید بھی سنجیدہ ہوا۔

"وہ ایسا نہیں ہے ایمان۔"

زید نے یقین دلایا۔

URDUNovelians

"لیکن اگر پھر بھی ایسا ہو گیا تو؟"

اسنے دوبارہ وہی سوال دہرایا۔

تو یہ کہ میں تمہیں دور بھیج رہا ہوں پر تم سے دوری اختیار نہیں کر رہا اگر وہ کچھ " ایسا کرے تو اگلے لمحے مجھے فون کر دینا۔

ایمان کا گال تھکتے پیار سے کہا۔ ایمان مسکرائی۔

لیکن ایک بات تم بھی یاد رکھنا ایمان وہ تمہاری زندگی میں آنے والا پہلا انسان " ہی نہیں بلکہ آخری بھی ہے تمہیں ساری زندگی اسی کے ساتھ رہنا ہے تو کوئی ایسا عمل نہیں کرنا جو اسے تم سے مزید بدظن کرے۔۔ اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنا زبان کی تیزی پر شہد ڈال لینا کہ جب بولو تو شیرہ ٹپکے ناکے جب " بولو تو سامنے والے کو سر سے پیر تک جلا دو۔۔

اس بار اسکے لہجے میں وارننگ تھی جو ایمان نے بخوبی محسوس کی لیکن اسکا لہجہ باقی سب کو وارننگ دینے جیسا نہیں تھا ایمان کے ساتھ اسکا لہجہ ہمیشہ اتنا نرم ہی رہا تھا۔

"اچھا۔"

منہ بناتے ہامی بھری۔

وہ ابھی اتنا نہیں کماتا کہ تم بہت عیش و آرام کی زندگی گزارو اگر وہ کم پیسوں کی "ستی چیز بھی دے تو خوشی سے لے لینا۔"

زید کی اس بات پر اسکا منہ کھل گیا۔

"کیا مطلب ہے میں اسکے پیسے پر رہو گی۔۔"

وہ بے یقینی سے بولی۔

"تو شادی کے بعد بیوی شوہر کے مال پر ہی پلتی ہے۔۔"

زید نے شانے اچکائے۔

"میں ہر گز اس ڈاکٹر کے مال پر نہیں پلوں گی۔۔"

وہ حتمی بولی۔

تم اسی پیسوں پر آگے کی زندگی گزارو گی ایمان باقی تمہارا نصیب کے وہ کتنا کماتا
"ہے۔۔"

زید نے عام سے انداز میں اسکا اعتراض مسترد کیا۔

"میں آپ پر اتنی بوجھ ہو گئی ہوں کہ اسکے اوپر مسلط کر رہے ہیں؟"

افسوس سے پوچھا۔

"میں نہیں چاہتا کہ اب تم میری حرام کمائی پر زندگی گزارو۔"

زید تلخی سے گویا ہوا ایمان کے منہ کو ایک دم تالا لگا وہ ایک لفظ نابول سکی۔

"وہ مجھے طعنہ دے گا۔۔ میری ناک کا کیا ہو گا۔"

وہ واپس رو دینے کو تھی۔

اسنے دوبارہ کمائی کی بات نہیں نکالی تھی ورنہ زید مزید کچھ تلخ بولتا۔۔

طعنے دے گا تو تم بھی کوئی نا کوئی طعنہ ڈھونڈ لینا۔ اور اتنی چھوٹی سی تو ناک ہے "
"کہیں بھی ایڈ جسٹ کر لینا۔"

ایمان کی ناک کھینچتے پیار سے کہا۔

اب کے ایمان نے دوبارہ کوئی سوال نہیں کیا ورنہ جواب میں یہی سب سننا پڑتا
اسے زید سے ایسی نصیحتوں کی ہر گز امید نہیں تھی ایک طرح سے وہ حوصلہ دے
رہا تھا ایک طرح سے دھمکا رہا تھا۔ ان شارٹ ایمان کو یہی لگا جیسے وہ کہہ رہا ہو ڈولی
یہاں سے اٹھ رہی ہے ڈولا حسن کے گھر سے اٹھے گا بس یہ کہنے کے لیے اسنے
بہت مناسب الفاظ کا استعمال کیا تھا۔ زید سے کچھ نا کہا لیکن خود ہی حسن سے
سارے حساب بے باک کرنے کا تہیا کر لیا۔

URDUNovelians

"اور کوئی بات پریشان کر رہی ہے؟"

ایمان کے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ آپ نے کیا سوچا۔۔؟"

وہ بات گھما گئی۔

"کس متعلق؟"

نا سمجھی سے پوچھا۔

"نور اور شادی کے متعلق۔۔"

کی شکل میں گول ہوئے۔ O زید کے ہونٹ

"کیا سوچنا ہے اسکا؟"

وہ انجان بن گیا ایمان نے گھوری سے نوازا۔

نور آپکو اچھی نہیں لگتی اب؟ پہلے آپ اسکو دیکھتے رہتے تھے اور اب میں دیکھ "

"رہی ہوں آپ نظر انداز کر رہے ہیں اسے۔

ایمان نے خفا ہوتے جتایا۔

"مجھے اب وہ پرکشش نہیں لگتی۔۔"

زید نے منہ بناتے کہا۔

URDUNovelians

کیوں؟ کیا مطلب ہے اس بات کا۔ اتنی پیاری تو ہے؟ اسکی آنکھیں دیکھی ہیں "

"کتنی حسین ہے۔۔"

ایمان کے کہنے پر اسکے زہن کے پردے پر نور کی پراسرار آنکھیں لہرائیں
ہونٹوں پر مسکراہٹ چھپ دکھلا گئی۔

"میرے لیے ایک کپ چائے بناؤ گی؟"
زید کے سوال پر ایمان اسے گھورتے کھڑی ہوئی۔

"ایسے ہی کہہ دیتے کہ کمرے سے باہر جاؤ میں چلی جاتی۔۔۔"

"کمرے سے باہر جاؤ" URDU Novelians

ایمان کے کہنے پر اگلے لمحے ہی اسنے دروازے کی جانب اشارہ کرتے کہا۔ ایمان
منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

"بہت برے ہیں آپ۔۔"

وہ کمرے سے نکلی تو زید گہری سانس لیتے کھڑی سے باہر دیکھنے لگا۔

"پیاری جیجی تو میری ہے۔"

زید زیر لب بڑبڑایا۔

یہ سچ تھا وہ نور کو نظر انداز کر رہا تھا لیکن ان سب جھمیلوں کے بعد وہ فرصت سے اس پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

URDUNovelians

وہ ایک بار پھر گھر آیا تھا بہت منانے کے باوجود وہ نہیں مانی تھیں وہ انکو بتا رہا تھا کہ اگر وہ نامانی تو وہ پاکستان چھوڑ کر چلا جائے گا اگر وہ اس پر یقین رکھ کر ایک بار اسکی بات سنتی ہیں تو وہ نہیں جائیگا پر انہوں نے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ جہاں جانا ہے جاؤ انکا تعلق نہیں۔ وہ یقین نہیں کرنا چاہتا تھا پر پھر بھی زید جھانگیر پر یقین کر کے جارہا تھا کیونکہ شاد اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ اسکے پاس تھا نہیں۔ وہ اپنا سازو سامان لے کر گھر سے نکلا تھا ایک آخری امید بھری نظر اپنی ماں پر ڈالی لیکن وہ رخ موڑ گئیں۔ حسن کے نکلنے کے بعد وہ آنسوؤں سے روئیں دل میں ایک اور کیل چبھی تھی کہ وہ چلا گیا۔ لیکن جب چلا ہی گیا تو وہ کیوں اس سے واسطہ رکھتیں اور کیوں روتیں۔

URDU Novelians

"ایمان۔۔"

"میں پھر کہہ رہی ہوں بھائی ایک بار پھر سوچ لیں۔۔۔"

وہ آنسو بھاتی انگلی دکھاتے بولی۔

"میں سوچ چکا ہوں ایمان فلائٹ چھوٹ جائیگی۔۔۔"

گھڑی میں وقت دیکھتے وہ بظاہر کوفت سے بولا اور نہ دل خود بھی بغاوت کر رہا تھا کہ
اپنے پاس ہی کہیں چھپالے۔۔۔

"اگر راستے میں پلین کریش ہو گیا تو۔۔۔"

وہ پھر بولی شاید اسکا ظالم بھائی ڈر جائے۔۔۔

"استغفر واللہ ایمان ایسے نہیں بولتے۔۔۔"

پیچھے کھڑی خاموش نور گھبرا کر بولی۔

"ہو گیا؟"

زید نے اسے گھورتے سخت لہجے میں کہا۔

آپ مجھے بھیج رہے ہیں دیکھنا میں اس ڈاکٹر کی پھسلی توڑ دوں گی وہ خود واپس چھوڑ
"کر جائیگا۔"

وہ روتی ہوئی بولی نیویارک جانے کے نام سے ہی دل دہل رہا تھا۔

URDUNovelians

میں اسکا سمجھا چکا ہوں کہ اگر ایمان ایک پھسلی توڑے تو تم دو توڑ دینا اسکی لیکن
"واپس نہیں بھیجنا۔"

ایمان کا بازو پکڑتے زبردستی گاڑی میں بٹھاتے کہا۔

"نور تمہیں قسم ہے ان سے شادی کرنا۔"

وہ گاڑی کی کھڑی سے چلائی۔ نور نے چونک کر اسے دیکھا۔ اور دیکھنے نور کو۔۔
نور کی نظر زید پڑی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے لگ جیسے زید مسکرایا ہو پر وہ سر جھٹک گئی۔

"اگر تم نے ان سے شادی کی تو مجھ سے تمہارا ہر رشتہ ختم۔۔"

وہ زید کو دیکھتی جتا کر بولی۔ نور گہرا مسکرائی۔۔

اس سے تمہارا کوئی رشتہ ویسے بھی نہیں ہے۔۔ ایک بن سکتا تھا اسکے لیے تم نے"
"خود ہی منع کر دیا۔"

گاڑی سٹارٹ کرتے وہ ہنستے ہوئے بولا اور گاڑی گھر سے باہر نکال لی۔

"میں ایک بار اپنی دوستوں سے ملنا چاہتی ہوں۔"

نئی فرمائش کی کہ کسی طرح وہ رک جائے۔۔

میں ان سے اور انکی فیملی سے اتنی اچھی طرح مل چکا ہوں کہ وہ دوبارہ تم سے "کبھی نہیں ملیں گی۔۔"

وہ سکون سے بولا۔ ایمان کی آنکھیں پھیلیں وہ حیرت سے دیکھنے لگی۔ اسنے تو اس بات پر غور ہی نہیں کیا تھا کہ آخری ملاقات کے بعد انہوں نے اس سے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا تھا۔

"مجھ سے بات مت کرے گا آپ۔"

وہ غصے سے بولتی رخ موڑ گئی۔

پورے سفر میں گاڑی خاموش رہی۔ ایئر پورٹ پر گاڑی رکی تو اسکا دل خوف سے دھڑکا وہ ایک بھی بار پلین میں نہیں بیٹھی تھی۔ نظروں میں ایک آتش فشاں گھوما جس نے اسکا بچپن چھین لیا تھا۔ وہ سختی سے زید کا ہاتھ پکڑ کر اسے نظروں نظروں میں جانے سے انکار کرنے لگی۔

"کچھ نہیں ہوتا۔" Urdu Novelians
اسکے سر پر پیار کرتے وہ اسے اندر آیا وہ ڈر سر زرد پڑنے لگی تھی۔

URDU Novelians

"اگر پلین پھٹ گیا تو؟"

وہ قدم روک کر زید سے پوچھنے لگی۔

"نہیں پھٹے گا ایمان۔۔"

ایمان کی باتیں زید کو ڈرارہی تھیں۔

"کیا نیویارک کوئی ٹرین یا بس وغیرہ نہیں جاسکتی۔۔"

وہ پسینہ صاف کرتی پوچھنے لگی۔ زید کو اسکی بات پر ہنسی آئی۔

سامنے ہی ایک ہاتھ پر سر ٹکائے حسن بیٹھا تھا۔ حسن کی نظر بھی اس پر پڑھ چکی تھی۔

سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ جینز میں اپنے بالوں کا بن بنائے گورے رنگت پر سرخی گھلی تھی اور گرے آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا حسن اندر ہی اندر اسکی پرسنالٹی سے رعب ہوا تھا۔ زید سے ہوتے اسکی نظر ایمان پر گئی جس کے گرد زید کا کسرتی بازو تھا۔

وہ بھی مکمل سیاہ لباس میں تھی۔ آج اسکے بال کھلے تھے۔ سانولی رنگت ہلکی پیلی " پیلی ہو رہی تھی۔ ایمان کو دیکھتے اسکے حلق تک کڑواہٹ گھلی تھی۔

"السلام وعلیکم۔"

حسن کے آگے ہاتھ پڑھایا ناچاہنے کے باوجود حسن کو ہاتھ ملانا پڑا ایمان تو اسے دیکھتے ہی رخ موڑ چکی تھی۔

وہ کچھ دیر ساتھ بیٹھے تھے حسن تو کہیں تھا ہی نہیں زید نجانے کیا اسے ہلکی ہلکی آواز میں سمجھا رہا تھا اور وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا رہی تھی حسن نے اسے تنفر سے دیکھا۔ اگر اس وقت کوئی اسے دیکھتا تو بہت بھولی فرمانبردار لڑکی سمجھتا لیکن حقیقت تو صرف وہی جانتا تھا۔

زید اسے رخصت کر چکا تھا ایمان نے اسے دروازے سے مڑ کر امید سے دیکھا تھا
پر وہ آنکھوں پر گلاس چڑھائے نظریں پھیر گیا تھا۔ وہ وہیں ایک کرسی پر بیٹھا۔

آپ اور ماما پچھلی بار بھی ایک مہینے بعد آئے تھے۔۔۔ جبکہ عمرہ تو پندرہ دن میں
"ہو جاتا ہے۔۔"

وہ سخت غصے سے بولا تھا۔

وہ صبح سے پڑھائی میں لگ کر شام چار بجے فارغ ہوتا تھا اسکے بعد دوستوں کے
ساتھ رہنا اور رات نو بجے کھانے کی ٹیبل پر موجود ہونا لیکن ہر صبح آنکھ کھلنے اور
رات بند ہونے پر ماں باپ کی شکل دیکھنا اسکا پہلا کام ہوتا تھا۔

اس سے چھوٹی بارہ سالہ ایمان اس کے مقابلے کافی سمجھدار تھی جو مسکراتی ہوئی اپنی ماں کو اپنی لسٹ کی ایک ایک چیز یاد کروا رہی تھی۔

"پچھلی بار تو ہم دبئی چلے گئے تھے میری جان پر اس بار نہیں جائینگے۔۔۔"

اسکی ماں نے اسکے ماتھے پر پیار کرتے محبت سے کہا تھا۔

تمہاری اور ایمان کی پڑھائی کا مسئلہ نہیں ہوتا تو ہم تم دونوں کو بھی ساتھ لے جاتے۔۔۔"

زید کی ناراضگی دیکھتے جھانگیر نے اسکے کندھے تھپکے۔

"ٹھیک ہے لیکن اس بار آپ لوگ دبئی نہیں جائینگے۔۔۔"

یاد دلایا۔

بالکل بھی نہیں جائینگے۔۔ ویسے تمہارے پاپا کا پکا ارادہ تھا ایک ہفتہ دبئی میں " وقت گزارنے کا پر اب وعدہ نہیں جائینگے۔۔

ماں کے یقین دلانے پر وہ یقین کر گیا۔ پھر کچھ دن بعد وہ جھانگیر کے دوست کے ساتھ انہیں ایئرپورٹ چھوڑ کر آئے۔ اسے یاد تھا ایمان نے ایئرپورٹ پر ماں کو ایک اور لسٹ پکڑائی تھی جسے تھام کر انہوں نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔ پھر وہ انہیں رخصت کر کے چھوڑ آئے تھے۔ گھنٹوں بعد انہیں کال موصول ہوئی تھی کہ وہ باخیر وعافیت پہنچ گئے ہیں۔

دن گنتے گنتے آخر تیرہ دن گزرے جب اسکے باپ کی کال آئی اسکے پاس وہ اس سے دبئی جانے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ بدلے میں اسکی ایکسپینسیو کرکٹ کٹ لانے کی لالچ بھی دی تھی انہوں نے بتایا تھا کہ وہ پرسوں جانے والی دبئی کی

فلائٹ کے ٹکٹ بھی ابھی بک کروانے تھے پر اسنے غصے سے ماں کا وعدہ یاد دلاتے
قطعی منا کر دیا تھا۔ وہ بھی اسکی محبت سمجھتے واپس پاکستان آرہے تھے۔ اسے اس
لمحے اپنے باپ پر غصہ آیا تھا پہلے بھی وہ اسے اور ایمان کو چھوڑ کر دبی گئے تھے۔

دو دن بعد انہوں نے فلائٹ میں بیٹھنے سے پہلے اطلاع دی تھی کہ وہ واپس آرہے
ہیں۔۔ ایمان اور اسنے مل کر ملازموں سے پورے گھر کی صفائی صحیح سے کروائی
تھی انکے ویلکم کی تیاریاں چل رہی تھیں جب زید کا فون بجا۔ فون اسکے دوست کا
تھا اگلے لمحے اسنے فون پھینکتے نیوز چینل بدلنے شروع کیے ایمان بھی اسکے پیچھے
آئی تھی اور پھر ایک نیوز چینل پر رک کر اسکے ہاتھ سے ریموٹ گر گیا تھا۔ ایک
زوردار دھماکے کے ساتھ وہ جہاز ہوائ میں ہی بلاسٹ ہو چکا تھا۔

وہ زمین پر بیٹھتے دھاڑیں مار مار کر رویا تھا ایمان اتنی چھوٹی نا تھی کہ سکرین پر چلتی
نیوز یا اپنے بھائی کا تڑپنا سمجھتی اسنے بار بار سکرین پر دکھائے جانے والے آگ
کے شعلے دیکھے تھے۔ اور پھر زید کو روتا۔۔ وہ پھر زیادہ دیر کھڑی نہیں ہو پائی تھی
۔ اسکے بعد اسے جب ہوش آیا تو گھر میں بہت سے لوگ جمع تھے اور زید ویسے ہی

رورہا تھا۔۔ وہ چیخ چیخ کر ماں باپ کو پکارنے لگی تھی۔ زید کے سامنے بیٹھتی ماں باپ کے متعلق دریافت کر رہی تھی لیکن جواب میں اسنے صرف اسے خود میں بھینچا تھا اور مزید شدت سے رویا تھا۔ جنازے ویسے ہی دفنائے گئے تھے جیسے آئے تھے۔ انتقال کے کافی دن بعد تک بھی زید نہیں سنبھلا تھا موت برحق تھی لیکن ایک ملال اسکی روح مسح کر رہا تھا کاش وہ اس دن انہیں دیئی جانے کی اجازت دے دیتا۔۔

کاش وہ صرف ایک ہاں کر دیتا۔۔
صرف پندرہ دن کی تو بات تھی۔۔ پندرہ دن بعد وہ لوٹ آتے لیکن اب ساری زندگی کے لیے چلے گئے تھے۔ وہ اپنی ضد کے باعث اپنے ساتھ اپنی بہن کو بھی محروم کر گیا تھا۔

نمکین پانی کا ایک شفاف قطرہ اسکی آنکھ سے گال پر گرا۔"

اسنے گلاس کے لگائے ہی اپنی آنکھ کا کنارہ صاف کیا اور کھڑا ہو گیا۔ پلین ٹیک
آف ہو چکا تھا۔

وہ ایئرپورٹ سے نکلتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

وہ حسن کے پیچھے پلین میں چڑھی اسکی سیٹ کھڑکی کی طرف تھی اور حسن کی اسکی
برابر میں۔ حسن نے آگے بڑھتے اسکی لیے راستہ چھوڑ دیا وہ اپنے چہرے کی نمی
صاف کرتی گھبراتی ہوئی سیٹ پر بیٹھی حسن اس پر توجہ نہیں دینا چاہتا لیکن وہ
پروفیشن سے ایک ڈاکٹر تھا ایمان کا بے وجہ پسینہ آنا اسکی بدلتی رنگت اور
گھبراہٹ اسے متوجہ کر رہی تھی جو اسکی طبیعت کا خاصہ نہیں تھی۔ وہ کس چیز
سے خوفزدہ تھی اسکی ساتھ اتنی دور اکیلے جانے پر؟ زہن سے خیال گزرا۔

"نہیں اس جیسی لڑکی مجھ سے کہاں ڈرے گی۔۔"

وہ اگلے لمحے ہی خیال جھٹک گیا۔ اور اسکے برابر بیٹھا۔

"کیا یہ جہازی سفر سے خوفزدہ ہے۔۔؟"

دوسرا خیال گزرا۔

"نہیں اتنے تو سفر کیے ہوں گے اسے جہاز میں۔۔"

وہ یہ خیال بھی جھٹک گیا اس بات سے انجان کے بچپن کے بعد وہ پہلی بار جہاز میں

بیٹھی ہے اس سے پہلے تو وہ دیکھتی بھی نہیں تھی۔

وہ پوچھنا چاہتا تھا اس سے کہ اسکی طبیعت ٹھیک ہے لیکن اسکی تیزی اور بدزبانی کو

یاد کرتے حسن نے یہ نیک خیال جھٹک دیا اور اسکی طرف سے بے پرواہ ہو کر

سکون سے بیٹھ گیا۔ بیلٹ باندھنے کی ہدایت ہوئی تھی پلین ٹیک آف کرنے والا

تھا ایمان کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی تھی حسن سیٹ سیٹ باندھنے لگا تو نظر اس پر
پڑی جو گھبراہٹ سے اپنا پاؤں تیزی سے ہلا رہی تھی ایمان کے چہرے پر نظر
پڑی تو وہ پریشان ہوا اسکا پورا چہرہ پسینے سے تر تھا۔

"ایمان۔ تم ٹھیک ہے۔۔"

وہ انسانیت کے احساس تلے پوچھ گیا۔

"مجھے نہیں جانا۔ مجھے واپس جانا ہے۔۔"

وہ کھڑی ہوتی جلدی جلدی بولی۔۔ آنسو آنکھوں کے کناروں پر ٹھہرے تھے۔

"ایمان بیٹھ جاؤ"

ایک نظر سب پر ڈالتے وہ نرمی سے بولا۔

"مجھے نہیں جانا مجھے نیچے اترنا ہے۔۔ زید بھائی سے میں بات کر لوں گی۔۔"

حسن اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا اس بار اسے ایمان پر غصہ نہیں آیا تھا وہ بے وجہ ضد نہیں کر رہی تھی اسے دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کہ اسکی طبیعت بگڑ رہی ہے۔۔

"میم از دیڑا نی پر ابلیم؟"

اسکی گھبراہٹ پر ایئر ہو سٹس نے فکر مندی سے پوچھا۔

URDUNovelians

"اٹس آل رائٹ پہلی بار سفر کر رہی ہیں اس وجہ سے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔"

حسن نے کھڑے ہوتے جواب دیا۔

"اُس اوکے سر آپ لوگ پلیر بیٹھ جائیے اور اپنا سیٹ بیلٹ باندھ لیجیے۔"

حسن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ آگے بڑھ گئی۔

"ایمان بیٹھو۔"

وہ اب کے سختی سے بولا۔

"کیوں بیٹھوں تمہیں مرنے کا شوق ہو گا مجھے نہیں ہے۔۔ مجھے جانا ہے۔"

وہ جتنا آسان سمجھ رہی تھی اتنا آسان تھا نہیں۔۔ اسنے جو سوچا تھا کہ وہ سفر کر لے

گی اب جہاز میں بیٹھتے ہی حالت بری ہو رہی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو ہم کیوں مرینگے۔۔۔"

وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

"یہ پھٹ جائیگا۔۔"

وہ جہاں کی چھت کی طرف اشارہ کرتے بولی اس بار آنکھ سے ایک آنسو لڑھک گیا۔ وہ حیران اسے دیکھتا رہ گیا وہ واقعی پلین میں بیٹھنے کی وجہ سے خوفزدہ تھی اور اتنی خوفزدہ؟۔۔ ایئر ہو سٹس کے پھر سے کہنے پر اسے زبردستی ایمان کو سیٹ پر بٹھا کر بیلٹ باندھا اور اپنا بھی۔

ٹیک آف کے بعد جب پلین تیز ہوا وہ سیٹ پر رکھے حسن کے ہاتھ کو ہاتھوں میں دبوچ کر اپنا سر اپنے گھٹنوں پر گرا گئی۔

"ایمان سیدھی ہو کر بیٹھو۔۔"

ایمان کو سیدھا کرتے اسنے اپنی قریب کیا اور ہاتھ اسکے گرد لپیٹ لیا۔ اس لمحے اسے یہ احساس بھی نہیں تھا کہ یہ نکاح زبردستی کا تھا اور بندوق کے زور پر ہوا تھا۔ احساس تھا تو صرف یہ کہ وہ اسکے نکاح میں ہے تبھی بنا کسی جھجک کے اسے قریب کیا تھا ورنہ اگر کوئی دوسری اس جگہ ہوتی تو وہ زبانی ہمدردی سے زیادہ کچھ نہیں کرتا۔

وہ اسکے ہاتھ کو سختی سے تھامے آنکھیں بند کر گئی۔ اس مضبوط حصار نے اسکا ڈر تو کم ناکیا تھا البتہ یہ احساس دلایا تھا کہ وہ اکیلی نہیں۔ وہ اپنے دشمن اوّل کی بانہوں کے گھیرے میں اسی نکاح کی حیثیت سے تھی جسکی وہ شدید مخالف تھی۔

URDUNovelians

اسکی گھبراہٹ قدرے کم ہوئی تھی چہرے کی رنگت بھی اب بہتر ہو رہی تھی وہ آنکھیں بند کیے اسکے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی حسن اسکے سر کو دیکھ رہا تھا۔ اسکا دل ایک لمحے کو کیا کہ اسکو جھٹکے سے الگ کرے وہ ہمدردی کے لائق نہیں تھی لیکن وہ ٹھہر گیا وہ اس جیسا خود غرض ہر گز نہیں تھا یہ نرمی اور ہمدرد طبیعت اسکی تربیت اور خون میں شامل تھی۔ وہ ایسے ہی سر پیچھے ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔ آدھے گھنٹے بعد اسے ایمان کی سانسیں گہری ہوتی محسوس ہوئیں اسنے اسکے گرد سے بازو ہٹاتے آہستگی سے اسے خود سے الگ کیا اور سیٹ پر ٹکا دیا البتہ سرواپس لڑھک کر اسکے کندھے پر گرا تھا جسے وہ نرمی سے صحیح سے ٹکا گیا تھا اسکے بعد وہ خود بھی آنکھیں موند گیا نیند تو کئی دنوں سے اسکی بھی برباد ہو چکی تھی۔

URDUNovelians

زید واپس گھر آیا دل پر ایک طرح سے بوجھ بھی پڑا تھا اور ایک طرف بوجھ اتر بھی گیا تھا۔ لاؤنج میں داخل ہوا تو سوائے نور کے کوئی اور نہیں تھا وہ کوئی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔

"کتنی جماعتیں پڑھی ہیں تم نے۔۔"

وہ اسکے سامنے صوفے پر گرتے پاؤں جوتے سمیت ٹیبل پر رکھ گیا۔

"بی ایس سی کیا ہے۔۔"

جواب دے کر نظریں واپس کتاب پر جمالیں۔۔ اسکے نظر انداز کرنے پر زید اسے خاموشی سے دیکھنے لگا۔ اسکی ادائیں واقعی اپنی طرف متوجہ کرتی تھیں۔

"ہمم مجھ سے زیادہ پڑھی ہوئی ہو۔۔"

وہ پاؤں ہلاتے دوبارہ مخاطب ہوا۔ جو اباً وہ خاموش رہی۔

"کون سے کالج سے پڑھا ہے؟"

اب کے نور نے نظر اٹھا کر اسکی جانچتی نظروں میں دیکھا۔

آپ مجھ سے تفتیش مت کریں۔۔ آپکا جو بھی نقصان ہوا اس کے پیچھے میں نہیں " ہوں۔۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔ دو قدم ہی چلی تھی کے زید

اسکے مقابل آکھڑا ہوا۔

"میں نے کہا تمہیں اٹھنے کو۔۔؟"

غصے سے پوچھا۔

"میں آپکی ملازم نہیں ہوں جو آپ کے حکم کی محتاج رہوں۔۔۔"

وہ دو بدوبولی۔

"ملازم نہیں بیوی تو ہو۔۔۔"

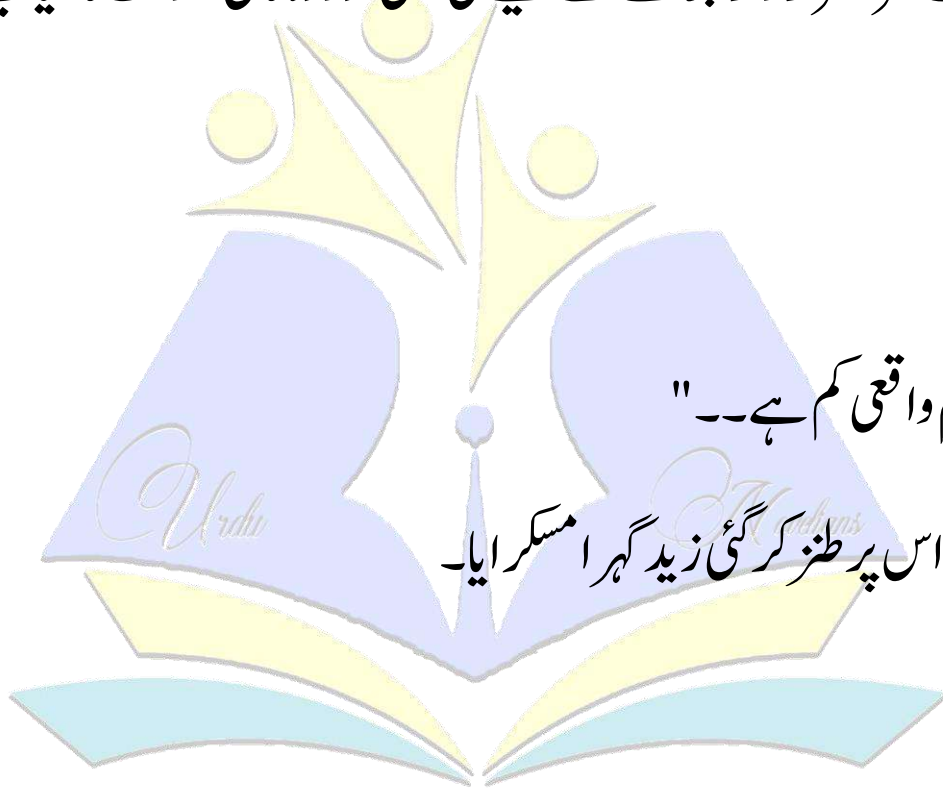
اسکے کان کی بالی کو چھیڑتے بتایا۔

"پہلے آپ خود اس حقیقت کو قبول کر لیں پھر بیوی کہیے گا۔"

اسکا انداز مزاق اڑاتا ہوا تھا۔

تم نے وہ سب کیا یا نا کیا پر قصور تمہارا ہی ہے۔ تم جب سے آئی ہو میرے کام "
"خراب ہو رہے ہیں مطلب تم میرے لیے منحوس ثابت ہوئی ہو۔۔"

یہ بات اسنے سراسر نور کو جلانے کے لیے کی تھی اور وہ کافی حد تک کامیاب بھی
ہوا تھا۔



"آپ کی تعلیم واقعی کم ہے۔۔"

وہ سختی سے اس پر طنز کر گئی زید گہرا مسکرایا۔

تم مجھے اپنے سارے راز دے دو اسکے بعد میری روح جسم اور جان میں سب "
"تمہیں دے دوں گا۔"

اچانک نور کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کون سے راز؟"

مضبوط لہجے میں پوچھا زید سر جھکاتے ہنسا۔

یہ مضبوط لہجے کا راز، یہ نڈر نظروں کا راز، اپنی پراسرار مسکراہٹ کا راز تم خود " پوری ایک سرپائے راز ہو۔۔۔۔۔ اپنے رازوں کا امین مجھے بنا لو پھر سب کچھ تمہارا " ہو گا۔ میں بھی۔۔

نور کے ماتھے سے ٹکاما تھا ٹکائے وہ آنکھیں موند گیا نور اسکی بند آنکھوں کو دیکھنے لگی جب اس نے اچانک آنکھیں کھولیں وہ فوراً نظریں جھکا گئی۔

URDUNovelians

"نابتاؤ۔۔ کچھ راز۔۔ راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے۔۔"

نور سے دور ہٹکے سادہ انداز میں کہا۔ نور کو اسکی باتیں بات کم اور دھمکی زیادہ لگتی تھی۔

"مبین اور ایمن کہاں ہیں؟"

اسکارویہ یکدم تبدیل ہوا۔ بالکل اجنبی۔

"تہہ خانے میں۔۔ مہر کو لے کر گئے ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ تم جاسکتی ہو۔۔"

سگریٹ ہونٹوں میں دباتے وہ واپس صوف پر بیٹھ گیا ساتھ ہی نور کو جانے کا حکم بھی دیا نور کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر واپس اس کے سامنے صوف پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گئی۔ زید نے سگریٹ ہونٹوں سے دور کرتے اسے آئی برو اچکائے دیکھا وہ اسکی بات پھر نظر انداز کر گئی تھی لیکن زید کے دیکھنے کی پرواہ کیے بغیر وہ ایک بار پھر کتاب کے مطالعے میں مصروف ہو چکی تھی۔ اسکی ہٹ دھرمی

پر زید نے زیر لب مسکراتے سگریٹ واپس ہونٹوں میں دبائی نور کے نام کے
ساتھ بھی اب جھانگیر لگتا تھا تو پھر یہ انداز تو فطری تھے۔۔

جہاز لینڈ ہو چکا تھا وہ پورے سفر میں ایک بار رات سے پہلے اٹھی تھی طبیعت
قدرے بہتر تھی اور اب ڈر بھی کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ خاموشی سے کھانا کھا کر
وہ خود سے واپس حسن کے کندھے پر سر ٹکا کر سو گئی تھی۔ وہ حیران ہوا تھا پاکستان
سے صرف نکلی تھی اور اتنا بدل گئی تھی۔ فلائٹ صبح چھ بجے کینیڈے انٹرنیشنل
ایئرپورٹ پر لینڈ ہوئی۔ حسن نے اسے بازو سے جھنجھوڑتے اٹھایا۔

"ہم پہنچ گئے؟"

خوشی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

وہ بیگ بیگ اٹھاتا مصروف انداز میں بولا۔

"شکر"

وہ شکر ادا کرتی حسن سے پہلے آگے بڑھ گئی۔ اسکے بیگ کا بوجھ بھی اپنے اوپر دیکھتے
اسے اس بوجھ پر سخت غصہ آیا۔

ایئرپورٹ سے باہر آئے تو وہاں پہلے سے ایک آدمی مسٹر اور مسز حسن فرام زید کا
بورڈ لیے کھڑا تھا وہ اس طرف بڑھنے لگی جب حسن نے اچانک اسکا ہاتھ پکڑا۔

"ادھر نہیں یہاں۔۔"

دوسری طرف اشارہ کرتے کہا جبکہ ایمان تو اسکے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی پھر جھٹکے سے ہاتھ کھینچا۔

"فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

حسن کا دماغ اسکی بات پر پوری طرح ہل گیا دل کیا ایک زوردار تھپڑ مارے کے لٹو کی طرح گھوم جائے۔ پورے سفر میں اس سے بیتال کی طرح چمٹی رہی تھی اور اب تیور ہی بدل گئے تھے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر وہ اس وقت رحم نہ کھاتے اسے دور کر دیتا ساتھ اسے پلین کریشنر کے قصے سناتا خود کو دل میں کوستے اسنے گہری سانس لی وہ لڑکی بیوقوف تھی اسے تماشہ بنانے کی عادت تھی پر وہ ایسا نہیں تھا۔

"وہاں میرا دوست کھڑا ہے۔۔ ہمیں جانا ہے۔۔"

دوسری جانب اشارہ کیا۔

"اور یہاں میرے بھائی کا بھیجا ہوا ڈرائیور ہے ہمیں وہاں جانا ہے۔۔"

ہم تمہارے بھائی کے ڈرائیور کے ساتھ نہیں جا رہے۔۔ مجھے تمہارے بھائی کی "مدد نہیں درکار۔"

غصے سے کہا۔

تو مت جاؤ تم جاؤ اپنے دوست کے ساتھ اور میں جاؤنگی اپنے بھائی کے بندے "

URDU Novelians کے ساتھ۔۔

سینے پر ہاتھ باندھتے فیصلہ سنایا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ اللہ حافظ۔۔"

ایمان کا بیگ ایمان کے سامنے کرتے وہ اپنا بیگ لے کر اپنے دوست کی طرف بڑھ گیا۔

"بے غیرت"

حسن کو گالی سے نوازتی وہ بھی اپنا بیگ گھسیٹتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

"سامان رکھو۔۔"

سامان کی طرف اشارہ کرتے وہ گاڑی میں بیٹھنے لگی۔۔

"ایکسیکوز می میم؟ آپکے شوہر کہاں ہیں؟"

وہ کوئی بھی تھا اردو اچھے سے جانتا تھا ایمان کو بیٹھتے دیکھ فوراً سامنے آگیا۔۔

"تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو اور ہٹو سامنے سے۔۔"

ایمان۔۔ غصے سے نیچی آواز میں غرائی۔

"سوری میم سر کے آرڈرز ہیں بنا آپ کے شوہر کے آپ کو نہیں پہچانا جائے۔۔۔"

اسکی بات ایمان کو پتنگے لگا گئی۔

"تمہارے سر کی تو۔۔ کیا مصیبت ہے یا وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔"

وہ غصے سے چلائی ڈرائیور خاموش رہا۔ وہ ضبط سے گہری سانس لیتی ایک قہر برساتی
نظر ڈرائیور پر ڈال کر مڑی۔ وہاں اب حسن نہیں تھا۔ پیچھے مڑ کر نظروں نے
تلاشہ تو وہ دور ایک پہلی ٹیکسی میں بیٹھ رہا تھا۔

وہ بیگ کھینچتی اسکی طرف بھاگی۔ سامان رکھ گاڑی سٹارٹ ہی ہوئی تھی کے کوئی
ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔

حسن نے چونک کر دیکھا تو وہ ایمان تھی جسکی سانس پھولی ہوئی تھی جیسے بھاگ
بھاگ کر آئی ہو۔۔۔ آگے ڈرائیور کے برابر حسن کا دوست بیٹھا تھا اور پیچھے
حسن۔۔۔

URDU Novelians

"میرا سامان رکھو۔۔"

ڈرائیور کو حکم دیا۔ جواباً اسنے سوالیہ نظروں سے حسن کو دیکھا۔

"تم تو اسکے ساتھ جارہی تھی نا۔۔؟"

سرد لہجے میں پوچھا۔

تم تو بے شرم ہو پر میں نہیں ہوں جو شادی کے بعد بھی بھائی کے خرچے پر "
"پلوں۔۔"

یہاں بھی اپنی ناک اونچی رکھتی وہ رخ موڑ گئی۔ حسن غصے سے مٹھی بھیج گیا آگے
اسکا دوست بیٹھا تھا اور وہ اسکے سامنے بدزبانی کر رہی تھی۔

URDUNovelians *****

ٹیکسی میں بالکل خاموشی تھی اسکا دوست بالکل خاموش ہو گیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حسن نے شادی کر لی اور بتایا بھی نہیں۔ دیر ھ گھنٹے بعد گاڑی ایک دو منزلہ اپارٹمنٹ کے آگے رکی ماحول کافی پرسکون اور ٹھنڈا تھا وہ بنا کی لحاظ کے گاڑی سے اتر گئی بیگ اٹھائے وہ سب اپارٹمنٹ کی طرف بڑھے ایمان ماحول کا جائزہ لے رہی تھی جو کافی حد تک پرسکون ہو رہا تھا اور حسن شرمندہ سا سر جھکائے ہوئے تھا پہلے شادی کی شرمندگی اس کے بعد ایمان کی بدتمیزی کی۔ اس کے دوست نے خاموشی سے دروازہ کھولا وہ لوگ اندر داخل ہو گئے ایمان بھی پیچھے ہی داخل ہوئی۔ اپارٹمنٹ دیکھتے اس کے منہ سے واؤ نکلا وہ اپارٹمنٹ فرنشڈ تھا وہ دلچسپی سے جائزہ لینے لگی چھوٹا مگر خوبصورت امریکن کچن مختصر لاؤنج جس میں ایک ڈائننگ ٹیبل اور ایک تھری سیٹر صوفہ سیٹ تھا۔

صوفے کے سامنے کانچ کا ٹیبل اور اسے اوپر خوبصورت کانچ کا واس۔ سامنے درمیانے سائز کی ایل ای ڈی پورے گھر میں رنگ بھی سکن ہوا تھا وہ سب دیکھتے کمرے میں آئی درمیان میں ڈبل بیڈ دونوں سائیڈ ٹیبل پر لیمپ اور ایک کونے

میں ایک کرسی کے ساتھ لکڑی کی ٹیبل الماری میں نسب شیشا ہی ریسنگ ٹیبل تھا بیڈ کے سامنے دیوار کے اوپری حصے پر اے سی نصب تھا۔ کمرے سے منسلک ایک اور دروازہ اٹیچ با تھروم کا تھا۔ کمرہ بہت سادہ تھا پر اسے پسند آیا تھا وہ فیصلہ کر چکی تھی یہ کمرہ اسکا ہو گا۔۔ پھر اسنے سوچا کہ پہلے ایک بار دوسرا کمرہ بھی دیکھ لے ممکن تھا کہ وہ زیادہ پیارا ہو تا وہ ارادہ باندھتی باہر نکلی جب ٹھٹھکی۔۔

"دوسرا کمرہ کہاں ہے؟"

حسن کو دیکھتے حیرت سے پوچھا جبکہ اپنے دوست قاسم سے بات کرتا حسن دانت پس کر رہ گیا وہ ہر کسی کے سامنے اسکی ذات کا نمونہ ہی بنانے والی تھی حسن نے قاسم سے نظریں چرائیں جو اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

"بتاؤ دوسرا کمرہ نہیں ہے؟"

اب کے وہ انکے قریب آئی۔

"نہیں۔۔"

حسن بے کچھ بولنے سے پہلے قاسم بول گیا۔

"یہ یہاں نہیں رہے گا؟"

حسن کی طرف اشارہ کرتے قاسم سے پوچھا کیونکہ حسن سے جواب نہیں مل رہا تھا۔

وہ تو اسکے اندازِ مخاطب اور اندازِ گفتگو پر ہی اپنے دوست سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا۔۔

"یہ بھی یہیں رہیگا۔۔"

قسم نے ہچکچاتے ہوئے کہا اسے کچھ بہت غلط لگ رہا تھا۔

"لا۔۔۔"

"ایمان یہ باتیں ہم بعد میں ڈسکس کریں گے۔۔"

دانت پیستے اسکی بات کاٹی۔

"ڈسکس و ڈسکس کچھ نہیں وہ کمرہ میں لے رہی ہوں بس۔۔"

وہ کہہ کر نکل گئی حسن نے نظر اٹھا کر قاسم کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے اسے گھور رہا تھا۔

"کون ہے یہ؟"

مشکوٰۃ لہجے میں پوچھا۔

"بیوی ہے"

حسن نے سر نظریں پھیرتے جواب دیا۔

"سچ کہہ رہے ہو؟"

اسکے دوبارہ پوچھنے پر حسن اسے گھورنے لگا۔

URDUNovelians

"سچ بتاؤ گر لفرینڈ وغیرہ تو نہیں ہے؟"

اسنے حسن کی گھوری کو نظر انداز کرتے پوچھا۔

"دماغ درست ہے؟ میں تمہیں ایسا لگتا ہوں۔"

غصے سے پوچھا۔

"اگر بیوی ہے تو الگ الگ کمرے کیوں چاہیے؟"

اسکی تفتیش جاری تھی۔

کیونکہ۔۔۔۔ کیونکہ ہماری لڑائی ہوئی ہے وہ مجھ سے ناراض ہے میں نے اسکے

"بھائی کو برا بھلا کہہ دیا تھا۔۔۔"

وہ سر جھٹکتے بولا۔ اب اور نجانے کہاں کہاں وہ اسے شرمندہ کروانے والی تھی۔

کیوں کی یہ بیوقوفی بیوی سے بحث میں اسکے ماں باپ بہن بھائیوں کو درمیان میں " لا کر برا بھلا کہنا غیر اخلاقی ہے۔۔

وہ حسن کے اچھے مستقبل کی فکر کرتے اسے سمجھانے لگا۔ حسن مسکرایا اور زیادہ کچھ نہیں صرف ایک سوال پوچھا۔

"زید جھانگیر کو جانتے ہو؟"

کندھے ہر ہاتھ رکھتے تجسس سے پوچھا۔

"وہی کمینہ ڈرگ اسمگلر؟"

حقارت سے پوچھا۔

"ششش۔۔ آرام سے اسی کی بہن ہے۔"

قاسم نے بے اختیار دونوں ہاتھ منہ پر رکھتے فوراپلٹ کر دیکھا کہیں اسنے سناتو نہیں۔۔

"کیا ہوا نکل گئی ہوا۔۔"

حسن ہنسا۔

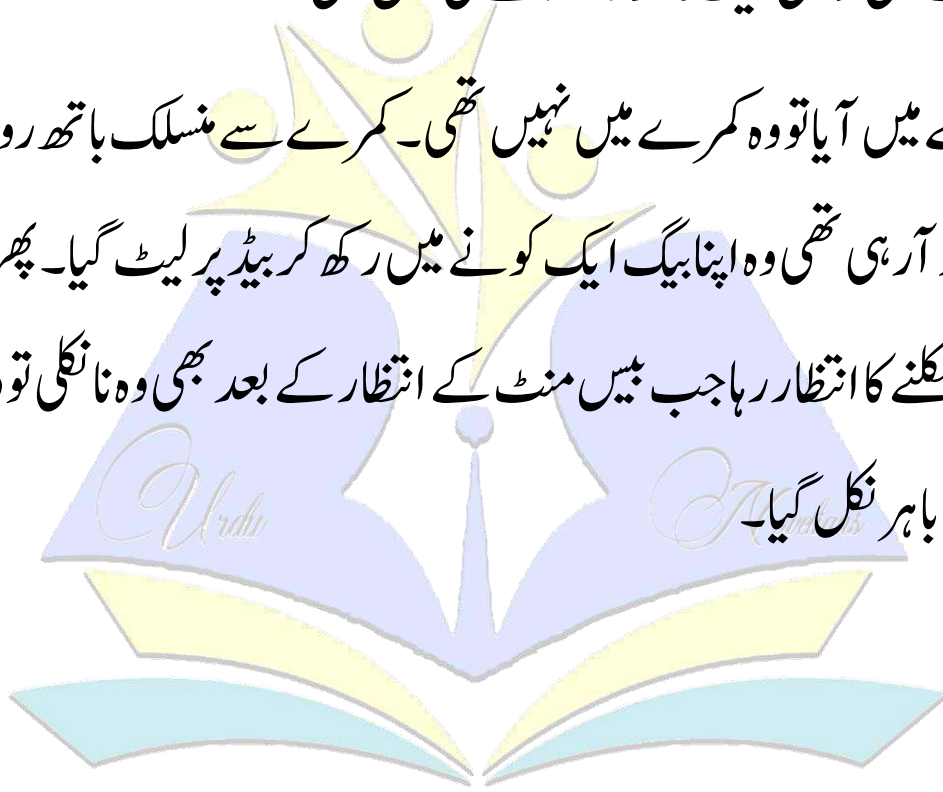
"ابے جامیری جوتی ڈرتی ہے ایسے گلی کے غنڈوں سے۔"

دروازے کی طرف دیکھتے نڈرپنے سے کہا لیکن آواز اتنی تھی کہ صرف حسن کو سنائی دے۔

"ہمم دکھ رہا ہے وہ۔۔ اب جا کر کھانے کا انتظام کرو۔"

حسن اپنا بیگ لے کر کمرے میں چلا گیا پیچھے قاسم حیران سایہ سوچتے باہر نکل گیا کہ حسن نے چنی تو چنی ایک نامور غنڈے کی بہن چنی۔

حسن کمرے میں آیا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔ کمرے سے منسلک باتھ روم سے پانی کی آواز آرہی تھی وہ اپنا بیگ ایک کونے میں رکھ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ پھر کچھ دیر ایمان کے نکلنے کا انتظار رہا جب بیس منٹ کے انتظار کے بعد بھی وہ نکلے تو وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔



URDUNovelians

رخصت کر دیا آج اسے۔۔ بالکل ایسے لڑکے کے ساتھ جیسا آپ ہوتے تو اسکے لیے پسند کرتے۔

ایسے مت دیکھیں میں نے زبردستی نہیں کی کچھ وقت میں جب دونوں ایک دوسرے کو سمجھنے لگیں تو زندگی اچھی ہو جائیگی۔۔

وہ ماں باپ کی تصویر ہاتھ میں پکڑے کافی دن بات ان سے بات کر رہا تھا۔

اسکی امی کو منانا بھی اب میری ذمہ داری ہے لیکن میں فحال ایسا ارادہ نہیں رکھتا" پہلے ایمان ایک باریٹ ہو جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے کو قبول کر لیں اسکے بعد تاکہ مسئلہ ناہو۔۔

وضاحت دیتے وہ آنکھیں بند کر گیا۔

URDUNovelians

"یہ سب چھوڑ دو زید اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو۔۔"

اسے کانوں میں اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"یہی ڈر تو تھا ماما اسی لیے میں ایمان کو دور کر دیا۔"

وہ آسودگی سے مسکرایا۔

"اور نور کو قریب کر لیا؟"

جھانگیر کی طنزیہ آواز سنتے اسنے فوراً آنکھیں کھولیں۔

یہ تو وہ فراموش ہی کر گیا تھا کہ وہ ایک ذات کو خود سے دور کر کے ایک کو قریب کر گیا تھا۔

کیا ہوا اتنی سفاکیت تو میرے خون میں نہیں تھی زید اپنی بہن کو محفوظ کر کے " ایک معصوم کو تباہ۔"

وہ پھر سے بولے زید بالکل خاموش ہو گیا۔۔ ہاں سفاک ہو گیا تھا۔

"میں آپ دونوں سے بعد میں بات کرونگا"

زید نے تصویر واپس دراز میں رکھ دی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

گھر کو خالی دیکھ وہ گھر کی بیک سائیڈ پر آئی نا اسے مہر دکھ رہی تھی نا ایمن مبین کل رات سے ہی دوسرے شہر میں زید کے کسی ضروری کام سے گیا تھا۔ ایک بات اسے کافی حیران کرتی تھی کہ پورے گھر میں زید کے صرف دو ہی بندے اندر رہتے تھے اسکے علاوہ اسنے کبھی زید کو کسی تیسرے سے بات کرتے نہیں دیکھا تھا ایک مبین اور دوسری نور اور اب تیسری مہر تھی۔ وہ بیک سائیڈ پر آئی تو مہر اور ایمن وہیں تھے بہت سارا عجیب و غریب سامان رکھا تھا جس میں اوزار بھی تھے۔

وہ ایک چیز کا تیزی سے استعمال کرتے مہر جو دکھا رہی تھی۔ پچھلے تین چار دنوں سے مہر کی ٹریننگ شروع تھی وہ اب تک ایک بھی ٹریننگ کا حصہ نہیں بنی تھی کیونکہ یہ ٹریننگ اب تک تہہ خانے میں ہو رہی تھی۔۔۔ وہ یہ دیکھ شدید حیران ہوئی تھی کہ ایمن ایک ایک اوزر کو بہت پھرتی اور صفائی سے چلا رہی تھی اسکے ہاتھوں کی سپیڈ اور انداز پر فیشنلنز کا تھا جبکہ وہ تو ایمن کو ایک اناڑی سمجھتی تھی جو اس دن اسکی تکلیف پر کانپ گئی تھی۔ وہ خاموشی سے دور کھڑی اسے دیکھنے لگی۔ ایمن کی نظر اس پر پڑی تو اسنے مسکراہٹ اچھالی اور واپس مہر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

نور اسکے پاس گئی۔

URDU Novelians

"تمہیں یہ سب کس نے سکھایا۔"

وہ کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد پوچھ گئی۔

جاپان سے ٹرینڈ ہو کر آئی ہو۔۔ کسی بھی طرح کی فائننگ میں یہاں کے گارڈ "جیسے دس گارڈز کو ایک ساتھ فارغ کر سکتی ہو۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے عام سے لہجے میں ہوئی ساتھ ساتھ مہر جو بہت کچھ بتا رہی تھی جو مہر بغور سن رہی تھی۔ وہ زیادہ تر بالکل خاموش رہتی تھی صرف دیکھتی اور سنتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے آنکھ اور کان کے علاوہ اسکے پاس منہ نہیں تھا جس سے وہ بولتی۔

"کچھ پوچھنا چاہتی ہو؟"

نور کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ سر سری سا دیکھتے پوچھنے لگی۔

اگر ایسا تھا تو تم نے مجھ سے اس دن مار کیوں کھائی۔ تم ڈر کیوں گئی تھی مجھ پر "تشدد دیکھ کر۔۔"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی لہجے میں ناگواری واضح تھی۔

زید سر کا حکم تھا کہ تمہارے سامنے انارٹی بن کے رہا جائے تاکہ تم اپنا آپ ظاہر
"کرو۔۔"

وہ کندھے اچکا گئی۔ نور کے جسم میں سرد غصے کی لہر دوڑ گئی۔

"اسکے علاوہ اور کیا کرنے کا حکم دیا تھا تمہارے سر نے۔۔"

اسکے انداز پر ایمن چونکی پھر مسکراہٹ چھپانے کو رخ موڑ گئی اسکا انداز بیویوں والا
تھا۔

URDUNovelians

"اوپر سیکیورٹی روم کھلا رکھنے کا حکم دیا تھا"

نور چونکی۔

"کیوں؟"

کیونکہ تم وہاں سے ہماری غیر موجودگی میں ثبوت اکھٹا کر کے وہاں سے نکلنے کی
"کوشش کرو اور وہیں تمہارا کام تمام کر دیا جائے۔"
مسکراہٹ اب بھی ایمن کے چہرے پر تھی۔ جب کے نور کا منہ کھلا تھا۔

"یہ پکڑو اور اسے انگلی میں ایسے گھماؤ"

ایمن نے ایک لکڑی کا اوزار مہر کو تھمایا اور اسے گھمانے کا کہنے لگی۔ وہ ایک چھوٹا
سا اوزار تھا جو جیب میں بھی رکھا جاسکتا تھا جس سے چاقو سے حملہ کیا جانے پر بچا
جاسکتا تھا۔

"اور اگر میں بھاگ جاتی تو؟"

نور نے جھٹکتے لہجے میں پوچھا۔

ناممکن۔۔ بظاہر تمہیں ایسا لگ لگا ہو گا کہ سب زید سر کے جیل جانے پر "بوکھلا گئے ہیں اور غلطیاں کر رہے ہیں ایسا نہیں تھا۔ اس وقت تم پر کڑی نگرانی تھی تمہارا ایک غلط قدم دیکھتے مار دینے کا حکم تھا۔"

نور غم و غصے سے اسے گھورنے لگی۔ زید نے اس سے نکاح کیا تھا اور نکاح کے بعد اتنے سفاک فیصلے۔۔

"تو پھر اب تم یہ سب بتا رہی ہو اسکی خبر ہے تمہارے سر کو۔"

نور نے استہزائیہ کہا۔ ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ اسے لگا اب ایمن کی مسکراہٹ کی جگہ خوف چھائیگا چہرے پر وہ اسے سارے راز بتا چکی تھی پر اسکی سوچ کے برعکس ایمن کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"یہ بھی زید سر کا صبح ملا حکم ہے کہ تمہیں سب بتادوں۔۔"

وہ ہنسنے لگی جب کہ نور بے تاثر سپاٹ چہرہ لیے پلٹ گئی۔ وہ بیوقوف تھی۔۔ کیسے اس شخص نے اسکے ساتھ گیم کھیلا اب بھی نجانے کون کون سے گی کھیل رہا تھا پہلے ظالمانہ فیصلے کیے اور اب بتا بھی رہا تھا۔

وہ کچھ کے دروازے سے واپس اندر چلی گئی لاؤنج میں ہی اسے فون پر بات کرتے زید ٹھہلتا نظر آیا سیاہ رنگ کے ٹراؤزر میں سیاہ رنگ کی ہی بنیان پہنے بال کھلے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے وہ نظر انداز کیے اسکے سامنے سے گزرنے لگی

جب اسکے آگے ہاتھ کر کے زید نے اسے روک دیا نور پہلے اسکے ہاتھ کو دیکھتے پھر اسے دیکھنے لگی وہ اسکے آگے ہاتھ رکھ کر فون پر مصروف تھا۔

"کہاں گئی تھی۔۔"

فون کا ٹٹے مصروف ہاتھ آگے سے ہٹاتے وہ خود اسکے روبرو کھڑا ہو گیا۔

"بیک سائیڈ پر جہاں مہر کی ٹریننگ ہو رہی ہے۔۔"

وہ خاص جتنا کر بولی۔

URDUNovelians

"ایمن سے ملاقات ہو گئی تمہاری؟"

مسکراہٹ چھپاتے پوچھا۔

"ہاں بہت اچھے سے۔۔"

سپاٹ لہجے میں جتایا۔

"کل سے تم بھی ٹریننگ لوگی ایمن سے۔"

اسکے چہرے کو بغور دیکھتے حکم دیا۔

"کیوں؟"

URDUNovelians

ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"تاکہ اگر کوئی مشکل وقت آئے تو گملے پر گملار کھنے میں ہی شہید ناہو جاؤ۔"

وہ اسکا مزاق اڑا رہا تھا۔

"میں کوئی ٹریننگ نہیں لوں گی کیونکہ میں آپکی ٹیم میں کام نہیں کروں گی۔"

وہ دو ٹوک حتمی لہجے میں بولی زید گہرا مسکرایا۔

تمہیں کیا ضرورت کرنے کی شوہر کر تو رہا ہے لیکن زید جھانگیر کی بیوی کو اتنا آنا"

"چاہیے کہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو اپنی حفاظت کر سکے۔"

اسکے لہجے میں فکر صاف محسوس ہو رہی تھی نور کے ہونٹ یکدم مسکراہٹ میں

ڈھلے۔

URDU Novelians

"فکر ہو رہی ہے میری بھی؟"

بھی لگانے کا مقصد ایمان کا حوالہ دینا تھا۔ زید خاموشی سے اسکی مسکراہٹ دیکھتا رہا اسکے ہونٹوں کے ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔

"محبت تو نہیں ہو گئی؟"

شوخی سے پوچھا۔

"محبت صرف مجھے ایمان جھانگیر سے ہے۔۔۔"

اسنے جتنا جبکہ دل نے چوری سے شکایت کی تھی کہ اتنا جھوٹ تو نابولو۔

URDUNovelians

"زبان آنکھوں کا ساتھ نہیں دے رہی۔"

زید جھانگیر کا جملہ اسے لوٹاتے وہ متبسم لہجے میں بولی۔

"محبت آپکی نظروں میں, میں دیکھ سکتی ہوں لیکن۔۔"

, وہ کہتے کہتے رکی۔

"لیکن؟"

خاموشی طویل ہونے پر زید نے پوچھا۔

"لیکن اعتبار نہیں ہے"

لہجے میں دکھ تھا۔
URDUNovelians

"کیا اعتبار نہیں کر سکتے؟"

امید سے پوچھا۔

"برباد کرنا چاہتی ہو مجھے۔؟"

استہزائیہ پوچھا۔

"کبھی کبھی بربادی آبادی سے زیادہ پرسکون ہوتی ہے"

زید کی آنکھوں میں دیکھتے وہ یقین سے بولی البتہ زید کی بات کی نفی اس نے نہیں کی تھی۔

URDUNovelians

"سکون کی عادت نہیں مجھے۔۔"

تلخی سے مسکراتے نور کے بالوں کو چھیڑا۔

"طلب تو ہے؟"

اسکے سوال پر زید کے ہاتھوں کی حرکت تھمی تھی وہ خاموشی سے نور کو دیکھے گیا وہ ایک بار پھر اسے لاجواب کر گئی تھی۔

لازم نہیں ہر طلب پوری کی جائے۔۔ اور یہ نظریں پڑھنا چھوڑ دو۔۔ کیونکہ "میں تمہاری طرح آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔"

طنز کا تیر چھوڑتے وہ اسکے تاثرات دیکھنے لگا لیکن یہ دیکھ وہ ہنسا کہ وہ زید کے آنکھیں پڑھ لینے کے ڈر سے پھر سے نظریں جھکا گئی تھی۔

"نظریں اٹھا کر جھکانا غضب ڈھا گیا۔"

اسکے قریب جھکتے سرگوشی نما کہتے وہ اسکے سامنے سے گزر گیا۔ وہ ششدر سی فوراً پلٹ کر اسکو دیکھنے لگی پھر گہرا مسکرائی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

حسن کا دن دوپہر کے بعد سے گھر سے باہر گزرا تھا۔ جبکہ ایمان نے موبائل میں مصروف ہو کر گزرا تھا۔ رات کو حسن کھانا ساتھ لے کر آیا تھارات کے کھانے کے بعد ایمان بیڈ پر بیٹھ گئی اور حسن بیڈ کے سیدھی طرف فرش پر بستر بچھانے لگا ایمان ہسنی روکتی اسے دیکھنے لگی۔

بہت اچھا فیصلہ کیا ڈاکٹر کے اپنا بستر فرش پر بٹھالیا بلا وجہ بیڈ پر سونے کی ضد میں "میرا وقت برباد نہیں کیا۔"

وہ چپ نارہ سکی حسن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکرایا۔ ایمان چونکی۔

"کیا بات ہے یہاں آکر بہت زیادہ بیٹھے بن رہے ہو؟"

جانچتی نظروں سے دیکھتے آئی برواچکائی۔

میری بھولی بڑا غم (بیگم) یہ بستر میرا نہیں تمہارا ہے رات کو ڈرنا جاؤ اسلیے باہر کی "جگہ نیچے بچھا دیا آج میں نے بچھایا اب اتنے بڑے بھائی کی بہن کو یہ چھوٹا کام نہیں "کیسے آتا ہو گا آج دیکھ کیا کل سے تم خود بچھاؤ گی۔"

ہاتھ جھاڑتے کھڑے ہوتے مسکرا کر کہا۔

"کیا بکو اس ہے یہ میں نیچے کیوں سوئگی؟ تم سو گے۔"

وہ غصے سے بولی۔

میں ہی سونگا کیونکہ اس گھر کا کرایہ اور خرچہ میں اٹھا رہا ہوں تمہارا بھائی نہیں۔۔"

"چلو شہناش اترو میرے بیڈ سے۔۔"

انگلی سے اشارہ کرتے نیچے اترنے کا کہا۔

"تم۔۔ تم مجھے طعنہ دے رہے ہو غلیظ ڈاکٹر۔۔"

وہ غرائی البتہ بیڈ سے اترنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

URDUNovelians

"ہاں دے رہا ہوں تو؟"

وہ بھی سکون سے بولا۔

تو۔۔ تو تم شرم سے ڈوب مرو بیوی کو خرچے کا طعنہ دے دو تمہارے رزق میں "

" برکت نہیں ہوگی۔۔

وہ غصے سے جتانے لگی۔

"اوہ ہاں۔۔ ایک کپ چائے بنا دو سر میں درد ہو رہا ہے۔۔"

بیڈ کے کنارے بیٹھتے سر مسلتے کہا۔۔

"نو کر نہیں ہوں تمہاری خود بناؤ"

فورا جواب دیا۔

"بیوی ہو میری میرا کام فرض ہے تم پر۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

دماغ ٹھیک یے ڈاکٹر یا علاج کی ضرورت ہے میں اس شادی کو نہیں مانتی جو یہ
"فضول کام لگ رہے ہو خود کرو۔۔"

تک کر جواب دیا۔

"چلو شاباش اب اترو بیڈ سے یہی یاد دلانا تھا مجھے۔۔ شرافت سے اترو۔۔"

ایمان منہ کھولے اسے دیکھنے لگی وہ بہت چالاک تھا اسکے بھائی کو کہاں سے شریف
لگا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ میں نیچے نہیں سو سکتی میری کمر دکھے گی۔۔"

وہ بیڈ پر مزید پھیل کے بیٹھ گئی۔

میں ایسا کر سکتا ہوں کیونکہ اسکا خرچہ میں اٹھا رہا ہوں تو میری مرضی۔۔ تمہیں " ساتھ رہنے کی جگہ دے رہا ہوں یہی احسان مانو اور فوراً نیچے اترو اگر نیچے نہیں سویا " جاتا اور گرمی برداشت کر سکتی ہو تو باہر صوفہ پڑا ہے وہاں سو جاؤ۔۔

ایمان غصے سے اسے گھورنے لگی۔ زید نے کہاں لا کر اسکے ہاتھ باندھے تھے۔

"میں زید بھائی سے تمہاری شکایت کرونگی۔۔"

آخری حربہ آزمایا۔ وہ مسکرایا۔

"شوق سے کرو۔۔"

اتنا اندازہ تو اسے بھی تھا کہ زید کی طرف سے انکار کے بعد ہی وہ اس کے ساتھ ٹیکسی میں آئی تھی ورنہ کبھی نا آتی اور زید نے خود بھی تو کہا تھا کہ وہ سمجھوتہ کرے گی۔۔

"اللہ کرے تمہاری کمر ٹوٹ جائے۔"

بددعایتی وہ بیڈ سے نیچے اتر گئی کل ہی اپنے اکاؤنٹ سے پیسے نکلا کر وہ دوسرا اپارٹمنٹ لینے کا ارادہ رکھتی تھی ورنہ جتنے طعنے وہ اسے دیتا وہ اس کا قتل کرنے پر مجبور ہو جاتی۔ حسن جان بوجھ کر گنگنا تا بیڈرہ لیٹ گیا ساتھ اے سی بھی آن کر دیا۔

میں اے سی میں نہیں سو سکتی بند کرو اسے ویسے بھی بہت سردی ہو رہی ہے۔۔

جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کی غرض سے ایک اور نقطہ نکالا۔

بار بار جتنا پڑے گا کہ پیسے میں بھر رہا ہوں تمہارا بھائی نہیں اسیے حکم تم نہیں " چلا سکتی۔۔ وہ رہا دروازہ گرمی لگ رہی ہے تو کمرے سے باہر نکلو۔۔ بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی جواب دیا غصے اور ذلت کے احساس سے اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔

URDUNovelians

"اللہ کرے تمہاری ٹانگ ٹوٹ جائے اور کمر بھی ساری عمر فرش پر پڑے رہو۔۔"

آنسو صاف کرتی وہ بڑبڑائی۔ تیز بولنا بے کار تھا کہیں اپنے پیسے بھرنے کے نشے میں لیچر ڈاکٹر گھر سے نازکال دے بس صبح تک کی بات تھی۔

"آوازیں بند کرو۔۔ خاموشی سے نہیں سو سکتی تو باہر نکل جاؤ"
اندھیرے کمرے میں حسن کی آواز گونجی وہ مشکل سے ضبط کر گئی۔۔



صبح اسکی آنکھ کھلی تو ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کر کمفرٹر سے منہ باہر نکالا غائب دماغی سے وہ کمرے کو دیکھنے لگی آنکھیں پوری واہوئیں تو پتا چلا کہ زمین پر سوئی تھی سر جھٹکتے آنکھیں واپس بند کر کے سونا چاہا لیکن نیند پوری ہو چکی تھی اسلیے انگڑائی لیتی بیٹھی ہی تھی کہ ایسا محسوس ہوا جیسے کمر تیرھ ہی ہو گئی ہوگی وہ چونکی جھٹکے سے اپنی کمر کو چھو اظہار تو ٹھیک لگ رہی تھی وہ تھوڑی تیرھ ہی ہوئی تو درد کا احساس ہوا۔

جیہی بولتے ہیں بد دعائیں سوچ سمجھ کر دینی چاہیے پلٹ کر اپنے اوپر ہی آتی ہیں "

"جسٹ ایمیجن زید جھانگیر کی بہن جھکی کمر یعنی کبڑی۔۔

کمرے میں داخل ہوتا حسن اسے کمر پکڑتے دیکھ افسوس سے کہتا بیڈ پر بیٹھ ساہی

اسکو معذور تصور کر کے ہنسا۔

ایمان ایک ہاتھ کمر پر غصے سے گھورنے لگی اپنی شکل دکھانے کے ساتھ وہ اپنی

باتوں سے بھی اسکی صبح خراب کر چکا تھا۔

تم۔۔۔ میں نے کہہا تھا بھائی سے کہ تم ایک گھٹیا بے حس اور چُٹے ہو۔۔ اور "

"تمہاری بد تہذیبی کی انتہا یہ ہے کہ تم نے مجھے نیچے سلایا فرش پر۔۔

کمر ہاتھ رکھے وہ کھڑی ہوئی غصے سے بستر کولات مارتے کہا حسن خاموشی سے

مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے دیکھتے رہا۔

اور سلایا بھی کسے اپنی بیوی کو اسلام میں برابر کے حقوق حاصل ہیں کیا شکل "

" دکھاؤ گے اللہ کو اگر بیوی کے ساتھ ایسا گھناؤنا جانوروں جیسا سلوک کرو گے

غصے سے غراتی وہ حسن کی طرف بڑھی جو اسکے اچانک لیکچر پر آئی برواچکائے

دیکھنے لگا البتہ ہونٹوں پر مسکراہٹ اب بھی قائم تھی۔

" اہو مجھے معاف کر دو ایمان۔۔ مجھے واقعی ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ "

وہ یکدم شرمندگی سے بولا۔

" جو بیویوں کے ساتھ جانوروں سا سلوک کرتے وہ جہنم کی آگ میں جلتے ہیں۔۔۔ "

حسن کو شرمندہ ہوتے وہ مزید بولی۔ اسکو زیادہ دینی تعلیمات حاصل نہیں تھیں

لیکن کلاس اور لیکچر کے دوران یہ ٹاپک بھی اسنے پڑھا تھا اسلیے جو سمجھ آیا اور جو یاد

پڑتا بول وہی بول رہی تھی۔

نہیں پلیز تم اللہ تعالیٰ سے بولو مجھے جہنم میں ناڈالیں۔۔ دیکھو میری غلطی ہے میں "
"نے رات تمہیں فرش پر سلا یا نا میں ازالہ کرونگا

یاسیت سے کہتے معصومیت سے آنکھیں جھکائیں ایمان نے فتح مندی سے گردن
اکڑا کر مسکراہٹ چھپائی اور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیسے کرو گے ازالہ؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا۔

میں ایک ڈاکٹر ہوں سب کا علاج کرتا ہوں تو اپنی بیوی کی کمر کا علاج بھی کر سکتا "

"ہوں بس ایک منٹ۔۔۔"

وہ خوشی سے کہتا ایمان کے کچھ بھی بولنے سے پہلے کمرے سے باہر بھاگا دو سیکنڈ

بعد ہی وہ باہر آیا تو ہاتھ میں ہتھوڑی تھی۔ ایمان کا منہ حیرت سے کھل گیا وہ

بے یقینی سے حسن کو دیکھنے لگی۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟"

ایک قدم پیچھے لیتے اسنے پھیلی آنکھوں سے حسن کو دیکھا جو نرمی سے مسکراتا
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا اعلان بیوی۔۔"

مسکرا کر ایمان کی طرف قدم بڑھائے۔۔

"مجھے۔۔ نہیں کروانا۔"

غصے سے قدم پیچھے لیتے تھوک نگلا۔

"لیکن مجھے جہنم میں نہیں جانا مجھے ازالہ کرنا ہے۔۔"

ہتھوڑی اٹھاتے معصومیت سے کہا چہرے پر غیر معمولی سنجیدگی تھی۔

"تم۔۔ تم جنتی ہی ہو۔۔ میں مزاق کر رہی تھی۔"

مستقل پیچھے قدم لیتے اسکے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔

حسن کی مسکراہٹ سمٹی۔

نہیں مجھے تمہارا علاج کرنا ہے بس دو سگ تین بار یہ ہتھوڑی پوری طاقت سے "

"تمہاری ریڑھ کی ہڈی پر مارو نگا اور پھر نارہے گی کمر نارہے گا کمر درد

پر اسراریت سے کہتے وہ مسکرایا۔

تم۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ مجھے تو پہلے ہی شک تھا تم نفسیاتی ہو۔۔ دیکھو ایسا "

"مت کرو۔۔

غصہ کہیں دور جا سو یا تھا چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں لہجے میں خوف اور عاجزی ہی

عاجزی تھی۔

URDUNovelians

"اچھا میں پاگل ہوں؟ تو پھر پاگل تو کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔"

حسن کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ ایمان نے بے بسی سے کمرے میں نظر دوڑائی
باتھروم اور باہر دونوں کا دروازہ حسن کے پیچھے تھے بھاگنے کو کوئی راستہ نہیں تھا
ہی اسکے قریب کوئی ایسی چیز تھی جس سے وہ اپنی حفاظت کر سکتی۔

"نہیں تم بالکل پاگل نہیں ہو۔۔ میں پاگل ہوں۔۔"

بے بسی سے کہا۔

"پھر سے کہو کون پاگل ہے؟"

آنکھیں پھاڑے وہ پاگلوں کی طرح بولا۔ ایمان کی خوف سے آنکھیں نم ہو گئی
حسن کا یہ روپ اسے واقعی بری طرح خوفزدہ کر رہا تھا یہ ظلم وہ اپنے بھائی کا کبھی
معاف نہیں کرنے والی تھی جس نے اس سائیکو کے سپرد کر دیا تھا اسے۔

"میں پاگل ہوں۔ میں ہوں پاگل۔۔"

جب برداشت ناہوا تو وہ روتی ہوئی بلند آواز میں بولی۔

"تو پھر پاگلوں کو تو مار دینا چاہیے نا ورنہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں"

دوبارہ چہرے پر معصومیت سجائے پوچھا۔

میرا بھائی تمہیں جان سے مار دے گا ڈاکٹر۔۔ میرے قریب آئے تو وہ تمہارے "ٹکڑے کر دے گا۔"

حسن کے ہاتھ میں اٹھی ہتھوڑی کو دیکھتا آخری کوشش کی۔ اب تک جتنی فملز میں

وہ ایسے جان لیوا سینز دیکھتی آئی تھی وہ سب زہن میں گھوم گئے اسے اپنی

بے دردی سے کٹی پٹی لاش نظر آنے لگی۔

"کوئی بات نہیں۔۔ میں جنت میں چلا جاؤنگا پھر۔۔"

وہ بچوں کی طرح کہتا آگے بڑھا اور ایمان جو موقع دیے بغیر بیڈ پر دھکا دیا ایمان نے سنبھلتے جیسے ہی نظر اوپر اٹھائی منہ سے بے اختیار زوردار چیخ نکلی اسنے بنا کچھ سوچے سائیڈ پر رکھا تکیہ حسن پر رکھتے اسے زور سے پیچھے دھکا دیا اور وہاں سے بھاگی جو دروازہ قریب پڑا اس میں گھس گئی۔ اندر آنے کے بعد علم ہوا وہ باتھ روم ہے پرواپس باہر نکلنا جان لیوا ہو سکتا تھا اسلیے اندر سے دروازہ لاک کر لیا۔ وہ بری طرح کانپ رہی تھی اسکا جسم خوف سے ہلکورے لے رہا تھا۔ یکدم وہ دروازے سے پشت ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

کمرے میں نیچے گر احسن کھڑا ہوا ہتھوڑی نیچے پھینکتے زور سے قہقہہ لگایا۔
کیا ہوا زید جھانگیر کی بہن ایمان جھانگیر ویسے تو بڑا بڑ بڑ کرتی ہے اب اتنے سے "مراق سے ڈر گئی۔"

ہنستے ہنستے دہراہوتے وہ بیڈ پر گر گیا۔ اس لڑکی اور اسکے بھائی نے اسے بہت زیادہ پریشان کیا تھا اور اب اسکی باری تھی۔

جبکہ باتھروم میں کھڑی ایمان اب بھی رو رہی تھی جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اور دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا مس جھانگیر بس اتنی ہی ہوا بھری تھی جھانگیر نامی غبارے میں۔۔"

اسنے ہنستے ہوئے ہانک لگائی ایمان نے روتے ہوئے دروازے کو دیکھا اس وقت اسکا دل صرف رونے کا چاہ رہا تھا اب اسکا مزاق سمجھ آ جانے کے باوجود دل کی دھڑکن قابو میں نہیں آرہی تھی ناہی جسم کی کپکپاہٹ صحیح ہو رہی تھی وہی روتے ہوئے بیٹھ گئی۔

URDUNovelians

"ایمان۔۔۔"

پانچ منٹ بعد بھی جب اندر سے کوئی جواب حاصل نہ ہوا تو وہ سیدھا ہوتے بیٹھا ہنسی کو بریک لگا۔ دروازے کے قریب جا کر پکارا۔

"ایمان دروازہ کھولو۔"

اسے اچانک پریشانی ہونے لگی۔

اندر بیٹھی ایمان کا ڈر کچھ کم ہوا تو غصے کا پارہ چڑھنے لگا۔

وہ غصے سے پھولتی سانسوں سے دروازے کو گھورنے لگی۔

"ایمان مزاق تھا وہ سب۔ دروازہ کھولو۔"

حسن نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔

ایمان چہرہ صاف کرتی کھڑی ہوئی۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جبکہ دھڑکن اب

بھی معمول سے ہٹ کے تھی۔ غصے سے کھڑے ہوتے وہ باتھ روم میں کوئی چیز

تلاش کرنے لگی جس سے حسن کی جان لے سکے۔ اسکی نظر واش پیسن پر رکھے

ریزر پر پڑی اسنے ریزراٹھا اسکو ایک نظر دیکھا وہ فکس نہیں تھا تھوڑی سے

کوشش کے بعد وہ اندر سے بلید نکالنے میں کامیاب ہو گئی بلید ہاتھوں میں پکڑ کر

اسنے غصے سے دروازہ کھولا حسن جو واپس ہاتھ اٹھائے دستک دینے لگا تھا ٹھہرا نظر
ایمان کے چہرے پر پڑی آنکھوں کے ساتھ چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا شاید غصے کی
شدت سے دہک رہا تھا۔

"مزاق تھا ایمان۔۔۔"

"پر میں مزاق نہیں کرونگی۔۔۔"

حسن کی بات کاٹتے وہ حسن پر جھپٹ کر حملہ آور ہوئی اور بلیڈ مارنا چاہا حسن
بروقت پیچھے ہوا اور حیرت سے گنگ ایمان کو دیکھتے بھاگا۔

"رکو میں تمہارا قتل کرونگی آج"

وہ غصے سے بھرائی آواز میں کہتی اسکے پیچھے بھاگی۔

"ایمان یہ مزاق نہیں میں واقعی مر جاؤنگا۔"

بیڈ کی دوسرے طرف جاتے وہ سمجھانے لگا۔

"میں تمہیں مارنے کے لیے ہی یہ کر رہی ہوں۔۔۔"

وہ غرائی اور اس چوہے بلی کے کھیل سے تنگ ہو کر بیڈ پر چڑھ کر حسن کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس تک پہنچ گئی بلیڈ والا ہاتھ حسن تک پہنچا ہی تھا کہ اس نے سختی سے تھام لیا۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا مزاق تھا ایمان وہ سب۔۔۔"

حسن نے اب کے تھوڑا سختی سے کہا۔

پر میں واقعی مار دوں گی تمہیں۔ تمہارا مزاق میری جان لے جاتا۔۔ میں مر جاتی"

"مجھے ہرٹ اٹیک ہونے والا تھا۔"

اسکی آنکھیں پھر سے برسنے لگی تھیں اسکے آنسو دیکھتے حسن کو اپنے واہیات مزاق
پر افسوس ہونے لگا تھا اسکے دماغ میں وہ سب اچانک اچانک آیا تھا جس پر وہ بنا
سوچے سمجھے عمل کر گیا تھا۔

ایمان کے ہاتھ سے بلیڈ چھیننے کی کوشش میں وہ ناکام ہو رہا تھا اسکا غصہ بہت زیادہ
ہیوی تھا۔ حسن نے اسکے ہاتھ کو ویسے ہی سختی سے پکڑے اسے زبردستی سینے سے
لگالیا۔

"سوری۔ میری غلطی تھی ایمان سوری۔۔"

اس مچلتی کوزبردستی تھا متے وہ جلدی جلدی بولا۔

"سوری بول رہا ہوں نا ایمان مجھے واقعی نہیں پتا تھا تم اتنا ڈر جاؤ گی۔ آئی ایم سوری"

اسے واقعی اپنے کیے پر سخت ملال ہو رہا تھا۔

"کیسے ڈاکٹر ہو تم ہاں۔۔"

حسن سے دور ہونے کے لیے مچلتی وہ روتے ہوئے بولی۔

"تمہیں نہیں پتا انسان کو ان سب سے ہرٹ اٹیک ہو سکتا ہے۔۔"

غراتے ہوئے کہا۔ حسن کو اسکی تیز دھڑکن اپنے سینے میں محسوس ہو رہی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"

وہ واپس بولا۔

تم نے جان بوجھ کے یہ سب کیا۔۔ تم چاہتے تھے میں مر جاؤں میرے بھائی نے"

تمہاری شادی زبردستی مجھ سے کی اسکا بدلہ لے رہے تھے۔۔ ایسے قتل کرتے

"تو پھانسی ہو جاتی یا بھائی مار دیتے اسلیے قدرتی موت دینا چاہتے تھے۔

غصے سے کہتے اسنے ہاتھ سے بلیڈ چھوڑ دیا اور دونوں ہاتھوں سے حسن سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن ناہو سکی وہ اسے ریلیکس کرنا چاہتا تھا اسکا مزاق کس حد تک سنگین ہو گیا تھا اسے بخوبی اندازہ ہو رہا تھا اور سخت ملال بھی۔ وہ اسکی سوچ پر بھی حیران تھا اتنا سب کچھ تو اسنے سوچا بھی نہیں تھا جتنا وہ بول گئی تھی۔

"آئی ایم سوری ایمان۔۔"

اسکا سر زبردستی سینے سے ٹکاتے پیٹھ رب کی۔

"میں مر جاتی آج۔۔"

اپنی موت کا سوچتے اسکے رونے میں روانی آئی۔

"سوری۔۔"

وہ پھر بولا۔ اتنا سوری شاید ہی اسنے کبھی ایک ساتھ بولا تھا۔

ایمان کچھ دیر بعد مزحمت چھوڑا اسکے سینے پر سر رکھے رونے کا مشغلہ جاری رکھے ہوئی تھی جبکہ وہ ویسے ہی اسکی پشت رب کرتے کھڑا تھا۔

اس وقت حسن جھانگیر کو اپنے کیا پر پچھتاوا زید کے ڈر کی وجہ سے قطعی نہیں تھانا ہی وہ ایمان کی فکر زید کی وجہ سے کر رہا تھا یہ سب فطری طور پر ہو رہا تھا اسکے دل و دماغ میں زید کا تصور بھی نا تھا۔

اور اسکے سینے پر سر رکھے روتی ایمان جس نے آج تک زید کے علاوہ کسی کا لمس دور نظر تک گوارہ نہیں کی تھی وہ اسکے اس قدر قریب کھڑی تھی اور اسے کسی قسم کی قباح محسوس نہیں ہو رہی تھی نا ہی کچھ اور یہ بھی اسکا فطری عمل تھا۔ دونوں نا قبول کرتے ہوئے بھی قبول کر چکے تھے کہ وہ ایک دوسرے کے نکاح میں ہے اور ایک دوسرے کے لیے حلال ہیں۔۔

وہ گہری نیند سوئی تھی۔۔ زید جھانگیر آجکل رات کے دوسرے پہر تک اسکے حواسوں پر قابض رہنے لگا تھا۔ وہ اسے جتنا نظر انداز کرتی تھی وہ اتنا سوچوں میں بس جاتا تھا۔

وہ اور سوئی اسکی نیند گہری تھی لیکن وہ نیند بھی چکس رہتی تھی غیر معمولی آوازیں اسے نیند سے بیدار کر گئی تھیں وہ نیند سے جاگتی سخت حیران ہوئی تھی۔ گھڑی میں وقت دیکھا تو صبح کے دس بجے تھے۔

کمرے میں ایمن اور مہر دونوں ہی نہیں تھے وہ سمجھ گئی کہ وہ مہر کی ٹریننگ کی لیے باہر گئے ہونگے وہ بیڈ سے اترتی کھڑی ہی ہوئی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوئے۔

”اسلا۔۔۔“

نور سلام کرتی پیچھے مڑی لیکن باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے مہر کے کپڑوں پر جگہ
جگہ خون دیکھ کر۔۔

"مہر۔۔۔ یہ سب کیا ہوا۔۔"

وہ بھاگتی مہر کے پاس آئی اس کے جسم کو چھو چھو کر دیکھنے لگی لیکن پھر اچانک یہ
محسوس کرتی پیچھے ہوئی کہ خون اسکے جسم سے نہیں نکل رہا مہر کے کپڑوں پر لگا
خون مہر کا نہیں تھا۔۔

"مہر۔۔"

نظر مہر کے چہرے پر پڑی تو آنکھیں بے یقینی کی چادر اوڑھ گئیں مہر کے چہرے پر
آسودگی بھری مسکراہٹ تھی۔ چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ نور نے اسے پہلی بار
مسکراتے دیکھا تھا وہ اسکی مسکراہٹ دیکھتے ضرور خوش ہوتی اگر کچھ غلط محسوس نا
کرتی تو۔

اسنے مہر کے پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا وہ اکیلی کمرے میں آئی تھی۔

"یہ خون کس کا ہے؟"

سر دلہے میں پوچھا۔ اسے یقین تھا وہ ہر بار کی طرح صرف خاموش رہے گی لیکن آج سب کچھ غیر متوقع ہو رہا تھا وہ بولی اور جب بولی تو نور کو ساکت کر گئی۔

"میں نے اسکی آنکھیں پھوڑ دیں اور انگلیاں کاٹ دیں۔"

مسرور سا کہتی وہ نور کو مہر لگی ہی نا۔

ان انگلیوں سے وہ میرے جسم پر سگریٹ لگاتا تھا میں نے ایک ایک کر کے

"ساری کاٹ دیں۔۔۔"

سادہ سے لہجے میں ہلکی سی خوشی کی رمت تھی وہ سب مہر کو ایسے بتا رہی تھی جیسے بچہ پیپر اچھا کرنے بعد استاد کو مطلع کرتا ہے۔

"وہ سسک رہا تھا پر میں نے اسکے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا جیسے اسنے ٹھونسا تھا۔"

اب کے اسکا انداز ازیت پسندی کی انتہا پر تھا۔ وہ خاموشی سے مہر کو دیکھنے لگی۔ مہر میں تبدیلی آرہی تھی وہ بدل رہی تھی جیسے جیسے وہ اپنے اندر کا غصہ گھٹن اور ازیت باہر نکال رہی تھی وہ بدل رہی تھی پر یہ تبدیلی مثبت نہیں تھی۔

انسان کے پاس سب ختم ہونے کے بعد بھی راستے ہوتے ہیں بس کسی کو تلاش کرنے ہوتے ہیں اور کسی کے سامنے ظاہر کر دیے جاتے ہیں جن میں اچھے اور برے دونوں ہوتے ہیں۔ یہ انسان کے اختیار میں ہوتا ہے وہ صحیح راستے کا چناؤ کرے یا غلط اور مہر نے انتقامی راستہ استوار کیا تھا۔ وہ غلط طرف مڑ چکی تھی پر نور اسے کچھ بھی ناکہہ سکی۔

"تم نے جان سے مار دیا؟"

نور نے گہری سانس لیتے پوچھا اسکے سوال پر مہر کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"اتنی آسانی سے نہیں۔۔ جتنے دن میں نے سہا اتنے دن ازیت دوں گی۔"

اسکے الفاظ سفاکیت سے بھرپور بے رحمانہ تھے۔

"اسکے بعد۔۔؟"

وہ خوش ہوتی اسکے انتقام اور ہمت پر لیکن آگے جا کر یہ بہت غلط ثابت ہوتے آج وہ حق پر رہ کر اپنے مجرموں کو درندگی سے مار رہی تھی جس طرح انہوں نے درندگی دکھانے میں کوئی کسر ناچھوڑی تھی۔ کل اگر اسکا زہن ان سب عادی اور ایسے ہی بے رحم اور سفاک ہو جاتا تو ممکن تھا کہ کوئی مظلوم بھی اسکے ظلم کا نشانہ بن جاتا۔

نور ویسے ہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب وہ خاموشی سے نور کو کھڑا چھوڑ با تھروم میں بند ہو گئی۔ نور نے گہری سانس کھینچی اور کمرے سے باہر نکلی لیکن پہلے قدم پر ہی پاؤں ٹھہر گئے۔ باہر لاؤنج میں زید ہاتھ میں سگار سلگائے گہرے کش لیتا مسکرا رہا تھا اور اسکے سامنے صوفے پر دو مردوں کے ساتھ ایک خاتون بیٹھی تھی جس نے جوڑا باندھ رکھا تھا اور پیچھے سے پیٹھ ننگی تھی۔ اسکی نظر واپس زید پر گئی اس نے زید کو بہت کم سگار پیتے دیکھا تھا اور نہ عموما وہ سگریٹ ہی پیتا تھا زید کی نظر اوپر اٹھی تو وہ بے اختیار اسے دیکھتے بھرپور مسکرایا۔ نور کے ماتھے پر خود بخود بل

پڑا وہ کیوں اچانک ایسے بدلتا تھا۔ پل میں کچھ توپل میں کچھ اسنے سگریٹ والا ہاتھ
نامحسوس طریقے سے ماتھے کے کنارے پر رکھا ایسے جیسے وہ ماتھے سے سر سہلا رہا
ہو اور شہادت کی اور اسکے برابر درمیانی انگلی جس میں سگریٹ اٹکی تھی اس سے
اندر جانے کا اشارہ کیا نور نے چونکی پھر اس عورت کی پشت کو دیک جواب کھڑی
ہوئی گلاس میں واٹن بھر رہی تھی۔ زید نے اب کے سیدھے ہوتے سنجیدگی سے
اسے گھورا۔

لیکن وہ مکمل نظر انداز کر گئی۔

اس عورت نے ایک گلاس زید کی جانب بڑھایا۔ اس سے پہلے زید کو جواب دیتا یا
انکار کرتا نور کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔

URDU Novelians

"زید شراب نہیں پیتا۔"

سر دلہے میں کہا۔ غصہ اپنی جگہ پر وہ چونکا ضرور تھا وہ کیسے جانتی تھی وہ شراب نہیں پیتا۔ وہ لڑکی نے پلٹ کر دیکھا تو نور کا منہ بے اختیار کھلا وہ لڑکی پیچھے سے اتنی حسین نہیں دکھتی تھی لیکن بے حد حسین تھی۔

"یہ کون ہے؟"

اس نے زید کی طرف مڑتے نور کی جانب اشارہ کیا زید غصے سے لب بھینچ گیا۔ وہ دونوں لڑکے بھی اب زید کی طرف متوجہ تھے۔

"میرے ساتھ کام کرتی ہ۔"

"تھی۔۔۔"

باقی جملہ انور نے مکمل کیا زید کا ضبط جواب دینے لگا تھا وہ سب کے سامنے زید جھانگیر کی بات کاٹ رہی تھی۔

"پر اب بیوی ہوں۔۔"

نور نے اپنی بات مکمل کرتے زید کو دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

بتانے کی ضرورت نہیں۔۔ تمہاری زید جھانگیر کی بات کاٹنے کی جرأت دیکھتے "ہی اندازہ ہو گیا تھا۔"

وہ لڑکی طنز کر رہی تھی یا عام سی بات نور سمجھنا سکی جبکہ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے ناسندیدگی واضح تھی جسے اسے چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی فرق نور کو بھی نہیں پڑتا تھا۔

زید کی نظروں کو مسلسل نظر انداز کیے وہ زید کے برابر آکر بیٹھ گئی۔ نیند سے اٹھنے کے بعد اسکی آنکھوں میں ہلکے ہلکے گلابی دورے تھے۔ ایک طرف کے گال پر تکیے کے کور کا ہلکا سا نشان تھا بال بھی کچھ بکھرے بکھرے سے تھے اسکو قریب سے دیکھتے زید کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سیدھا بستر سے اٹھ کر آئی تھی اسنے منہ دھونے کی بھی زحمت کرنا گوارہ نہ کیا تھا۔

"زید جھانگیر کی وائف لگتی نہیں آپ ویسے"

URDU Novelians

سامنے بیٹھے لڑکے نے اسکے لباس پر طنز کیا تھا۔ زید جو امپورٹڈ کپڑا اپنے لباس میں استعمال کرتا تھا اس میں شکن نہیں پڑتی تھی اور نور اس وقت شکن زدہ لباس میں موجود تھی۔

"کیوں؟"

نور نے چھتے لہجے میں پوچھا۔

زید خاموش رہا تھوڑا اسے بھی سبق ملنا چاہیے تھا باہر اسکی بات ناماننے کا لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ نور صرف اسے ہی نہیں باقی سب کو جواب کرنے کا ہنر رکھتی ہے۔۔

یہ سوال پوچھنے سے پہلے مسز جھانگیر آپ ایک بار اپنا ہلیہ دیکھ لیتیں تو یہ نا "کہتیں۔۔"

URDU Novelians

وہ لڑکی مسکرا کر کہتے وائٹن کا گلاس لبوں سے لگا گئیں۔

زید جھانگیر کو اس سے فرق نہیں پڑتا جیسی آج آپ مجھے مسز جھانگیر کہہ کر پکار "رہی ہیں۔۔"

اسکے جواب پر کچھ لمحے تو اس لڑکی کو سانپ سو نگھ گیا لیکن پھر وہ واپس مسکرائی۔
"وہ انکی بے نیازی دیکھتے اچھے سے اندازہ ہو رہا ہے۔۔"

وہ شاید زید جھانگیر کی خاموشی کو اپنے حق میں سمجھ رہی تھی۔ اگر یہ لڑکی زید جھانگیر جو بیوی کے روپ میں اتنی عزیز ہوتی تو وہ کب کا اسے جتنا چکا ہوتا۔

لیکن اسکی بات کے برعکس نور اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی زید کی طرف جھکی چہرے پر تکلیف کے تاثرات ابھرے وہ تینوں کے ساتھ زید بھی چونکا سگار ایش ٹرے میں مسلتے اسنے نور کو سیدھا کیا۔

"نور ٹھیک ہو۔۔۔"

بے چینی سے پوچھا۔

"یہ ڈرنک کی بدبو سے سانس رک رہی ہے۔۔"

اسنے ٹیبل پر رکھی وائن کی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

زید نے فوراً ملازم کو اشارہ کیا۔

"وائن لے جاؤ یہاں سے فوراً"

حکم ملتے ہی ملازم نے وائن کی بوتل اٹھالی وہ تینوں توجہ چوٹے جب انکے ہاتھ سے بھی وائن کا گلاس لے کر ملازم وہاں سے چلا گیا۔ یہ سراسر انہیں اپنی انسلٹ لگی تھی۔

URDUNovelians

"نور۔۔"

زید نے پکارا ہی تھا کہ وہ مسکراتی ہوئی سیدھی ہوئی۔

پتا چل گیا کہ زید جھانگیر شکن زدہ کپڑوں والی سے کتنا بے نیاز رہ سکتا ہے اور " " آؤ ٹکلاس لباس والی کو کتنی اہمیت دے سکتا ہے۔۔۔

کھڑے ہوتے اسنے اسکے لباس کی طرف اشارہ کیا اور بنار کے اندر چلی گئی زید نے گہری سانس لیتے ماتھا مسلا۔

"یہ کس طرح کا میٹھیوڈ ہے؟"

ان میں سے ایک لڑکا کچھ غصے سے بولا۔

"جیسا میری بیوی کا ہونا چاہیے۔۔۔"

زید سادہ الفاظ میں انہیں خاموش کروا گیا۔

"میرے خیال سے جس مقصد سے آئے ہیں وہی کرنا چاہیے۔۔۔"

اپنا غصہ قابو کرتی وہ لڑکی نے پیپرزنکالے ساتھ اپنے سامنے کھڑے اپنے باڈی گارڈ کو دونوں بڑے سوٹ کیس کھولنے کا اشارہ کیا۔ باڈی گارڈ نے سوٹ کیس زید

کے سامنے کھول دیے اسی لمحے تہہ خانے کے کمرے سے مبین باہر نکلا اور
ٹھٹھک کر رکا۔

زید بھی اسے دیکھ چکا تھا پر نظر انداز کر گیا۔

زید نے آگے بڑھتے ان بیگز میں سے ایک چھوٹا پیکٹ نکال کر ہاتھ میں لیا۔ ہتھیلی
پر رکھ کر الگ الگ انداز سے اسے دبا کر دیکھا پھر ہتھیلی کھول کر اس کو دونوں
انگلیوں کے درمیان مسلا پھر ایک نظر سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔
"ایک ڈوز لے کر دیکھ لو۔۔"

لڑکی نے مشورہ دیا زید ہلکے سے مسکرایا اور وہ کھلا پیکٹ گارڈ کی طرف بڑھایا۔
"دوسروں کے ہوش اڑانے کے لیے خود ہوش میں رہنا بھی ضروری ہے۔۔۔"

"روکڑا؟"

وہ لڑکی سگریٹ سلگاتی ہونٹوں میں دباتی بالکل پروفیشنل انداز میں بولی زید پر جو نرم کرم نوازی تھی وہ نور کو دیکھ کر مرچکی تھی۔

"مال بکنے کے بعد۔۔"

زید کی بات پر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

"کیا بکواس ہے یہ؟ ہینڈ ٹوکیش کی بات تھی۔۔"

سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر وہ غرائی۔

مجھ پر جو کیس چل رہا ہے اس کا سب ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر کوئی بہتی ندی"

میں ہاتھ دھونا چاہتا ہے۔۔ یہاں مال بیچا وہاں پولیس کو منجری۔ مجھے برباد کرنا اتنا

"آسان بھی نہیں ہے۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ سکون سے بیٹھ گیا وہ لڑکی غصے سے زید کو دیکھنے لگی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ تمہیں بھروسہ کرنا پڑیگا۔"

وہ لڑکی تحمل سے بولی۔

یہی میں کہہ رہا ہوں۔۔ بروسہ کرنا پڑے گا مال سپلائی ہوتے ہی تمہارے " پیسے تمہیں مل جائینگے۔۔ کچھ دیر کی بحث و تکرار کے بعد جیت زید کی ہی ہوئی تھی انکے جانے کے بعد زید کھڑا ہوا۔

"سریہ بیگز گھر کے اندر ہیں اور یہ خطرناک ہے۔۔"

مبین نے پریشانی سے کہا۔

URDUNovelians

"سب کو کال کرو اور دو گھنٹے میں اسے ٹھکانے لگاؤ"

زید کے کہنے پر مبین نے اثبات میں سر ہلایا اور اگلے لمحے ہی گارڈ کو بیگز باہر لانے کا اشارہ کیا۔

"نور کو میرے کمرے میں بھیجو۔۔"

بچن کے دروازے پر آتے اندر ملازمہ کو کہتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑا وہ اپنے اندر کے اشتعال کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا
جب نور نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ"

اسکی آواز سے غصہ ظاہر تھا۔
URDU Novelians

"بلایا آپ نے۔۔؟"

زید جے پیچھے فاصلے پر کھڑے ہوتے آہستگی سے پوچھا۔

"باہر کیوں آئی تھی؟ یہ نہیں کہنا کے میرا اشارہ نہیں سمجھا تھا۔"

کمر پر ہاتھ باندھتے اسکے مقابل کھڑے ہوتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

نور خاموش رہی۔

"باہر کیوں آئی تھی نور خود کو میری بیوی ظاہر کیا جب میں نہیں کر رہا تھا تو۔۔"

اب کے آواز بلند تھی۔۔ نور سختی سے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کیے زید کو دیکھنے لگی۔

"بتاؤ کیوں کاٹی میری بات۔۔"

نور کا بازو پکڑے بربریت سے پوچھا۔

آپ کیوں چھپانا چاہتے تھے کہ میں کیا ہوں؟ کیوں ظاہر نہیں کر رہے تھے رشتہ

"؟"

ہاتھ جھٹکتے غصے سے پوچھا۔

کچھ لمحے تو وہ اسکا غصہ دیکھے گیا یہ اختیار اسنے کب دیا تھا لوگوں کو رنگ بدلتے دن لگتے تھے اور یہ لڑکی لمحوں میں رنگ بدلتی تھی زید کو سخت کوفت ہوئی تھی اسکے بدلتے چہروں سے۔

تاکہ تم بھی مہر نابو۔۔۔ میری دشمنی میں کوئی تمہیں نانوچ لے اب ایمان کی "طرح تمہارے لیے لڑکا تلاش کر کے تمہیں دور نہیں بھیج سکتا۔"

جب برداشت جواب دے گئی تو وہ چلا اٹھا۔ نور ایک دم چپ اسے ہو گئی اسکی غراہٹ پر نہیں اسکے الفاظ پر پھر ہونٹ مسکرائے۔ وہ اسکی فکر کر رہا تھا۔ یعنی اسے ایمان جھانگیر کی طرح نور کی بھی پروہ ہونے لگی تھی اس کا کیا مطلب تھا؟ کیا زید جھانگیر محبت کی سیڑھی چڑھ چکا تھا۔؟ یہ سوچتے نور کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ زید اسکی مسکراہٹ دیکھتے ٹھٹھکا اسکا چھوڑا بازو یکدم دبوچا۔

"مزاق اڑا رہی ہو میرا؟"

اسکا چہرہ سخت گرفت میں لیتے ٹھہرے سرد لہجے میں پوچھا۔

ہاں۔۔ وہ کہتی مزید مسکرائی۔

میں مہر نہیں ہوں۔۔۔ میں نور زید جھانگیر ہوں۔ اپنی طرف بڑھنے والا ہاتھ اور "نظریں نوچ سکتی ہوں۔۔ میں مہر کی طرح جان جانے کا انتظار نہیں کرونگی جان کی بازی لگا کر جان نکال لونگی۔۔۔"

زید کی آنکھوں میں دیکھتے یقین سے کہا۔ زید کی پکڑ ہاتھ اور چہرے پر ہلکی ہوئی آنکھوں میں سکون چھا گیا۔

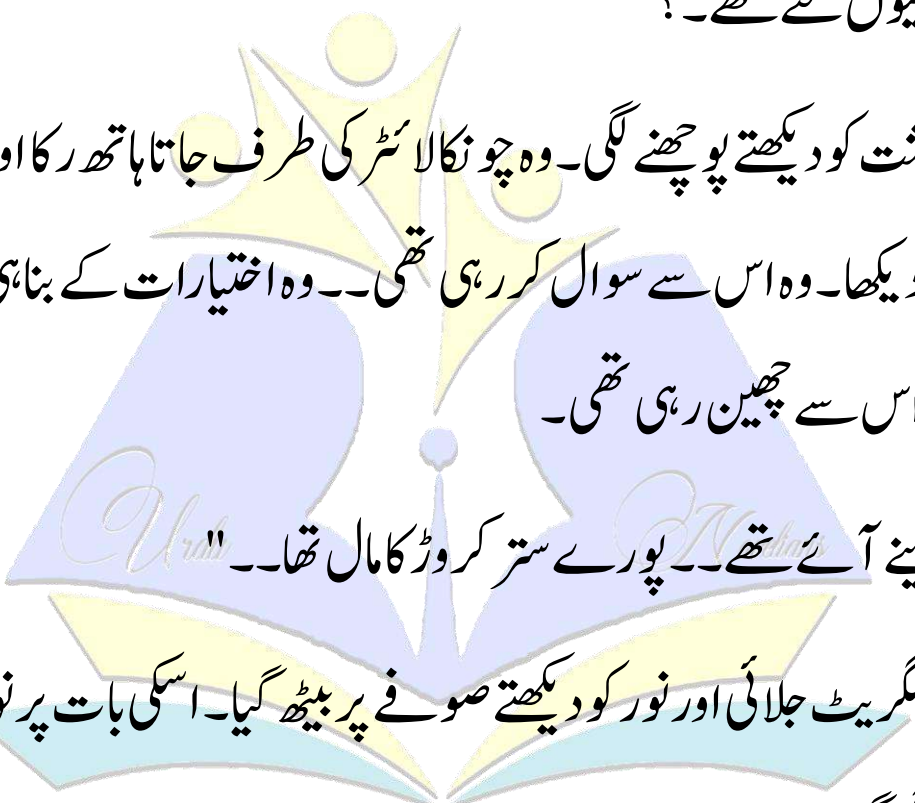
"جاسکتی ہو۔۔"

نور کا بازو چھوڑتے وہ دور ہٹا۔

نور نے پہلے اپنے بازو کو دیکھا پھر اسے جواب اس سے دور ہوتے ٹیبل سے
سگریٹ کا ڈبہ اٹھا رہا تھا۔

"وہ لوگ کیوں قئے تھے۔؟"

وہ زید کی پشت کو دیکھتے پوچھنے لگی۔ وہ چونکا لائٹر کی طرف جاتا ہاتھ رکھا اور پلٹ کر
بغور نور کو دیکھا۔ وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔۔ وہ اختیارات کے بنا ہی سب
اختیارات اس سے چھین رہی تھی۔

"ڈر گز دینے آئے تھے۔۔ پورے ستر کروڑ کا مال تھا۔۔" 
سر جھٹکتے سگریٹ جلانی اور نور کو دیکھتے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسکی بات پر نور کو
سانپ سونگھ گیا۔

"ابھی تک تو ٹھکانے بھی لگ چکی ہو گئی۔"

وہ مسکرایا۔

یہ پولیس والے سمجھتے ہیں وہ اتنی آسانی سے میرے ساتھ کھی سکتے ہیں پر اس " کھیل میں میں انکا باپ ہوں۔ انہوں نے میرا مین ٹھکانہ حاصل کیا میں نے دس ویسے اور ٹھکانے بنالیے۔۔۔ وہ مہینوں پلاننگ کر کے مجھے جتن نیچے لاتے ہیں میں "ایک دن میں اس سے بھی اوپر چل جاتا ہوں۔۔۔"

گہرا کش ہواء کے سپرد کرتے وہ مغرورانہ انداز میں کہنے لگا۔

وہ ڈر گزرنے کتنے بچوں کی زندگی برباد کرتی ہوگی۔ کتنوں کے گھر۔۔ کتنوں کا " باپ پی کر ہوش سے گم ہوتا ہوگا اور اولاد بھوکے پیٹ مرنے ہوگی۔

ماں سالوں کما کر یونیورسٹی بھیجتی ہوگی کہ آگے اولاد اسکے لیے سکون لائے لیکن پھر آگے بھی بڑھاپے میں کما کر اپنے ساتھ اسکا بھی پیٹ پالے۔۔ ایک بار اپنے

ضمیر میں جھانکو کے کتنوں کو برباد کر رہے ہو۔ کیا یہ مال و دولت ہزاروں

"زندگیوں سے زیادہ قیمتی ہے۔؟"

URDU NOVELIANS

وہ نم افسوس بھرے لہجے میں پتھر سر پھوڑنے کا کام کر رہی تھی۔ اسکی بات
سنجیدگی سے سنتے رہنے کے بعد وہ ایک دم ہنسا۔

اب مجھے یقین ہو رہا ہے تم عام سی ہی لڑکی ہو۔۔۔ مجھے امید نہیں تھی تم ان "
باتوں کی۔۔

مراق اڑاتے کہا۔

"اب تم جاسکتی ہو۔۔"

دروازے کی طرف اشارہ کرتے دو ٹوک لہجے میں کہا اور آنکھیں موندتے سر
صوفے سے اٹالیا۔

URDUNovelians

ناشتہ حسن نے بنایا تھا اگر صبح وہ اسکو ڈرانے والا مزاق نا کر تا تو یقیناً کبھی اسکے لیے ناشتہ نابناتا۔ ایمان بھی خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی حسن پر پہلے جتنا غصہ آیا تھا بعد میں اتنا ہی خود پر آ رہا تھا ساتھ شرمندگی بھی ہو رہی تھی کہ وہ اس سے کیسے ڈر گئی بلکہ اسی کے گلے لگ کر رو بھی گئی۔

"مجھے بینک جانا ہے۔"

ناشتہ سے ہاتھ کھینچتے سنجیدگی سے کہا۔

"تو؟"

سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"مجھے یہاں کے راستے نہیں پتا میں نیویارک پہلی بار آئی ہوں۔"

جتایا۔ حسن مسکراتے اثبات میں سر ہلا گیا۔

یہ نہیں سوچنا کے میں اکیلے جانے سے ڈرتی ہوں یا جا نہیں سکتی دراصل ایک " طرح دیکھا جائے تو میرے بھائی نے تمہیں میرا کیئر ٹیکر بنا کر بھیجا ہے۔۔ میرا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے۔۔ ہاں البتہ میرا خرچہ اٹھانے کی تمہیں ضرورت نہیں میں اپنا ایک دن رینٹ تمہیں پے کر دوں گی اور اس ناشتے کے پیسے بھی۔۔۔ بلکہ "اگر چاہو تو میرا خیال رکھنے کا معاوضہ بھی میں تمہیں دے دوں گی۔۔

وہ کہتی کھڑی ہو کر ایک نظر حسن کے سنجیدہ چہرے پر ڈال کر کمرے میں چلی گئی۔ کارن فلیکس کھاتے اسکے ہاتھ رک چکے سختی سے چیچ پکڑے وہ ضبط کر گیا یہ لڑکی عزت یا نرمی کے لائق ہی نہیں تھی نجانے خود کو کیا سمجھتی تھی۔

ایک غنڈے اور مجرم کی بہن ہو کر اتنی اکڑ۔۔ چند جملوں میں وہ حسن کی ذات کو اتنا حقیر کر چکی تھی جیسے وہ واقعی اسکے بھائی کا بھیجا ملازم ہو۔۔۔

وہ سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگا۔۔

اس بد زبان سے بحث کرنا یعنی اپنی زبان خراب کرنا۔

بینک تو اسے بھی جانا تھا ناشتے سے فارغ ہو کر وہ برتن سیٹنے لگا۔ جب تک حسن فارغ ہوا ایمان تیار ہو کر باہر آچکی تھی۔

لیکن حسن اسکو دیکھ چند لمحے ٹھہر سا گیا تھا اسکی نظروں میں حیرانی ایمان نے بھی دیکھی تھی۔ جسے وہ جب سے ملا تھا جینز ٹی شرٹ ماڈرن ڈریسنگ میں دیکھتے آیا تھا وہ نیویارک آکر شلوار قمیض پہنے کھڑے تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

ماتھے پر بل لائے پوچھا۔

"دیکھ رہا ہوں پاکستان میں مغربی اور مغربی ملک میں مشرقی کپڑے پہنے ہیں۔"

اسکا انداز ایمان کو طنزیہ لگا۔

ہاں کیونکہ انسان کو دوسرے ملک آکر اپنی ثقافت کا خیال رکھنا چاہیے ناکہ اپنی "ثقافت بھولے خود بھی انکے جیسے ہو جاؤ۔"

منہ چڑھا کر کہتی وہ خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئی وہ حسن کو یہ ناکہہ سکی کہ اسکے بھائی نے ایک ساتھ سارے بدلے لیے ہیں وہ بھی اللہ جانے کس جرم کے اسے تو اچھی طرح یاد تھا اسکے بیگ میں اسنے سوائے دو شلوار قمیض کے جو بہت سٹائلش تھے باقی سارے جینز اور ٹاپ رکھے تھے پر اب جب اسنے بیگ کھولا تھا تو ان میں ایک بھی جینز ٹی شرٹ نہیں تھی بلکہ سارے شلوار قمیض کر تا پا جامہ تھے

"دوبارہ آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی پرومس بھائی۔"

وہ غصے سے بڑبڑائی اور دروازے کے باہر بنے چھوٹے سے گارڈن میں چہل قدمی کرنے لگی۔

وہ بغور ماحول کا جائزہ لے رہی تھی ہر طرف خاصی خاموشی تھی ماحول بہت پر سکون تھا گیارہ بجنے کے بعد بھی وہاں شاید سب اپنے گھروں میں بند تھے۔ نا دھوپ نامٹی نا گرمی

راستے بھی بہت صاف ستھرے لیکن پھر بھی اسے یہ سب متاثر نہیں کر رہا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اس کا دم گھٹ رہا تھا کہ وہ اس ماحول میں ایسے رہے گی اور ساتھ ان لوگوں پر بھی حیرت ہو رہی تھی جو پاکستان چھوڑ کر بخوشی یہاں آباد ہو رہے تھے۔

جن چیزوں سے لوگ اکتا جاتے تھے وہ وہی سب یاد کر رہی تھی۔ گرمی کی تپش دھوپ میں کھڑے رہنے پر غصہ آنا۔ لوگوں کا شور شرابہ۔۔۔ کتنا پر رونق تھا اس کا ملک نجانے لوگ کیوں باہر جا کر خوش ہوتے تھے۔ وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب حسن باہر آیا۔
"دومنٹ میں کیب پہنچ جائے گی۔۔"

موبائل پر قاسم کو میسج کرتے اسنے ایک نظر خاموش کھڑی ایمان کو دیکھتے کہا۔ وہ جواب دیے بنا موسم کا جائزہ لیتی رہی۔ دو منٹ بعد کیب آئی ایمان کے بیٹھنے کے بعد حسن بھی اس میں سوار ہو گیا۔

زید شام کو گھر لوٹا گاڑی گھر کے پورچ میں رکی سامنے ہی نور لان میں ٹہل رہی تھی۔ زید نے اسکی پشت کو دیکھتے چابی مبین کی جانب اچھالی۔ اسے ایمن سے معلوم ہوا تھا کہ وہ ایمن سے بہت کم گفتگو کرتی ہے نا ہونے کے برابر بظاہر وہ مہر سے بھی بات نہیں کرتی پر ایمن نے اسے اکیلے میں مہر سے بات کرتے دیکھا تھا اسکا انداز سمجھانے والا تھا بعد میں مہر سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اسے اس دلدل میں پھنسنے سے روک رہی تھی سمجھا رہی تھی کہ ایک حادثے سے زندگی ختم

نہیں ہوتی جانتے بوجھتے غلط راہ اختیار کرنا مطلب اللہ سے بغاوت کرنا ہے لیکن مہر نے صرف سنا ہی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا اس کا اندازہ اسی سے ہوتا تھا کہ اس نے اسکی کہیں باتیں ایمن کے پوچھنے پر بتادی تھیں۔

زید بنا کچھ بولے نور کے برابر کھڑا ہو گیا نور نے گردن موڑ کر اسے دیکھا لیکن خاموشی سے واپس چہرہ موڑ لیا۔

"تیار ہو کر آؤ؟"

اسکی خاموشی پر وہ سنجیدگی سے بولا نظریں اسی پر تھیں۔

"کیوں؟"

حیرت سے پوچھا۔

"باہر چلیں گے۔۔"

مسکرا کر کہا نور نے اسکی خالص مسکراہٹ کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ پھر ہلکے سے ہونٹ دباتے چہرہ واپس موڑ گئی۔

میرے پاس ناکپڑے ہیں کوئی خاص ناہی آرائش کا سامان۔۔۔ یہ جو تین سوٹ ہیں "

" یہ ایمن کے ہیں اور میں مزید اس سے کوئی لباس نہیں مانگ سکتی۔

وہ اسے جتا گئی تھی زید نے مسکرا کر دیکھا وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

یہ کپڑے بھی برے نہیں ہیں۔۔۔ منہ دھو کر آ جاؤ پھر چلتے ہیں۔۔۔ ویسے بھی کسی "

" کو بہت یقین تھا کہ زید جھانگیر کی بیوی کو کسی آرائش کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ آہستگی سے کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا نور نے اس کے اندر جانے تک اس کی پشت کو

دیکھا پھر بے اختیار مسکرا اٹھی۔

چند لمحے وہیں کھڑے رہنے کے بعد وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

URDUNovelians

وہ منہ دھو کر بال کھول کر ڈوپٹہ سہی سے پھیلا کر سادی سی باہر آگئی۔ زید کسی سے فون پر مہو گفتگو تھا اسے دیکھتے باہر چلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اسکے پیچھے باہر نکلا نور گاڑی تک پہنچی تھی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنا چاہا پر اسی لمحے دروازے پر زید کا ہاتھ دیکھا۔ زید نے اسکے لیے دروازہ کھولا جو اباً نور نے گاڑی میں بیٹھتے اسے مسکرا کر دیکھا وہ اپنی طرف بڑھ رہا تھا۔

کہاں وہ بیوی قبول کرنے کو تیار نہیں تھا کیا وہ اس سے پوچھے کہ وہ ہر لڑکی کے لیے ایسے ہی دروازے کھولتا ہے پر وہ نا پوچھ سکی کوئی بعید نا تھی کہ جس طرح دروازہ کھول کر بٹھایا تھا اسی طرح واپس اتار بھی دیتا۔

تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد گاڑی شاپنگ مال کے سامنے رکی نور نے اس " بار خود سے گاڑی کھولنے کی زحمت نہیں کی تھی زید نے اتر کر اسکی طرف کا دروازہ

کھولا البتہ منہ پر ماسک سر جیکل لگانا وہ نہیں بھولا تھا۔ نور اسکے ہمقدم بہت خود اعتمادی سے چل رہی تھی اسے اپنے سادہ یا پرانے لباس ہونے پر کسی کی نظروں سے کوئی شرمندگی نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اسکے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑ کر چلتے

زید جھانگیر کی نظروں میں اس لباس میں دیکھتے ہوئے بھی کوئی حقارت یا ناپسندیدگی نہیں تھی باقی دوسروں کی نظروں سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ لیڈیز بوتیک میں داخل ہوئے زید کے پیچھے گارڈز اس بات کی نشانی تھی کہ ماسک کے پیچھے چہرہ کسی اثرورسوخ والے بندے کا ہے۔ بوتیک کی میزبان خود آگے آکر خوش آمدید کر رہی تھی۔

زید نور کے لیے لباس پسند کر رہا تھا ساتھ اس سے بھی اسکی پسند کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ دیکھنے میں وہ بالکل نارمل کیل لگ رہے تھے نور چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو ایک کیئرنگ ہسپینڈ کی طرح اسکا ہاتھ تھامے مال میں گھوم رہا تھا وہاں سے واپسی پر ڈنر کیا۔

درمیان میں کوئی نا کوئی بات ہوتی رہی۔ واپسی پر گاڑی گھر کے پورچ میں رکی۔

"آؤ تمہیں کسی سے ملوؤں۔۔"

مبین کو شاپنگ بیگز نکالنے کا کہتا وہ نور کا ہاتھ پکڑ کر مین گیٹ کے باہر نکلا نور بھی ساتھ تھی۔ اسکے باہر نکلنے کے بعد اسنے ایک سیٹی ماری اور گھر کے باہر کچھ فاصلے پر موجود دو بڑے سفید کتے بھاگتے ہوئے اسکے قریب آئے نور ایک انچ بھی ناہلی تھی زید نے آئی برواچکائی شاید وہ کتوں سے نہیں ڈرتی تھی۔ وہ کے پاؤں سے لپٹنے لگے اور اسکے ارد گرد مچلنے لگے وہ محبت سے نیچھے بیٹھا تو ان میں سے ایک کتا اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکے کھڑا ہو گیا قریب تھا کہ وہ زبان سے زید کا چہرہ چاٹتا لیکن زید نے اسکا منہ پیچھے کر دیا

"ملوان سے۔۔"

زید نے نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے بٹھایا۔ نور کو ساتھ دیکھتے وہ کتے نور سے بھی چپکنے لگے تھے نور نے محبت سے انکی گردن پر ہاتھ پھیرتے بالوں پر سہلایا۔ چند لمحوں

بعد زید کھڑا ہوا گاڑ کو آواز لگائی وہ دونوں کتوں کو اپنے ساتھ لیے سامنے سڑک پر چلنے لگا۔

"یہ کس کے کتے ہیں؟"

نور نے خوشی سے پوچھا۔ اسے کتے پسند آئے تھے۔

"میرے۔۔"

ہاتھ جھاڑتے گہری سانس لیتے وہ کتوں کو جاتے دیکھنے لگا جو پلٹ کر بھونک رہے تھے۔

"لیکن میں نے تو انہیں کبھی نہیں دیکھا گھر میں۔۔"

چونک کے پوچھا۔ URDU Novelians

گھر میں نہیں رکھتا میں۔۔ یہ گھر کے باہر رہتے ہیں اور کونے پر انکا چھوٹا سا "کانٹینر بنا ہوا ہے۔۔"

واپس گھر کے اندر جاتے اسکو بھی اندر آنے کا اشارہ کیا۔

لیکن کیوں؟ کتے وفادار ہوتے ہیں آپکے پیچھے آپ سے جڑی چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں

وہ حیران تھی۔

"گھر میں کتے رکھنا میرے پاپا کو پسند نہیں تھے۔"

"کیوں؟"

ایک اور سوال پوچھا۔

گھر میں کتے رکھنے سے فرشتے نہیں آتے اور انکا کہنا تھا کہ کتوں سے بہتر ہے مال کی حفاظت فرشتے کریں۔۔ انکا یقین تھا آیۃ الکرسی پڑھنے سے آپکی چیز کوئی ادھر سے ادھر نہیں کر سکتا۔

وہ اسکے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئی۔

"اسی لیے میں بھی نہیں رکھتا۔"

پلٹ کر نور کو دیکھا جبکہ وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اسے زید بہت عجیب لگتا تھا ویسے بھی ایک گناہگار انسان کے منہ سے نیک باتیں سننا برا ہی لگتا تھا وہ کہہ تو ایسے رہا تھا جیسے اسکے حرام مال جس سے ہزاروں کی زندگی برباد ہوتی ہے اس مال کی حفاظت فرشتے کریں گے ایسے مال پر تو فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہوں گے۔

کیا سوچ رہی ہو؟ یہی کہ میرے مال کی حفاظت فرشتے نہیں کریں گے یا یہ کہ زید "

"جھانگیر نیک باتیں کر رہا ہے؟

اسکے چہرے کے تاثرات سے اسکا زہن پڑھتے وہ مسکرایا۔

میں جانتا ہوں میرے مال کی حفاظت فرشتے نہیں کریں گے اسی لیے کتے رکھے "

"ہیں۔۔ لیکن گھر کے اندر نہیں کیونکہ یہ میرے پاپا کا گھر ہے

نور کو خاموش دیکھ خود ہی جواب دے دیا۔

"شاپنگ بیگز تمہارے کمرے میں رکھوا دیے ہیں۔۔"

نور کو وہیں چھوڑ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ پل میں بہت نرم اور پل میں
اجنبی وہ تھوڑا نہیں بہت زیادہ عجیب تھا۔

بیک میں داخل ہونے کے بعد حسن اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور ایمان نے اپنا
بینک اکاؤنٹ بنوایا اور پھر جب پیسے ٹرانسفر کروانے کے اپنے اکاؤنٹ کا بیلنس
چیک کیا تو اسکا منہ مکمل کھل گیا پل بھر کو حواس گم ہوئے یہاں آنے سے پہلے
اسکے اکاؤنٹ میں سات لاکھ اور چند ہزار تھے لیکن اب صرف پانچ ہزار بیلنس
باقی تھا جو اسکے کسی کام کا نہیں تھا۔ ہوش میں آتے اسکا بس ناچلا کے وہ کچھ کر
ڈالے ہاتھ میں پکڑا موبائل زور سے نیچے مارا جو فرش پر لگنے کی بجائے وہاں موجود
کانچ کی ٹیبل پر لگا جہاں وہ بیٹھی تھی سب کے ساتھ حسن بھی چونک کر متوجہ ہوا

اور ایمان کا کارنامہ دیکھ منہ کھل گیا۔۔ باہر کھڑے گارڈ تیزی سے اندر آئے
بندوق ہاتھ میں اٹھائے جب حسن فوراً چلایا۔۔

"ویٹ۔۔ ویٹ۔۔"

"ایمان یہ سب کیا ہے۔۔"

ایمان کا بازو پکڑتے سختی سے پوچھا۔ اسکا لہجہ انتہائی حد تک سرد تھا اور اسکے ہاتھ پر
گرفت اس سے بھی زیادہ سخت۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ تم ہو سارے فساد کی
"جڑ۔۔"

URDUNovelians

وہ غصے سے چلائی۔

"آپ لوگ ماحول خراب کر رہے ہیں۔"

وہاں کھڑے مینجر نے غصے سے کہا۔

"سوری۔۔ ریٹلی سوری ان سب کے لیے۔"

وہ معذرت کرتا غصے سے ایمان کو کھینچتے باہر نکلنے لگا جب تیزی سے مینجر سامنے آیا۔

"نقصان کے پیسے بھرے بنا آپ نہیں جاسکتے؟"

حسن کو دیکھتے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ اسکا کہنا تھا کہ حسن نے ایمان کو یوں دیکھا جیسے سالم نکل جائے گا۔

URDUNovelians

"غربت میں آٹا گिला کرو تم میرا۔"

دانت پیتے کہتے وہ مینجر کی طرف متوجہ ہوا۔

"کتنا نقصان ہوا ہے۔۔۔"

"ڈالر۔۔ 150"

مینجر کا کہنا تھا کہ اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔

"اتنی سی ٹیبل کے 150 ڈالر؟"

غصے سے پوچھا۔

"جی۔ آپ بھریے ورنہ مجھے پولیس کا انفارم کرنا پڑے گا۔۔"

جو ابا مینجر بھی غصے سے بولا۔

URDU Novelians

"لگا دیا چوننا 150 ڈالر کامل گیا سکون۔۔"

ایمان کو کہتے اسنے پرس نکال کر مینجر کے ہاتھ میں پیسے رکھے اور ایمان کا ہاتھ کھینچتے

باہر نکلا۔

"تمہارے بھائی کی طرح حرام مال نہیں ہے میرے پاس جویوں لٹاتا پھروں۔۔"

غصے سے کہتے فون نکال کر کیب بک کی۔ ایمان اپنے بھائی کا نام سنتے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اچانک خاموش ہو گئی۔

دماغ تیزی نے اپنا شیطانی منصوبہ بتایا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

تم ہنس کیوں رہی ہو؟ تمہارے بھائی نے میری واٹ لگانے میں کوئی کثر نہیں "

"چھوڑی ہے مجھے برباد کرنے میں اور اب تم باقی کسر پوری کر رہی ہو۔

ایمان کی مسکراہٹ اسے سرتاپیر سلگا گئی تھی۔ لیکن اس کی مسکراہٹ کامیاب رہی۔

URDUNovelians

میری بات غور سے سنو ابھی تک میری نوکری بھی نہیں لگی اور نا ہی فلحال "

میرے پاس کوئی سیونگس ہیں اسلیے اپنی یہ فضول حرکتیں بالکل بند کر دو ورنہ

"نیکسٹ ٹائم پیسے نہیں دو نگا جیل جاؤ گی۔۔"

غصے سے کہتے وہ سامنے رکی کیب میں بیٹھ گیا۔

ایمان بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"تو جو ہسپتال میں لوگوں کی بیماری کا فائدہ اٹھاتے لوٹتے تھے وہ کہاں گیا؟"

اسکا جملا تیلی لگانے والا تھا۔

کیا بکو اس ہے یہ؟ مطلب کیا ہے لوٹتا تھا؟ انکا علاج کر کے اسکا معاوضہ ملتا تھا نا کہ

"تمہارے بھائی کی طرح لوگوں کی بربادی کا پیسہ کھاتا تھا۔"

ایمان نے اسے بغور دیکھا پاکستان سے نکلتے ہی اسکی زبان بہت تیز چلنے لگی تھی۔

ایمان مسکرا کر رخ موڑ گئی جبکہ وہ اسکے مسکرانے پر دل و جان سے جلاتھا۔

اور ہاں جو کماتا تھا وہ اپنی ماں کو دیتا تھا لیکن تمہارے بھائی کی بدولت روڈ پر آگیا

"ہوں۔"

ایمان کے سر کو گھورتے کہا۔

"اچھا ااا۔۔"

اچھا کو لمبا کھینچے وہ حسن کا ضبط آزار ہی تھی۔

میں ایک شریف انسان ہوں یوں لوگوں کے سامنے میرا تماشا آئندہ لگایا تو اچھا"

"نہیں ہو گا جہاں جاتی ہو میری بے عزتی کرواتی ہو۔۔"

وہ بے بس تھا ورنہ ایمان کا یہیں گلا گھونٹ دیتا۔ عجیب ہی معاملہ تھا وہ اسکا خیال مخلص دل سے کرتا تھا لیکن اس کے ساتھ کچھ برا کرنے کا سوچنے پر زید کی دھمکی یاد آ جاتی تھی۔

URDUNovelians

گھر پہنچے تو ایمان ہمیشہ کی طرح کمرے میں جانے کے بجائے حسن کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گئی ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ حسن غصے سے اسے گھورنے لگا پانچ

منٹ ایسے ہی گزرے وہ خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھ رہا تھا ورنہ یہ لڑکی اسکی
جان مزید جلا دیتی۔

"پیسے دو میرے؟"

یکدم حسن کی آواز پر اسنے کھڑکی سے نظریں ہٹ کر حسن کو دیکھا۔
"کونسے پیسے۔۔؟"

وہی پیسے جو صبح مجھے لوٹانے کا کہہ رہی تھی ایک دن کرایا ناشتے کا خرچہ اور تمہارا"
"خیال رکھنے کا معاوضہ۔

اب کے مسکراہٹ حسن کے چہرے پر تھی۔

"تم مجھ سے خود پیسے مانگ رہے ہوں؟"

کچھ نا سمجھ آیا تو بات اسی پر گھمائی۔

"ہاں مانگ رہا ہوں۔ میں ایسا ہی ہوں پیسے دو۔۔"

دو ٹوک کہا۔۔ ایمان کی مسکراہٹ ایسے غائب تھی جیسے ہو ہی نا۔۔

بیوی کا خرچہ اٹھا کر اس سے پیسے مانگتے ہو۔۔ ابھی بے روزگار ہو آگے بھی
"بے روزگار ہی رہو گے"

شرم دلانی چاہی اب حسن کو کنفرم ہو گیا تھا کہ اسکا اکاؤنٹ جس کے زور پر وہ اکڑ
رہی تھی وہ زید خالی کر واچکا تھا۔

اسنے مسکرا کر گہری سانس لی اور صوفے سے پشت ٹکاتے دونوں ہاتھ پھیلاتے
ٹانگ پر ٹانگ جمائی انداز چودھریوں والا تھا۔

اسے پہلی بار زید کے فیصلے سے خوشی ہوئی تھی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

اسکے بدلے انداز دیکھتے ایمان کو گڑبڑ کا احساس ہو اساتھ ہی شدت سے افسوس
ہوا اپنی چرب زبانی پر۔

میرا تم سے کوئی محبت کا رشتہ تو ہے نہیں زور زبردستی کا ہے اور پھر تم بھی بلا کی
"غیرت مند ہو تو میرے مال پر تو اپنی زندگی نہیں گزارو گی۔"

ٹانگ جھلاتے کہا۔

اسنے انا ایک طرف رکھتے زید کو کال ملانی چاہی پر یہ دیکھ شدت سے ملال ہوا کہ وہ
اپنا موبائل توڑ چکی ہے اور تو اور نمبر بھی یاد نہیں۔۔

"میری ایک بار زید بھائی سے بات کروادو۔"

نرمی سے کہا۔ وہی مثال تھی ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔
پھر زبردستی سے ہی صحیح پر سامنے والا شوہر تھا۔

"سوری ڈیر میرے پاس نمبر نہیں۔۔"

حسن کا لہجہ اس سے زیادہ شیریں تھا۔ ایمان اسے پریشانی سے دیکھنے لگی شاید ہر
بار کی طرح اس بار بھی اسکا دل نرم پڑ جاتا۔

بولو؟ اچھا چلو میں نے کل تک تمام خرچے معاف کیے تم اب سے اپنا بوریا بستر "
"باندھو اور نکلو۔"

قطعیت سے کہا۔ ایمان صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔

میں کہاں جاؤنگی میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں اور نا ہی میں یہاں کسی کو جانتی "
"ہوں۔۔"

حسن کی بات کو سنجیدہ لیتے وہ گھبرائی۔۔

تو میں کیا کروں؟ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں مجھے اپنے گھر کے لیے اور کھانا "
"بنانے کے لیے میڈ بھی رکھنی ہے میں ایک ساتھ اتنے خرچے نہیں اٹھا سکتا۔۔"

اپنے ہاتھ اوپر کرتے وہ ایمان سے دامن چھڑانے لگا۔

کیا مطلب ہے پھر میں کہاں جاؤنگی؟ بیوی ہوں تمہاری بیوی سے کون معاوضہ "
"مانگتا ہے۔؟"

غصے سے پوچھا وہ ایک بار پھر بیوی بیوی کی رٹ لگانے لگی تھی۔

تمہاری غیرت کہاں گئی؟ کیا تمہاری عزتِ نفس گوارا کرے گی کہ تم میرے۔۔۔
"یعنی ڈاکٹر حسن کی کمائی کھاؤ"

اس بار وار عزتِ نفس پر تھا ایمان لب بھینچ گئی۔

کچھ لمحے خاموشی سے سر کے پھر حسن کی پر سوچ آواز گونجی۔۔۔ ایمان نے
سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں جو میڈر کھونگا تم اسکے بدلے کام کر سکتی ہو۔۔۔"

حسن کی بات سننے کے چند لمحے بعد وہ غصے سے سرخ ہو چکی تھی آج صبح ہی جس
طرح وہ اسکی ذات کو گرا رہی تھی اب حسن بھی وہی کر رہا تھا۔

URDU Novelians

"میں میڈ؟"

غصے سے پوچھا۔

ہاں میڈ۔۔۔ اس طرح تمہاری عزتِ

نفس بھی قائم رہے گی کہ تم اپنی محنت کا کھارہی ہو اور میرے لیے بھی آسانی

حسن کی بات سنتے وہ لب بھینچ گئی زندگی اچانک اتنی مشکل ہو گئی تھی۔
"کیا کرنا ہو گا مجھے؟"

کچھ توقف کے بعد پوچھا حسن گہرا مسکرایا وہ مان گئی تھی۔

جھاڑو، پوچھا، ڈسٹنگ، برتن دھونا، واشروم دھونا، کھانا بنانا اور میرے کپڑے دھو
"کراستری کرنا۔"

کام گنواتے گنواتے وہ رکا۔
URDU Novelians

"اور دیواریں وغیرہ تو تم خود ہی جھاڑ لو گی۔۔ مجھے دھول مٹی بالکل نہیں پسند۔"

"اتنے سارے کام میں نہیں کرونگی۔"

جھنجھلاتے ہوئے کہا پہلی بار اسے زید سے چڑھ ہو رہی تھی۔

تو ظاہر ہے میں بھی پھر تمہارے خرچے نہیں اٹھا سکتا۔"

تمہارا صبح کا ناشتہ، تمہارے دوپہر کا کھانا تمہارے رات کا کھانا، کپڑے، جوتے
"چھوٹی چھوٹی دس چیزیں ہوتی ہیں۔"

فورا جتایا۔ ایمان کچھ دیر کشمکش میں ہونٹوں دانتوں میں چباتی رہی ساتھ درمیان
میں حسن پر بھی نظر ڈال لیتی جو اسے ہی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے الگ روم چاہیے۔"

ڈیمانڈ رکھی۔۔ URDU Novelians

"ٹھیک ہے میں دو کمروں کا اپارٹمنٹ لے لوں گا۔"

حسن نے ہامی بھری اس کا ارادہ تو وہ صبح ہی کر چکا تھا۔

"مجھے موبائل بھی چاہیے۔۔۔"

اگلی ڈیمانڈ بتائی۔

حسن نے اسے گھورا۔

موبائل کچھ وقت تمہاری کارکردگی دیکھ کر دلاؤنگا۔"

اور اب جاؤ میرے ایک کپ کافی بنا کر لاؤ

پہلا حکم دیا۔ ایمان ضبط سے مٹھیاں بھیج کر اٹھ گئی ابھی وقت حسن کا تھا وہ وقت

دور نا تھا جب وہ اسے اچھی طرح اسکی حیثیت جتنی جس طرح وہ اسے بے آسرا سمجھ

کر اپنے تابع کر رہا تھا بہت جلد ایمان جھانگیر اسے سبق سکھانے کا ارادہ رکھتی تھی

وہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی تھی۔ نیم واہ آنکھوں سے اسنے سن ہوتے دماغ سے دیکھنا چاہا لیکن سیاہی ابھی تک نظروں میں گھلی تھی کمرے میں موجود نیم اندھیرا ایک بار اسے واپس سیاہی کی آغوش میں لے رہا تھا لیکن اس سیاہی میں سکون نہیں تھا۔ وہ زبردستی اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی اور پھر تھک کر کوشش ترک کر دی بوجھل ہوتی آنکھوں پر پلکوں کی جھالر گرا لی۔

ایک بار پھر زہن تاریک ہو گیا اور آنکھیں ساکت۔

نجانے وہ اور کتنا وقت بے ہوشی کے عالم میں رہی تھی جب اسکی دوباری آنکھ کھلی تو دوسرے لمحے وہ آنکھیں بند کر گئی کمرہ روشن تھا لیکن اب معاملہ کچھ اور تھا نصیب نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ روشنی ہونے کے باوجود اسکی اندر کی طرح باہر بھی تاریک ہو گیا تھا۔

اسنے اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ مکمل کھولیں اور ٹھہری نظروں سے سفید چھت کو گھورنے لگی۔

"نور"

ابھی انہوں نے پورا نام بھی نالیا تھا کہ وہ بے لچک انداز میں انکی بات کاٹ گئی لیکن اسکے کاٹدار لہجے اور چہرے پر چھائے غیر معمولی سنجیدگی کے تاثرات اسکے اندر کی ٹوٹ پھوٹ بتا گئے تھے۔

"آپریشن کامیاب ہو گیا نا۔"

اسکا لہجہ پر افسوس تھا۔

انہوں نے تاسف سے دیکھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا جسے زندگی بچنے کی شاید کوئی خوشی نہیں تھی۔

"اللہ کا شکر تم بھی شکر ادا کرو ایک طرح سے نئی زندگی ملی ہے تمہیں۔۔"

انہوں نے محبت سے اس کے سر رہا تھ پھیرا۔

"ایسی زندگی سے بہتر تو موت تھی نا۔"

وہ اپنا مزاق اڑا رہی تھی۔

اللہ کو اسکی نعمتوں سے انکار کرنے والا انسان نہیں پسند؟ دوبارہ زندگی سے نوازا نا"

"کتنی بڑی نعمت ہے۔"

انہوں نے نرمی سے سرزنش کی۔

وہ جانتے تھے اسکا سنبھلنا مشکل ہے۔۔

"کس نے دیا مجھے اپنا گردہ۔۔"

ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھا۔

اس نے ضد میں اپنا علاج رکوا دیا تھا۔ اسکی نظر میں ایسی زندگی کا کوئی فائدہ نہیں تھا جس میں اسکا سب سے بڑا خوب باقی نارہا تھا اسکی ساری چاہتیں چھیں لی گئی تھی۔

" آخری سانسیں بھر رہا تھا اسنے اپنا گردہ تمہیں ڈونٹ کر دیا۔ "

وہ اسکا سر سہلاتے بولے۔۔

مرتے مرتے بھی بددعا لے گیا۔۔ "

چبھن اور تیز کاٹ سی تھی اسکے لہجے میں وہ مایوسی سے اسے دیکھنے لگے وہ جانتے

تھے وہ اسکا شوق تھا اور پھر شوق جنون و دیوانگی میں بدل چکا تھا وہ اپنی منزل لی

آخری سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اچانک ایک جان لیوا زلزلہ آیا جو اسکے

خوابوں کو تعبیر سمیت نوچ گیا۔ وہ فلک کی انچائیوں سے زمین پر گری تھی ساتھ

ہی واپس اوپر چڑھنے والا راستہ توڑ دیا تھا۔

سالوں بعد فرصت ملنے پر وہ لندن گئی تھی۔ دو ماہ کی چھٹیاں ملی تھیں اسے۔۔
لندن آئے اسے کچھ وقت ہی گزرا تھا جب اسکے پیٹ میں دوبارہ ہلکا ہلکا درد شروع
ہوا جیسے چند مہینوں سے ہو رہا تھا۔

اسکا باپ فکر مند ہوا تھا لیکن وہ انکی فکر کو دیکھتے انہیں سمجھا چکی تھی کہ اسکا مکمل
چیک اپ ہو چکا ہے اور رپورٹس میں کوئی بیماری نہیں آئی۔ وہ مطمئن تو نا ہوئے
تھے پر خانوش ہو گئے تھے۔

لندن آنے کے کچھ دن بعد اسکے پیٹ میں شدید درد ہوا۔ اتنا کہ رونے لگی
ہاسپٹل لے کر گئے مکمل چیک اپ کے بعد علم ہوا کہ اسکے دونوں گردے کسی کام
کے نارہے۔۔

وہ یہ خبر سنتے اس قدر ٹوٹ گئی تھی کہ زبان سے کہنے کو ایک لفظ نا نکلا تھا۔۔ کہنے کو
کچھ بچا ہی تھی تھا وہ مضبوط لڑکی کو قسمت نے توڑ دیا تھا۔ وہ علاج نہیں چاہتی تھی

وہ اپنے باپ کو سمجھاتی تھی کہ وہ ایسی زندگی کیسے گزارے گی جس بے مقصد ہو تو "وہ صرف اتنا کہتے تھے کہ موت کا وقت مقرر ہے اور زندگی بے مقصد نہیں ہوتی

اسکے بعد وہ بہت سسکی تھی بہت روئی تھی اپنی زندگی سے گلے بھی بہت ہوئے تھے وہ منزل سے دور ہو چکی تھی اور درمیان سے راستہ ہٹا لیا گیا تھا۔

لیکن پھر ایک اور راستہ اسکے سامنے کھلا بہت روشن راستہ لیکن منزل وہ نہیں تھی منزل بدل چکی تھی لیکن راستہ چمکدار تھا ہر ابھر راستہ جس پر جگنو ٹمٹما رہے تھے وہ خوشی سے قدم تیزی سے بڑھانے لگی جب اسکے سامنے ایک خوبصورت سا دروازہ کھلا وہ قدم آگے کو بڑھانے لگی لیکن پھر رک گئی چہرے سے خوشی ایسے غائب ہوئی جیسے ہو ہی نا خوبصورت دروازے کے اندر زید جھانگیر کھڑا تھا ہمیشہ کی طرح سیاہ لباس زیب تن نہیں کیا وہ مکمل سفید لباس میں سنجیدگی سے کھڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میری منزل یہ نہیں۔۔"

وہ قدم پیچھے لینے لگی لیکن یہ جھٹکا شدید تھا کہ پیچھے اچانک سے ایک بند باریک جال دیوار کی صورت کھڑا تھا کہ وہ پلٹ نہیں سکتی تھی اسنے گرل ہلاتے اپنے پایا کو پکارا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا وہ اکیلی تھی بالکل تنہا پیچھے قدم وہ چاہ کے بھی نہیں لے سکتی اور آگے قدم لینا نہیں چاہتی تھی وہ درمیان میں اٹک گئی تھی اسے راہ دکھانے والا کوئی تھا نہیں فیصلہ اسکی اپنی ذات پر مبنی تھا اور اسکے قدم زید جھانگیر کی جانب بڑھنے سے انکارے تھے وہ وہیں بیٹھ گئی۔۔ پیچھے جا نہیں سکتی تھی اور آگے جا نہیں رہی تھی۔ جبکہ زید ویسے ہی سنجیدہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"میری منزل زید جھانگیر نہیں۔۔"

وہ سرگوشی نما بولی۔

اسکا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔

پھر منظر بدلا وہ آنکھیں بند کیے بے بسی سے سر گھٹنوں پر ٹکا گئی کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو زید جھانگیر کو اپنی طرف قدم بڑھاتے دیکھ ٹھٹھک کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا لباس اب بدل چکا تھا وہ سفید کی جگہ سیاہ لباس میں تھی اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ وہ اس تک پہنچا ہی تھا کہ وہ آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھی۔

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا اور آنکھوں میں نیند کا بھاری پن وہ چاہنے کے باوجود اندھیرے کے باعث کچھ نادیکھ سکی اور اٹھنے کی اس میں ہمت نہ تھی وہ ویسے ہی گھپ اندھیرے میں بیڈ پر گر گئی۔ کمرے میں اندھیرا تھا آنکھیں بند کرنے کا کیا فائدہ تھا اسکی آنکھیں اندھیرے میں بھی پوری کھلی تھیں وہ اس روشن منزل سے ڈر گئی تھی جس کے آخری حصے پر زید جھانگیر کھڑا تھا۔ پیچھے اسکے لیے راستہ بند کر یا گیا تھا۔ یہی سب تو اسکی حقیقی زندگی میں ہو رہا تھا۔ وہ زید جھانگیر کی دسترس میں تھی پر اس سے دور تھی وہ پیچھے ہونا چاہتی تھی پر نہیں ہو پار ہی تھی دل اتنی مضبوط لگام ڈالتا تھا کہ وہ ہارنے لگی تھی لیکن دماغ کسی صورت اسے قدم آگے بڑھانے نہیں دے رہا تھا۔

وہ نور تھی۔۔ وہ کچھ اور تھی۔۔

اسکی زندگی کا حاصل زید جھانگیر نہیں ہو سکتا تھا وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔

"تم میری منزل نہیں زید۔"

وہ سنگدلی سے بولی۔



دن کبھی آہستہ تو کبھی تیزی گزرتے محسوس ہو رہے تھے۔ زندگی معمول پر ہوتے ہوئے بھی معمول پر نہیں تھی۔ کوئی ایسا دن نہیں تھا جس میں حسن نے اپنی ماں کو فون نہیں کیا تھا۔ وہ روز مسجد بھی کرتا تھا لیکن وہ جواب نہیں دیتی تھیں اس بات کا وہ شکر ادا کرتا تھا کہ انہوں نے بلاک نہیں کیا وہ اسکے تمام میسجز

پڑھتی اور سنتی تھیں لیکن جواب نہیں دیتی تھیں روز حسن کے نام پر ان ڈائریکٹری
وائس ایپ اسٹٹس لگتا تھا جس میں ماں کے حقوق بیان ہوتے تھے۔

یہ دو مہینے اسکے لیے بہت زیادہ مصروف رہے تھے اور آگے کا وقت بھی مصروف
ہی رہنے والا تھا۔ اسکی پڑھائی شروع ہو چکی تھی البتہ اسے پہلی بار ایمان کی پڑھائی
سے چڑھ دیکھ کر خوشی ہوئی تھی جب اسنے پڑھنے سے صاف انکار کر دیا تھا کیونکہ
وہ اسکی فیس انورڈ نہیں کر سکتا تھا۔ پارٹ ٹائم وہ ہسپتال میں رہتا تھا وہاں سے آنے
والی اجر سے ضروریات آرام سے پوری ہو رہی تھیں۔ وہ دو کمروں کا اپارٹمنٹ
لے چکا تھا۔

گھر کے کام ایمان کر رہی تھی وہ الگ بات تھی ایمان کو سکھانے کی کوشش میں
کافی کام وہ خود بھی کر لیتا تھا۔ ایمان کو اسنے موبائل بھی دلا دیا تھا جو اسنے بہت اکڑ
سے لیا تھا اسکے کہنے کے مطابق وہ اپنی محنت ک معاوضہ لے رہی تھی جبکہ حسن
اسکی اسی نا سمجھی پر ہنستا تھا کہ وہ ان ڈائریکٹری خود کو میڈ کہتی تھی۔

لڑائی جھگڑا منہ ماری تو معمول کا کام تھا کسی دن اگر ناہو تو اس دن حسن گھر پر نہیں ہوتا تھا۔

ایمان کی پڑوس میں ایک انگریز دوست بھی بنی تھی جس سے باتیں کرتے اسنے بہت بھرم سے اپنے بھائی کا تعارف کروایا تھا ساتھ نیٹ پر اسکی تصاویر بھی دکھائی تھیں جب اسکی دوست کے شوہر نے یہ بات حسن کو بتاتے تصدیق چاہی تو حسن کا دماغ بھک سے اڑ گیا اسنے فوراً ایمان کو جھوٹا کہا اور کہا کہ اسکو عادت ہے ایسا مزاق کرنے کی ایمان کا کوئی بھائی نہیں۔

واپس گھر آکر اسکی ایمان سے اچھی خاصی بحث ہوئی تھی۔

وہ شام جلدی گھر لوٹا ڈور بیل بجائی دروازہ کسی نے ناکھولا اسی لمحے پڑوس سے ایمان کی دوست نکلی۔

"وہ مارکیٹ گئی ہے۔۔"

اسنے حسن کو آگاہ کیا۔ حسن نے گہری سانس لیتے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے بیگ سے چابی نکالنے لگا۔ دروازہ کھول کر اندر آیا کچھ لمحے صوفے پر بیٹھنے کا بعد جب بھوک کا احساس ہوا تو کچن میں آیا۔ وہ جانتا تھا کھانے میں کیا ہو گا۔

ایمان کو صرف پاستہ اور پر اٹھا بنانا آتا تھا وہ بھی نجانے اسنے کیسے سیکھ لیا تھا۔ تو زیادہ تر کھانے میں پاستہ یا پر اٹھا ہی ہوتا تھا۔

یا پھر نوڈلز وہ پلیٹ اور چمچ لے کر چولہے کے پاس آیا۔ ڈھکن ہٹا کر دیکھ تو چند پلے یقینی کی نظر ہوئے اندر مصالحے والے آلو بنے ہوئے تھے اسے خوشگوار حیرت ہوئی پلیٹ میں اپنے لیے نکال کر اند چار آلو کے ٹکڑے چھوڑ دیے۔

صوفے پر بیٹھ کا چمچ سے توڑ کر پہلا چمچ میں رکھا۔ مرچوں کی تیزی اسکی زبان سے ہوتی حلق میں اتر گئی اسنے تیزی سے کھڑے ہوتے پلیٹ ٹیبل پر رکھی اور فریج سے پانی کی بوتل نکالتے منہ سے لگائی۔ واپس صوفے پر بیٹھا آلو میں مرچیں بہت

تھی شاید اسے تیزی کا اندازہ نہیں ہوا تھا لیکن یہ چٹپٹا ذائقہ حسن کو بہت مزے کا لگا تھا اسنے واپس کھانا شروع کیے ہر نوالے کے بعد اسے پانی پینا پڑ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ کھا رہا تھا۔ آخری آلو پلیٹ میں باقی تھا جب ڈور بیل بجی۔

رومال سے نم ہوتی ناک صاف کرتے اسنے دروازہ کھولا پر دروازے پر کھڑے ایک کی جگہ دو نفوس دیکھ کر اسکا رومال والا ہاتھ منہ پر ہی رہ گیا۔

ایمان کے پیچھے ایک گورا حسین سالٹر کا کھڑا تھا کارگو پینٹ پر کالی سینڈ و پہنے بال اسکے سر پر خنکشی تھے۔

اسکے چہرے سے ہوتے حسن کی نظر اسکے ہاتھوں پر ٹھہری جس میں شاپنگ بیگز تھے۔

جبکہ وہ لڑکا بھی کچھ حیرت اور ناگواری سے حسن کو دیکھ رہا تھا جیسے حسن کی موجودگی اسے پسند نا آئی ہو۔

ایمان مڑ کر لڑکے کے ہاتھ سے شاپر ز لینے لگی اور وہ لڑکا اب ایمان کو نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟"

لہجے میں شدید ناگواری تھی۔ ایمان شاپر ز لیتے چوکی۔

حیرت سے حسن کو دیکھا۔ کیا وہ اس لڑکے سے چڑ رہا تھا؟

سوال ابھر کر معدوم ہوا۔

میں سامان لے کر آرہی تھی میرے پیچھے آیا کہ باجی جی میں مدد کر دیتا ہوں۔۔۔"

میں نے بھی کہا ٹھیک ہے بھیا میرے شوہر کو تو توفیق ہے نہیں اور بھائی نیویارک

"میں پھینک کر بھول گیا تم ایک بھائی صحیح۔۔۔"

ایمان لڑکے کے ہاتھ سے بیگز لیتی طنزیہ کہتے اندر کی جنب بڑھ گئی حسن خاموشی

سے اسکی پشت دیکھنے لگا ایمان کا انداز اور اسکے جملے طنزیہ تھے لیکن پھر بھی اس

نے اتنے سیدھے جواب کی امید ایمان سے نہیں کی تھی سیدھا جواب تو ایمان بھی نہیں دینا چاہتی تھی لیکن اپنے کردار پر سننا اسے گوارا نہیں تھا اگر آج وہ اسے جلانے کے لیے کچھ الٹا بولتی تو یقیناً وہ بھی ضرور بولتا۔

حسن نے سر جھٹکتے پیچھے دیکھا تو وہ انگریز لڑکا اندر جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا چہرے پر غصہ عیاں تھا حسن کو سمجھنے میں دیر نا لگی کی وہ لڑکا کس نیت سے آیا تھا۔ حسن کا دل کیا ایمان کو ایک زوردار تھپڑ رسید کرے بے شک پاکستان میں آئے دن ایسے حادثات سامنے آتے تھے باہر ممالک میں یہ زیادہ ہوتا تھا۔

اس لڑکے کو بنا کچھ کہے حسن نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا اور ایمان کے پیچھے آیا جو کچھ حیرت سے ہاتھ کے شاپر زٹیل پر رکھے آلو کی تقریباً خالی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے آج مجبوراً نیٹ سے کوئی آسان کھانے کی ترقیب نکالی تھی اس نے سوچا تھا حسن روز ایک سا کھانا کھا کر تھک جائیگا تو میڈ کا بندوبست کر لیگا لیکن اسے ڈھیٹ بنے وہ سب کھاتے دیکھ اسے بہت غصہ آیا وہ خود یہ سب کھا کھا کر تھک چکی تھی۔۔۔ اسی لیے آج کچھ نیا اور آسان بنانے کی کوشش کی تھی۔۔

"تم نے آلو کھالیے؟"

اس نے حیرت سے پوچھا وہ تو صرف ایک ہی کھاپائی تھی کیونکہ مرچیں چھوٹے چچ کے ناپ کی بجائے وہ بڑے چچ سے ڈال چکی تھی۔

"یہ سب کیا تھا ایمان؟"

سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا؟"

صوفے پر بیٹھتے وہ کندھے اچکاتے انجان بن گئی۔

اس لڑکے کو گھرتک کیوں لائی؟ تم جانتی ہو تمہارے لیے کتنا غلط ثابت ہو سکتا

URDU Novelians

"تھا۔"

ایمان سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے اسے عقل دینی چاہی۔

وہ گھرتک ویسے بھی آرہا تھا مجھے فالو کر رہا تھا میں نے اس سزا بھی دے دی اور

"فائدہ بھی اٹھالیا اپنا سامان اٹھوا کر۔"

شان سے اپنی موقف پر ڈٹی رہی۔

"یہ دنیا اتنی سیدھی طرح نہیں چلتی جیسے تم سوچتی ہو۔۔"

کم عقلی پر ماتم کیا۔

"ہاں بالکل تم اتنا سیدھا بالکل نہیں چلے جتنا میں نے سوچا تھا۔"

تاک کر طنز مارا تھا۔ حسن نے گھورا۔

اور ویسے بھی جو عورتیں بے سہارا ہوتی ہیں وہ ایسے ہی مدد لیتی ہیں جن کے "

"ساتھ کسی مرد کا سہارا نہیں ہوتا دوسرے مرد ایسے ہی انکو فالو کرتے ہیں۔۔"

وہ کندھے اچکا گئی حسن نے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا۔۔ وہ پل میں

بالکل بھولیا اور مظلوم بن جاتی تھی اور اگلے لمحے دو منٹ میں سمجھنے والے کو غلط بھی

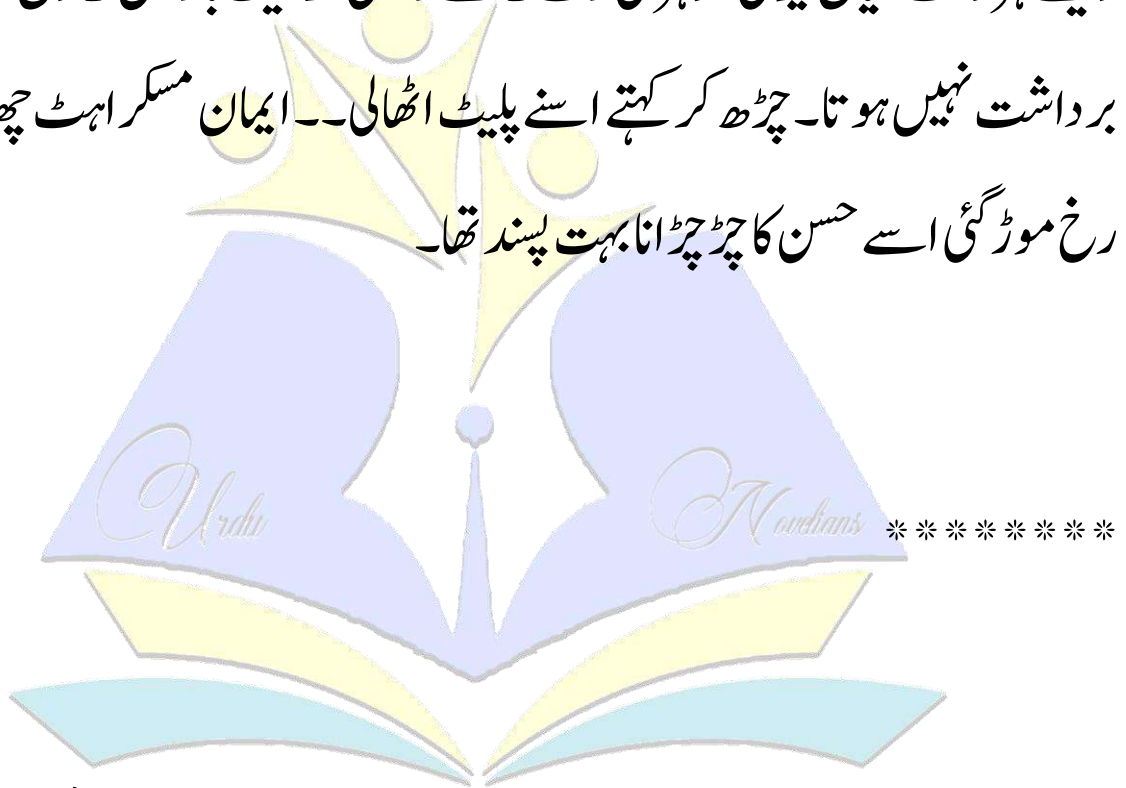
ثبوت کر دیتی تھی۔ ابھی بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ حسن آہستہ سے اس کے کچھ قریب

ہوا اور صوفے پر بازو پھیلا لیے ایمان نے آئی برو اچکا گئی۔

"شوہر ہوں تمہارا۔"

مسکرا کر کہا ایمان نے سنجیدگی سے گھورا انداز صاف کہہ رہا تھا (شرافت سے پیچھے
ہو) حسن تابعداری سے پیچھے ہوا۔

ویسے ہر وقت میاں بیوی شوہر کی رٹ لگائے رکھتی ہو ایک بار میں لگاؤں تو"
برداشت نہیں ہوتا۔ چڑھ کر کہتے اسنے پلیٹ اٹھالی۔۔ ایمان مسکراہٹ چھپانے کو
رخ موڑ گئی اسے حسن کا چڑچڑانا بہت پسند تھا۔



زید کارویہ نور کے ساتھ نرم ہوا تھا نور نے جو دوسری چیز شدت سے محسوس کی
تھی وہ تمام ملازم کا بہت محتاط رہنا تھا وہ اس سے بد تمیزی نہیں کرتے تھے۔ ناہی
پلٹ کر جواب دیتے تھے خود سے مخاطب بھی ہوتے تو بہت ادب سے۔ حد کے

مبین بھی اب اسکے سامنے نظریں جھکاتا تھا۔ وہ جانتی تھی یہ سب زید کی وجہ سے ہے یہ اہمیت اسے زید کی وجہ سے ملی ہے۔۔ اندر ایک عجیب سے خوشی تھی۔

وہ اس بار خود سے ڈرامینگ روم میں گئی جہاں زید سے کوئی ملنے آیا تھا لیکن وہاں صرف مردوں کو دیکھ کر واپس لوٹ آئی زید نے اسے دروازے سے پلٹتے دیکھا تھا اور اسکا محتاط انداز دل سے سراہا تھا۔ وہ اس روز صرف لڑکی دیکھ کر آئی تھی۔ دن ہفتے اور ہفتے مہینے میں تبدیل ہوئے لیکن انکارشتہ صرف چند سیڑھیاں اوپر چڑھا تھا محبت تو نجانے کب دل میں پنچے گاڑھ چکی تھی احساس ہی ناہوا تھا شاید جب وہ جیل میں تھا تب جب اسے مبین نے آکر بتایا تھا کہ وہ رورہی ہے۔۔

یاد تب جب اس پر سے سارے شک ختم ہو گئے تھے۔

وہ اب اسکا احترام بھی کرنے لگا تھا اسلیے گھر ہر ایک ملازم پر اس سے سراور نظریں جھکا کر بات کرنا فرض کر دیا تھا۔

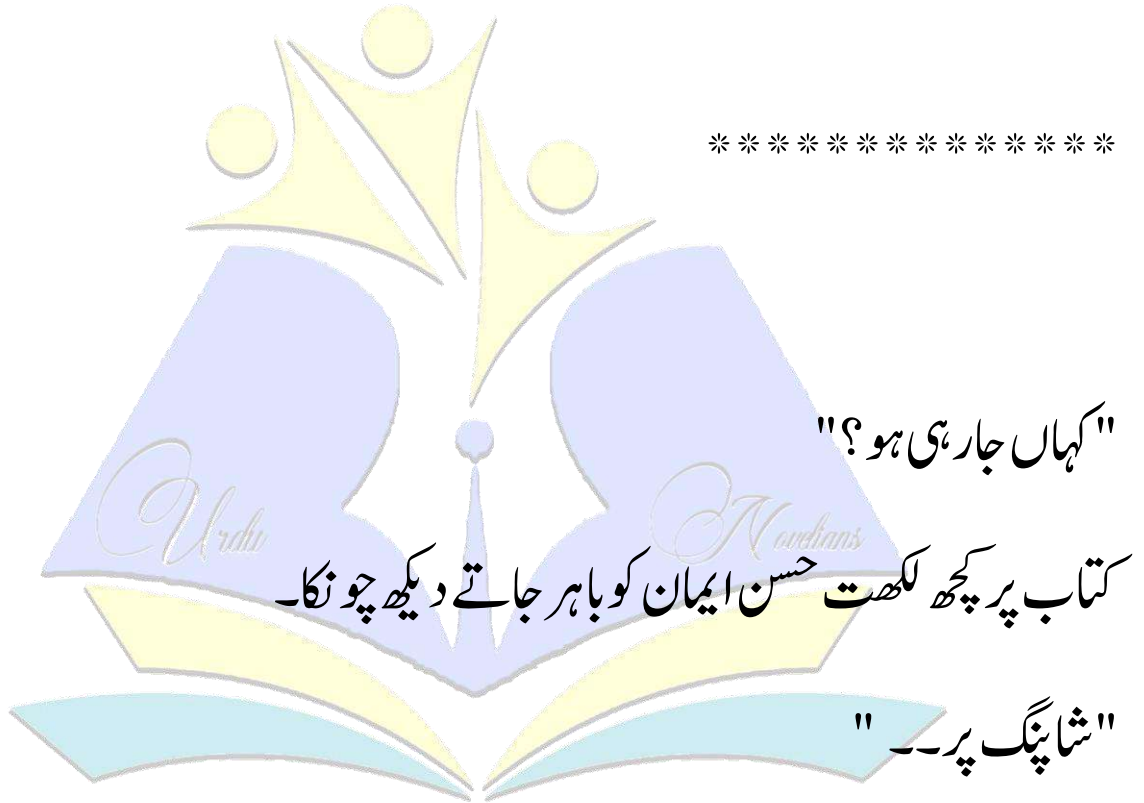
وہ اسکو اپنے ساتھ باہر لے جانے لگا تھا۔ اسکی فکر اب ظاہر کرنے لگا تھا لیکن سب اہم سیڑھی چڑھنا بھی باقی تھا وہ اس پر اعتبار نہیں کر سکا تھا۔۔ اندھا اعتبار۔۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے لباس کے مانند تھے وہ اسے قبول کر کے بیوی کا درجہ دیتے اس سے راز چھپا نہیں سکتا تھا۔۔ شک کی عمارت ٹوٹ کر زمین بوس ہو چکی تھی پر بنیاد باقی تھی ممکن تھا وہ بھی جد ریزہ ریزہ ہو جاتی۔ اسنے اپنے کام کے متعلق مبین اور ایمن کو بتانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ وہ دونوں حیران ہوتے تھے جب الگ الگ جگہوں پر مال اترتا تھا اور بنا کسی خبر انہیں اچانک ڈیلیوری کا حکم ملتا تھا وہ دونوں بھی زید کی نظروں میں اعتبار کھو چکے تھے۔۔

وہ ایمان سے بھی لمحہ بھر کو بھی غافل نہیں تھا۔ اسکے پل پل کی خبر اسکی بندی اور ایمان کی دوست اور پڑوسی اسے وقتاً فوقتاً دیتی رہتی تھی۔ اسے بینک میں کیا ایمان کا تماشہ بھی یاد تھا۔ وہ خوش تھا اپنے فیصلے پر لیکن مطمئن نہیں وہ ابھی حسن کی والدہ کے سامنے سچائی بیان کرنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تھا اور نہ ماں کو ساتھ لے

URDU NOVELIANS

کر اسکا رویہ ایمان کے ساتھ بگڑنے کا خطرہ لاحق تھا جبکہ وہ حسن کی ایمان کے لیے دل میں پیدا ہوتی فطری فکر سے لاعلم تھا۔



"کہاں جا رہی ہو؟"

کتاب پر کچھ لکھت حسن ایمان کو باہر جاتے دیکھ چوڑا۔

"شاپنگ پر۔۔"

سنجیدگی سے جواب دیتی وہ دروازے کی سمت بڑھ گئی۔

"پیسے کہاں سے آئے۔۔؟"

وہ پوچھ بیٹھا ایمان نے چونک کر اسے دیکھا پھر سینے پر ہاتھ باندھے مسکرائی۔

"میں نے پاکستان سے لائے اپنے پانچ چھ نیوڈریس سیل کر دیے۔۔"

چبھا کر کہا۔ حسن کو شرمندگی سی ہوئی جو بھی تھا اسکی ضرورت کا خیال کرنا چاہیے تھا۔

"کس نے خریدے تم سے؟"

بات گھمانے کو پوچھا۔

"پڑوسن نے۔۔۔"

جتا کر کہا۔

بہت نیک ہے۔ اچھے پیسوں میں خریدے ساتھ مجھے دو نیوجینز ٹی شرٹ بھی"

URDUNovelians

"دیے۔۔"

اپنے پہنے ہلکے پیلے رنگ کے ٹی شرٹ کی طرف اشارہ کیا وہ اسکا بات گھمانا سمجھی تھی جی جان بوجھ کر مزید شرمندہ کرنے کے لیے کہا۔

"اچھا پانچ منٹ رکو میں تیار ہو کر آتا ہوں۔۔"

وہ کتاب بند کر تا کھڑا ہوا۔

"کس خوشی میں؟"

آئی برواچکائی۔

تاکہ تمہارے ساتھ جاسکوں ورنہ پھر کسی ایرے غیرے کو گھر تک لے آؤ گی۔"

وہ بھی جو باطنز کر تا کمرے میں چلا گیا۔

"کیب کا کرایہ پھر تم دو گے سنا۔"

پیچھے سے ہانک لگائی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ اگر حسن ساتھ چلتا تو اسکی کا فائدہ تھا

جیسا اسنے سنا تھا یہاں ویسا کچھ نہیں تھا۔ اسنے اپنی دوستوں سے سنا تھا کہ وہاں

لڑکیاں آزادی سے کہیں بھی گھوم سکتی ہیں وہاں کوئی پریشان نہیں کرتا لیکن

یہاں وہ جتنی بار باہر گئی تھی کوئی نا کوئی اسکے پیچھے ضرور پڑھا تھا ایسے میں حسن کا

ساتھ تحفظ دلاتا تھی تو وہ بھی ایک مشرقی لڑکی۔

پانچ منٹ بعد حسن باہر نکلا تو چند پل کے لیے ایمان ٹھٹھک گئی۔ وہ معمول سے ہٹ کر آج بلیک جینز پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ بال رفل ہلکے ہلکے بکھرے تھے جیسے اسنے ان پر ہاتھوں کو ہی برش سمجھ کر پھیرا ہو۔ ٹی شرٹ کے ہاف آستین دیکھتے ایمان کو احساس ہوا تھا کہ وہ کسرت کرتا ہے۔۔

ایمان کی نظریں خود پر دیکھتے اسنے آئی برواچکائی۔

"پہلے جا کر جیکٹ پہن کر آؤ"

نخرے سے کہا۔

"کیوں؟"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

"باہر ٹھنڈ ہے۔"

اسے خود نہیں معلوم تھا اسنے جیکٹ پہننے کا کیوں کہا۔

"میں کمفرٹ ایبل ہو چلو"

ایمان کی بات کو نظر انداز کیے وہ بار نکل گیا۔ ایمان اپنی بات نظر انداز ہونے پر دانت پیستی باہر نکلی۔۔ حقیقت تو یہ تھی آج حسن اسے معمول سے ہٹ کر ہینڈ سم لگا تھا۔ اور اسکے کسرتی بازو اسنے یہ بات بھی شدت سے محسوس کی تھی کہ یہاں کی لڑکیاں ایشیاء مردوں میں زیادہ دلچسپی لیتی ہیں خود اسکی اپنی دوست اور پڑوسن بھی اسے حسن میں دلچسپی لیتی نظر آتی صرف ایک یہی بات اسے اس میں بری لگتی تھی۔ جبکہ اپنی اس جلن کو اسکے کبھی نوٹس نہیں کیا تھا۔

وہ لوگ واک کرتے مین روڈ تک آئے پھر ایمان کے بولنے پر ہی تھوڑا واک کرنے کا ارادہ کیا۔

وہ لوگ واک کرتے کرتے مین روڈ کراس کر گئے۔ وہ دونوں بالکل خاموش چل رہے تھے وہ واک کم اور خواری زیادہ لگ رہی تھی لیکن اندر سے دونوں ہی بہت خوش تھے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا انہیں اچھا لگ رہا تھا ایمان بات بے بات اس پر نظر ڈال رہی تھی۔ اسنے تو اتنے مہینوں میں کبھی حسن کے ظاہری حسن پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ وہ واقعی بہت ہینڈ سم تھا۔

صحیح تو کہتی تھی اسکی پڑوسن۔۔ وہ ایک گہری سانس لے کر اپنی سوچیں جھٹکنے لگی
بھلا وہ کب سے حسن کے متعلق سوچنے لگی تھی۔ اسکے برعکس حسن کو آج کا اس
لباس میں چلنا بر لگ رہا تھا۔ وہ اس بات کو کئی بار زہن سے جھٹک چکا تھا کہ وہ کچھ
بھی پہنے اسے فرق نہیں پڑتا لیکن فرق پڑ رہا تھا کتنی اچھی لگتی تھی وہ شلوار قمیض
میں لیکن اپنی سوچوں کی لگا میں تھا مے خاموشی سے چلتا رہا۔
"حسن تمہیں کس طرح کی لڑکیاں پسند تھیں۔۔"

ایمان کے اچانک مخاطب پر وہ کچھ لمحے کچھ بول ناسکا بولتا بھی کیا کہ اسکی پسند
ایمان جھانگیر جیسی لڑکی ہی ہوتی لیکن ایمان جھانگیر نہیں ہوتی۔۔

"پڑھائی کے بعد جب لڑکی پسند کرنے کا موقع ملا تو تمہارے بھائی نے چھین لیا۔"

کڑوے منہ بناتے کہا۔

"جیہی پوچھا کہ تمہیں۔۔۔۔۔"

تھیں پر زور دیا لیکن حسن اسکی بات یکسر نظر انداز کر گیا۔

تم نے سوچا ہو گا کسی گوری پڑھی لکھی خوبصورت شریف گھرانے کی لڑکی سے "

"شادی کرو گے اور ہو گئی ایک سانولی کم پڑھی لکھی اور غنڈے کی بہن سے۔۔

وہ کندھے اچکاتے عام سے لہجے میں بول رہی تھی حسن نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ جانتا لڑکیاں ایسی باتیں کب کرتی ہیں یقیناً وہ اپنی تعریف سننا چاہتی تھی حسن نے مسکراہٹ روکی۔

"ہممم"

سرد آہ بھرتے صرف اتنا ہی کہا یہ نہیں کہا کہ بد قسمتی سے سانولی لڑکی کی ہی خواہش کی تھی۔

جبکہ اسکی ہممم ایمان کو سرتاپیر سلگا گئی وہ بالکل سنجیدگی سے چلنے لگی۔۔

"تمہارے بھی کچھ ارمان ہونگے اپنے ہمسفر کو لے کر؟"

اب کے حسن نے پوچھا۔

ہاں بہت ارمان تھے مجھے گورے لڑکے مجھے بالکل نہیں پسند پھیکے ہوتے ہیں " مجھے سانولے اور رعب دار لڑکے پسند تھے ڈرپوک تو بالکل بھی نہیں جو زرا سی " دھمکی پر یا بندوق پر ڈر جائے۔۔۔

وہ سراسر حسن پر طنز کر رہی تھی لیکن حسن کو برانا لگا وہ ہلکا سا مسکرا کر جیب میں ہاتھ پھنسا گیا جانتا تھا جل رہی تھی۔
"تم یہیں کھڑے رہو میں کافی لاتا ہوں۔"

سامنے دکان کی جانب اشارہ کرتے وہ اسکے پھولے منہ کو دیکھ کر مسکراہٹ دبا گیا ایمان یکسر اسکی بات کو نظر انداز کیے ہلکے ہلکے قدم آگے بڑھانے لگی۔
"گوری چاہیے تھی ہو نہ۔۔۔"

سر جھٹکتے اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نا کہ حسن اسکے پیچھے ہے یا نہیں اور گلی کر اس کر گئی۔ چند قدم آگے بڑھائے تھے جب کسی نے کندھے پر ہاتھ رکھا

لیکن وہ بری طرح چونکی یہ لمس حسن کا نہیں تھا حسن کا چھونا اسکو محسوس ہی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ ہاتھ اسنے پل میں کندھے سے جھٹکا تھا۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ماتھے پر بل پڑے اس دن والا ایک ہاتھ میں چاقو لیے کھڑے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بہت چالاک ہو تم"

انگریزی میں چھری کی نوک اپنے ہونٹ پر رکھتے کہا اگلے لمحے ہی ایمان کو دھکا دیتے وہ چھری اسنے ایمان کی گردن پر رکھ دی اور دوسرا ہاتھ اسکی دوسری طرف رکھ کر غصے سے گھورا۔

"لیکن مجھے چالاک لڑکیاں بالکل نہیں پسند۔۔"

اسنے جملا مکمل بھی ناکیا تھا جب ایمان نے اپنا گھٹنا پوری طاقت سے اسکی ٹانگوں کے درمیان مارا وہ چیختا پیچھے ہٹا وہ ایمان کو غصے سے دیکھتے آگے بڑھتا جب ایک قدم دور نیچے رکھی خالی بیئر کی بوتل اٹھا کر اسنے لڑکے کے سر پر مار دی۔۔

ایمان کو تلاش کرتے حسن گلی میں داخل ہوا لیکن اگلے لمحے ہی ہاتھ سے دونوں کپ چھوڑتے ایمان کی طرف بھاگا۔

"ایمان۔۔"

حسن کے منہ سے چیخ نکلی لیکن اسکے پکارنے میں دیر ہو چکی تھی وہ کانچ کی بوتل اس کے سر پر مار چکی تھی۔

اور وہ لڑکا لہرا کر نیچے گر اساتھ اسکے ہاتھ میں موجود چاقو بھی۔ حسن بھاگتے ہوئے قریب آیا اس لڑکے کو دیکھا جس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔

پاگل لڑکی یہ کیا کیا؟ دماغ خراب ہے؟ یہ تمہارا کراچی نہیں ہے نیویارک ہے "۔۔۔ یہاں تمہارے بھائی کی غنڈہ گردی نہیں چلتی پھانسی ہو جاتی ہے۔۔۔"

وہ پریشانی سے نیچے بیٹھتا اپنا رومال اسکے سر پر رکھتے خون روکنے کی کوشش کرنے لگا۔

جینز ٹی شرٹ میں ملبوس کھڑی ایمان نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

"پاگل ڈاکٹر یہ کیا کر رہے ہو۔"

اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کرتے دیکھ وہ غرائی۔

URDUNovelians

"تم نے جوز خم دیا ہے اسکی مسیحائی کر رہا ہوں "

دانت پیستے کہا۔ وہ غنڈے بھائی کی اس غنڈی بہن سے پریشان ہو گیا تھا۔

"دو نمبر ہونے کے ساتھ بہت ہی کوئی بے غیرت بھی ہو۔"

وہ دانت پیستے بولی حسن نے اسے گھورا۔

یہ میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور تم اسکی مسیجائی کر رہے "

"ہو۔۔ شرم نہیں آتی وہ تمہاری بیوی کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا۔

حسن کے گھورنے پر وہ اسکی کمر پر مارتی غصے سے بولی۔

"یہ تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا تھا؟"

وہ حیرت و غصے سے پوچھنے لگا۔

"ہاں۔۔ اب چلو کیا اسکے اٹھنے کا انتظار کر رہے ہو۔۔"

اسکو واپس کھینچتے وہ جھنجھلائی۔ حسن غصے سے کھڑا ہوا اور اس کے بے ہوش وجود کو
لاتوں سے مارنے لگا۔

اب کیا ہو گیا؟ جبھی کہتے ہیں زیادہ تعلیم لینے سے دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ چھوڑو"
"اسے یار

حسن کو روکنے کی کوشش میں اس کا پارہ مزید بڑھ گیا۔

"چھوڑو حسن مر جائیگا۔"

ایمان نے واپس روکنے کی کوشش کی اس نے پہلی بار حسن کا نام صحیح سے لیا تھا وہ
چونکا۔

اگر چھوڑ دوں تو بے غیرت اور اگر ماروں تو پاگل۔ تمہارا اپنا دماغ ٹھیک ہے کہ " نہیں۔۔ اور اسکی ہمت کیسے ہوئی تمہیں چھیڑنے کی آج تک یہ ہمت تو میں نے " بھی نہیں کی۔

وہ واپس اسے لات مارتا ہوا بولا۔

یہاں میرے بھائی کی غنڈہ گردی نہیں چلتی یہ کراچی نہیں نیویارک ہے سیدھا " پھانسی ہوگی۔

وہ دانت پیستے اسی کا جملہ اسے لوٹانے لگی۔

URDU Novelians

خدا کے لیے چلو اگر کوئی اور آگیا یا اسکے ساتھی آگئے تو اپنے ساتھ میرا پتا بھی " صاف کرواؤ گے۔۔

وہ حسن کو کھینچتی گلی سے باہر بھاگی۔ بھاگتے بھاگتے جب تھک گئے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھے ہانپتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا اور اگلے پل کہی فضاء میں انکے قہقہے گونج گئے۔۔

"تم ہو کیا چیز۔۔"

حسن ہنستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔

"تمہاری بیوی"

وہ بھی کہتی قہقہہ لگا گئی۔

تم اسکے بے ہوش ہونے کے بعد اسے مار رہے تھے اگر ہوش میں ہوتا تو وہیں "

"سے بھاگ جاتے ڈرپوک۔

ایمان نے نفی میں سر ہلایا۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔"

حسن نے گھورا۔

"رہنے دو ڈاکٹر صاحب اسکے ہاتھ میں چاقو تھا ڈر جانا تھ تم نے۔۔"

ایمان نے اسکے سینے پر مکامارا اور قدم آگے بڑھا دیے۔

"ایسا بالکل نہیں ہے۔۔۔"

سنجیدگی سے کہا۔

ایسا ہی ہے۔۔ تم ڈر پوک ہو جی میرے شوہر ہو کیسے زید بھائی کی دھمکی پر "

"شادی کے لیے مان گئے

وہ سمجھنا سکا وہ عام سی بات کر رہی یا طنز۔

جب کسی اہم کی جان خطرے میں ہو تو میں واقعی ڈر جاتا ہوں لیکن اگر ڈر جانے "

"سے اس اہم کی جان کو خطرہ ہو تو لڑ بھی جاتا ہوں۔

ایمان کا بازو تھامتے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے جتا گیا ایمان سانس روکے اسے

دیکھنے لگی۔

"مطلب؟ کون اہم؟"

وہ یقین نہیں کر پار ہی تھی کہ وہ حسن کے لیے اہم ہے۔۔ ابھی اسنے کہا تھا کہ وہ لڑ جاتا اس سے۔۔ اور اب اسکی وضاحت بھی دے چکا تھا کہ اگر اسکے ڈرنے پر کسی اہم ہستی کو خطرہ ہو تو وہ لڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن وہ واضح اقرار سننا چاہتی تھی۔

میری امی۔۔ تمہارے بھائی نے اگر بندوق صرف میرے ماتھے پر رکھی ہوتی تو "شاید میں اپنا ڈر پیچھے چھوڑ دیتا لیکن تمہارا بھائی بیچ میں میری امی کو لے آیا۔۔

وہ اسکو وضاحت دیتے بازو چھوڑ کر کلائی پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔ ایمان اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھتے خاموشی سے چلنے لگی اسنے صرف آدھی بات کی وضاحت دی تھی آدھی بات تو باقی تھی۔۔۔ حسن نے کیب بک کروائی کچھ منٹ کے انتظار کے بعد کیب انکے سامنے رکی اور وہ اس میں سوار ہو گئے۔۔

URDU Novelians

"مبین زید کہاں ہیں؟"

کمرے سے باہر نکلتے مبین سے پوچھا۔ صبح سے وہ گھر میں اکیلی تھی عجیب الجھن کا شکار تھی ایمن بھی نجانے کہاں غائب تھی جبکہ مہر مبین کے ساتھ نیچے ٹریننگ پر تھی۔

مہر کے ہاتھ پر لگے خون کو دیکھتے اسے بخوبی اندازہ تھا کہ وہ کیا ٹریننگ لے رہی تھی اور کس کے اوپر لے رہی تھی وہ ان چند مہینوں میں بہت کچھ سیکھ چکی تھی لیکن واحد اسکی خاموشی تھی جواب تک ویسے ہی برقرار تھی وہ بہت کم بولتی تھی یا یہ خاموشی شروع سے ہی اسکی شخصیت کا خاصہ تھی۔

"سرا ایک بہت اہم میٹنگ کے لیے گئے ہیں؟"

ادب سے جواب دیا۔

URDUNovelians

"اہم میٹنگ؟"

نور نے سوالیہ آئی برواچکائی۔

مجھے نہیں معلوم کونسی میٹنگ اور اگر معلوم ہوتا بھی تو بھی آپکو بتانے کی " اجازت نہیں ہے۔۔

مبین صاف گوئی کا سے بولتا وہاں سے نکل گیا اور نور گہرہ سانس لیتی وہیں صوفے پر بیٹھ گئی آدھا گھنٹہ مستقل زید کا انتظار کرنے کے بعد اس نے جمائی روکتے میگزین اٹھالی۔ مزید آدھے گھنٹہ گزرا تھا جب زید جھانگیر لاؤنج میں داخل ہوا نظر نور پر پڑی وہ بہت انہماک سے میگزین پڑھ رہی تھی وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا نور نے چونک کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھتے مسکرا رہا تھا گریبان کے تین بٹن کھلے تھے نور کا ارادہ ناراضگی دکھانے کا تھا لیکن اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کی وجہ جاننے کے لیے ارادہ ترک کر دیا۔

URDU Novelians

نور نے اس کے دیکھنے پر سوالیہ آئی برواچکائی۔۔

"جتنا کھویا تھا آج اس کے دس گنا زیادہ واپس ملے گا۔۔"

وہ مسرور سا بولا۔

"مطلب؟"

وہ الجھی۔ زید کھڑے ہوتے اسکے قریب آیا اور دونوں طرف ہاتھ رکھتے صوفے پر جھکا نور صوفے سے لگتی پیچھے ہوئی زید کو گھورنے لگی۔

"میں سمجھا تھا تم کوئی بلا ہو تمہارے آتے ہی بربادی آئی ہے۔۔۔ پر میں غلط تھا۔۔۔" مسکرا کر کہتے اسکے چہرے پر پھونک ماری۔

جانتی ہو آج میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی ڈیل کر کے آ رہا ہوں۔۔۔ چار سو "کروڑ کی ڈیل۔۔۔"

نور نے دیکھا اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔

URDUNovelians

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ خوشی نہیں ہوئی۔۔۔"

نور کے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یقین کرو اگر آپ سے دلی ہمدردی ناہوتی تو کبھی برانا لگتا۔"

وہ صاف گوئی سے بولی زید نے آنکھیں چھوٹی کیے بغور اسے قریب سے دیکھا۔

"اگر ہمدردی کی جگہ محبت کہتی تو۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"تو؟"

نور نے بے چینی سے پوچھا۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا اسکی جیب رکھا موبائل بجا۔ وہ ویسے ہی صوفے پر جھکا اور نور کو دیکھتے فون کان سے لگایا۔ اگلی طرف سے نجانے کیا کہا گیا کہ وہ

جھٹکے سے کھڑا نور نے بھی سیدھا ہوتے سانس بہال کی اور زید کو دیکھنے لگی۔

"خبر ان تک کیسے پہنچی مبین۔۔۔"

اسکی آواز بہت دھیمی اور صدمے کی کیفیت سی تھی۔۔

اگلے لمحے ہی وہ تیزی سے لاؤنچ سے نکل گیا۔

وہ مال میں کافی دیر سے الگ الگ دکانوں پر گھوم کر شاپنگ کر رہی تھی یہ بات سن کے کہ اسکو یہ شاپنگ حسن کروارہا ہے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پورا مال خرید لے لیکن اس خیال نے کہ اسکے پاس پیسے ہونگے یا نہیں اسکے ارادوں پر زنجیریں پڑ گئی تھیں۔

حسن دکان میں گھومتا خود بھی لیڈیز ٹاپ دیکھ رہا تھا جب نظر ایمان پر پڑی وہ کونے میں کھڑی ایک ڈریس کو خاموشی سے بغور دیکھ رہی تھی۔ ہاتھ میں پکڑائی شرٹ واپس ہینگ کرتے وہ ایمان کی طرف بڑھا۔

وہ ایک سیلو لیس بلیوئش کلر کے ٹاپ کے سامنے کھڑی تھی جسکا سینے سے اوپر کا حصہ باریک جالی کا تھا اس پر بہت منفرد ڈیزائن تھا لیکن بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

اسکے تھوڑا پیچھے کھڑے ہوتے حسن نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"یہ بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔"

وہ ٹاپ کو دیکھتی حسرت سے بولی۔

"تو لے لو۔۔"

اسے ایمان کا بچوں جیسا لہجہ بہت بھلا لگا۔

"فائدہ پہن تو سکتی نہیں۔۔"

منہ بناتے کہا۔

"کیوں؟"

وہ چونکا۔

"اس کے بازو اور اوپر کا حصہ دیکھو۔۔"

ٹاپ کو چھوتے اداسی سے کہا۔

تو کیا ہوا گھر پر پہن لینا۔"

حل پیش کیا۔

"وہاں بھی تو تم ہو گے۔۔"

URDUNovelians

جھنجھلاتے کہا۔

"تو میرے سامنے پہن لینا۔۔"

وہ کندھے اچکا گیا۔۔

لیکن ایمان کے مڑ کر گھورنے پر احساس ہوا کہ کیا بول گیا۔

توبہ توبہ اتنا واہیات ڈریس لینے کا سوچنا بھی نہیں۔۔ چلو دوسری شاپ میں " دیکھتے ہیں۔۔

ایمان کو جھڑکتے وہ شاپ سے ہی باہر نکل گیا اسکے جاتے ہی ایمان نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہنسی روکی۔

"بہت بڑی بڑی حسرتیں پال رکھی ہیں ڈاکٹر صاحب نے۔۔"

ہونٹ دباتے ہنسی دباتے وہ بھی حسن کے پیچھے شاپ سے نکل گئی۔

URDUNovelians *****

وہ رات بارہ بجے تک زید کا انتظار کرتی رہی پھر اونگھ آنے پر وہیں صوفے پر سو گئی۔

ایمن اب تک نجانے کہاں غائب تھی گھر پر مبین بھی نہیں تھا جو زید کے متعلق
پوچھتی باہر موجود گارڈاندر کے معاملات سے انجان تھے۔۔

وہ نیند میں تھی جب اسے باہر سے مبین کی آواز آئی۔ وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔۔
سرخ خمار آلودہ نگاہوں سے وقت دیکھا تو رات کا دیڑھ بج رہا تھا اسے سوئے دو
گھنٹے ہونے والے تھے وہ کھڑی ہوتے تیزی سے باہر نکلی۔

"مبین زید کہاں ہیں۔۔"

بے چینی سے پوچھا اسکی بے کلی دیکھتے مبین نے لب بھینچے۔

"آپ ابھی وہاں مت جائیں سر کچھ پیشان ہیں۔۔"

وہ پورا سنے بغیر کمرے کی جانب بھاگی۔
URDUNovellians

آج وہ چلایا نہیں تھا لیکن بہت زیادہ پریشان تھا اور اسکی بے سکونی جان لینے کے در پے تھے۔ وہ بال مٹھی میں دبوچے بیٹھا تھا سامنے شراب کی بوتل تھی۔ وہ اس بوتل کو گھور رہا تھا اسے منہ سے لگانا بہت مشکل تھا اسکے لیے لیکن اب یہ ضروری لگنے لگی ویسے بھی حرام کھانے والا کب تک اس سے بچتا۔ وہ بوتل اٹھاتے کھڑا ہوا۔۔

"زید۔۔۔"

وہ بے یقینی سے زید کو دیکھتے چلا اٹھی۔ شراب کی بوتل ہاتھ میں لیے اسنے پلٹ کر نور کو دیکھا نور کی آنکھیں خود بخود نم ہوئی ایسا کب دیکھا تھا اسنے زید جھانگیر کو وہ نفی میں سر ہلانے لگی لیکن وہ نظر انداز کر گیا۔

"اس سے کیا حاصل ہوگا۔۔"

وہ تیزی سے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھام گئی اسکی اس جرات پر زید نے آبرو اچکائے گھورا نظریں صاف وارننگ دیتی ہوئی تھیں نور نے فوراً ہاتھ پیچھے کیا۔

"اب سکون چاہیے مجھے سنا تم نے سکون چاہیے۔"

تلخی سے کہا۔

"سکون یہ نہیں ہے زید۔۔ سکون اس حرام چیز۔۔۔"

ہم جیسے لوگوں کو سکون اسی سے مل سکتا ہے میں کوئی حاجی نہیں ہوں جو نماز
"پڑھوں اور سکون مل جائے۔۔"

اسکی بدگمانی اور غیر مناسب جملے پر نور خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

سکون اس سے بھی نہیں ملے گا زید۔۔ اس سے صرف انسان ہوش کھوتا ہے
"سکون نہیں پاتا۔۔"

زید نے ایک نظر ہاتھ میں پکڑی بوتل دیکھی پھر نور کو دیکھا اچانک ہونٹ
مسکرائے۔

"تم دے سکتی ہو مجھے سکون؟ کیا تمہارا وجود میرے لیے سکون بن سکتا ہے؟"

وہ ایک قدم اسکی جانب بڑھاتے سنجیدگی سے بولا۔۔ نور کی سانس حلق میں اٹکی وہ ٹھہری نظروں سے زید جھانگیر کو دیکھنے لگی۔

قبول تو تم نے بھی مجھے نہیں کیا ہے کر سکتی ہو قبول؟ تھام سکتی ہو میرا ہاتھ "

"ہو سکتی ہو مکمل میری؟ میں ابھی توڑ دوں گا یہ بوتل۔۔

بے بسی سے نور کو دیکھتے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کر دیا۔ وہ بنا کوئی حرکت کیے خاموشی سے زید کو دیکھنے لگی۔ آنکھوں میں کشمکش واضح تھی۔

"جاؤ یہاں سے۔۔"

تلخی سے مسکراتے اسنے اسے ہاتھ سے نور کو جانے کا اشارہ کیا لیکن اگلے لمحے زید جھانگیر کا وجود ساکت ہو گیا جب وہ اسکا وہی ہاتھ تھام کر اس پر اپنے ہونٹ رکھ گئی۔

زید نے کچھ حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھا پھر ہاتھ سے شراب کی بوتل چھوڑ دی جو چھناکے کی آواز سے ٹوٹی نور کو چونکا گئی۔ نور خاموشی سے زمین پر بکھرے کانچ کے ٹکڑوں اور زمین پر پھلتے مائع کو دیکھنے لگی جب زید نے اسکا چہرہ تھام کے قریب کیا وہ پھیلی آنکھوں سے زید کو دیکھنے لگی لیکن رتی برابر مزاحمت ناکی۔

تم میری خواہش ہو نور جھانگیر۔۔ تمہیں زید جھانگیر اپنی ضرورت نہیں بنانا " چاہتا۔۔

وہ کہتے ساتھ اسکے مزید قریب ہوا ماتھے پر لب رکھتے وہ اسکو ساکت کر گیا اس قربت کا دور ہا بہت لمبا تھا لیکن جب وہ نور سے جدا ہو کر ایک نظر نور کے چہرے پر ڈالے کمرے سے باہر نکلا تو اسے لگا جیسے وہ پل بھر میں قریب ہو کر اس سے جدا ہوا۔

زید کا جملہ ازہن میں گونجا۔

تم میری خواہش ہو نور جھانگیر۔۔ تمہیں زید جھانگیر اپنی ضرورت نہیں بنانا چاہتا
ہونٹ بے ساختہ ہلکے سے مسکرائے آنکھوں سے ایک شفاف موتی ٹوٹ کر گرا۔
فیصلہ یکدم آسان ہو چکا تھا وہ پل بھر میں فیصلہ کر چکی تھی۔۔ بہت بڑا فیصلہ۔۔

اگلے چند دن زید جھانگیر بہت پریشان رہا تھا تھکن اسکے چہرے سے واضح ہونے
لگی تھی۔

نور کو معلوم ہوا تھا اسکا مال ایک بار پھر پولیس کے ہاتھ لگتے لگتے رہ گیا۔ وہ جانتی
تھی زید جھانگیر خود کو اب بچا نہیں پارہا کیلا انسان بھلا کب تک اور کیسے لڑتا۔

"نور کب تک ایسے رہو گی بیٹا۔"

کمرے میں اسکے باپ کے ساتھ داخل ہوتے انکے دوست نے اپنی بیٹیوں جیسی لڑکی کو دیکھا۔

وہ ایک ہونہار باہمت اور بلند حوصلے والی لڑکی نے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تھا وہ زندگی سے دور ہونے لگی تھی۔ بات بات پر چڑچڑانا بھوکے رہنا کسی سے بھی ملنے میں دلچسپی نار کھنا یہ سب نور زہرہ کا انداز نہیں تھا۔

وہ زندگی سے بھرپور اور ہارنا ماننے والی لڑکی تھی۔ جہاں تک ضروری تھی وہاں تک پڑھنے کے بعد اسنے اپنی خواہش سے آرمی جوائن کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا۔ میڈیکل چیک اپ اسکا بالکل صحیح آیا تھا لیکن دوسری کچھ چیزوں کی بنا پر وہ پہلے سال ریجیکٹ ہوئی تھی۔ دوسرے سال کڑی محنت کے بعد وہ ٹیسٹ کلیر کر گئی تھی اسکی آگے کی تعلیم اور ٹریننگ اب آرمی کی تھی۔ وہ کسی میڈیکل فیلڈ میں نہیں گئی تھی بلکہ باقاعدہ فوج کا حصہ بننا چاہتی تھی۔

اپنی ٹریننگ کے سال مکمل ہونے میں کچھ ہی عرصہ باقی تھا جو چھٹیاں ایک ماہ کی ملی تھیں اس میں وہ اپنے پاپا کے ساتھ ملک سے باہر اپنے رشتہ داروں سے ملنے گئی تھی۔ کچھ عرصے سے ہوتی پیٹ کی تکلیف وہ یکسر نظر انداز کر رہی تھی۔ کبھی کبھی تو تکلیف کی انتہا یہ ہوتی تھی وہ چیخیں روکنے منہ میں کپڑا ٹھونس لیتی تھی۔

اس سے دوڑا نہیں جاتا تھا۔

لیکن وہ مطمئن تھی کیونکہ میڈیکل رپورٹس میں وہ بالکل صحت مند تھی۔ اسکی دوست نے اسے کسی بڑے کو بتانے کا مشورہ دیا تھا پر وہ مسترد کر گئی تھی اس ہلکے سے درد کے باعث وہ اپنے مستقبل پر آنچ نہیں لاسکتی تھی وہ جو ہمیشہ ادویات استعمال کرتی تھی اب بھی وہی کرتی تھی اور وقتی طور پر اسے آرام بھی آتا تھا۔ لیکن ان چھٹیوں کے دنوں کے دوران جب اچانک ہوتی تکلیف سے وہ رونے لگی اسکی زرد پڑتی رنگت سب کو ڈرا گئی تھی اسنے ٹالنا چاہا اسکے باوجود اسکے پاپا اسے

زبردستی ہسپتال لے گئے اور وہاں وہی ہوا جس سے بچنا چاہتی تھی دل کے کسی کونے میں کچھ برا ہونے کا ڈر تھا جو حقیقت کا روپ دھار چکا تھا لیکن وہ اس بات کو فراوش کر گئی تھی کہ آنکھیں بند کرنے سے منظر نہیں بدلتے۔۔

ایک گروہ اسکا بالکل ناکارہ ہو چکا تھا اور وقت پر علاج ناکروانے کی وجہ سے دوسرا شدید متاثر ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے مستقل بیڈریسٹ اور مکمل علاج کا کہا تھا بصورت اگر وہ نامانتی تو مر سکتی تھی۔

لیکن جو خبر اسے ملی تھی وہ اسکے لیے مرنے کے مترادف ہی تھی چند مہینے کے علاج کے بعد اسکا گروہ ٹرانس پلانٹ ہوا اسکو احتیاطی تدابیر بتائیں اور ڈاکٹر کی طرف سے واضح بتایا گیا کہ تھوڑی سی کوتاہی معاملات کو بگاڑ سکتی ہے۔ وہ جو اپنی منزل سے چند قدم دور تھی اب اسکے سامنے وہی ہٹادی گئی تھی۔ اسے اپنی ذات ایسے سمندر میں بے آسرا تیرتی نظر آئی جسکا کوئی کنارہ ہی نہ تھا۔ اپنے نصیب سے اسے شکوہ ہوا تھا۔ ایک سال میں اسکا علاج مکمل ہوا تھا لیکن احتیاط اب بھی سختی

سے کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ وہ جسمانی طور سے تو بہتر ہو رہی تھی پر زہنی طور پر بیمار ہوتی جا رہی تھی۔

جب اسکے پولیس میں معتبر رتبے پر فائز اسکے پاپا کے دوست نے اسے بہت سمجھایا وہ انکی اپنی اولاد جیسی تھی جب اسکے مزاج میں کوئی فرق نا آیا تو انہوں نے نور کے سامنے دوسرا راستہ رکھا۔

نور کوئی فورس جوائن نہیں کر سکتی تھی لیکن اسکا مقصد ختم نہیں ہوا تھا۔ اسکا مقصد آرمی میں جانے کا دشمن ملک عناصر کا خاتمہ تھا تو وہ ایسے بھی کر سکتی تھی لیکن انہوں نے واضح کی کہ اسکے سرانجام دیے کسی بھی کام کا کریڈٹ اسے نہیں دیا جائے گا۔ اسکے پاپا کے کہنے اور خود کو اس کیفیت سے نکالنے کے لیے وہ مان گئی۔

اسنے چھوٹے موٹے کئی کیسز میں وہ جتنا ساتھ دے سکتی تھی اسنے دیا۔ پھر اسے

ایک بڑا کام دیا گیا اور وہ کام فہیم بلوچ کو مارنا اور اسکے گھر سے شمس الدین کے مرڈر فائل کا حصول تھا لیکن جب اس کیس کی اصل حقیقت اور لیزا بلوچ کو اپنے

ہی شوہر کا قتل کرتے دیکھ وہ شدید صدمے کا شکار ہوئی۔ اس کیس کے فوراً بعد اسے دوسرا کام شروع کرنا تھا لیکن اس کیس کی حقیقت جاننے کے بعد اسے اپنا آپ کھٹ پتلی لگا۔ وہ وہاں سے گھر آنے کے بعد اپنے باپ سے کافی لڑی اسے اپنی بیوقوفی پر شدید طیش آیا۔

"زہرہ ایک بار تم تحمل سے سوچو"

زہرہ کے غصے سے خائف ہوتے وہ نرمی سے بولے۔

کیا سنو آپکے دوست نے میرا استعمال کیا۔ درحقیقت تو وہ دولت کے لیے بک "گئے اور میرے ہاتھوں قتل کروانا چاہتے تھے۔"

کانچ کا گلاس اسنے غصے سے زمین پر پھینکا۔ وہ اب بہت زیادہ غصہ کرنے لگی تھی۔

"میں نے تمہارا استعمال نہیں کیا زہرہ نور۔۔۔"

پیچھے سے غصے بھری آواز سن کے وہ پلٹی وہ پیچھے کھڑے ناگواری سے اسے دیکھ رہے تھے جیسے ساری بات سن چکے ہوں۔

"دھوکہ دیا آپ نے مجھے۔"

وہ غرائی سارے لحاظ بلائے طاق رکھتے۔

"کیسا دھوکہ؟"

تیوری پر بل پڑے۔

آپ نے پیسوں کے عوض مجھ سے فہیم بلوچ کا قتل کروانا چاہا آپ نے اپنے "مطلب اور دولت کے حصول کے لیے مجھے استعمال کیا۔"

وہ بد تمیزی کی حدیں پھلانگتی حقارت سے بولی۔

"تم ابھی کی آئی لڑکی میری ایمانداری پر سوال اٹھا رہی ہو؟"

انکے تیور غضبناک تھے۔ جبکہ زہرہ کے والد شرمندگی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

ہاں کیونکہ لیزابلوچ نے مجھ پر ساربات واضح کر دی ہے کہ آپ پولیس والے " انکے ٹکڑوں پر پلنے والے کتے ہیں۔۔

"زہرہ۔۔ تھپڑ مارو نگا اپنی زبان کو لگام ڈالو۔۔"

اسکے پاؤں درمیان میں چیخے۔

ایک منٹ رکو۔۔ مجھے زہرہ سے بات کرنے دوزرا میں بھی تو دیکھواتی ٹرینگ " کے بعد کس حد تک پہنچی ہے زہرہ۔۔

وہ طنزیہ ہنستے۔

ایک خاردار کانٹا جو تنا آور درخت کی شکل اختیار کر گیا ہو جسکی لاتعداد شاخیں " پھیلتیں سب کو لہو لہان کر رہی ہوں اور اسکے مقابل ایک چھوٹا ویسا ہی پودا ہو لیکن " اس سے زیادہ نقصان نا ہو تو تم کس کو کاٹو گی زہرہ نور۔۔۔

وہ چہتے لہجے میں چھپنے لگے نور انکی بات سمجھتے چند لمحے خاموش رہی پھر کاٹدار لہجے میں بولی۔

آپ نے فہیم بلوچ کو مارا سوال اسکا نہیں۔۔۔ لیکن آپ نے یہ اپنا فرض نبھانے " کے لیے نہیں لیزا بلوچ کے کہنے پر کیا ہے۔۔۔

غلط۔۔۔ لیزا بلوچ محض ایک سیرٹھی ہے۔۔۔ اسے اوپر چڑھنے کے لیے فہیم بلوچ کو سیرٹھی بنانا تھا اور فہیم بلوچ تک پہنچنے کے لیے ہمیں لیزا بلوچ کو۔ لیزا بلوچ کی مدد کے بغیر ہم فہیم بلوچ تک کبھی رسائی حاصل نہیں کر سکتے تھے لیزا بلوچ کا استعمال تھا کہ ہم فہیم بلوچ کو ہٹا سکے۔۔۔ رہی بات لیزا بلوچ کی تو وہ سمجھتی ہے اسے ہمیں استعمال کیا ہے۔ لیزا بلوچ کی مثال وہی چھوٹے پودے جیسی ہے جب تک وہ پروان چڑھے گی اسکے جیسا کوئی دوسرا پیدا ہو جائیگا اور شاید یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ " اسے سیاست ہیں۔۔۔ جو جیسا ہے اسے ویسے ہی کاٹنا پڑتا ہے۔۔۔

وہ بول کر نور کو دیکھنے لگے جواب بالکل خاموش کھڑی تھی شاید اپنے الفاظ پر شرمندہ تھی۔

وہ اسکی شرمندگی محسوس کر رہے تھے اسلیے سر جھٹکتے واپس اسکے جھکے سر کی طرف متوجہ ہوئے۔

"آئی ایم سوری۔۔ میں بنا حقیقت جانے نجانے کیا کیا بول گئی۔۔"

اسے ایک بار پھر غصہ آرہا تھا لیکن اس بار خود پر آرہا تھا۔

مجھے سوری کی ضرورت نہیں صرف اس بات کا جواب دو اگلا مشن کرو گی یا نہیں؟

اتنی تذلیل کے بعد شاید وہ کبھی اس سے ناپوچھتے لیکن فوراً فوراً وہ اپنا پورا پلان بدل نہیں سکتے تھے بہت مشکل سے انہیں زید جھانگیر کی طرف خوفیہ طور قدم بڑھانے کا موقع ملا تھا۔

"آپ اب شرمندہ کر رہے ہیں۔۔"

وہ شرمندگ سے بولی۔

"تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور تم یہ اپنی مرضی سے کر رہی ہو۔۔"

انہوں نے پھر بتایا۔

"جی میں جانتی ہوں۔"

خود اعتمادی سے جواب دیا۔

جس کیس میں تم اب ہاتھ ڈال رہی ہو وہ فہیم بلوچ سے زیادہ مشکل ہے نور "

"یہاں مدد کے لیے لیزا بلوچ نہیں ہے۔۔"

انہوں نے محتاط کیا

"میں جانتی ہوں۔"

وہ چمکتی آنکھوں سے مسکرائی۔ اسکے بعد وہ اپنے باپ سے مل کر نکلی پولیس کے ہی ہائر کیے ہوئے غنڈے تھے وہ بہت چال بازی اور چالاکی سے کیمرے میں خود کو دکھاتی زید جھانگیر کی گاڑی تک پہنچی لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا وہ جس مقصد سے گھر میں گھسی تھی وہ تو ناہوسکا جسکے اسی دن زید کی گاڑی سے چوری ہونے والے ڈرگز کا

شک اس پر آیا جس سے وہ سرے سے نظر انداز تھی۔ اسکو ریمانڈ میں لیے ایمن نے ٹارچر کیا لیکن زید کے حکم پر اسے ہاتھ ہلکار کھا لیکن پھر سب سے ازیت ناک وہ لمحہ تھا جب زید نے اسکا ناخن اکھاڑا اس دن اسے تہیہ کیا تھا اس شخص کو وہ بری طرح برباد کرے گی وہ خود بھی بدستور زید کی جانب کھنچنے لگی تھی یہ اسکے لیے بالکل بے اختیار ثابت ہوا تھا وہ اسکو سوچنے لگی جس چیز پر نظر رکھنے اسے کہا تھا وہ اسکے علاوہ بھی بہت سی چیزوں پر نظر رکھ رہی تھی حد تک کے زید جھانگیر کی پسند ناپسند پر بھی۔

زید جھانگیر کا باورچی جو کافی بوڑھا تھا اسکو زید جھانگیر نے جان کر رکھا تھا کہ اسکی پانچ بیٹیاں تھی جن میں دو طلاق یافتہ تھیں کوئی اور سہارا یا روزگار کا ذریعہ نہیں تھا لیکن درحقیقت اسکی روزگار کا ذریعہ پولیس تھی وہ جانتے تھے زید جھانگیر اس پر شک نہیں کرے گا اور اسکو صرف دو کام دیے گئے تھے پہلا نور سے ملاقات پر صرف اسے ایک چھوٹا سا ڈبہ دینا اور دوسرا کام نور کے کہنے پر ایک رات کے لیے سب کے کھانے نشہ آور دوائی ملانی تھی جو اسے چند دنوں بعد ہی نور کے حوالے

ڈبہ کرنے کے بعد اگلے روز ہی کر دیا تھا اس کام کے بعد وہ ایسا ہو گیا تھا جیسے نور کو جانتا ہی نا ہو نور نے بڑی مہارت سے وہ چسپ پوشیدہ کر کے گھر کے مختلف حصوں میں لگائی تھیں جہاں انکے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ ہو لیکن وہ زید جھانگیر کے کمرے تک رسائی حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی۔

اسنے اسی تیزی سے کیمرے سے وہ فوٹیج ریمو کر کے ٹائمنگ بڑھادی تھی۔ پھر زید جھانگیر کی طرح وہ بھی اپنی بدلتی دلی کیفیت پر جھنجھلاتے اس سے انکار کرنے لگی لیکن ہمیشہ کی طرح بے بس ہوتی وہ اس جذبے سے ہار گئی اور دل سے اقرار کرنا پڑا کہ وہ زید جھانگیر سے محبت کر چکی ہے۔ زید جھانگیر سے نکاح کسی پلان کا حصہ نہیں تھا وہ اپنے دل میں پختہ جذبے اور نازک لمحے کے جال میں پھنستی اتنا بڑا قدم اٹھا گئی۔ اسکے اس فیصلے پر اسکی ٹیم کے ساتھ اسکے باپ کو بھی یقین نہیں آیا تھا کہ نور ایسا کر سکتی ہے لیکن وہ بعد میں مطمئن ہو گئے یہ سوچ کر کہ زید جھانگیر سے نکاح بھی صرف اسکے کمرے تک رسائی کا حاصل کرنے کے تحت ہے لیکن یہاں بھی بات پلٹ گئی جب زید نے اسے خود کمرے سے نکال دیا لیکن جتنی دیر

بھی وہ زید کے کمرے میں رہی اسکے کروڑوں کا نقصان کر چکی تھی جس فائل کی وجہ سے اسکی فیکٹری سیلڈ ہوئی اسکی امپورٹنٹ ڈیٹیلز یاد کر کے ان تک پہنچانا نور کا ہی کام تھا۔ کچھ دنوں پہلے جو اسے خواب دیکھا تھا وہ حقیقت تھا اسنے اپنا حال دیکھا تھا اور اب وہ اس خواب کو تعبیر وہ دینے والی تھی۔

اسکے پاپا اسے ہمیشہ خود اعتمادی سور خود سے فیصلہ لینے کا کہتے تھے انکا کہنا تھا کہ وہ نصیب پر یقین رکھتے فیصلہ کرنے والوں پر نہیں انہوں نے نور کو سمجھایا تھا کہ اگر کبھی غلط فیصلہ ہو بھی جائے تو ہمت مت ہارنا تم سے نہیں تو کسی اور سے ہوتا لیکن اگر تمہارے نصیب میں کچھ ہونا ہے تو ہو گا ہی لیکن کبھی یہ ملال نہیں رہے گا کہ فیصلے کا اختیار ہوتے ہوئے بھی ضائع کر

URDU Novelians

اسنے آنکھیں کھولتے اپنے ہاتھ کو دیکھا

یہ سوچ کر افسوس کرنا کے موقع تھا کاش کر لیتے۔۔ یہ "کاش" کا لفظ ہمیشہ زندگی میں ناشکری کا باعث بنتا ہے۔

ان چھوٹے چھوٹے خوفیہ مشنز کے باوجود وہ واپس ویسی نہیں ہو پائی تھی جیسی وہ تھی۔ یہ گمنام زندگی وہ نہیں تھی جو اسنے سوچی تھی زندگی گزارنے اور جینے میں فرق تھا اسکے اور خوشیوں کے درمیان ایک خلاء آگئی تھی۔

سوچوں کے بھور سے باہر نکلتے اسنے گہری سانس لی اپنی انگلی اس انگلی کو دیکھا جسکا ناخن زید جھانگیر نے اکھاڑا تھا وہ ناخن اب واپس آچکا تھا ناخن دیکھتے اسے احساس ہوا کہ یہ کام کتنا لمبا ہو گیا تھا اور لگتا ایسا تھا جیسے چند دن پہلے شروع کیا دل نے سرگوشی کی کہ کاش یہ وقت تھم سکتا وہ نفی میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی اور کچن میں داخل ہوئی۔

سر میں درد محسوس کرتے اسنے چائے چولہے پر چڑھائی۔
چائے میں ابال آنے کے بعد اسنے آنچ ہلکی کرتے چائے کو جوش دیا۔ وہ دہکتی ہوئی ہلکی آنچ کو دیکھ رہی تھی زید کی محبت بھی تو اسکے دل کو یونہی آنچ دے رہی تھی۔

"ایک کپ جائے میرے لیے بھی بنادو۔۔"

اسے اپنے پیچھے سے زید کی آواز آئی وہ چونک کے پلٹی۔۔ بکھرے بکھرے سے ہلیے میں تھکن زدہ سا وہ نور کو بہت بھلا لگا۔

"آپ تو کافی پیتے ہیں نا"

نور نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں پر ابھی چائے پینا چاہتا ہوں۔۔"

وہ کہتے ہوئے وہیں کرسی پر بیٹھ گیا۔ نور اسے خاموشی سے دیکھنے لگی وہ بہت دنوں بعد یوں زید کو رو برو دیکھ رہی تھی ورنہ اپنے مال کو محفوظ کرنے کی کوشش میں وہ بہت مصروف تھا مال تو محفوظ ہو چکا تھا لیکن زیادہ عرصہ اسے اپنے پاس رکھنا بھی بڑا نقصان تھا لیکن وہ پولیس کے ہاتھ نہیں لگا تھا اس بات نے اسے کافی پرسکون کیا تھا۔

"تھکے ہوئے لگ رہے ہیں خیریت۔۔"

URDU NOVELIANS

نور نے قریب قدم بڑھاتے فکر مندی سے پوچھا۔

"تھکن تو زندگی کا حصہ ہے نور۔۔"

وہ تلخی سے مسکرایا۔

"پھر چاہے وہ زہنی ہو یا جسمانی۔۔"

آنکھیں موندتے وہ کرسی پر پشت ٹکا گیا۔

"آپکوزہنی تھکن ہے؟"

وہ افسوس سے پوچھنے لگی۔

جس کے سر پر بربادی اور زوال کی تلوار لٹکی ہو وہ زہنی ازیت کی انتہا پر ہی

URDUNovelians

"ہوگا۔۔"

وہ کہتے ہوئے کھڑا ہو انور کے مقابل کھڑے ہوتے نور کے چہرے کو بغور دیکھتے
اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔ اسکا ایک نور کی ہتھیلی تھامے ہوئے تھا

اور دوسرا پیچھے سر پر۔۔ جب کہ نور اسے بے حد قریب سے بغور دیکھ رہی تھی
اسکی بند آنکھیں اور ساکت پلکیں۔۔۔

زوال سے ڈر لگ رہا ہے نور۔۔ جنکو شہرت اور دولت کی عادت ہو وہ موت تو
"دیکھ سکتے ہیں پر اپنا زوال نہیں۔۔"

نور کے بالوں کی لٹکان کے پیچھے کرتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"اس عروج کا زوال تو لازم ہے زید جو۔۔۔"

نور کہنے لگی کہ وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ گیا۔

URDUNovelians

"ہم جیسے لوگ حقیقت پسند نہیں ہوتے نا ہی حقیقت سننا پسند کرتے ہیں۔"

وہ تلخی سے مسکرایا نور کو اسکی مسکراہٹ چھبی۔۔ پہلی بار چھبی۔

"پھر کیا چاہتے ہیں؟"

اسکا ہاتھ نرمی سے اپنے بالوں سے الگ کرتے پوچھا۔ ساتھ چولہا بند کر دیا۔

"سکون۔۔۔ کیا تم مجھے سکون دے سکتی۔۔۔ تھوڑا سا سکون۔۔۔"

کیا کچھ نہیں تھا اسکے لہجے میں۔۔۔ بے بسی، تھکن، زوال کا خوف۔۔۔۔۔

پلٹ جائیں زید۔۔۔ صرف ایک توبہ دل سے۔۔۔ یقین کریں تھوڑا نہیں مکمل"

"سکون جیت لینگے۔۔۔" URDU Novelians

اسکو ٹوٹا دیکھتے نور نے اس کے ہاتھ تھامتے یقین سے کہا۔

میں اب نہیں پلٹ سکتا نور ممکن نہیں۔۔ یہ نشہ خون بن کر دوڑتا ہے میں نہیں " "چھوڑ سکتا۔۔

نور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ جدا کرتے وہ کچن سے باہر نکلنے لگا کہ نور کے الفاظ پر قدم تھم گئے۔۔

زید جھانگیر پلٹ سکتا ہے لیکن زید جھانگیر پلٹنا نہیں چاہتا۔۔ " سکون کا نشہ اس سے کہیں زیادہ نشیلا ہے زید۔۔ صرف دل پر ہاتھ ایک توبہ چاہیے تم اس وقت سکون اور وحشت کے درمیان کھڑے ہو ایک قدم آگے بڑھایا تو زوال کے ساتھ وحشت پیچھے رہ جائے گی اور اگر قدم واپس پیچھے لے لیے تو زوال وحشت تمہارے وجود کا حصہ ہوگی۔۔

زید اسے دیکھے گیا اسکے جملے آج اسکے باپ جھانگیر جیسے تھے اسے لگا اسکے سامنے کھڑی لڑکی کے وجود میں جھانگیر بول رہے ہیں۔

"ممکن نہیں میرے لیے۔۔"

وہ ضبط سے بولا۔

ساری زندگی حلال کھا کے نیک ماں باپ کی نیک تربیت میں پلنے والے زید "جھانگیر کے لیے بھی حرام کو چننا اپنے ضمیر کو بیچ دینا ممکن تھا۔ جب وہ ممکن ہو گیا" تو یہ کیوں نہیں۔۔

زید کو یکدم نور کی جگہ جھانگیر نظر آنے لگے۔۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ مرنے والا لوٹ آتا اس پر برائی اس قدر غالب تھی کہ اسے نور کے وجود سے وحشت ہونے لگی وہ اگلے لمحے ہی بنا کوئی جواب دیے نکلتا چلا گیا۔ جب کہ نور لب بھینچے اسی کرسی پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد چائے کا کپ لے کر زید کے کمرے کی طرف

بڑھی تو مبین سے معلوم ہوا زید اچانک کسی کام سے باہر گیا ہے وہ اپنے کمرے میں جاتے جاتے رکی۔

"مبین۔۔۔"

نور نے پکارا۔

"ایمن کہاں ہے۔۔۔"

مبین کے متوجہ ہونے پر پوچھا

"ایمن جاپان گئی ہے۔۔۔ اسے فادر کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔"

افسوس سے بتایا۔ نور کو سن کر حیرت ہوئی کیا ایمن جاپانی تھی۔ وہ سر جھٹک کر

واپس مبین کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مہر کیسی ہے۔۔۔"

وہ مہر کے متعلق پوچھنے لگی کیونکہ مہر کم بات کرتی تھی لیکن مبین سے اسنے اکثر

اسے بات کرتے دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تہہ خانے میں ہے۔۔"

مبین کے جواب پر وہ گہری سانس لیتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ پہلے وہ لوگ مہر کو ادھیڑتے تھے اور اب مہر۔۔۔ اب تو دن بھی کافی زیادہ ہو گئے تھے لیکن وہ نامرنے دے رہی تھی ناجینے۔ اپنے کمرے میں آکر وہ بیڈ پر بیٹھتے چائے کے کپ سے اٹھتا دھواں دیکھنے لگی۔ سوچوں کی ڈوریں بیک وقت زید جھانگیر سے جاجرئیں چائے ہاتھوں میں پکڑے پکڑے ہی نجانے کب ٹھنڈی ہو گئی۔ سوچوں کے بھنور سے نکلتے اسنے گہری سانس لی اور بیڈ کر اوٹن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔

"زید۔۔۔"

اسکی آنکھ لگے نجانے کتنی دیر ہوئی تھی جب اسے اپنے ہاتھ پر حدت گرم لمس محسوس ہوا آنکھیں کھولیں تو سامنے زید کو پایا۔ وہ اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں دبائے اپنی بند مٹھی کو دیکھ رہا تھا۔

نور کے پکارنے پر نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

"کافی لمبا اور گہری نیند سوتی ہو۔۔"

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کب آئے؟"

زید کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھتے آہستگی سے پوچھا

"نہیں معلوم تمہیں دیکھتے وقت کا اندازہ نہیں ہوا"

نور اسکی مسکراہٹ دیکھنے لگی جو کافی گہری تھی جھکے کندھے مضطرب آنکھیں وہ سو

بار قسم اٹھانے کو تیار تھی کہ سامنے بیٹھا شخص اگر اسکی نظروں سے دیکھا جاتا تو

دنیا کا سب سے حسین مرد تھا۔

"کچھ چاہیے؟" URDU Novelians

اپنا ہاتھ نرمی سے زید کی مٹھی سے نکالتے نظریں چراگئی۔

"نور جھانگھیر چاہیے۔۔"

اسکا انداز دلکش تھا اور لہجہ دلفریب۔۔

میں آپکی بیوی ہوں تو میرا نام نور زید ہونا چاہیے۔۔ نور جھانگیر کیوں کہتے ہیں؟

دل میں مچلتا یہ سوال پرانا تھا پر موقع ابھی صحیح ملا تھا وہ زید کی بات کا رخ موڑ گئی۔

"مجھے ہر نام سے محبت محسوس ہوتی جس کے آگے جھانگیر لگتا ہے۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا نور خاموشی سے دیکھے گئی یہ شخص بھی تو اپنے آپ میں ایک پہیلی ہی تھا۔

"اب میری بات کا جواب دو۔۔ کیا مجھے نور جھانگیر مل سکتی ہے؟"

دوبارہ پوچھا۔

"نور جھانگیر آپ ہی کی تو ہے۔۔"

جتا کر کہا۔

"امم، ممم۔۔ مکمل چاہیے۔۔"

وہ اسے دیکھتے بولا۔

میں اب تمہاری رخصتی چاہتا ہوں نور۔۔ تمہیں مکمل اپنا ناچاہتا ہوں۔۔ کیا تم "

"مجھے قبول کرو گی؟ میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرونگا

وہ نور کی طرف ہاتھ بڑھاتے بولا۔ نور اپنے سامنے اسکی پھیلی ہتھیلی دیکھنے لگی۔

"اگر ساتھ قبول ہے تو تھام لو ہاتھ۔۔۔"

وہ اسے خاموش دیکھتے دوبارہ بولا۔ وہ منتظر تھا اسکا ہاتھ تھا منے کا وہ اسکا اپنی گود میں

پڑا ساکت ہاتھ دیکھنے کے باوجود اسکے سامنے سے ہاتھ ہٹانے کو راضی نہ تھا۔

وہ سختی آنکھیں بند کر گئی۔ ایک منظر آنکھوں کے سامنے گھوما وہی خواب جو اسنے

کچھ عرصے پہلے دیکھا تھا جب تمام راستے بند تھے اور زید اسکی جانب بڑھ رہا تھا وہ

پٹ سے آنکھیں کھول گئی کل دیکھا گیا خواب تعبیر بن کے سامنے تھا زید اسکی

جانب بڑھ رہا تھا وہ زید کی آنکھوں میں دیکھنے لگی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا لمحے بھر کا وقت لگا تھا جب نور نے اپنا ہاتھ زید کی ہتھیلی پر رکھ کر سر جھکا دیا تھا۔ زید کے ہونٹ بے ساختہ مسکرائے تھے وہ آنکھیں بند کر کے کھولتا اپنے ہاتھ میں نور کا ہاتھ دیکھتے یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

آج سے زید جھانگیر تمہارا۔۔ اپنی ذات سے تمہاری ذات تک کے تمام "اختیارات میں نے تمہیں سوئے۔"

نور کی ناک کو نرمی سے لبوں سے چھوتے وہ اسکے گرد بازوؤں کا حصار کھینچ گیا۔ چند لمحے بعد وہ نور کو بازوؤں میں اٹھائے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کل رات وہ سویا نہیں تھا اسنے نیند کی گولی بھی نہیں کھائی تھی۔ اسکی رات نور کو دیکھتے کٹی تھی کل انہوں نے بہت باتیں کی تھیں اور ساری ہی غیر ضروری تھیں۔ اپنے بچپن کے قصے سناتے کبھی ہنسے تھے تو کبھی روئے تھے۔ کل اسنے نور کو اپنے ماں باپ سے بھی ملوایا تھا وہ زید کا درد سنتے نم دیدہ ہوئی تھی وہ زیادہ کچھ پوچھ بھی نا سکی تھی اگر زید کو شک ہو جاتا تو۔۔۔

زید اپنے پہلو میں سوئی نور کو دیکھ رہا تھا اسکے بال تکیے اور زید پر بکھرے ہوئے تھے وہ زید کی جانب پیٹھ کیے لیٹی تھی وہ لوگ رات چار بجے سوئے تھے نور تو فوراً ہی سو گئی تھی پر زید نہیں سویا تھا۔ گھڑی صبح کے چھ بجارہی تھی اسے آج نیند کی گولی کی ضرورت نہیں تھی وہ نور کے برابر میں لیٹ گیا آہستگی سے نور کا سر اپنے بازو پر رکھا اور ایک ہاتھ سے اسے گھیرے میں لیتے آنکھیں موند گیا۔

باہمی رضامندی سے نور اور زید ازدواجی زندگی کا انتخاب کر چکے تھے۔ وہ لان میں زید کے کیے کافی بنا کے لائی۔ اتنے دنوں میں جانی بے تکلفی ہو چکی تھی ایک نارمل میاں بیوی کی طرح عام سی زندگی کافی خوبصورت تھی۔

"کہیں باہر چلیں؟"

نور کے بیٹھنے پر زید نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ موڈ نہیں۔۔۔ موسم بھی کچھ عجیب ہو رہا ہے روکھا روکھا سا۔۔۔"

منہ بناتے کہا زید نے اثبات میں سر ہلاتے کافی کا کپ اٹھایا۔ دونوں کے درمیان خاموشی لمبی ہو گئی تھی۔ نور نے گلا صاف کرتے زید کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"زید۔۔۔ ایک سوال پوچھوں؟"

تجسس سے کہا اور کھڑے ہوتے ٹہلنے لگی۔ وہ جانتی تھی زید اسکے پیچھے ضرور آئے گا۔

"پوچھو"

پیچھے سے نور کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے کافی کا کپ نور کے آگے کیا جسے نور نے تھام لیا۔

"آپ اس کام میں کیسے آئے؟ یعنی سمگلنگ وغیرہ۔"

اسکے سوال پر کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر زید اس سے الگ ہوتے اسکے ہاتھ سے کافی کا کپ لے کر لبوں سے لگا گیا۔

میرے پاپا کے انتقال کے بعد کمپنی کا وارث میں تھا مجھے تو اس صحیح طرح اس بات کا علم بھی نہیں تھا کہ میری کمپنی میں کام کیا ہوتا ہے ناپاپا نے کبھی بتایا تھا نا میں نے جاننے کی خواہش کی تھی تب شاید وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کا وقت "بہت مختصر ہے۔"

بولتے بولتے وہ رکاکپ لبوں سے لگاتے ایک سپ لیا۔

"پھر؟"

نور نے بے چینی سے پوچھا۔

پھر جب میں نے جوائن کی تو دنیاوی دستور کے مطابق یتیم کو جو جتنا لوٹ سکتا تھا "اتنا لوٹا اتنا کہ عمارت کے علاوہ کچھ باقی نہیں تھا۔

میں خاصہ زہین تھا لیکن اگر مجھ سے میری پڑھائی کے متعلق کچھ پوچھا جاتا تو لیکن بزنس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ ایک سال کے اندر اینٹ اینٹ کر کے جوڑی میرے باپ کی فیکٹری زمین بوس ہونے کو تھی۔ مینجر نے نجانے کہاں کہاں بے ایمانی کی پر میری کمزوری کا فائدہ ہر ایک نے اٹھایا اور پھر جنگلی گدھوں کی طرح نوچ کر اڑھ گئے۔

بچی ایک عمارت اور اس میں پڑاسامان لیکن قرضے کی وجہ سے وہ بھی نیلام ہو رہی تھی۔

پھر پاپا کے ایک دوست جنکا کروڑوں کمال ہماری فیکٹری میں تیار ہو رہا تھا انہوں
نے بھی اپنی رقم واپس مانگ لی۔۔

"پھر؟"

زید کے رکتے ہی فوراً پوچھا۔

پھر انہوں نے ایک دن میری پریشانیوں کا حل نکالنے مجھے بتایا۔ پہلے مجھے "
میرے انجام سے آگاہ کیا کہ نیلام صرف فیکٹری نہیں گھر اور باقی تمام جائیداد
ہوگی اور میرے اور ایمان کی روڈ پر بھیک مانگنے کی نوبت آجائیگی۔ انہوں نے مجھ
سے مدد کا وعدہ کیا اور مجھے کروڑوں کا قرضہ دیا۔

اور پھر اس قرضے کی مد میں میرے سامنے راستہ رکھا۔ اگر میں انکا قرضہ نادوں تو
جائیداد پر وہ قبضہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے مجھے مزید بہت سی جگہوں پر بے بس

کر دیا اس وقت میں کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا دماغ تھا پراس استعمال کرنا نہیں آتا
"تھا۔"

وہ تلخی سے ہنس نور خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

وہ بہت بے ڈرگ اسمگلر تھے اور انہوں نے میرے سامنے انکے اس کام میں انکا
ساتھ دینے کی شرط رکھی اس وقت میں سب کچھ کھونے سے ڈر گیا تھا میں اپنے
باپ کے نام کی ایک چیز بھی جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ فیصلہ بہت مشکل تھا بہت
"زیادہ مشکل لیکن میں کر گیا۔"

کافی کاکپ نور کو تھماتے کندھے اچکائے۔

"آپ کے پاپا کے دوست نے ایسا کیا۔"

وہ حیران تھی۔

حیران مت ہو یہ دنیا ایک فریب ہے۔۔ یہاں ہر کوئی فریبی ہے دہری شخصیت
"رکھنے والا منہ پر دوسرا چہرہ چڑھا کے رکھنے والا۔"

نور لب بھیجے اسے دیکھنے لگی جب زید نے بغور اسے دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

وہ خاموشی سے اسک چہرہ بغور دیکھ رہا تھا نور پہلے نظر انداز کرتی رہی پھر کچھ لمحے بعد رخ اسکی طرف کرتے پوچھا۔

"تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟"

اسکے سوال پر نور خاموش رہی اور اسکی نظروں میں دیکھنے لگی۔ زید نے سوالیہ آئی برواچکائی۔ نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

URDUNovelians

پر میں تمہاری آنکھوں میں روزِ اوّل سے ڈر دیکھنے میں ناکام رہا ہوں۔ پہلی بار " میں جب تم پر اتنے تشدد کے بعد تمہارا وجود خوف سے کانپ رہا تھا تب بھی

تمہاری نظریں الگ تاثر دیتی تھیں اور آج بھی پر خوف جب سے اب تک کبھی
" نہیں دیکھا۔

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتے راز بیان کر رہا تھا۔ نور خاموش رہی۔

پہلے روز سے میرا دل نہیں مانتا کہ تم عام لڑکی ہو یا میرے تک بنا کسی سازش کے
" قسمت سے آئی ہو۔۔

وہ ہنسا۔۔ نور اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

" اگر آپکو مجھ پر اب بھی شک ہے تو پتا لگوا لیں آپکے لیے مشکل تو نہیں۔۔"

سنجیدگی سے نظریں زید کے چہرے سے ہٹاتے سامنے سوئمنگ پول پر جمائیں۔۔

"ہاں بالکل میرے لیے مشکل نہیں پر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"

وہ آج نور کے سامنے اپنی کمزوری بیان کر رہا تھا۔ نور چونک کر اسے واپس دیکھنے لگی زید جھانگیر بھی ڈر تا تھا پر کس چیز سے۔۔

"کس چیز سے۔۔"

اپنی حیرت چھپاتے عام سے انداز میں پوچھا۔

"تمہیں کھونے سے۔۔۔"

اسکے جواب پر نور کی نظریں ساکت ہو گئیں۔۔ وہ ٹھہری نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

"اگر تم ایک فریب ہو تو میں اس فریب میں جینا چاہتا ہوں۔۔"

نور کی پلکیں لرز گئیں زید مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کھونے سے ڈرتا ہوں تمہیں۔۔"

وہ گہرا مسکرایا جبکہ نور کے وجود میں جیسے اسکی نظروں کے ساتھ خون کی گردش بھی سست ہوتی ساکت ہو گئی کیا زید جھانگیر کے الفاظ اسکی محبت کا چھپا اظہار تھے۔ کیا واقعی زید جھانگیر ایمان جھانگیر کے علاوہ کسی سے محبت کرنے لگا تھا اور وہ کوئی اور نہیں نور کی اپنی ذات تھی۔۔

URDUNovelians

ڈر تو نہیں پر ان نظروں میں محبت دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔۔ پر وہ بھی کبھی "نہیں دیکھ پایا۔"

وہ پھر استہزایہ ہنسا۔

اگر واقعی میں ایک فریب ہوئی محض ایک دھوکہ اور حقیقت سے اس فریب کا

"پردہ کبھی ہٹا تو کیا کریں گے آپ۔۔؟"

وہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی پر پوچھ بیٹھی۔

"اگر ایسا ہے تو اس پردے کے ہٹنے سے پہلے اس منظر کو دیکھنے والے کو مار دینا۔"

اسکا اشارہ اپنی طرف تھا۔

کام میں دھوکے کی سزا موت ہوتی ہے پھر تو یہ زندگی کا معاملہ ہے۔۔ اس میں

دھوکہ یا توزید جھانگیر کی جان لے جائیگا یا دھوکہ دینے والے کی پھر چاہے وہ کتنا

"ہی حسین اور دل فریب کیوں ناہو۔"

اسنے نور کے گال کو ہاتھ کی پشت سے چھوا۔

ویسے تو میری دعا ہے یہ فریب ناہو اور اگر فریب ہو تو کبھی اس پر سے پردہ ناہٹے " پر میں ٹھہرا گناہگار انسان دعائیں کہاں قبول ہو گی اسلیے اگر یہ فریب ہو تو حقیقت کھلنے سے پہلے مجھے مار دینا ورنہ باخدا میں نہیں جانتا میں کیا کرونگا بس اتنا جانتا ہوں " سزا موت سے بدتر ہو گی۔۔

اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ رکا نہیں تھا وہ آنکھیں بند کیے اسکے نرم لمس کو اپنے ماتھے پر محسوس کرنے لگی جب آنکھیں کھولیں تو وہ اس سے دور باہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

نظروں سے او جھل ہونے تک اسکی نظروں نے زید جھانگیر کا پیچھا کیا۔۔

"کیا سوچ رہی ہو۔"

وہ کھڑکی پر کھڑی ڈھلتے سورج کی آخری کرنیں دیکھ رہی تھی جب زید اس کے پیچھے
کھڑے قریب ہوتے دھیمی آواز میں خود بھی آسمان کے بدلے رنگ کو دیکھتے
بولا۔

انسان کی زندگی بھی ایسی ہی ہے نازید۔۔۔ جتنی لمبی بھی ہو ایسا لگتا ہے ابھی تو
"شروع ہوئی ہے۔"

وہ گہری سانس لیتے بولی زید کو اسکا لہجہ پر افسوس لگا۔

"موت واقعی ایک کڑوی اور کرب ناک حقیقت ہے۔۔۔"

ایک سرد سانس باہر چھوڑتے وہ پیچھے سے نور کے گرد حصار باندھ گیا۔۔

"ایسا نہیں ہے زید۔"

وہ کہتی اسکے حصار کو توڑے بنا اسکی جانب پلٹی۔ زید کو اسکا چہرہ دھندلا لگا نور کی پشت روشنی کی طرف تھی اور چہرہ کمرے کی طرف زید کے روبرو جہاں روشنی آہستہ آہستہ ختم ہونے کو تھی۔

موت تو ایک سچی حقیقت ہے ازیت ناک تو یہ دنیا ہے یہ فریب ہے انسان کے " لیے۔ لیکن انسان کو ہمیشہ فریب ہی خوبصورت رکھتا ہے حقیقت کا سامنا کرنا مشکل لگتا ہے اسی لیے سامنا کرنے سے پہلے حقیقت کو کڑوی اور کرب ناک کہہ " دیا جاتا ہے۔

وہ زید کا چہرہ دھلتی شام کی روشنی بغور دیکھ رہی تھی سرمئی روشنی میں اسکی سرمئی آنکھیں بہت حسین تھیں۔

حقیقت واقعی کڑوی ہوتی ہے۔۔ اور موت ایک کڑوی حقیقت ہی ہوتی " ہے۔۔

وہ اپنی بات پر قائم سنجیدگی سے بولا حصار اب تک نور کے گرد بندھا ہوا تھا۔

موت کرب ناک اسکے لیے ہے جو اس دنیا کے فریب کے ساتھ مل کر خود کو " فریب دیتا ہے۔

موت کا اگر دوسر پہلو دیکھا جائے تو بہت خوبصورت لگے۔
"کسی اپنے کے پاس لوٹنے کی خوشی کیا ہوتی ہے زید جھانگیر۔"

وہ پوچھ رہی تھی پر وہ خاموش رہا۔

بہت زیادہ خوشی ہوتی جب آپ کسی اپنے قریبی اور مخلص سے ملیں پھر اللہ کے " پاس لوٹنے کا مزہ کیسا ہو گا زید جس سے زیادہ نا کوئی قریب ہے نا محبت کرنے والا۔ "

وہ مسکراتے ہوئے بولنے لگی زید اسکی مسکراہٹ دیکھتے بغور اسے سن رہا تھا۔

اور اگر کوئی اپنا آپکے پاس آئے جس سے آپ کو محبت ہو جو آپکو عزیز ہو تو آپ اسکا استقبال کیسے کریں گے؟

وہ زید کے گال پر سیدھا ہاتھ رکھتے مزید قریب ہوتی پوچھنے لگی۔

زید جھانگیر پھر وہ تو اللہ ہے سوچو وہ اپنے عزیز بندے کا استقبال کیسے کرے گا۔ " ایسا ہو گا جس کا گمان بھی عام آنکھ نا کر سکے۔ یہ حقیقت کڑوی نہیں حسین ہے لیکن ان لوگوں کے لیے ہر لمحہ اس حسین حقیقت کو یاد رکھتے اس فریب میں نہیں پڑتے شاید ہم جیسوں کے لیے یہ حقیقت واقعی بہت کڑوی ہے کیونکہ ہمیں فریب حسین لگتے ہیں ہم بات بات پر جھوٹ کا سہارا لینے والے اس جھوٹی دنیا کو اپنا سب کچھ مانتے ہیں۔۔

وہ ہاتھ ہٹاتے زید کے سینے پر سر ٹکا گئی۔ زید اب بھی خاموش تھا وہ کچھ نہیں بولا تھا

"زید۔۔"

کچھ دیر خاموشی کی نظر ہوئے وہ اس کے سینے سر اٹھاتے اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن سرمئی شام سیاہ رات میں تبدیل ہو چکی تھی اسے معلوم نا ہوا کہ وہ کتنی دیر اس کے سینے پر سر ٹکائے کھڑی رہی۔۔

"ہمم۔۔"

اسکا سر سینے سے اٹھتے محسوس کرتے زید نے واپس اسکا سر اپنے سینے پر ٹکا دیا۔

تھوڑا بہت ہی صحیح پر وہ سالوں بعد سکون محسوس کر رہا تھا۔

"آپ نے اس لمحے کیوں چنا اس راستے کو جانتے ہوئے بھی کہ غلط ہے۔۔"

وہ دکھ سے پوچھ رہی تھی۔

میرے لیے میری باپ کی ایک ایک چیز بہت قیمتی ہے نور میں نہیں جانے دے "
 "سکتا تھا

گناہ پر قائم رہنے کا اثر تھا کہ اسکا لہجہ کسی بھی ملال سے عاری تھا۔

"تو یہی راستہ کیوں۔۔"

کیونکہ اور کوئی راستہ تھا نہیں۔۔ میرے پاس اتنا پیسہ بھی نہیں تھا کہ میں اپنا گھر "ہی بچا سکتا جو میرے باپ نے بہت محنت سے بنایا تھا۔ اگر میں اس لمحے یہ راستہ قبول نہ کرتا تو اپنے باپ کا تمام اثاثہ کو دیتا۔

اب کے لہجے میں معمولی سی تکلیف کا عنصر تھا۔

نہیں زید۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔ راستے اور بھی تھے پر ان پر پردہ ڈلا تھا۔ کیونکہ وہ "آزمائش کا لمحہ تھا

وہ اس کا حصار توڑتی الگ ہوئی۔

مال، عورت، اولاد سب نصیب میں لکھی ہوئی ہی ملتی ہے۔"

آپ کے نصیب میں یہ دولت تھی جو آج آپ کے پاس ہے۔۔ آپ کے پاس آتا ایک ایک روپیہ آپ کے نصیب کا تھا۔ بس آپ نے راستہ غلط چن لیا یہ پیسہ جب بھی اللہ کے حکم سے ملا تھا اگر آپ انکار کر دیتے اللہ کے حکم سے تب بھی ملتا یہ سب کچھ

بھی آپکے پاس رہتا وہ اس ایک راستے کے بدلے بے شمار راستے آپکے سامنے
"کھول دیتا جو اسکی رضا سے کھلتے جو حلال ہوتے۔۔"

وہ نم لہجے میں کہتی کہتی رک گئی۔ زید نے اپنے قدم کمرے سے نکلنے کے لیے
بڑھانے چاہے لیکن اسے محسوس ہوا جیسے زمین نے اس کے قدم جکڑ لیے ہوں وہ
حقیقت پسند رہا ہی کب تھا جو حقیقت سننا برداشت ہوتا لیکن وہ بے بس ہو گیا تھا وہ
نا یہاں سے جا پار ہا تھا نا کچھ کہہ پار ہا تھا۔

اور اپنے پاپا کے کس اثاثے کی بات کر رہے ہیں زید۔۔ مرنے کے بعد انسان کو "
مال اولاد کسی چیز سے فرق نہیں پڑھتا لیکن اگر اولاد نیک ہو تو صدقہ جاریہ بن
جاتی ہے۔۔ یہ گھر جائیداد جو آپ نے بچایا یہ آپکے پاپا کا اثاثہ نہیں تھا یہ آپکا اپنا
اثاثہ تھا اس فریبی دنیا میں اپنا مقام اونچا رکھنے کا اثاثہ آپکے پاپا کا اثاثہ آپ تھے
"انکے نیک سیرت بیٹے جنہیں آپ نے کھو دیا۔"

وہ دکھ سے کہتی اندھیرے میں آگے بڑھی اپنے پیچھے زید کو پتھر کر گئی ایسا تو نہیں تھا جیسا وہ بول گئی تھی۔ نہیں ایسا بالکل نہیں تھا اسنے یہ سب اپنے لیے نہیں چنا تھا اسلیے نہیں چنا تھا کہ وہ مقام چاہتا تھا اسنے اسلیے چنا تھا کہ وہ اسکے باپ کا تھا۔ اسکے باپ کی جوانی کی محنت تھی لیکن نور کے الفاظ بھی تو غلط نہ تھے۔

اسے نور کے کراہنے کی آواز آئی تھی وہ اندھیرے میں کمرے سے نکلنے کی کوشش میں ٹیبل سے ٹکرا گئی تھی زید کے منہ سے بے اختیار اپنے باپ کا نام نکلا نور کا ایک ایک لفظ اب اسکے کانوں میں جھانگیر کی آواز میں گونج رہا تھا جیسے وہ یہ سب کہہ رہے ہوں۔۔ اچانک کمرے میں روشنی پھیلی وہ کھلی آنکھیں لمحے میں میچ گیا۔ نور جاتے جاتے بلب جلا گئی تھی۔

وہ آنکھیں بند کیا کھڑا رہا یہ روشنی بند آنکھوں میں بھی چبھ رہی تھی وہ اندھیری ڈگر کا مسافر تھا یہ روشنی اور حقیقت سے چمکتے آسمان اسکو برداشت نہیں ہو رہے تھے۔

اس رات نور نے زید خاموش دیکھا تھا وہ رات کو بنا کھانا کھائے مزید کوئی بات کیے بغیر سو گیا تھا۔ نور اسکی خاموشی کو اپنی فتح سمجھی تھی کہ زید جھانگیر پر اسکی باتوں کا اثر ہوا تھا۔ لیکن اگلے دن زید کو وہی دیکھتے وہ اپنے الفاظ ضائع ہونے پر افسوس کر رہی تھی۔

زید جھانگیر اپنی اسی ڈرگز کو سیکیور کرنے میں مصروف تھا ایمن کی جگہ اب مہر نے سنبھال لی تھی۔ وہ الجھ کر خاموش اپنے زہن میں پلٹی بے شمار سوچوں کو جھٹکنے لگی یہ سب اتنا آسان بھی نا تھا جتنا اسنے سوچا تھا وہ محبت کوئی اور ہوتی تھی شاید جس میں سب سے اوپر محبوب کی رضا ہوتی تھی۔

کچھ دنوں بعد زید مبین کے ساتھ ڈاکٹر حسن کے گھر گیا۔
اس روز اس نے حسن کی ماں کے سامنے ساری حقیقت مکمل سچائی بیان کر دی ساتھ
انکو صدمے میں چھوڑانکے سامنے نیویارک کی فلائٹ کے ٹکٹ اور ایک نمبر رکھ
کر چلا گیا۔

وہ نکل آیا تھا انکے کچھ بھی کہنے سے پہلے مبین شدید حیران تھا سب کچھ اسکی سوچ
سے پرے تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ زید ایسا کیوں کر رہا ہے۔

URDUNovelians

"مبین۔۔"

وہ چاروں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب زید نے چیچ پلیٹ میں رکھتے مبین کو
مخاطب کیا۔

"جی سر۔۔"

مبین تابعداری سے بولتے کھانے سے اپنا ہاتھ بھی کھینچ گیا۔

"مبین کل تم نیویارک جا رہے ہو۔۔۔"

مبین کے ساتھ سب نے نا سمجھی سے زید کو دیکھا۔

"لیکن سر میرا کام یہاں ہے۔۔"

وہ احتجاج بولا۔

تمہارا کام وہاں ہے مبین۔۔ ایمان پر نظر رکھنا ہے۔۔ وہ ٹھیک ہے اسے کوئی

مسئلہ تو نہیں۔۔ حسن کی امی حسن کے پاس جا رہی ہیں۔۔ میں ایمان کے

"حوالے سے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔"

وہ نیپکن سے منہ صاف کرتے کھڑا ہو گیا۔ جبکہ مبین کے نیویارک جانے کا سن کر

مہر سے اگلانوالہ نہیں لیا گیا وہ خاموشی سے کبھی زید تو کبھی مبین جو دیکھنے لگی۔۔

"اور سر آپ؟ میں آپکو اکیلا۔۔۔"

مبین نے کہنا چاہا پر وہ بات کاٹ گیا۔

میں اب بھی اکیلا ہی کام کر رہا ہوں مبین تم میری فکر مت کرو اپنی پیکنگ "کرو۔"

وہ کہتے ساتھ وہاں سے نکلنے لگا قدم دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ مبین کی آواز پھر قدم رکے۔ وہ پہلی بار زید کے فیصلے سے اختلاف کرتا بول رہا تھا اسکا دل کسی انہونی کے تحت بری طرح دھڑک خوفزدہ تھا۔

"اب تک تو اعتبار ہو جانا چاہیے تھا سر آپکو مجھ پر۔۔۔"

وہ دکھ سے بولا۔ زید چند لمحے اسے دیکھتے رہا پھر قدم واپس کیتے اسکے روبرو آیا مبین نظریں جھکا گیا۔

تمہیں بھی اب یقین ہو جانا چاہیے کہ میں نے تم پر اعتبار کر لیا ہے۔ میرے لیے "ان ڈرگز اور باقی تمام معاملات سے بڑھ کر ایمان ہے۔ میرا سب سے قیمتی اثاثہ اور میں اسے تمہاری ذمہ داری بنارہا ہوں مبین۔ مجھے یقین ہے کہ اگر مجھے کچھ ہوا بھی تو بھی تم ایمان کو تنہا نہیں کرو گے اسکے پیچھے ایک بھائی رہے گا اسکا سہارا بن کے۔"

مبین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلکی سی تھپکی دی اور باہر نکل گیا مبین نے لب بھینچے آنکھوں میں اترتی نمی اندر اتارنے کی کوشش کی۔ نجانے اچانک سب کچھ کیسے اتنا بگڑ گیا تھا کہ سنبھلنے میں نہیں آ رہا تھا سب کچھ ہی تو کتنا بہترین چل رہا تھا۔ لیکن اب وہ انکار نہیں کر سکتا تھا زید کی تھپکی سے اسے احساس ہوا تھا کہ اسکے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آئی ہے۔ جبکہ مہر پلیٹ پر سر جھکائے اپنی آنکھوں میں اترتی نمی اندر ڈھکیل رہی تھی زبان تو جیسے وہ بہت پہلے ہی کاٹ چکی تھی پر آنسوؤں پر اختیار نارہا وہ نامحسوس طریقے سے اٹھتی باہر نکل گئی۔

اسکے چند منٹ بعد ہی مبین بھی نکل گیا جبکہ نور چاول سے بھرا اچھے منہ میں رکھتی
مستقبل کو سوچنے لگی۔

اگلے دن مبین کو جانا تھا اس لیے رات ہی تہہ خانے میں پڑے ناصر اور فرحان کے
پڑے نیم مردہ وجود کو دوسرے ٹھکانے پر شفٹ اور ڈرگس اور باقی مال تہہ خانے
میں رکھ دیا فلحال سب سے محفوظ جگہ ایک یہی تھی زید جھانگیر کے پاس۔

URDUNovelians

اگلے دن مبین نیویارک کے لیے روانہ ہوا۔ جس فلائٹ سی حسن کی والدہ جارہی
تھیں مبین بھی اسی فلائٹ سے جارہا تھا۔

"ہاں تو مجھے کیسے آئیگا کھانا بنانا میں ڈاکٹر ہوں باورچی نہیں۔۔۔"

آج پھر سامنے آلو بنے دیکھ اسکا دماغ گھوما۔

تو میں بھی کسی باورچی کے خاندان سے نہیں۔۔۔ اور یہ ڈاکٹری کا طعنہ کسے دے

"رہے ہو کیا ثابت کرنا چاہتے ہو میں کم پڑھی لکھی ہوں اور تم زیادہ۔۔۔"

تک کر کہا۔ وہ جان بوجھ کر بات کو طول دے رہی تھی۔ صبح سے رات کے نو بج

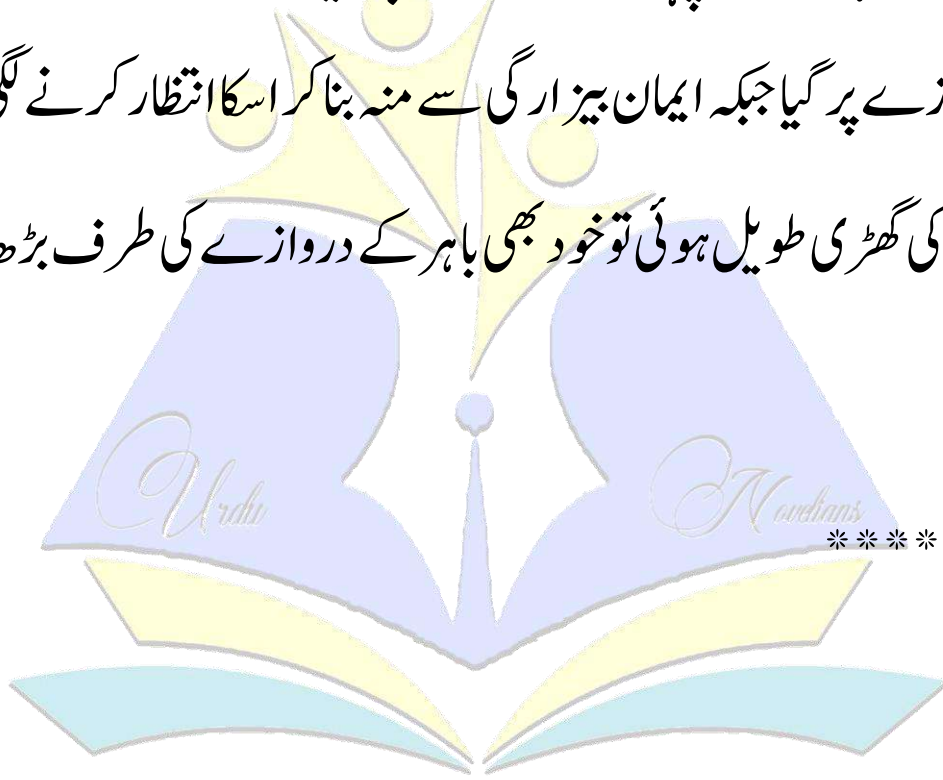
چکے تھے اور وہ اس وقت گھر لوٹا تھا۔ اب اسے کیا بتاتی کہ وہ اسے مس کرنے لگی

ہے پر یہ بتانا تو ایمان جھانگیر کی توہیں ہوتی اسی لیے اپنی بوریٹ کا بدلہ اسنے آج

پھر آلو بننا کے نکالا تھا اور نہ سامان تو گوشت کے سالن کا تیار کیا تھا۔

تم بات کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہو۔۔ کم پڑھی لکھی تو نہیں پر دماغ سے فارغ " لڑکی ہو

گھورتے ہوئے کہا اس سے پہلے ایمان کوئی جواب دیتی ڈور بیل بجی۔ حسن اسکو گھورتا دروازے پر گیا جبکہ ایمان بیزارگی سے منہ بنا کر اسکا انتظار کرنے لگی۔ جب انتظار کی گھڑی طویل ہوئی تو خود بھی باہر کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔



دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑی ہستی ہو دیکھتے حسن کی سانس رک سی گئی تھی۔ وہ چند لمحے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھے گیا ہوش تب آیا جب وہ آگے بڑھتے حسن کے سینے پر سر ٹکائے نم دیدہ ہو گئیں۔ اپنے آنسو روکتے حسن کے چہرے کو چوما۔

وہ بھی نم آنکھوں اور مسکراہٹ لیے بنا کسی سوال کے انہیں دیکھنے لگا انکے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔

"حسن کون ہے؟"

ایمان جو بے وجہ کسی بات پر حسن سے بحث میں مشغول تھی یوں بھی یہ اسکا پسندیدہ مشغلہ بن چکا تھا۔ ڈور بیل بجنے سے بحث میں خلل پڑنے سے وہ پانچ منٹ بعد چڑچڑاتی خود بھی دروازے تک آئی جب چند قدم دور ہی ٹھہر گئی۔ دروازے پر ایک نفیس سا آسمانی رنگ کا شلوار قمیض پہنے سر پر ڈوپٹہ لیے صوبر سی خاتون کھڑی تھیں اسے پہچاننے میں دیر نا لگی کہ وہ حسن کی والدہ ہیں انکے نقش حسن سے مشابہت رکھتے تھے۔ حسن سے نظریں ہٹا کر انہوں نے ایمان کی جانب دیکھا پھر حسن کو۔ لمحے بھر میں بھی ایمان انکی ناگواری بخوبی محسوس کر چکی تھی۔ حسن جو انکے گلے لگے انکے ہاتھ چومتا انکے ہونے کا یقین کر رہا تھا انکی نظروں کے

تعاقب کے بعد سوالیہ نظریں خود پر دیکھتے ایمان کی جانب دیکھا جو بالکل خاموش پیچھے کھڑی تھی۔

"یہ ایمان ہے امی میری بیوی اور آپکی بہو۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا ساتھ ایمان کا ہاتھ پکڑتے اسکے گرد بازو پھیلا یا۔ ایمان مسکرا کر حسن کو دیکھتی اسکی والدہ کی طرف مسکرا کر دیکھنے لگی۔

جس خوبصورتی سے حسن نے اسکا تعارف کروایا تھا اسے اپنا آپ معتبر لگا لیکن اگلے ہی لمحے اسکے اور حسن کے مسکراہٹ میں ڈھلے ہونٹ سکڑ گئے جب وہ سرے سے ایمان کی ذات کو نظر انداز کرتیں ایک افسوس بھری نگاہ حسن پر ڈالتے اندر بڑھ گئیں۔ انکی نظروں میں چھپا طنز ایمان کو ساکت کر گیا وہ نظریں جھکا کر زمین کو گھورنے لگی یعنی یہاں اسے زید جھانگیر کی بہن کی حیثیت سے جج کیا جا رہا تھا حسن کی بیوی کی حیثیت سے نہیں۔

اگلے لمحے اسکی خوش فہمی مٹی میں ملی جب وہ بھی اسے نظر انداز کیے اسکے گرد سے بازو ہٹاتے اندر اپنی ماں کے پیچھے چلا گیا۔ ایمان نے ضبط کرتے کھلا دروازہ بند کیا۔ اسے شدت سے زید کی یاد آنے لگی۔ ایک ہی تورشتہ جس میں وہ اپنے لیے محبت نرمی احساس محسوس کرتی تھی لیکن اب وہ بھی دور جا چکا تھا۔ وہ دروازہ بند کرتی خود بھی اندر چلی گئی۔

حسن اپنی والدہ کے ساتھ ہی مسکراتے باتیں کر رہا تھا ایمان نے اسے بغور دیکھا وہ ہشاش بشاش ہو گیا تھا اسکے چہرے پر پر رونق مسکراہٹ تھی جو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ اسکی موجودگی پر حسن کی والدہ ایک دم خانوش ہوتی اسے دیکھنے لگیں حسن کی نظریں بھی ایک بار پھر اس پر تھیں۔ ایمان بنا کچھ بولے سر جھکائے کمرے میں چلی گئی۔ اسے لگ رہا تھا اب تک اسکی زندگی جتنی آسان تھی اب اتنی ہی مشکل ہونے والی ہے۔۔ اسے زید کی یاد بری طرح ستانے لگی۔ اسنے سوچ لیا تھا وہ کل ہی زید کو واپس بلائیگی یا خود چلی جائیگی۔

نجانے وہ کتنی دیر اکیلے کمرے میں بیٹھی رہی تھی جب باہر سے حسن اسے پکارنے لگا اسے اس پکار کی امید نہیں تھی کہ وہ اسے پکارے گا۔

"جی۔۔"

حسن کی والدہ سے نظریں چراتے پوچھا اسے بے وجہ انکے سامنے شرمندگی سی ہو رہی تھی۔ جبکہ حسن تو اسکے جی کہنے کے مخاطب پر ہی غش کھا کر گرنے کو تھا۔
"میں کھانا لینے جا رہا ہوں تم جب امی کے ساتھ بیٹھ کر انکو کمپنی دو۔۔۔"

اسنے لاؤنج میں رکھے چار کرسی والے ڈائننگ ٹیبل کی جانب اشارہ کیا ایمان اثبات میں سر ہکاتی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ حسن بھی اپنی ماں کی برابر والی کرسی پر بیٹھا۔

"تم کہیں جا رہے ہو؟"

وہ ایمان کو دیکھنے میں اسکا جائزہ لینے میں اتنی مصروف تھیں کہ حسن کی ناسن سکیں۔

"امی میں کھانا لینے جا رہا ہوں پھر کافی ساتھ۔۔۔"

"اسے کھانا بنانا نہیں آتا۔۔"

حسن کی بات درمیان میں کاٹتے حقارت سے پوچھا۔ حسن نے ایمان کی جانب دیکھا جو اسکی والدہ کو دیکھ رہی تھی۔ ماتھے پر ہاتھ پھیرتے اسنے دعا کی کہ ایمان اسکی ماں سے بدتمیزی نہ کرے پر اسے ایسی کوئی اچھی توقع نہ تھی اس لڑکی کے منہ میں گزبھر کی زبان تھی۔

"نہیں پکانا آتا ہے۔۔"

انکے لہجے کی حقارت محسوس کرتے کہا۔

"کیا کیا پکانا آتا ہے۔۔"

ٹیبل پر ہاتھ رکھتے وہ ایمان کو بغور دیکھنے لگیں۔۔ سامنے بیٹھی لڑکی انہیں معمولی صورت کی لگی جبکہ وہ اپنی بہو خوبصورت چاہتی تھیں جس کی مثال چاند کی دی جائے لیکن یہ قبول صورت بھی قبول تھی اگر وہ زید جھانگیر کی بہن ناہوتی تو۔

"آلو، انڈا پاس۔۔۔"

یعنی نہیں آتا۔۔ خیر چھوڑو تم سے توقع تھی بھی نہیں۔۔ حسن باہر کا کھانا کھا کر "تمہاری صحت خاصی متاثر ہوئی ہے اب جب میں آگئی ہوں تو باہر سے لانے کی ضرورت نہیں گھر میں سامان لادو میں خود بناؤنگی۔۔"

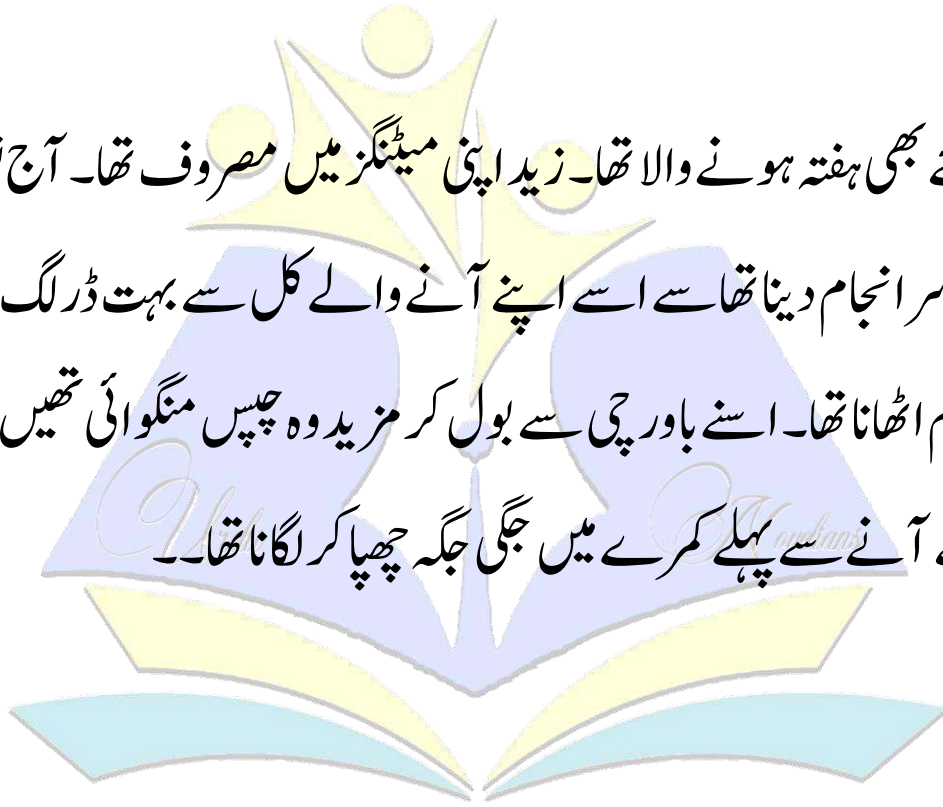
ایک جتنائی نظر ایمان پر ڈالتے کہا۔ حسن نے ماں کی سنتے ایمان کو دیکھا جس کا چہرہ خفت سے سرخ ہو چکا تھا وہ لب بھینچے سر جھکا گئی تھی اس سے اس خاموشی کی توقع اسے نہیں تھی پر خوشی ضرور ہوئی تھی اگر وہ اسکی ماں سے بدزبانی کرتی تو شاید چڑھنے سے پہلے ہی ایمان جھانگیر کی محبت کا نشہ اتر جاتا۔

ایسی بات نہیں ہے امی میں گھر کا کھانا ہی کھاتا ہوں۔۔ اور اسکو تو یہ بھی بنانا نہیں " آتا تھا یوٹیوب سے دیکھ دیکھ کر سیکھ رہی ہے آگے بھی سیکھ جائیگی۔۔ بس تھوڑی "حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔۔"

ایمان نے حیرت سے سر اٹھاتے حسن کو دیکھا اسے یقین نہیں آیا ہر لمحے اس پر طعنے کسنے والا کیسے حمایت کر رہا تھا۔

اسکی والدہ بھی بغور اسے دیکھ رہی تھیں انہیں امید نا تھی حسن اس لڑکی کی حمایت کرے گا جس کے سبب اسکی ماں نے اتنی ذلت اٹھائی اور تو اور وہ خود بھی برا بنا۔

مبین جو گئے بھی ہفتہ ہونے والا تھا۔ زید اپنی میٹنگز میں مصروف تھا۔ آج نور کو اپنا آخری کام سرانجام دینا تھا اسے اپنے آنے والے کل سے بہت ڈر لگ رہا تھا پر اسے یہ قدم اٹھانا تھا۔ اسنے باورچی سے بول کر مزید وہ چپس منگوائی تھیں جو اسے آج زید کے آنے سے پہلے کمرے میں جگہ چھپا کر لگانا تھا۔



URDU Novelians

"آج تمہاری زبان قابو میں کیسے رہی؟"

کمرے میں اپنا بستر درست کرتے حسن نے ایک نظر ڈرینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کرتی ایمان کو دیکھتے پوچھا۔

چونکہ دوسرا کمرہ حسن کی والدہ کے زیر استعمال تھا اس لیے مجبوراً انکو ایک کمرے میں ساتھ رہنا پڑ رہا تھا۔

"کیونکہ وہ آپکی امی ہیں۔۔"

وہ سادگی سے بولتے شانے اچکا گئی۔ حسن نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اسکی ماں کی عزت ساس سمجھ کے کر رہی تھی وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

"مجھے امید نہیں تھی کہ تم انکی باتیں برداشت کر لو گی۔۔"

وہ سچائی سے بولا کھانے کے دوران بھی اسکی امی نے بہت سے تلخ طنز کیے تھے جسے وہ خاموشی سے برداشت کر گئی تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے میں نے برداشت تو نہیں کیے مجھے انکا بولنا برا نہیں لگا۔"

وہ سست روئی سے چلتی بیڈ کے دوسری طرف آئی اور درمیان میں تکیے رکھنے لگی۔

"آپ نے میری حمایت کیوں کی؟"
موقع دیکھ کر دل میں مچلتا سوال پوچھ لیا۔

حمایت نہیں لی وضاحت دی ہے۔۔ اب تم میرے نام سے منسوب ہو تمہیں"
"کلیئر کرنا لازم ہے مجھ پر۔۔"

وہ گہری سانس ہواء کے سپرد کرتے بیڈ پر بیٹ گیا۔ ایمان بھی بیڈ کے کنارے لیٹی
روشن آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"یعنی زید بھائی کی وجہ سے میری فکر نہیں کر رہے تھے۔"

اسکے چہرے سے لاکھ چھپانے کے باوجود خوشی واضح تھی حسن اسے دیکھنے لگا
آنکھوں میں شرارت ناچی۔

ظاہر ہے تمہارے بھائی کی وجہ سے ہی کر رہا ہوں ورنہ کبھی نا کرتا۔ مجھے اپنی جان " عزیز ہے۔۔

سنجیدگی سے کہا البتہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی وہ ایمان کے بدلتے انداز دیکھتے بہت کچھ سمجھ گیا تھا سمجھ تو اپنے اندر کی بدلتی کیفیت بھی گیا تھا جبکہ ایمان اسکے الفاظ پر غور کرتی آنکھوں میں شرارت کا عنصر دیکھ ہی ناسکی۔

"اور اگر زید بھائی کا ڈرنا ہوتا تو؟"

یہ پوچھتے اسکے اندر پنپتے نئے جذبات کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوئے تھے۔

"!تو میں تمہیں کبھی اتنا برداشت نا کرتا بلکہ میں تمہیں پہلی فرصت میں۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا اور کہنی کے سر اونچا کرتے ایمان کو دیکھا۔۔

"پہلی فرصت میں کیا؟"

بے چینی سے پوچھا۔

"چھوڑو یار جو ہو نہیں سکتا وہ سوچنا کیوں۔۔۔ اب اتنے اچھے نصیب کہاں۔۔۔"
وہ سرد آہ بھرتے کروٹ بدل گیا اور رخ بدلتے منہ پر ہاتھ رکھتے مسکراہٹ دبائی۔
جبکہ اسکے پیچھے بیٹھی ایمان اپنی بیوقوفی پر تلخی سے مسکرا دی بندوق کے زور پر
شادی تو ہو سکتی تھی پر محبت نہیں۔

وہ تیزی سے نور کی جانب آیا کمرے کی لائٹ جلائی۔ اسکے جسم میں واضح کپکپی تھی
وہ خوفزدہ اپنی زندگی کے لیے نہیں تھا پر اب اسکے پاس اس خوف کی ایک اہم وجہ
تھی۔۔ اور وہ تھی نور جھانگیر۔ وقت کم تھا وہ نور کے پاس آیا اسکے سرہانے بیٹھا وہ
رات کو جاگنے کی کوشش کرتی رہی تھی اسکے باوجود سو گئی تھی۔ زید اسکو دیکھتے
ٹھہر سا گیا نم ہوتی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں نور سے دور جانے کا خیال ہی

خوفزدہ کر رہا تھا اور جتنے غلط کام وہ کر چکا تھا اسکا ڈر ناجائز تھا۔ وہ نور کا ہاتھ تھامتے اس پر اپنا ماتھا ٹکا کر رونے لگا۔

نور جسکی نیند ابھی گہری ناہوئی تھی چونکتے آنکھیں کھولیں وہ آج زید کے ساتھ جاگتی رہی تھی وہ جانتی تھی کسی بھی وقت اسے ہر است میں لیا جاسکتا ہے۔

"زید۔۔"

نور نے اسے روتے دیکھ حیرت سے پکارا۔

"نجانے آگے کیا ہو گا نور۔۔۔ دوباری لوٹنے کا موقع ملے گا بھی یا نہیں۔۔"

وہ نور کے ہاتھ کو اپنے گرم ہاتھوں میں دباتے۔ نور کا دل بھی خوف سے دھڑکا تھا وہ زید کو دیکھے گئی سب کچھ خود اپنی مرضی سے کرنے کے باوجود وہ ڈر رہی تھی۔

"کیا ہو ا زید۔۔"

زید کو خاموش ہوتے دیکھ پریشانی سے پوچھا۔

پولیس گھر میں داخل ہو چکی ہے جلد مجھ تک پہنچتی ہوگی۔ سب کچھ اب تک "ہر است میں لے چکی ہوگی۔"

وہ نور کو دیکھتے بولا۔

وہ پہلے ہی جانتی تھی کہ کسی بھی وقت پولیس پہنچ سکتی ہے اسے معلوم تھا کہ ڈرگز اور باقی تمام ثبوت پولیس تک پہنچ چکے ہیں کیونکہ پہنچانے والی وہ خود تھی۔ اپنے کھیلے گئے کھیل پر وہ خود پریشان ہو رہی تھی۔

"زید۔۔"

وہ زید کے گال پر ہاتھ رکھے کچھ کہنے ہی لگی تھی جب کمرے کا دروازہ کسی نے بری طرح دھڑ دھڑایا جیسے توڑ دے گا۔۔۔

پورے گھر میں پولیس چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ تمام ملازمین کے کھانے میں نشہ آور دوائی ملائی گئی تھی اور موقع پاتے ہی اگلے پچھلے دونوں دروازوں سے پولیس داخل ہوئی تھی سب سے پہلے بیسمنٹ میں چھاپہ مار کر بھاری تعداد میں ڈرگزر آمد ہوئی تھیں پورے گھر میں تیزی سے پھیلتی پولیس سارے کمروں میں داخل ہوتی تلاشی لے رہی تھی ساتھ گرفتار بھی کر رہی تھی۔ ایس ایچ او اور دو انسپکٹر زید جھانگیر کے کمرے کی طرف بڑھے تھے جبکہ ڈی ایس پی اسلم دوسرے اور باقی دوسرے کمروں کی جانب۔

اٹھارہ سپاہیوں کی یہ ٹیم پانچ منٹ کے اندر اندر زید جھانگیر کے فرار کے تمام راستے مسترد کر گئی تھی۔

ڈی ایس پی کچن سے دوسرے کمرے میں داخل ہوئے اندر نیم اندھیرا تھا بیڈ پر ایک وجود لیٹا ہوا تھا انکے لائٹ کھولنے پر چونک کر اٹھا وہ ایک لڑکی تھی۔

"ہاتھ اوپر کوئی ہوشیاری نہیں۔۔"

لڑکی پر بندوق تان کر سرد لہجے میں کہا تو وہ لڑکی اپنا ہاتھ پیچھے لیتی ٹی شرٹ درست کرتی کھڑی ہو گئی ابھی وہ کھڑی ہی ہوئی تھی جب دوسری لڑکی واشروم سے نکلی اسلم کی بندوق اس کی جانب بھی ہوئی لیکن بندوق پر پکڑ ڈھیلی ہو گئی اور آنکھیں بے یقین۔۔

سامنے کھڑی مہر کی حالت بھی یہی تھی اپنے باپ کو سامنے دیکھ وہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ اپنے باپ سے اسکا کبھی سامنا ہو گا۔ سارے جذبات جیسے پانی کے جھاگ کی طرح بیٹھ چکے تھے وہ اپنے باپ کو دیکھتی نظریں جھکا کر ہتھ سرینڈر کر گئی۔۔

اپنی بیٹی کو مجرم کے روپ میں دیکھتے انکی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

"مہر۔۔"

بے یقینی سے پکارا تھا۔ انکی پکار میں ایسی تڑپ تھی کہ مہر نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور دیکھتی چلی گئی۔

"تم زندہ ہو۔۔"

وہ قریب آتے بولے آنسو چہرے پر لڑھکنے لگے۔

"میں اور تمہاری ماں سمجھتے رہے تم۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گئی۔

ابھی وہ دو قدم اور قریب آئے پیچھے موجود لڑکی جو بھاگنے کی غرض سے اسلم پر وار کرنے آگے بڑھی تھی لمحے میں زمین پر کراہتی گری جب مہر نے تیزی سے آگے بڑھتے لات ماری۔

اسلم کے لیے یہ دوسرا جھٹکا تھا وہ لڑکی جو اپنے چھوٹے بھائی سے تک لڑائی میں ہار کر روتی تھی وہ آج ایک پروفیشنل فائٹر کی طرح مار رہی تھی۔

"تم یہاں کیسے؟"

اب کے انکا لہجہ سرد ہوا تھا۔ مہر یہاں کیسے آئی تھی اس کے انداز و اطوار بتا رہے تھے کہ وہ یہاں زبردستی نہیں اپنی مرضی سے ہے۔ جبکہ انکے سرد لہجے پر مہر نے چونک کر انہیں دیکھا پھر تلخی سے مسکرائی ابھی صرف زید جھانگیر کے گھر موجودگی نے انکی محبت سلا دی تھی لہجہ اور انداز بدل دیا تھا تو جب انہیں بابر مشتاق کے ساتھ گزرا اسکا عبرتناک وقت معلوم پڑتا تو شاید اگلے لمحے ہی اسے ہاتھ میں پکڑی بندوق سے شوٹ کر دیتے۔۔

"کام کرتی ہوں زید جھانگیر کے لیے۔۔"

اسکا کہنا تھا کہ ایک زوردار تھپڑا سلم نے اسکے منہ پر مارا۔

وہ چہرہ جھکائے کھڑی رہی۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ انجانے میں صحیح پراسکی اس حالت کے پیچھے وجہ آپ ہیں وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس تڑپتے لمحوں میں ہر لمحہ انکا انتظار کرتی ہی تھی پر وہ نہیں آئے کیوں نا آئے؟ لیکن اسنے ایک لفظ منہ سے نازکا لا وہ بہت مشکل سے مضبوط

ہوئی تھی اب نرم اور کمزور نہیں بننا چاہتی تھی اسلیے انکے تھپڑ کا جواب دیے بغیر واپس ہاتھ اوپر کیے کھڑی ہو گئی۔ وہ اسکو دیکھتے رہ گئے یہ لڑکی انکی مہر تو نہیں تھی وہ تو انکی ڈانٹ پر آنسوؤں سے روتی تھی اور آج تھپڑ کھا کر بھی پتھر کی بنی کھڑی تھی۔۔ انہیں نے افسوس سے اسے دیکھتے سر پر بندوق تانے باہر نکلنے کا اشارہ کیا وہ دونوں لڑکیوں کو لے کر لاؤنج میں آئے ساتھ آئی لیڈیز کا نسٹیل نے ہتھکڑی پہناتے پولیس وین میں بٹھایا۔

"اسے چھوڑ دو۔۔ میری بیوی کا ان سب سے کوئی تعلق نہیں۔۔"

نور کے ہاتھ میں ہتھکڑی پہناتے دیکھ وہ چیخا جبکہ نور خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی پھر زید کی کسی بات کا جواب دیے بغیر نور کو بھی پولیس وین میں بٹھا دیا گیا زید کو ہر است میں لینے کے بعد گھر کو سیلڈ کر دیا گیا۔

زید سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اسکے اب تک کے کام کے مکمل ثبوت پولیس کے پاس موجود تھے لیکن زید بار بار نور کے متعلق بات کر رہا تھا کہ نور کو رہا کرو وہ بے قصور ہے ایس پی کہنے پر نور کو بلوایا گیا۔

ایس پی کے ساتھ ایس ایچ اور اسلم بھی اندر آئے۔ جہاں زید کو رکھا گیا تھا ایک بند کمرہ تھا جو بالکل تاریک تھا درمیان میں ایک بلب روشن تھا ناہی کوئی کھڑکی تھی صرف ایک چھوٹا سادہ روازہ تھا جس سے وہ لوگ اندر آئے تھے۔

"نور سے ملنا چاہتے ہو؟"

URDUNovelians

ایس پی اسکے قریب جھکا۔

"ہاں۔۔ وہ بے قصور ہے اسے چھوڑ دو۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"اسلم نور کو لے کر آؤ۔"

پیچھے ہٹتے وہ مسکراتے ہوئے بولا اسکے حکم پر اسلم جیل سے باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد اسکے ہمراہ نور بھی کمرے میں داخل ہوئی۔

وہ بے یقینی کے عالم میں نور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ نور تو نا تھی۔ سیاہ جینز پر وائٹ شرٹ آستین کہنیوں تک فولڈ کیے بالوں کی اونچی پونی بنائے کا جل کی لکیر سرخ ڈوروں میں کھینچے وہ ستے چہرے والی سنجیدہ تاثر لیے کوئی اور نہیں نور جھانگیر ہی تھی۔

کرسی سے بندھے زید کی آنکھوں میں بے یقینی نور کے ساتھ کھڑے وہاں ہر ایک نے دیکھی تھی۔

"نور۔۔۔"

وہ اب بھی بے یقین تھا اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

"امم۔۔ ہم نورِ زہرہ۔۔۔"

زید کے قریب کرسی پر جھک کر وہ بغور زید کی بے یقین آنکھوں میں دیکھا۔

"تم نے دھوکہ دیا۔۔"

بے یقینی کے تاثرات بدلے تھے وہ غصے کی حدوں کو چھوتا آہستہ آواز میں بولا۔

"میں نے صرف اپنا کام کیا۔۔"

وہ پیچھے ہوتی زید جھانگیر کو دیکھنے لگی۔

"میں نے تم پر اعتبار کیا تھا نور۔۔۔"

URDUNovelians

بے بسی سے کہا۔

"تم نے میرا استعمال کیا۔۔ محبت کرتا تھا میں تم سے۔۔"

اسنے پل بھر میں اس محبت کا گلا گھونٹتے اسے ماضی کا حصہ بنادیا تھا۔ اسکے چلانے پر نور ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"میرے لیے فرض اہم ہے زید جھانگیر"

وہ بھی دو بد و چلائی۔ یہ فیصلہ بہت کٹھن تھا اسکے لیے پروہ کر چکی تھی محبت میں بے وفائی کا الزام اس سے برداشت ناہو ا محبت تو وہ بھی ناچاہتے ہوئے بھی کر چکی تھی۔

میں نے وہ کیا جو صحیح تھا۔ میں نے کوشش کی تھی تمہیں بدلنے کی۔۔۔ اپنے "مشن سے ہٹ کے میں نے کی تھی کوشش۔۔۔"

نم آنکھوں سے وہ زید کے مقابل چیخی وہاں کھڑے سب خاموش تھے اندازہ تو پہلے ہی سب کو ہو چکا تھا کہ وہ زید جھانگیر سے محبت کر چکی ہے ورنہ اس مشن میں نکاح یا شادی کا کوئی جواز نا تھا۔

"تمہیں اپنے سامنے مرتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

وہ اچانک قریب ہوئی تھی زید کی پھولی سانسیں غصے سے مزید پھولیں۔

"میں دور جا رہی ہوں بہت وہاں جہاں زید جھانگیر کا نام تک ناہو"

سرگوشی نما کہا آنکھوں میں نمی چمکدار موتی کی صورت چمکنے لگی۔

"محبت تو میں نے بھی کی ہے۔۔ غلطی سے ہی صحیح۔۔"

وہ تلخی سے مسکرائی کچھ لمحے زید کے کچھ بولنے کا انتظار کیا لیکن اسے مکمل خاموش دیکھ دروازے کی طرف بھاگی۔

تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤ میرے نام سے نہیں بچ سکتی تمہارا اپنا نام "

"میرے نام کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔۔ نور زید جھانگیر۔۔"

وہ چبھا کر بولا نور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

تمہیں میری طاقت کا اندازہ نہیں نور۔۔۔ تم دنیا کے کسی کونے میں بھی چھپ "جاؤ مجھ سے نہیں بچ سکو گی۔۔۔۔"

نور اسکی مکمل بات سننے کی نہیں تھی لیکن زید کی چلاتی آواز باہر تک آتی اسے لرزائی تھی۔

تم لوگوں کو کیا لگتا ہے؟ صرف دو دن۔۔۔ محض دو دن میں باہر ہونگا میں یہاں "سے۔۔۔"

زید غصے سے غرایا۔

چلو باہر کھانا پانی کچھ بھی اسے نادینا چلاتے رہنے دو۔۔۔ اور دو دن بہت زیادہ ہے "زید جھانگیر تمہارا کام ہم اس سے پہلے ہی فارغ کر دیں گے۔۔۔"

ایس پی سنجیدگی سے بولتا کمرے سے نکل گیا اسکے ساتھ ہی دوسرے بھی کمرے سے نکل گئے۔۔۔

"نور تم ٹھیک ہو؟"

باہر بیٹھی نور کو ہلکا ہلکا کپکپاتے دیکھ انہوں نے پریشانی سے کہا۔

"میں آگے مزید کوئی کام نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ نظریں جھکائے دکھی لہجے میں بولی۔

"مرضی ہے تمہاری تم پہلے بھی اپنی مرضی سے کام کر رہی تھی۔"

نور کے برابر بیٹھتے نرمی سے کہا وہ اسکی کیفیت سمجھ رہے تھے اسنے زید جھانگیر سے

شادی ایسے ہی تو نہیں کی تھی درمیان میں انہیں شک ہوا تھا کہ نور دھوکہ دے

رہی ہے پر اب نور کو ایماندار دیکھ انہیں خوشی ہوئی تھی۔

"میں پاکستان چھوڑ کر جا رہی ہوں۔"

اسنے دوبارہ کہا۔

"کہاں؟ تمہارے پاپا نے اجازت دے دی؟"

"جی دے دی۔۔ میں لندن جا رہی ہوں۔ ہمیشہ کے لیے۔۔"

اسنے آنسو اندر اتارتے بتایا۔

میں تمہاری کیفیت سمجھ سکتا ہوں نور۔۔ دعا ہے کہ تم جلد اس فیض سے باہر
"نکلو۔۔ خوش رہو اور زندگی میں آگے بڑھو۔۔"

انہوں نے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

"آپ زید کے ساتھ کیا کریں گے۔۔"

نور نے تکلیف سے پوچھا۔ انہوں نے گہری سانس لی۔۔

"زیادہ برا نہیں کریں گے۔۔"

وہ اپنے ارادے نابتا سکے۔ نور خاموش ہو گئی۔ چند مزید باتوں کے بعد وہ چلی گئی۔

گھر آکر پیکنگ کی اسکے پاپا اسکے ساتھ نہیں جا رہے تھے۔ انکا کہنا تھا کہ انکی زندگی نجانے کتنی بچی ہے وہ اپنے ملک میں ہی گزارنا چاہتے ہیں۔

اگلے دن ایئرپورٹ کے لیے نکلتے اسکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ اپنی زندگی کا سب سے بڑا کھیل کھیل آئی تھی اسکے انجام سے بے خبر تھی۔

ایئرپورٹ کی طرف قدم بڑھاتے ہر قدم بے ساتھ جیسے جان بھی جسم سے جدا ہو رہی تھی۔ جہاز میں بیٹھنے تک اسکا دل صدائیں دے رہا تھا کہ لوٹ جاؤ پر اب ہاتھ میں کچھ رہا نہیں تھا وہ آنکھیں بند کیے سیٹ سے ٹکا کر بیٹھ گئی۔

"اگر یہ فریب ہے تو میں اس فریب میں جینا چاہتا ہوں۔۔"

مجھے ہر اس نام سے محبت محسوس ہوتی ہے جس کے ساتھ جھانگیر لگتا ہے۔"

" میں اندھیروں کا بادشاہ ہوں روشنی نکل جائیگی۔ "

مبین کو بھیجنالازم ہے نور یہاں بات دو جانوں کی ہے ایمان اور مبین دونوں میں " اتنا خود غرض نہیں ہوں وہ میرا مخلص ہے میں اسکے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔

جانتی ہو نور کچھ چیزیں انسان کے بس میں نہیں ہوتیں اور یہ طاقت کا نشہ بھی " کچھ ایسا ہی ہے۔ مشہور ہونے کا بھی الگ ہی سرور ہے۔۔ پھر چاہے وہ نیک نامی ہو یا بدنامی۔ یہی نشہ مجھے بہت چھوٹی عمر میں لگا تھا۔ جب میں نے اس پیپر پر سائن کیے تھے تب زید جھانگیر کچھ نہیں تھا اور جس نے مجھے استعمال کیا تھا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ انیس بیس سالہ لڑکا چند سال میں اسکا پتا کاٹ دے گا۔ اب وہ میرے آگے پیچھے ڈیل کرنے کے لیے پھرتا ہے۔۔ بہت مزہ آتے ہے جب آپکو دبانے والے کتے کی طرح آپ کے پیچھے دم ہلاتے پھرتے ہیں۔

"محبت تو ہو گئی ہے کیا بربادی لازم ہے؟"

نور نے آنکھیں کھولیں۔ نظر کھڑکی پر پڑی تو خود کو بلندیوں پر دیکھا وہ سر پیچھے
ٹکائے ساکت نظروں سے بادلوں کو دیکھنے لگی۔

میں نے اپنی ذات سے جڑے تمام اختیارات تمہیں دیے۔۔۔ زید جھانگیر آج "
سے تمہارا۔

آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا۔۔

URDU Novelians *****

"سر میڈیا سب تیار ہے۔۔"

کاشف نے آکر رپورٹ کی تو وہ بغور کاشف کو دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا سر۔۔۔"

اس نے ایک نظر ایس پی پھر دوسری نظر ڈی ایس پی اسلم پر ڈالی۔

پلان چینج ہے کاشف اب زید جھانگیر کا انکوائنٹرویسے نہیں ہو گا بلکہ ڈی ایس پی

"اسلم کے بتائے طریقے سے ہو گا۔"

وہ بولے تو کاشف گڑبڑایا۔

"لیکن سر۔۔۔"

URDUNovelians

کاشف ہمیں انکوائنٹرو کی اجازت نہیں ابھی اور ایسے غنڈے گھنٹوں میں باہر نکلتے

دندنا تے پھرتے ہیں وہ طریقہ کار ہم پر بھاری پڑ سکتا ہے اسلیے اب دوسرے

"طریقے سے اپنا کام کریں گے۔۔"

کاشف خاموش کھڑا رہ گیا تھا اسے معلوم نہ تھا کہ یوں اچانک پلان بدل جائیگا۔

"ڈی ایس پی اسلم کی بیٹی کو اغواء زید جھانگیر نے کیا تھا۔"

کاشف کی طرف دیکھتے انہوں نے سگریٹ سلگائی۔

"اس بچی کا نام کاٹ دو۔۔ اسنے جو کیا زور زبردستی پر کیا۔"

انکے کہنے پر کاشف سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سر جو کرنا ہے جلدی کریں۔ مجھے نہیں لگتا ہم زیادہ دیر سے قابو کر سکیں گے۔"

ڈی ایس پی اسلم نے نفرت سے کہا۔

"تیار کرو۔"

URDU Novelians

کہتے ساتھ وہ دونوں بھی کھڑے ہو گئے۔

پلان کے مطابق زید جھانگیر کو دوسری جیل لے جانے کے لیے وین میں بٹھایا

گاڑیاں ابھی راستے میں ہی تھیں جب کچھ غنڈے حملہ آور ہوئے اور موقع پا کر

زید جھانگیر گاڑی سے نکل کر مخالف سمت جنگل میں بھاگا اسکے بھاگنے پر پیچھے ایس ہی اور ڈی ایس پی مسکرائے سب پلان کے مطابق ہوا تھا۔ زید جھانگیر ابھی کچھ اندر ہی بڑا تھا جب اچانک بلاسٹ ہوا۔

پولیس والے پیچھے بھاگے آگ بجھانے کے لیے فائر فائٹرز کو بلایا ان سے پہلے میڈیا وہاں تک رسائی حاصل کر چکی تھی۔ نیوز کے ہر چینل پر لائیو رپورٹنگ ہو رہی تھی پولیس نے بیان دیا تھا کہ وہ زید جھانگیر کو جیل لے کر جا رہے تھے لیکن راستے میں کچھ غنڈے حملہ آور ہوئے وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ زید جھانگیر کے بھیجے گئے تھے یا اسکے کسی مخالف کے۔۔۔ لیکن زید جھانگیر کے اندر جانے کے بعد اچانک بلاسٹ ہوا تھا اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتے۔

دوپہر سے رات ہوئی جب بہت مشکل سے زید جھانگیر کا ادھر اسخ وجود باہر لایا گیا۔ ایمبولینس میں ہسپتال لے جایا گیا۔ نیوز میں ہر طرف شور تھا جبکہ پولیس والوں نے سادھی ہوئی تھی۔ اگلے دن پوسٹ مارٹم میں آنے والی رپورٹ میں یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ مسخ وجود زید جھانگیر کا ہے۔۔

پولیس پرپریش پڑھنے پر ایک پولیس کانسفرنس رکھی جس میں انہوں نے زید جھانگیر کے گھر ریٹ کرنے سے لے کر زید جھانگیر کے بلاسٹ ہونے تک کی بات بتائی۔ اور یہ بھی یقین دلایا کہ وہ اسے ضرور پکڑینگے جس نے بہت گنگامیں ہاتھ دھوئے اور پولیس کو استعمال کرتے اپنی دشمنی نکالی۔۔

وہ اگلے روز سے بے قراری سے کاشف کے فون کا انتظار کر رہی تھی زید کے نکلتے ہی کاشف اسے انفارم کرنے والا تھا لیکن اب تو بہت وقت ہو گیا تھا وہ پریشانی سے جب چل چل کر تھک گئی تو ایک جگہ بیٹھ گئی۔

پھر وقت گزاری کے لیے ٹیوی آن کیا کچھ سوچتے پاکستانی چینل سرچ کرنے لگی کچھ چینل بدلنے کے بعد اسکے ہاتھ رک گئے ریموٹ نیچے رکھے وہ نیوز دیکھنے لگی آدھا گھنٹہ نیوز دیکھنے کے بعد وہ پھر کاشف کا نمبر ملاتی کھڑی ہو گئی۔ فون کان سے

لگائے کچن میں کافی بنانے چلی گئی۔ مائیکروویو میں ایک کپ پانی گرم کر کے اس میں کافی ڈالی جب اسے ایسا محسوس ہوا جیسے زید جھانگیر کا نام لیا گیا ہے اس نے چونک کے کپ کاؤنٹر پر رکھا اور موبائل کو دیکھا لیکن کاشف کو ملائی گئی کال کٹ چکی تھی ایک بار پھر متوجہ ہوتی وہ فوراً لاونج میں آئی۔

ڈرگ معافیہ سے تعلق رکھنے والے زید جھانگیر مخالفین کی سازش کا شکار پولیس کا کہنا ہے کہ زید جھانگیر کے گھر میں پولیس کو گمراہ کرنے کے لیے ایک تہ خانہ موجود تھا چھاپہ مارنے پر بھاری تعداد میں ڈرگز برآمد ہوئی وہ زید جھانگیر کو گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن لے جا رہے تھے جب ہی کچھ غنڈوں نے پولیس کو اپنی طرف متوجہ کیا لیکن وہ غنڈے زید جھانگیر کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے مخالفین کی طرف سے تھے جن کا مقصد زید جھانگیر کو نشانہ بنانا تھا زید جھانگیر جس مخالف سمت بھاگا تھا وہاں پہلے ہی پلان کے تحت بم رکھا گیا تھا۔

پولیس کا کہنا ہے کہ وہ جلد ان تک پہنچ جائینگے جنہوں نے پولیس کو استعمال کیا ہے۔ اور ان غنڈوں کو بھی جلد ہر است میں لینگے جن جی وجہ سے پولیس زخمی ہوئی لیکن کوئی جانی نقصان ناہوا۔

ساتھ ساتھ ہیڈ لائنز بھی جاری تھیں جب کے آدھی بات سنتے نور کے ماتھے پر ٹھنڈی پسینے کی بوندے نمودار ہوئیں۔ وہ بے یقینی کے عالم میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ آنکھیں نیوز چینل کو دیکھتے پتھر اگئیں یہ سب تو انکے پلان میں شامل نہیں تھا۔ اسنے لمحے کی دیر لگائے بغیر دوبارہ کاشف کو فون لگایا جو اس بار تیسری بیل پر ہی اٹھالیا گیا۔

URDU Novelians

"کاشف۔۔۔"

وہ ابھی صرف اتنا ہی بولی تھی جب آگے سے ہوتی بات سنتے بے جان ہوتی صوفے پر گری۔

"سوری میڈم۔"

آگے سے پر افسوس آواز نے چند لمحے نور کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا۔

سب کچھ پلان کے مطابق تھا لیکن ایسی پی صاحب نے اچانک۔۔۔ وہ کہتے کہتے "ٹھہر گیا۔"

URDUNovelians

میں جانتا تھا کوئی سازش ہے اسی لیے میں انہیں وین سے اترنے سے منع کر رہا تھا لیکن انکو وہاں سے نکلنا تھا اور اگر وہ وہاں سے نا بھی نکلتے تو ایس پی صاحب شوٹ کر کے الزام ان غنڈوں پر ہی ڈالتے۔

کاشف نے صفائی پیش کی اسکے دل میں ڈر صرف مبین کا تھا کہ مبین ابھی بھی زندہ تھا اگر وہ کچھ غلط کرتا تو کاشف کہیں کا نہیں رہتا اسنے اس پلان میں ساتھ دینے کی بہت بھاری رقم لی تھی۔

"زید۔۔۔ وہ باڈی۔۔۔"

وہ آگے کچھ کہہ ناسکی حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا۔

URDUNovelians

"وہ باڈی زید سر کی ہی تھی۔۔۔"

آگے نور نے کچھ ناسنا اور فون فرش مارا۔

"زید۔۔۔"

وہ زور سے چیخی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کھیل جو وہ کھیل رہی ہے وہ رسکی ہے پر
اسے یقین تھا اس بار وہ نہیں ہارے گی۔۔

تمہیں واقعی ایسا لگتا ہے نور تمہارا پلان کام کرے گا۔ کہیں پلان کچھ اور تو نہیں"
کے میٹھا زہر دے کر مارو۔ میں یہ سمجھتا رہوں کہ تم میرے ساتھ ہو اور تم ہی مجھ
پر جال۔۔۔

"زید۔"

وہ غصے سے ٹوک گئی۔

"آپ کو لگتا ہے میں دھوکہ دوں گی"

افسوس سے پوچھا۔

"سوچا تو پہلے بھی نہیں تھا۔"

نور کی آنکھوں میں دیکھتے وہ خاموش کروا گیا۔

"زید۔۔"

وہ زمین پر بیٹھی چلا چلا کر رونے لگی۔ زندگی نے ایک بار پھر فریب کیا تھا۔ اسکی جینے مقصد ایک بار پھر چھین لیا تھا۔

جب اسکے پہلی بار انفارمیشن دینے پر زید گرفتار ہوا تھا وہ اپنے آپکو جھٹلاتی رہی پھر شام کے پہر اسے زید جھانگیر کو دیکھنے کی تڑپ ہونے لگی وہ اپنی بے قراری سے انجان نہیں تھی صرف اس کڑوے سچ کو قبولنا نہیں چاہتی تھی لیکن زید جھانگیر کی واپسی تک اسنے یہ بات دل و جان سے قبول کی تھی وہ زید جھانگیر سے محبت

کرنے لگی ہے وقت کے گزرتے اس پر آہستہ آہستہ یہ بات واضح ہوتی جا رہی تھی کہ زید جھانگیر اسکے لیے لازم ہو گیا ہے۔

اپنی زندگی کا تصور زید جھانگیر کے بنا اسے بے نام بے مقصد لگنے لگا اسکی حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود وہ اسکی سنگت میں مسکرا نے لگی ایک دم سے دنیا بدل گئی تھی پہلے جو اسے یوں لگتا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ کھو چکی ہے بس اس زندگی کا کاٹنا ہے جو نجانے کتنی لمبی ہے اب وہی زندگی بہت مختصر لگنے لگی تھی اسے ایک لمبی خوشیوں بھری زندگی کی خواہش ہونے لگی تھی اور اس لمبی زندگی میں خوشی کی وجہ صرف اور صرف زید جھانگیر کی ذات تھی لیکن پھر ایک واحد غداری کے خیال نے اسکے قدم جکڑے تھے۔ زید جھانگیر کریمینل تھا وہ جاسوس تھی وہ زید جھانگیر کے خلاف جاسوسی کر کے اسکے راز پولیس تک پہنچانے آئی تھی۔

اس روز اسنے جو خواب دیکھا وہ حقیقت تھا وہ بھاگ جانا چاہتی تھی زید جھانگیر سے دور وہ غدار نہیں بننا چاہتی تھی لیکن بھاگنے کے لیے کوئی راہ فرار نہ تھی۔ نا ہی اب دل بھاگنے پر آمادہ ہو رہا تھا۔

زید جھانگیر کو شراب کی بوتل تھامے دیکھ وہ دہل گئی تھی۔

زید جھانگیر جیسا تھا اسے زید جھانگیر سے اسی روپ میں محبت ہوئی تھی لیکن اس میں کہیں شراب نہیں تھی وہ ڈر گز کا کام کرنے کے باوجود نشے کا عادی نہیں تھا ہاں سگریٹ نور نے اسے ضرورت سے زیادہ پیتے دیکھا تھا لیکن اسکے ہونٹوں میں دبی سگریٹ اس پر نجانے کیوں اسے خوبصورت لگتی تھی کبھی کبھی اسے خود پر ہنسی آنے لگتی تھی وہ ہمیشہ سے اپنا آئیڈیل ایک بہادر آرمی آفیسر کو دیکھتی آئی تھی اور اسے محبت کس سے اور کیسے ہو گئی تھی۔

اس روز جب زید جھانگیر نے شراب کے بدلے اسے کو مانگا تھا تب وہ اپنا آپ سپرد کرنے پر راضی ہوئی تھی ناچاہنے کے باوجود شاید زید کو شراب سے دور کرنے کی وجہ سے لیکن اس روز زید جھانگیر کے منہ سے اپنے لیے خواہش کا لفظ سن وہ ساکت رہ گئی تھی محبت میں بھلا کہاں کی غداری تھی اسنے سنا تھا محبت اور جنگ میں سب جائز ہے اور اسے اب یہی لگنے لگا تھا وہ تو صرف ایک جاسوس تھی ہاں وہ بننا چاہتی تھی ایک آرمی آفیسر وہ کافی حد اس چاہ میں آگے نکل چکی تھی لیکن پھر

قسمت نے اسے دوسری راہ پر پھینک دیا تھا وہ بننا چاہتی تھی پر وہ تھی نہیں۔ اگر ایک جاسوس پیچھے ہٹ جائے تو کیسی غداری وہ اپنے مطلب کی باتیں نکال کر سوچنے لگی تھی کہ کہیں کسی طرح وہ صحیح ٹھہر جائے پر کہیں سے بھی وہ صحیح نہ ٹھہری تو بلا آخر اس نے غلط ہونے کا فیصلہ کر لیا وہ زندگی چاہتی تھی لمبی پر سکون خوشیوں بھری اسکے لیے خود غرض ہونا ضروری تھا۔ لیکن اس خوشیوں بھری زندگی میں سب سے بڑا کاٹا خود زید جھانگیر تھا وہ زہد جھانگیر سے محبت کرتی تھی لیکن اس کے کام سے نفرت وہ آہستہ آہستہ زید کو ٹٹولنے لگی زید سے وہ سوالات پوچھتی جس کا جواب زید جھانگیر کے پاس نہ ہوتا پھر ان باتوں کا جواب زید جھانگیر کو دے کر لا جواب کر دیتی وہ خاموش ہونے لگا تھا اسکے سامنے وجہ اس سے محبت نہ تھی بلکہ وہ اسے لا جواب کر دیتی تھی۔

اس روز جب زید جھانگیر اسکے کمرے میں آیا تھا اور نور جھانگیر سے ہاتھ مانگا تھا تب اس نے اپنی دلی رضامندی اور خوشی سے زید جھانگیر کو قبول کر کے اپنا آپ سونپا تھا اسے باحیثیت شوہر قبول کیا تھا۔

اسکے بعد بھی اسنے خود سے موقع پیدا کر کے زید جھانگیر کو پلٹنا چاہا تھا پر اسکے دل پر ڈر کی کائی جم چکی تھی۔ شہرت دولت کا نشہ قدم آگے بڑھانے نہیں دے رہا تھا باورچی بابا کے ہاتھ اسے بار بار ایس پی انکل کا پیغام بھی موصول ہو رہا تھا وہ نور کو بار بار وارن کر رہے تھے کہ جلدی کام مکمل کرے۔

زید جھانگیر کی موت کا مطلب نور جھانگیر کی موت تھا اور اب وہ موت کی نہیں لمبی زندگی کی متمنی تھی لیکن وہ زندگی بھی ممکن نہ تھی جو زید جھانگیر گزار رہا تھا۔

اس روز وہ دل کو مضبوط کرتے زید جھانگیر کے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں کیمرے اور باقی تمام کاروباری کام ہوتا تھا۔

زید جھانگیر بالکل سامنے ٹائلیں ٹیبل پر رکھے آنکھیں موندے لیٹا تھا جب نور آہستگی سے چلتی اس ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی۔

زید کے بال کھلے ہوئے تھے۔ اسے ایک بات پھر خود پر ہنسی آئی اسے یاد تھا اسے لڑکوں کے لمحے بالوں سے نفرت تھی واقعی جب محبت ہو تو پسند کہیں بہت پیچھے رہ جاتی ہے۔

"نور۔۔"

زید کے پکارنے پر وہ ہوش میں آئی وہ اسی پوزیشن میں تھا بس آنکھیں کھول نور کو دیکھ رہا تھا۔



URDUNovelians

"زہرا۔۔"

وہ کچھ لمحے ٹھہرنے کے بعد بولی۔ زید نا سمجھی سے دیکھتا سیدھا ہوا۔

"نور زہرہ نام ہے میرا۔"

وہ سنجیدگی سے بولی تو زید کے چہرے کے تاثرات بھی بالکل سنجیدہ ہو گئے۔

"اور؟"

وہ پوچھ رہا تھا یعنی وہ نور کے متعلق مزید جاننا چاہتا تھا۔

ریٹائر پولیس آفیسر کی بیٹی ہوں۔ آرمی کی دیرھ سال کی ٹریننگ لے چکی ہوں۔
"لیکن گردے فیل ہونے کی وجہ سے۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔ اپنے پاؤں کی لرزش کو اس نے بمشکل روکا تھا۔ زید کی
سپاٹ بے تاثر آنکھیں کچھ سمجھنے نہیں دے رہی تھی زید کی آنکھوں میں اترنے
والا اگلا تاثر نفرت ہوتا یہ سوچ ہی اسے ازیت کے نئے مقام پر لے آئی تھی۔

"باقی بھی خود بتا دو میرے پوچھنے کا طریقہ تم جانتی ہو۔"

اب کے سرد لہجے میں کہا لہجے کے ساتھ نظریں بھی سرد ہوئی تھیں۔ نور ایک نظر اسے دیکھتے کمرے کے کھلے دروازے کو دیکھنے لگی دروازی کھلا تھا پر اسکے پاس پھر بھی فرار کا کوئی راستہ نہ تھا۔

وہ شروع سے اب تک زید کو سب بتاتے چلی گئی۔۔۔
بات مکمل ہونے پر زید نے ٹیبل کے دراز سے ایک گن نکال کر ٹیبل پر رکھی۔ نور نے ایک نظر گن کو دیکھتے زید کو دیکھا وہ جانتی تھی اسکاری ایکشن براہو گا پر اتنا بر اسکا اندازہ اسے نہ تھا۔ کیا وہ اسکی جان لینے لگا تھا؟

اپنا انجام جانتے ہوئے بھی سب کیوں قبول کیا؟ بھاگ سکتی تھی کوئی رکاوٹ " نہیں تھی۔۔۔"

گن لوڈ کرتے وہ نور کے مقابل کھڑا ہوا۔

"نہیں بھاگ سکتی تھی جتنا دور بھی جاتی زید جھانگیر سے دور نہیں جاسکتی تھی۔"

اسکے لہجے میں افسوس تھا۔

"یہ تو ہے تم جہاں بھی جاتی میں تمہیں ڈھونڈ نکالتا۔"

طنزیہ کہا۔

دور جا ہی نہیں پاتی اگر بھاگ بھی جاتی تو خود کو یہیں چھوڑ جاتی محبت ہو گئی ہے زید "

"جھانگیر تم سے اب راہ فرار کہیں سے بھی نہیں پچی۔۔"

وہ بے بسی سے زید کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

"جانتی تھی میں مار دوں گا پھر بھی بتا دیا۔"

نورے پیٹ پر گن رکھتے وہ ازیت سے بولا۔ نور کا سچ قبولنا اسے خوش نہیں کر رہا

تھا اسے نور پر غصہ بھی نہیں آ رہا تھا وہ اپنی کیفیت سے انجان تھا لیکن اندر بہت

کچھ ٹوٹا تھا مان بھروسہ نور نے اس سے محبت اسے جان کر کی تھی پر زید نے تو ایک

فریب سے محبت کی تھی اسنے اس نور سے تو محبت ناکی تھی ایک یہی خوف تو تھا اور
ہو ابھی محبت نہیں وہ ایک فریب نکلا۔

"دور جاتی یا بھاگ جاتی تو جدائی سے مر جاتی۔۔"

گن کی نال جو اسکے سے ہلکی سی مس ہوئی تھی زید کے قریب ہوتے نور اس پر
پیٹ کا دباؤ بڑھا گئی۔

"تم فریب نکلی۔"

"واقعی مجھے نہیں معلوم تھا میرا دل یوں دھوکہ دے گا مجھے۔۔"

وہ ہنسی تھی خود پر زید اسے دیکھے گیا اندر سے دو آوازیں اٹھنے لگی ایک کہ نور کو مار
دو اور دوسری اسکی نفی کرتی ہوئی وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا جبکہ نور اسے
خاموش دیکھ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ سمجھی تھی وہ ہمیشہ کی طرح اشتعال میں آکر
بہت کچھ کر گزرے گا۔

"اگر یہ سب ناٹک تھا تو نکاح کیوں کیا؟"

ماتھے پر بل پڑے۔

"محبت۔۔۔"

"وہ اب ہوئی ہے۔۔۔"

زید نے سختی سے بات کاٹی نور لب بھینچے اسکی غصے سے بھینچی بھنویں دیکھنے دیکھتے
گویا ہوئی۔
URDUNovelians

لیکن بے بس میں جب ہی ہو گئی تھی زید جھانگیر۔۔۔ بخدا نکاح کرتے وقت دل
میں کسی قسم کا کھوٹ نہیں تھا۔ نکاح کسی پلان کا حصہ بھی نہیں تھا یہ سب میرے
"بے ساختہ عمل تھے جن میں میں بے بس تھی۔۔۔"

وہ نم لہجے میں بولی تو زید کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"خود سپردگی بھی بے بسی تھی؟"

اسکا سوال تلخ تھا۔

"میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ بھی بے بسی میں تھمایا تھا؟"

یہ سوال زید کے لیے خود بھی ازیت ناک تھا۔ نور نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

وہ سب میری دلی رضامندی تھی زید میری دلی خواہش دلی خوشی میں نے وہ "

" سب کسی نازک لمحے کے شکار میں بے ساختہ یا بے بسی میں نہیں کیا

سر زید کے سینے پر ٹکایا۔ زید کی خاموشی اسکا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔

محبت ہے مجھے زید جھانگیر سے۔۔ اتنی کے جس نام کے آگے جھانگیر سنتی ہوں "

"محبت ہونے لگتی ہے۔۔"

وہ بولی تو زید اسے دیکھنے لگا جو اسکے سینے سے سر اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔

جانتی ہو میرے دل اور دماغ کبھی ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہوئے۔۔"

"تمہیں قبول کرتے وقت بھی نہیں۔۔ لیکن۔"

وہ ٹھہرتے ہنسا۔

لیکن اب دل کہہ رہا ہے تمہیں چھوڑ دوں اور دماغ کہہ رہا ہے ہمیشہ کے لیے "

"چھوڑ ہی دوں کیونکہ تمہیں مارنے کا حوصلہ میں رکھتا نہیں۔۔"

تلخی سے کہتے اسے نور کو پیچھے ڈھکیلا اور کر باہر نکل گیا۔ نور اسکے آخری جملے پر

پتھر بنی کھڑی رہ گئی جتنا نقصان اور پریشانی اسکے باعث زید کا غصہ اسکی نظر میں

ناہونے کے برابر تھا لیکن زید کا آخری جملہ اسکے اشتعال اور ضبط ظاہر کر گیا تھا وہ

اسے طلاق دینے کا کہہ رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آیا تھا لیکن عجیب حیرت کی بات تھی کہ ہر بار کی طرح وہ غصے میں بے قابو نہیں ہوا تھا اتنی بڑی بات ہو جانے کے باوجود وہ اپنے ٹھہرے مزاج پر جتنا حیران ہوتا تھا ہی کم تھا یا وہ نادانستہ طور پر یہ بات جانتا تھا کہ نور وہ نہیں جو دکھتی ہے وہ صوفے پر بیٹھتے اپنے پاؤں دیکھنے لگا۔

URDU Novelians

"نور۔۔"

لبوں نے ہلکی سی جنبش کی۔

"محبت ہو گئی ہے زید۔۔"

نور کا جملا گونجا کانوں میں۔

"یقین کیا میں نے تم پر"

آنکھیں موندے وہ اطمینان سے بولا بھروسہ تو شاید اسے نور پر کبھی کیا ہی نہیں
تھا ہاں محبت ضرور کر بیٹھا تھا کہ دل باغی ہو گیا تھا اگر وہ فریب تھا تو اسے فریب
بھی قبول تھا لیکن آج وہ کھل کر سامنے آئی تھی آج اسکے ہر جملے کی سچائی کی گواہی
اسکی آنکھوں نے دی تھی۔

"زید۔۔"

نور کی آواز پر چونک کر سر اٹھایا۔ وہ اسے غصے میں لگی ساتھ روئی روئی سی۔ تو کیا وہ
غصہ دکھا رہی تھی زید جھانگیر سے ڈرنے کی بجائے غصہ ہاں وہ لڑکی ایسی ہی تھی
جبھی زید جھانگیر کی بیوی تھی۔

URDUNovelians

میں اس لڑکی سے شادی کرونگا جو بندوق چلائے نہیں پر میرے بندوق چلانے
"سے ڈرے بھی نا"

URDU NOVELIANS

مہینوں پہلے ایمان سے بولا گیا بھولا بسر اجملا کان میں گونجا ہونٹوں کو ہلکی سی
مسکراہٹ نے چھو ایہی تو ہوا تھا بندوق سے ناڈر نادور اسے چلانے والی ملی تھی۔

"طلاق دو گے؟"

وہ سپاٹ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"وہ بھی بس میں نہیں رہا"

وہ ہنسا خود پر۔

URDUNovelians

"پھر کونسی سزا۔۔۔"

وہ نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی جب نور کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ مسکرایا۔

"شاید موت سے بدتر۔"

وہ ہنس رہا تھا کہتے نور خاموشی سے اسے گھورنے لگی وہ سمجھنا سکی کہ وہ مزاق تھا یا حقیقت۔

"زید مت کرو۔"

وہ اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی آنکھیں بے اختیار نم ہوئیں زید خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

وہ تمہیں مار دینگے زید۔ میں بہت مشکل سے زندگی کی طرف لوٹی ایک بار پھر "نہیں۔۔۔"

وہ اب کے رونے لگی تھی آنسوؤں سے کئی لمحے نور کو روتے دیکھنے کے بعد
بے اختیار اس نے نور کا چہرہ تھا نور رون چھوڑا سے امید سے دیکھنے لگی۔ آج
دوسری بار وہ اسے روتا دیکھ رہا تھا ایک تب روتے دیکھا تھا جب وہ آئی تھی۔
ایک آج لیکن آج اسکی ہر چیز سے سچائی جھلک رہی تھی۔

آگے کیا پلان ہے نور اس طرح ٹریپ کرنے کا مطلب؟ اگر زید جھانگیر کی جان "
"چاہیے تو لے لو Urdu Novelians
وہ جس طرح بولا نور تڑپ گئی اس سے کہیں زیادہ زید تڑپا تھا چاہنے کے باوجود کیسے
قبول کرتا نور نے اتنا سب کیا۔

URDUNovelians

"اپنی جان کوئی نہیں لیتا زید "

نور کے ازیت سے کہنے پر زید نظروں کا رخ بدل گیا۔

فہیم بلوچ کو بھی مارنے میں انہیں کاسپیوٹ تھا تمہارے بعد علیم سلطان (اسمگلر)
(کو مارنا ہے۔۔ اریسٹ نہیں زید اس بار وہ مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں سب کو کسی نا
"کسی طرح وہ تم تک پہنچ جائینگے مار دینگے"

"تو؟"

یکدم اسکا لہجہ سرد ہوا۔

"بھاگ چلو میرے ساتھ۔۔"

وہ محبت سے بولی زید اسکی بات پر ہنسا۔

"میں کہہ رہی ہوں چلو میرے ساتھ۔۔"

وہ زید کو اٹھتا دیکھ اسکا ہاتھ پکڑ گئی۔

"کہاں چلوں ابھی تم نے خود ہی تو کہا کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالینگے۔۔"

"ہم کچھ نا کچھ کر لینگے۔۔"

وہ یقین سے بولی۔۔

"غداری کرو گی اپنے ملک کے ساتھ؟"

اسنے تاک کر وار کیا اسے زید سے ایسی بات کی بالکل امید نہیں تھی۔

"میں غدار نہیں ہوں"

تڑپ کر کہا۔

"پھر؟"

وہ آنبر واچکائے پوچھنے لگا۔

مقصد زید جھانگیر کو مارنا ہے۔۔ اس انسانی وجود کو مارنا نہیں زید جھانگیر ایک "ڈرگ سمگلر کو

وہ زید کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

"تمہیں کس نے بولا میں یہ سب چھوڑو نگا؟"

وہ غصے سے غرایا۔ وہ خود پر کھول رہا تھا کہ سے نور کے چہرے سے نفرت کیوں نا ہوئی اتنا سب ہونے کے باوجود وہ لڑکی اسکے سامنے کھڑے سب بول رہی تھی۔

تم نے کہا تھا تم سے تمہاری ذات تک تمام اختیارات تم نے مجھے سونپے۔۔

"تمہیں یہ سب چھوڑنا پڑیگا زید۔ ہر صورت چھوڑنا پڑیگا

وہ یکدم زید کا گریبان پکڑتی غرائی زید اسکی جرأت پر دنگ اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹا کر کمر پر موڑ گیا۔

"میں تم سے ابھی اور اسی وقت سارے اختیارات لیتا ہوں"

خود سے پرے دھکادیتے وہ ناگواری سے بولا۔

تو پھر جان بھی لے لو زید اگر میں زندہ رہی تو تمہیں اپنے اندر کے اس مردہ "

"ضمیر کو نکال پھینکنا ہو گا۔

"مر جاؤ"

وہ دو بدو بولا وہ خاموشی سے زید کو دیکھتی رہ گئی۔

افسوس ہے مجھے اپنے نیک صفت سرپر۔۔ اگر وہ قبر میں پر سکون بھی ہونگے " تو تمہارے اعمال انکی قبر کو جہنم بنا رہے ہونگے ہار گئے وہ تمہاری تربیت کرنے میں "تمہارے اندر نیک انسان پیدا کرنے میں۔۔

غم و غصے سے اسے اندازہ ناہوا وہ کیا بول گئی گلے لمحے ہی زید نے اسکی گردن کو جکڑا۔

سننے میں برا لگ رہا ہے پر تم تو یہ سب کر رہے ہو زید۔۔ حقیقت نا پسند کرنے " سے وہ تمہاری پسند میں ڈھلے گی نہیں بس کر دوزید تم خود بھی تھک چکے ہو۔۔ میرے پہلو میں سکون کے لیے لیٹنے کے باوجود میں نے تمہیں راتوں کروٹ بدلتے دیکھا ہے۔ تمہارے دراز میں نیند کی گولیاں دیکھی ہیں تمہاری آنکھوں "میں بے سکونی دیکھی ہے۔۔ تم تھک گئے ہو زید۔۔

وہ بولتے ہوئے روپڑی زید کی پکڑ اس پر ڈھیلی ہوئی آنکھوں میں خود بخود نمی اتر آئی۔

تم سب سے زیادہ ایمان سے محبت کرتے ہو میں نے دیکھی تمہاری محبت لیکن وہ "محبت ایک طرفہ نہیں ایمان کو تڑپتے دیکھا ہے میں نے تمہارے لیے تم نے اسے خود سے دور بھیج دیا اسکا کیا قصور ہے؟ اسے نہیں چاہیے یہ پاور یہ دولت اور پیسہ اسے نہیں چاہیے زید یہ سب کچھ اسے ایک سہارا چاہیے بھائی کی صورت جو غنڈہ نا ہو پر اسکی حفاظت کرے۔۔

"اگر ان سب سے تمہیں ایک بھی فائدہ ہے تو مجھے بتاؤ" وہ زید کو کمزور پڑتی دیکھ اسکے سینے سے لگی آہستہ آواز میں بولنے لگی۔ غیر ارادی طور پر زید نے سن ہوتے اپنے ہاتھ اسکے گرد باندھ دیے اپنے گرد زید کا حصار دیکھ

اسکے ہونٹ مسکرائے زید کے سینے پر دل کے مقام پر لب رکھتی وہ شکر کرتی
مسکرا دی۔

زید اسکی دعائیں کے ثمر کی طرح اسکی بات مان گیا تھا۔
وہ اپنا سب کچھ چھوڑنے کو راضی تھا اسکا اتنی جلدی مان جانا نور کے لیے حیران کن
تھا پر شاید دعائیں ایسے ہی قبول ہوتی ہیں۔ پلان کے مطابق صرف کاشف سے مدد
لی گئی۔ زید نے اگلے روز حسن کی والدہ سے بات کر کے انکے سامنے حسن کو صاف
کیا اور اسکے ساتھ ہی مبین کو بھی نیویارک بھیج دیا۔ وہ تو پلان کے مطابق بچ جاتا
باقی گارڈز جو صرف اسکے ملازم تھے انکو بھی زیادہ مشکل پیش نا آتی مہر تو تھی ہی
پولیس والے کی بیٹی بچتے تھے ایمن اور مبین مبین پہلے ہی جاچکی تھی اور اب مبین

کی حفاظت وہ اپنا فرض سمجھتا تھا مبین کو نیویارک بھیجنے پر نور حیران ہوئی تھی لیکن زید کے وجہ بتانے پر وہ خاموش ہو گئی اسکے بعد پلان کے مطابق زید کے کمرے میں چپس لگائیں اور پھر ہفتے بھر میں ساری انفارمیشن پولیس کے ہاتھوں پہنچ گئی۔ کاشف کے ذریعے انہیں پولیس کے پلان کا معلوم ہوا کہ زید جھانگیر کا انکاونٹر کر کے اسکی لاش کو کہیں بھی دفن کر دیا جائے گا پھر زید جھانگیر کے خلاف سارے ثبوت میڈیا کے سامنے لا کر یہ ثابت کر دیا جائیگا کہ وہ کہیں چھپ گیا ہے جسے پولیس جلد تکاش کر لے گی۔

جس رات پولیس نے زید کو ہر است میں لیے اسکے اگلے دن کاشف زید کو فرار ہونے میں مدد کرنے والا تھا وہاں سے پھر زید کی گاڑی پر چھوٹا سا بلاسٹ ہونا تھا جس میں زید کی جگہ فرحان کا وجود ہونا تھا۔ اور نور اپنے سارے ریکارڈ ختم کر کے لندن جانے والی تھی وہاں سے زید اپنی نئی پہچان سے اس سے ملتا پولیس پھر اس معاملے میں بے بس ہو جاتی۔

گرفتاری سے ایک روز پہلے نور اپنے والد سے بھی ملنے گئی تھی۔ جب حقیقت سننے کے بعد انہوں نے افسوس اور غم و غصے سے نور کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔

افسوس ہے مجھے تم پر۔۔ میں تمہیں سمجھا رہا تھا اس لیے تمہیں اپنے فیصلے "لینے کی اجازت دی تھی۔۔ لیکن تم۔

وہ دکھ سے بولتے بولتے رک گئے۔

آپ نے کہا تھا انسان کی زندگی بے وجہ بے مقصد نہیں ہوتی۔ میں نے اتنے "عرصے میں یہ جانا ہے کہ زید جھانگیر مقصد نہیں میری خوشی ہے

وہ تڑپ کر بولی۔
URDUNovelians

"یہ خوشی ہے تمہاری۔۔"

وہ غصہ ضبط کرتے سرخ ہوئے۔

خوشی نہیں زندگی۔ میں اس وقت زندہ رہ گئی تھی شاید کہ وہ صرف مقصد تھا۔
اسلیے لیکن زید جھانگیر زندگی بن چکا ہے۔

یقین کریں میں اس کے معاملے میں خود سے نہیں جیت سکی۔ میں نے۔۔ نکاح۔۔
نکاح دلی رضامندی پر کیا۔ میں اتنی بے بس ہو چکی ہوں کہ خود پر اختیار نہیں
"رکھتی۔۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی وہ خاموشی سے دیکھے گئے۔

"تم جانتی ہو تم نے اپنے لیے کیا فیصلہ لیا ہے؟"
وہ تاسف سے بولے۔

جانتی ہوں۔ خوشیوں پر میرا بھی تو حق ہے نا۔ زندگی میں اتنی تکلیفیں دیکھنے کے " بعد میں ایک پرسکون زندگی چاہتی ہوں جس کا سکون زید جھانگیر ہے۔۔

"تم اپنے ساتھ ظلم کر رہی ہو۔۔"

مجھے اس بات کا سکون ہمیشہ رہے گا کہ اپنے ساتھ ظلم کرنے والی میں خود تھی۔ " میں نہیں چھوڑ سکتی زید کو۔ باخدا میں نے بہت کوشش کی ہے پر اب۔۔۔ پلیز ایک موقع اور دے دیں ہر بار کی طرح اپنی زندگی گزارنے کا۔ اپنے لیے ایک آخری فیصلہ لینے کا اگر اس فیصلے میں نقصان ہو تو قسم سے آپکو مزید پریشانی نہیں ہوگی میں اگلے نفع نقصان کے لیے بچو گئی ہی نہیں۔۔

وہ روتے ہوئے بولی تو وہ خود بھی بے بس ہوتے اسکے سامنے بیٹھ گئے۔

"وہ مجرم ہے نور۔ وہ ای۔۔"

"وہ تھا۔۔"

وہ بات کاٹ گئی۔ انہوں نے خاموشی سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"وہ سب چھوڑ چکا"

وہ قریب ہوتی انکے گھٹنے پر ہاتھ رکھ گئی۔

"وہ چھوڑ چکا پر کوئی اور اسے چھوڑنے نہیں دے گا۔۔"

وہ اپنی بیٹی کے گال پر ہاتھ رکھتے اس کو سمجھانے لگے۔۔

"سب صحیح ہو جائے گا یقین کریں۔۔"

وہ مسکرائی۔ اسکا باپ مان چکا تھا۔

"امید کرتا ہوں ایسا ہی ہو۔"

نور کے آنسو صاف کرتے وہ بے بسی سے بولے۔

"اور میں یقین رکھتی ہوں"

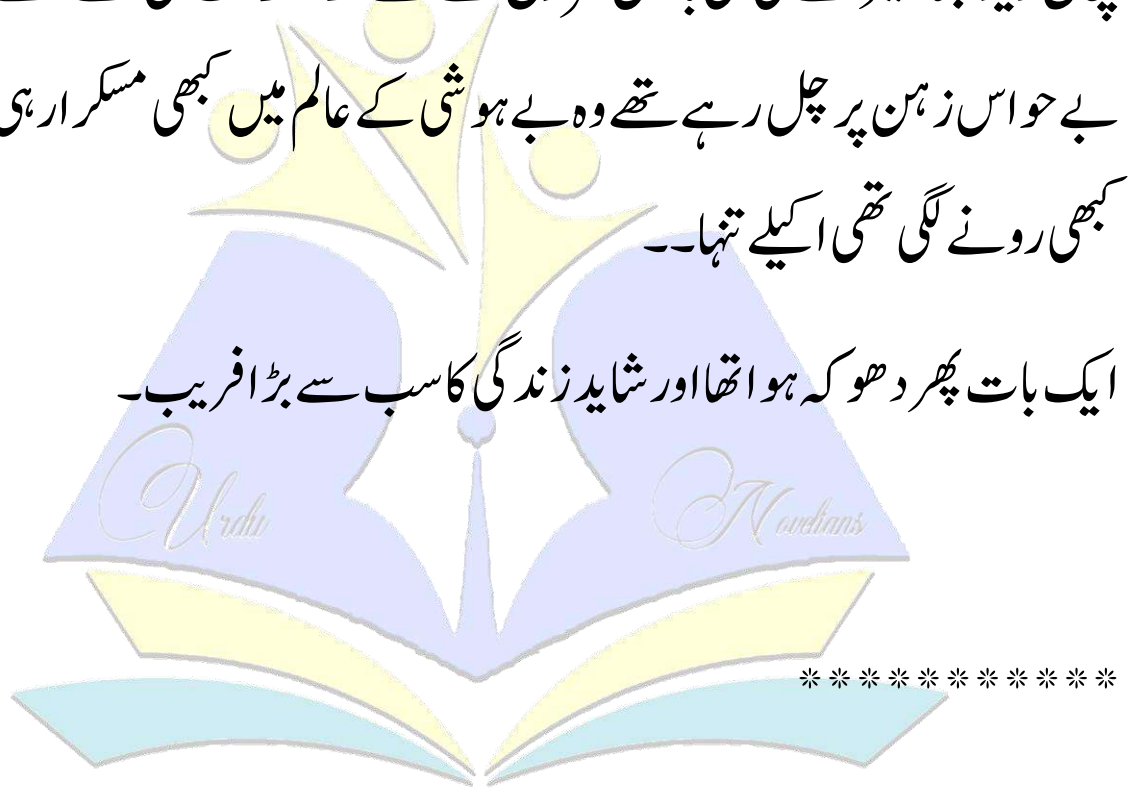
کہتے ہوئے وہ انکے گھٹنے پر سر رکھ گئی۔ اور پھر اپنے پلان کا بتانے لگی۔۔۔ اس کے ہمیشہ کے لیے لندن جانے پر وہ خفا ہوئے اور خود بھی ساتھ جانے سے انکار کر دیا لیکن دو و سہرا کوئی راستہ نہ تھا اس لیے مزید کچھ نہ بولا۔

پلان کے مطابق زید کی گرفتاری ہوئی لیکن ایس پی نے کاشف کی جگہ زید کی نگرانی کے لیے ایس ایچ او مرید کو مقرر کیا۔

اگلے روز ہی کاشف کو علم ہوا کہ پلان بدل چکا ہے اب زید جھانگیر کو جیل میں نہیں مارا جائے گا اسے ایک موقع ایسا ملا کہ وہ زید سے بات بھی کر سکے زید کو لے جاتے جب راستے میں غنڈوں نے حملہ کیا تو زید کاشف کے روکنے کے باوجود سڑک پار کر کے ویرانے جنگل نما علاقے میں داخل ہو گیا اس نے پیچھے پریشانی سے ایس پی کو ہنستے ہوئے دیکھا غنڈے ایس پی سے ہاتھ ملاتے فرار ہو رہے تھے ایس پی سے اسکی توجہ وہاں ہونے والے دھماکے نے کھینچی۔۔

میڈیا کو خبر بھی پولیس کے پلان کے مطابق کی گئی۔ اور پھر سب کچھ ایس پی کے پلان کے مطابق ہوئی ڈی این اے رپورٹ میں یہ بات واضح ہو گئی کہ مرنے والا کوئی اور نہیں زید جھانگیر تھا۔

نیچے لیٹے روتے روتے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ کچھ دنوں پہلے ہوئی کاروائی انکا
پلان زید جھانگیر سے کی گئی باتیں شروع سے لے کر آخر تک کئی لمحے اسکے
بے حواس زہن پر چل رہے تھے وہ بے ہوشی کے عالم میں کبھی مسکرا رہی تھی تو
کبھی رونے لگی تھی اکیلے تنہا۔
ایک بات پھر دھوکہ ہوا تھا اور شاید زندگی کا سب سے بڑا فریب۔



URDU Novelians

حسن ہسپتال میں بیٹھا چائے پی رہا تھا صبح سے ہی سر میں درد تھا۔ وہ اگر ایمان کے
رویے پر خوش تھا کہ وہ آگے سے کچھ نہیں کہتی تو اپنی ماں کے رویے پر اتنا ہی
مانوس وہ ایمان پر طنز کرنے کا ایک موقع نہیں چھوڑتی تھیں لیکن انکی انہیں باتوں

پر ایمان کی خاموشی اسے حسن کے قریب لے آئی تھی۔ فارغ وقت ہو یا مصروف
لیکن ہر لمحہ وہ اسکے خیالات میں رہتی تھی۔ امی کے آجانے سے اسکو اب جاب کی
ضرورت نہیں تھی لیکن اسکے باوجود ایمان اسکی ذمہ داری تھی اگر اسکی والدہ
ایمان کو انکے پیسوں کا طعنہ دیتی تو ایمان انکو یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ میں آپ پر
فرض ہوں اگر کچھ کہتی نا تو یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہ زیادتی اسکے ساتھ نہیں
ہونی چاہیے تھی وہ جانتا تھا وہ بہت خود دار ہے اگر زید اسے مجبور نا کرتا تو وہ کبھی
اسکے پیسوں کا ایک لقمہ بھی نہیں کھاتی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اسکے
دوست قاسم کا فون آیا۔

URDU Novelians "ہاں بولو قاسم؟"

تھکے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں ہو اس وقت؟"

قاسم کے لہجے میں اسے غیر معمولی سنجیدگی محسوس ہوئی۔

"ہسپتال میں ہوں کیوں خیریت؟"

"اور بھابھی کہاں ہیں؟"

دوبارہ سوال کیا۔

"گھر پر ہیں کیوں خیریت کیوں پوچھ رہے ہو؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"زید جھانگیر کی موت کا پتا چلا؟"

حسن کو جھٹکا سا لگا وہ بے یقینی سے ایک دم سیدھا ہوا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔۔؟"

حیرت سے ہو چھا۔

"زید جھانگیر مارا گیا ہے۔۔ نیوز دیکھو۔"

کہتے ساتھ قاسم نے کال کاٹ دی۔ کچھ لمحے تو حسن سن بیٹھا رہ گیا۔ اسکو زید کے مرنے پر کسی قسم کا افسوس نہیں تھا لیکن دل میں خوف ضرور ابھرا تھا ایمان کے متعلق وہ اتنے عرصے میں ایمان کی زید جھانگیر کی محبت کا اندازہ لگا چکا تھا۔ اسے زید کی موت کی خوشی بھی نہیں ہوئی تھی۔

ایمان کاری ایکشن سوچ کر اس کے ماتھے پر پسینا آنے لگا۔

وہ تیزی سے کمرے سے نکلتے ہسپتال سے ہی نکلتا چلا گیا۔

آدھے گھنٹے بعد گھر کے باہر کھڑے ڈور بیل بجائی۔

"السلام وعلیکم امی۔۔"

دروازے پر ماں کو دیکھتے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام خیریت جلدی واپس آگئے۔۔"

حسن کے چہرے پر پریشانی دیکھتے وہ پریشانی سے بولیں۔

URDUNovelians

"ایمان کہاں ہے امی؟"

اندر کی طرف بڑھتے پوچھا۔

"محترمہ کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی صبح سے۔"

سر جھٹکتے طنز کیا لیکن حسن نظر انداز کیے کمرے میں گیا۔ کمرہ خالی تھا وہ باتھ روم کی طرف بڑھا تو وہ بھی خالی تھی وہ پریشانی سے کمرے سے باہر نکلنے لگا جب بیڈ کے دوسری طرف اسے ایمان کے بال نظر آئے وہ تیزی سے اس طرف آیا حسن کی ماں بھی حسن کو پریشان ہوتے دیکھ کمرے میں آئی تھیں۔

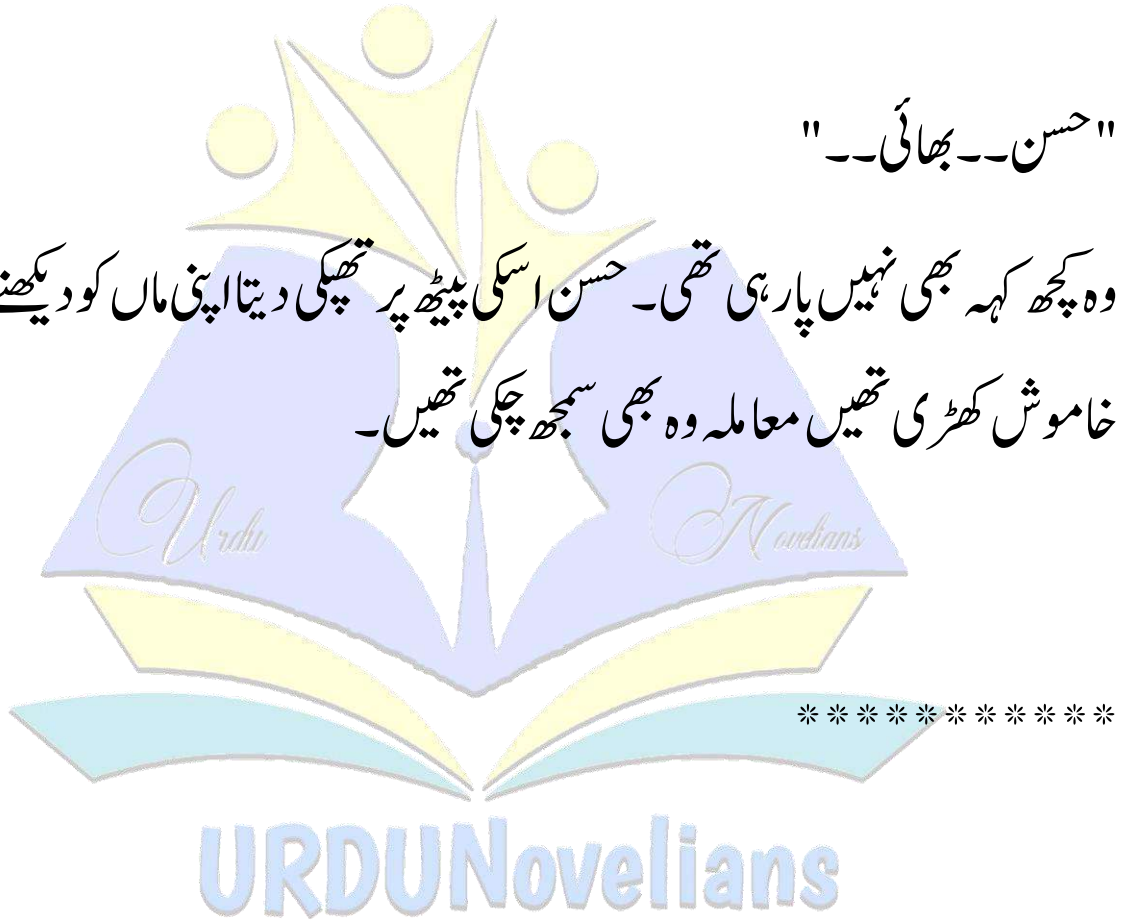
وہ ایمان کی طرف آیا تو آنکھیں میچ گیا۔ موبائل ایک طرف پاؤں کے پاس گرا تھا فون کی اسکرین پر زید جھانگیر کی تصویر تھی وہ بالکل خاموش بیٹھی تھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا بے آواز آنسو گرتے تھوڑی سے ٹپک رہے تھے آنکھیں سو جی ہوئی تھیں۔

"ایمان۔۔"

ایمان نے نظریں اٹھا کر حسن کو دیکھا آنکھوں میں جنبش ہوئی گلے لمحے ہی وہ جھٹکے سے حسن کے گلے لگے ایک بار پھر بلک بلک کر رونے لگی۔

"حسن۔۔ بھائی۔۔"

وہ کچھ کہہ بھی نہیں پار ہی تھی۔ حسن اسکی پیٹھ پر تھکی دیتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا جو خاموش کھڑی تھیں معاملہ وہ بھی سمجھ چکی تھیں۔



"ایمان۔۔"

ایمان نے نظریں اٹھا کر حسن کو دیکھا آنکھوں میں جنبش ہوئی گلے لمحے ہی وہ جھٹکے سے حسن کے گلے لگے ایک بار پھر بلک بلک کر رونے لگی۔

"حسن۔۔ بھائی۔۔"

وہ کچھ کہہ بھی نہیں پار ہی تھی۔ حسن اسکی پیٹھ پر تھپکی دیتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا جو خاموش کھڑی تھیں معاملہ وہ بھی سمجھ چکی تھیں۔

کچھ لمحے بعد وہ جھٹکے سے حسن سے دور ہوئی۔

اسکی ہچکیاں بلند ہونے لگی تھیں آج ایمان جھانگیر بھی بالکل اسی طرح رو رہی تھی جیسے کبھی اسنے مہر اور زید کو روتے دیکھا تھا۔ حسن کو سمجھ نا آیا وہ کیا کرے۔ جب کچھ الفاظ سمجھ نا آئے تو اسکے پاس بیٹھتے اسے سمیٹنا چاہا لیکن وہ بری طرح اسکے ہاتھ جھٹک گئی۔ کچھ توقف کے بعد حسن زبردستی اسے حصار میں لیتے اسکا سر تھپکنے لگا اور ایمان کے رونے میں مزید شدت آگئی، حسن کو نوچتے جیسے وہ سب کچھ تباہ کر دینے کے درپے تھی۔

"ایمان۔۔"

"خوش ہو جاؤ تم۔۔ ہو گئی تمہاری تمنا پوری۔۔۔"

جھٹکے سے حسن کو دور ڈھکیلتے وہ چلا اٹھی۔ حسن حق دق اسے دیکھے گیا اسنے کب
ایسی تمنا کی تھی۔

اب تم آزاد ہو حسن میرا کوئی ولی وارث نہیں رہا اب تم جو چاہو میرے ساتھ "
کر سکتے ہو مجھے مار پیٹ سکتے ہو میری چمڑی ادھیڑ سکتے ہو یا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

وہ ہذیانی کیفیت میں چلاتے چلاتے ٹھہر گئی۔

"یا طلاق بھی دے سکتے ہو۔"

دھیمے لہجے میں آخری جملہ بھی ادا کر دیا۔ حسن سختی سے لب ایک دوسرے میں
پیوست کیے مٹھیاں بھیج گیا۔

"ایمان۔۔۔۔"

وہ ایمان کے قریب جانے لگا اسے یقین دلانے لگا کہ وہ سب محض غصے میں کہا تھا
لیکن ایمان کے درمیان میں چلانے کے باعث رکنا پڑا۔

خدا را حسن۔۔۔۔ مجھ سے ہمدردی نہیں کرنا۔ میں کمزور ہرگز نہیں ہوں۔۔۔۔"

اسے خود نہیں معلوم تھا وہ کیا کہہ رہی ہے۔

"بس میری طاقت مجھے چھوڑ گئی۔"

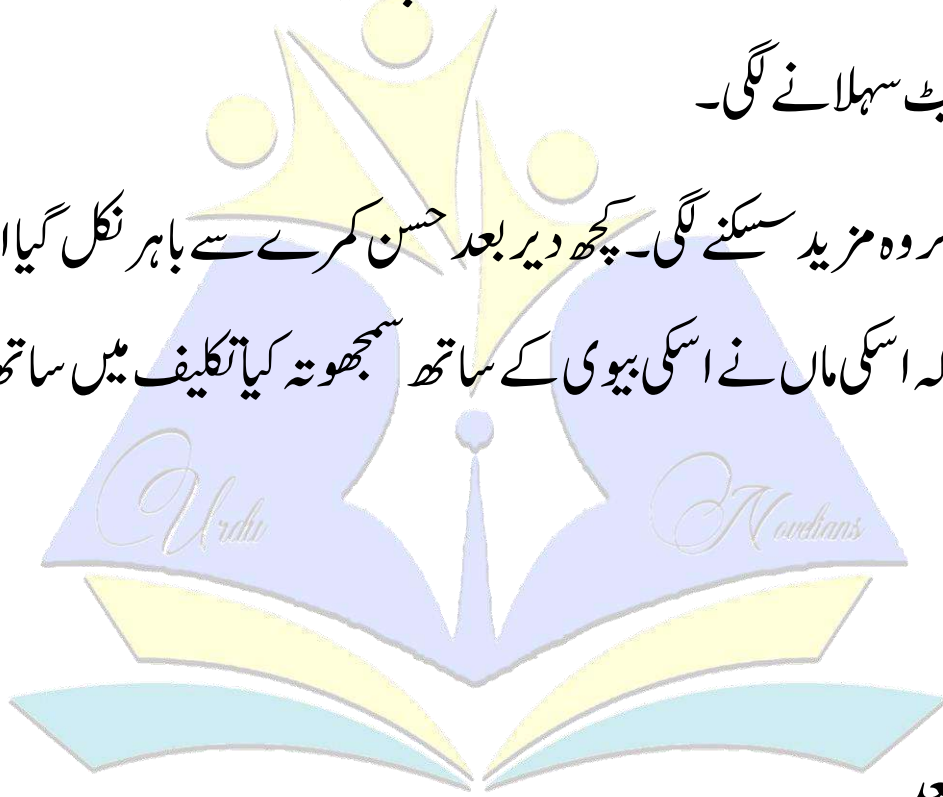
زمین پر گرتے وہ زمین کو مٹھی میں جکڑنے کی کوشش کرتی اپنا ہاتھ زمین پر
رگڑتے شدت سے روپڑی اسے یوں بے بسی سے روتے دیکھ حسن کی آنکھیں
بھی نم ہو گئیں۔

"میں لاوارث ہو گئی۔۔۔"

وہ ایک بار پھر سسکتی اپنے بال مٹھیوں میں پکڑ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی اسکے
جملے پر حسن تڑپ گیا۔ ایسے کیسے وہ لاوارث ہو سکتی تھی وہ اسکی بیوی تھی اسکی
طاقت تو وہ خود تھا تو وہ خود کو کیسے کمزور سمجھ سکتی تھی۔

حسن کی والدہ جو جب سے پیچھے کھڑی خاموش تھیں حسن کو پیچھے کرتے خود ایمان کے پاس بیٹھیں ایمان چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہچکیاں بھر رہی تھی انہوں نے ایمان کے قریب بیٹھتے نرمی سے ایمان کا سر اپنے سینے سے لگالیا اور آہستگی سے ایمان کی پیٹ سہلانے لگی۔

نرم لمس پا کر وہ مزید سسکنے لگی۔ کچھ دیر بعد حسن کمرے سے باہر نکل گیا اسے خوشی تھی کہ اسکی ماں نے اسکی بیوی کے ساتھ سمجھوتہ کیا تکلیف میں ساتھ ہوئیں۔



URDUNovelians

! ایک ہفتے بعد۔

"لاوارث؟"

ایمان کو دیکھتے سنجیدگی سے دہرایا۔

"تمہارا شوہرا بھی زندہ ہے ایمان پھر لاوارث کیسے؟"

ایمان جو پیچھے کرتے افسوس سے پوچھا۔ ایمان نے شکوہ کناں نم نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ ایمان کا غم سمجھتا تھا اسی لیے ایک ہفتے سے اسکے آنسو نرمی سے پونچھ رہا تھا لیکن ایمان کے منہ سے ادا ہونے والا لفظ "لاوارث" اسکے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔

"لیکن میرا بھائی۔۔۔"

ایمان کہنے لگی جب حسن اسکی بات درمیان میں کاٹ گیا۔

جن کے بھائی بہن مر جائیں لاوارث وہ نہیں ہوتے ہاں لیکن جنکا شوہر مر جائے " وہ خود کو بے سہارا ضرور کہہ سکتی ہیں۔ شادی کے بعد لڑکی کا سب سے مضبوط سہارا " اسکا شوہر ہوتا ہے بھائی نہیں۔۔

ایمان کا ہاتھ تھامتے اب کے نرمی سے کہا۔ ایمان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا حسن کے ہاتھ کی پشت پر گرا۔۔

میں نے ہر رشتے کی محبت ان سے پائی تھی محبتوں سے تو خالی ہو گئی ہے ایمان " جھانگیر لاوارث ہو گئی ہے ایمان جھانگیر۔۔

حسن کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتی وہ تلخی سے بولی کیسے سمجھاتی وہ کہ زید جھانگیر کی اسکی زندگی میں کیا حیثیت تھی اسکا ہر رشتہ ہی زید جھانگیر تھا۔ وہ شہزادی تھی تو اسے شہزادی بنانے والا زید جھانگیر تھا۔

"سب سے خوبصورت محبت کا احساس بھی شوہر کی محبت کا ہوتا ہے ایمان۔۔۔"

ایمان کا چہرہ تھامتے وہ آسودہ مسکراہٹ لیے بولا۔

"لیکن ایمان جھانگیر اس سے مح۔۔۔"

وہ تکلیف کی حدوں کو چھوتی کہنے لگی تھی کہ حسن نے ایک بار پھر اسکی بات درمیان میں کاٹ دی۔

لیکن یہ کہ ایمان جھانگیر اس محبت سے مالا مال ہے۔۔ ایمان جھانگیر اگر ایک محبت بھری نظر اٹھائے اپنے شوہر کی محبت کی طرف تو اسے ہر رشتے کی محبت سے زیادہ اوپر پائے گی زید جھانگیر نے بھائی کے ساتھ ماں باپ بہن کی محبت دی تھی لیکن اگر ایمان جھانگیر ایک بار اعتبار کرے تو اسکا شوہر اسے ماں باپ بہن بھائی "سہیلی تمام محبتوں کی کمی پوری کر دیگا۔۔"

ایمان کا چہرہ تھا مے وہ اظہارِ محبت کر رہا تھا۔ ناہی اسے اظہارِ محبت کے لیے کوئی رومانٹک جگہ چنی تھی ناہی اس پر گلاب نچھاور کیے تھے ناہی موقع اس اظہار کا تھا لیکن اسکے باوجود یہ حسن کو سب سے بہترین وقت لگا تھا اس کا اندازہ اسے ایمان کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ ہو رہا تھا۔

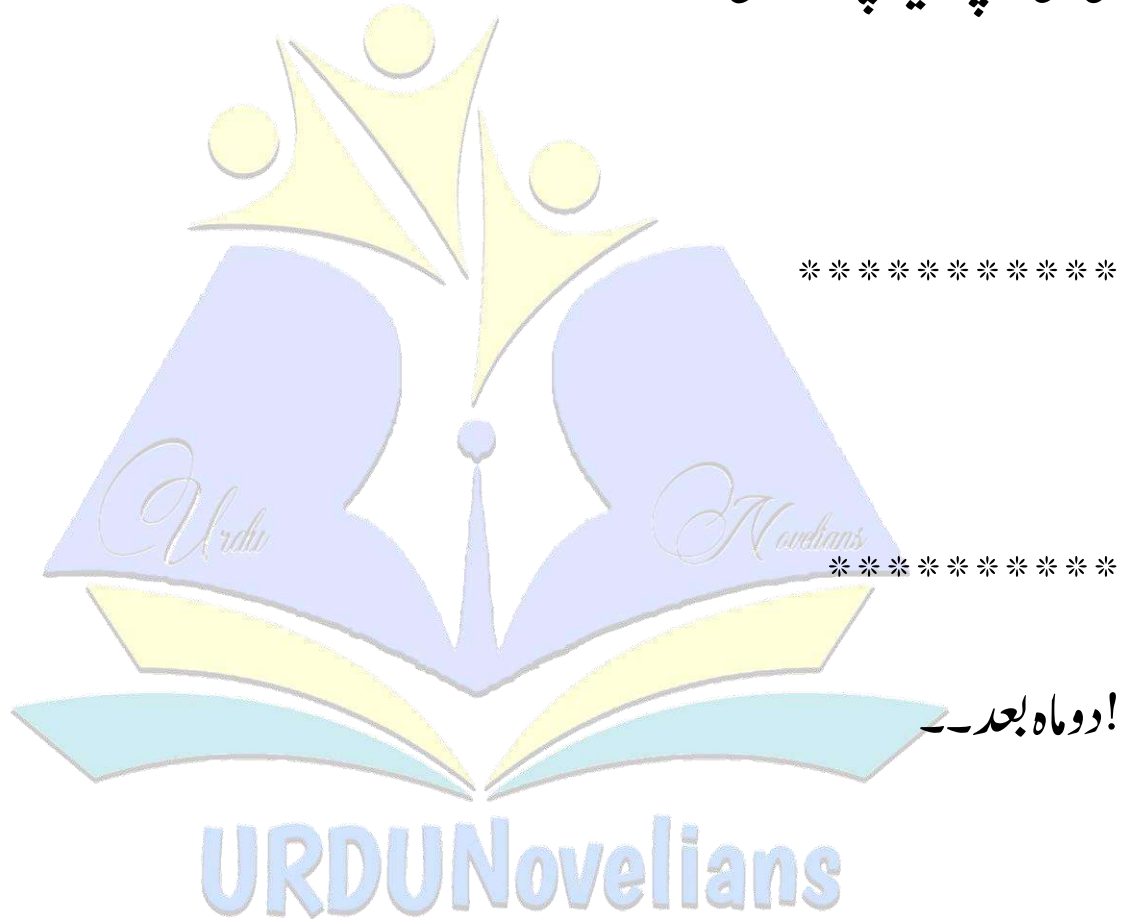
وہ روتے ہوئے جھٹکے سے حسن کے گلے لگی ایک ہفتے سے وہ گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی یہ سمجھتے کہ جہاں وہ تھی وہاں سب اسکے بھائی کی موت سے خوش ہونگے اسے بے بس اور بے سہارا دیکھ ہنس رہے ہونگے اب وہ کمزور جان کر اسے زندگی کا تلخ روپ دکھائیے لیکن حسن کی باتوں نے اسکے پتھر ہوتے دل پر ایسی چوٹ لگائی تھی کہ اندر شفاف اور مخلص رشتے سے محبت کا چشمہ پھوٹا تھا۔۔

URDUNovelians

"حسن زید بھائی۔۔"

URDU NOVELIANS

ایک ہفتے بعد وہ یوں اس طرح رو رہی تھی جیسے پہلے روز بھی ناروئی تھی۔ حسن
اسکی پیٹ تھکنے لگا اسے ایمان کو چپ نہیں کروایا بس خاموشی سے اسکے آنسوؤں
کی نمی اپنے سینے پر محسوس کرنے لگا۔



وہ اپنی ماں کے سرہانے بیٹھی چیخ سے سوپ انکے منہ میں ڈال رہی تھی جسم پورا
کمبل میں چھپا ہوا تھا۔ مہر کے اغواء ہونے کے دو دن بعد انہیں شدید فالج کا ایک

ہوا تھا جسکے باعث آدھا جسم بے جان سا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر کی مسلسل محنت اور اسلم کی محبت کے باعث وہ اتنی بہتر ہو گئی تھیں کہ بولنے لگیں تھیں ہاتھ بھی حرکت کرنے لگا تھا لیکن چلنے پھرنے سے محتاج تھیں ہنسنا بولنا جیسے انہیں بھول گیا تھا جب مہر کو واپس گھر لایا گیا تو وہ پہلے پہل یقین نہ کر سکیں پر پھر جب یقین ہو گیا کہ دروازے پر کھڑی لڑکی انکی بیٹی مہر ہی ہے تو اپنی بے بسی پر بے اختیار رو دیں کہ اگر چلنے پھرنے کی طاقت ہوتی تو ایک لمحے میں بیٹی تک پہنچ کر اسے خود می بھیج لیتی۔

اس نے بنا کوئی بات چھائے اپنے ساتھ اغواء ہونے کے بعد ہوئی ہر بات بتائی ہاں لیکن وہ یہ سب بتاتے ہوئے روئی نہیں تھی شاید پتھر ہو چکی تھی اور یہ ایک طرح سے بہتر ثابت ہوا تھا اگر وہ اسی ٹوٹی بکھری حالت میں ملتی تو شاید بستر پر پڑی ماں کے ساتھ باپ بھی قبر تک پہنچ جاتا لیکن اپنی بیٹی کو اتنا مضبوط دیکھ وہ خاموش ہو گئے تھے کچھ سمجھ نہ آیا کیا کریں حوصلہ کیسے دیتے جب کہ سامنے بیٹھی لڑکی کو کسی طرح کے حوصلے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اسلم اندر ہی اندر گھلنے لگے تھے۔

انکی بیٹی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ صرف اور صرف انکی دشمنی کی وجہ سے تھا۔ جبکہ مہر کو یہ غم اندر تک کاٹ گیا تھا کہ جوماں باپ پہلے ملنے کو تڑپ رہے تھے وہ اسکے ساتھ ہوئی زیادتیاں سن کر خاموش تھے بالکل ساکن محبت اور ہمدردی کے دو بول بھی نابولے تھے ناہی گلے لگا کر دو آنسو بہائے تھے جبکہ جوماں اسے دیکھ کر رو رہی تھی وہ بھی خاموش ہو گئی تھی۔ اپنے کمرے میں آکر وہ خود بھی ہنسی تھی اپنے وجود میں چھپے عیب اپنی حقیقت جاننے کے باوجود وہ امید لگا گئی تھی کہ اسکے ماں باپ اسے اپنا منگے لیکن اب شاید اسکا باپ اسکی شناخت اپنی بیٹی کی حیثیت سے کروانے سے بھی کترار ہا تھا اسکا دل ایک بار پھر ہر چیز سے ادا اس ہو گیا تھا کمرے میں سارا سارا دن بند رہنے کے بعد وہ صرف اپنی ماں کو دوائی دینے اور کھانا کھلانے باہر نکلتی ہر روز خود کو سمجھانے کے بعد بھی وہ روزیہ خواہش کرتی کہ ایک بار گلے سے لگا کر اس پر جو بیتی اسکا غم کر لیں۔

وہ مضبوط تھی پھر بھی خود کو ہمدردی کا مستحق سمجھنے لگی تھی۔ جبکہ دوسری طرف اسکے ماں باپ اسکی خاموشی روکھے اور کھنچاؤ زدہ رویے کو محسوس کرتے اسے وقت

دے رہے تھے۔ جو اسکے ساتھ ہوا وہ انکے لیے بھی قبول کرنا آسان نہیں تھا۔ بیٹی کے ماضی نے ایسی ضرب لگائی تھی کہ راتوں کی نیندیں تک حرام ہو گئیں تھیں۔ خاندان والے ملنے آئے تھے ہمیشہ محبت کی نظر سے دیکھنے والوں کی نظروں میں اسے محبت کی جگہ صرف تجسس اور سوال دکھے تھے۔

اسکے ماں باپ سے ہر کوئی یہ سوال کر رہا تھا کہ سال بھر وہ کہاں تھی کس کے ساتھ تھی۔

کئی کو یہ گمان ہوا جیسے وہ بھاگ گئی تھی اسکے ماں باپ نے نجانے کیا جوابات دیے تھے لیکن وہ بالکل خاموش تھی اسے رتی برابر فرق نہیں پڑتا تھا دوسرے اسکے متعلق کیا سوچ رہے ہیں زید کے گھر میں رہتی وہ خود کو کافی حد تک مضبوط کر چکی تھی۔ لیکن ماں باپ کی خاموشی اسے ایک بار پھر توڑ رہی تھی۔

باپ کی پکار پر اسنے ایک سوپ کا چمچہ واپس پیالے میں رکھ کر پلٹ کر باپ کو دیکھا۔

"سوپ رکھو اپنی ماں کو اپنی مدد سے ویل چیئر پر باہر لاؤ"

وہ حکم دیتے باہر نکل گئے اب نجانے کون آیا تھا اس سے ملنے۔

وہ جب سے آئی تھی بے اختیاری میں مبین کے آنے کی دعا کر رہی تھی۔ اپنے جذبات وہ سب سے چھپا گئی تھی پر خود سے کیسے چھپاتی۔

مبین وہ شخص تھا جسکی وجہ سے آج وہ خود اعتماد تھی اپنی زندگی کی طرف لوٹی

تھی وہ مر جانا چاہتی تھی پر اگر زندہ تھی تو صرف اور صرف مبین کی وجہ سے۔۔

الگ تھا وہ شخص سب سے اسکا بے تاثر لہجہ بھی باقی محبتوں کے مقابلے بہت

پر سکون تھا کاش وہ ایک بار پھر لوٹتا اور وہ اسے جی بھر کے دیکھ ہی لیتی لیکن وہ

کیوں لوٹتا؟ اسے تو صرف ہمدردی تھی وہ اس کے لیے خدا کا مہربان بندہ ثابت ہوا تھا

بس۔۔

وہ ماں کو ویل چیئر پر بٹھانے کے بعد باہر آئی ویل چیئر تھوڑی ہی باہر آئی تھی کہ ہر طرف اندھیرا ہو گیا۔

"پاپا"

اسنے پریشانی سے پکارا ماں کو وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلی تو لاؤنج روشن ہو گیا۔

اکثر ہوتا ہے اچانک اندھیرا اچھا جاتا ہے پھر اجالا ہو جاتا ہے۔ جیسے تم گئی تھی تو"

"ایسے ہی اندھیرا ہوا تھا اب پھر روشن ہو گیا سب

ماں کی آواز پر پلٹ کر اسنے ماں کو دیکھا تو وہ مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ کیا وہ اسے روشنی کہہ رہی تھیں۔؟ اب بھی؟ وہ چند لمحے ساکت رہ گئی۔

"اب آ بھی چکو۔۔"

اپنے باپ کی جھنجھلاتی آواز پر وہ ہوش میں آئی اور اپنی ماں کی طرف بڑھی وہ ویل
چیز کو تھامنے پیچھے جانے لگی جب ماں نے ہاتھ آگے اسکے سامنے کر دیا۔ وہ ہٹھکر
سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھنے لگی۔

انکا اشارہ سمجھتے اسنے مضبوطی سے انکا ہاتھ تھاماجب وہ مہر کو حیران کرتیں اپنے
پاؤں پر کھڑی ہو گئی۔

"چلو"

مہر کو حیران ہی چھوڑتے وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگیں تو مہر بھی انکے پیچھے
چلنے لگی ایک عجیب سی بے چینی مہر کے وجود میں سرایت کر گئی۔
بے خیالی میں اسنے ڈرائنگ روم میں قدم رکھا پھر ایک دم ٹھٹھک کر رکی۔

"پپی بر تھڈے مہر۔۔۔ پپی بر تھڈے ٹویو۔۔۔ پپی بر تھڈے۔۔۔"

مہر کے ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہی ماں باپ کو اپنی سالگرہ کی خوشی مناتے دیکھ اسکے قدم تھم گئے۔ کمرے کے درمیان ٹیبل پر کیک رکھا تھا لاکھ کوشش کے بعد بھی آنکھوں کے گوشے نم ہونے لگے۔۔۔ وہ لب آپس میں پیوست کیے کمرے سے نکلنے لگی جب اندر کھڑے دونوں کی مسکراہٹ سمٹی اسلم تیزی سے باہر نکلتا مہر کے سامنے آیا ماں بھی پریشانی سے آہستہ قدم اٹھاتی باہر آئی ڈاکٹر کی ہدایت تھی کے پاؤں پر دباؤ زیادہ نہیں ڈالنا۔

"مہر"

انہوں نے سامنے کھڑے ہوتے تکلیف سے اسے دیکھا دو مہینے ہو چکے تھے اسے واپس آئے لیکن وہ تو ایک روبوٹ کی طرح ہو گئی ہے وہ سمجھے تھے وقت گزرنے کے ساتھ وہ صحیح ہو جائیگی پر ایسا کچھ ہوا نہیں تو خود پہل کر دی لیکن اسکایوں منہ پھیرنائی ازیت سے دوچار کر گیا تھا۔

"میری برتھڈے کیوں منارہے ہیں۔۔؟"

تلخی سے پوچھا۔

"کیا مطلب کیوں منارہے ہیں اسی مہینے کی اسی تاریخ کو پیدا ہوئی تھی تم۔۔"

اسلم نے نرمی سے جواب دیا۔

آپ میری پیدائش کی خوشی منارہے ہیں؟ جب کہ آپکو تو غم منانا چاہیے۔۔"

"میرے پیدا ہونے کا۔۔"

وہ رونا نہیں چاہتی تھی پر یہاں خود کو مضبوط رکھنے میں بری طرح ناکام رہی تھی
سامنے رونے کے لیے وہ کندھا میسر تھا جس پر وہ بچپن میں سواری کرتی تھی۔۔

"کیوں منانا چاہیے مجھے غم تمہاری پیدائش کا؟"

مہر کی بات چبھی تھی انکا لہجہ بھی سخت ہوا۔

منانا چاہیے کیونکہ میری ذات آپکی عزت پر ایک دھبہ ہے۔۔ ایک بہت بڑا"
سوالیہ نشان۔۔ آپ کو اس بات کا غم منانا چاہیے کہ میں واپس کیوں لوٹی جس
حالت میں لٹ کر واپس لوٹی اس لحاظ سے تو مر جانا چاہیے تھا مجھے پر میں خود سامنے
"نہیں آئی آپکے۔۔ میں آنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

URDUNovelians

"مہر۔۔۔"

ماں کی تڑپتی پکار پر وہ اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوئی جو اشک بار آنکھوں سے اسے
تکلیف سے دیکھ رہیں تھی جب کہ اسکی باتوں نے اسلم کو پتھر کر دیا تھا۔

جی۔۔ کیا جواب دیا آپ لوگوں نے سب کو؟ کہاں تھی میں اتنا عرصہ؟ کیا ہوا؟

"میرے ساتھ؟ کیا جھوٹ بولا؟ کیسے منہ چھپایا اس بدنامی سے۔۔"

وہ نجانے کیوں اس قدر تلخ ہو کر کچھ بھی غلط سوچ رہی تھی وہ دونوں تو اسکی بدگمانی پر ہی ازیت کا شکار ہو رہے تھے۔

"کونسی بدنامی کیسی بدنامی؟"

اسلم نے بازو سے دبوچ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔

URDUNovelians

مہر والنساء نامی بدنامی جو ہمیشہ کے لیے آپکی زندگیوں میں پھانس بن کے لوٹی
ہے۔۔

وہ جو کبھی نظر اٹھا کر جواب نادیتی تھی آج روبرو آنکھوں میں دیکھتے بات کر رہی تھی۔

"میں بتاؤں میں نے کیا بتایا سب کو؟ کیا جھوٹ بولا۔"

مہر کے بازو پر گرفت سخت کرتے سختی سے پوچھا۔ ماں نے اگے بڑھ کر چھڑانا چاہا
پر اسلم کی گھوری پر ٹھہر گئیں مہر جو اتنے زخم سہہ چکی تھی بازو سے اٹھتی تکلیف
اسکے لیے بے معنی تھی۔

میں نے ان سے جھوٹ کہا کہ میری بیٹی بہت بہادر ہے۔۔ میں نے انہیں بتایا کہ
وہ اپنے باپ کی دشمنی میں اغواء ہوئی اور پھر اسنے وہ سب سہا جو عام لڑکیاں نہیں
سہہ پاتی اور جان دے دیتی ہیں۔۔ میں نے یہ کہا پر میری بیٹی بہت بہادر ہے۔۔
اسنے جان دی نہیں لے لی۔۔ میں نے کہا میری بیٹی پاکباز ہے کیونکہ اسنے کسی

لڑکے سے عاشقی نہیں کی ناہی اسکے ساتھ فرار ہو کر میری عزت پر داغ لگایا ہے۔۔

میں نے بتایا انہیں کہ میری بیٹی مظلوم ہے ظلم کا شکار ہوئی۔ میری بیٹی وہ ہے جس نے ظالم کو ظلم کی انتہاد کھائی اور اسکے جسم سے بوٹی بوٹی نوچ لی۔

مہر کی آنکھوں سے آنسو قطرہ قطرہ گرتے ٹھوڑی سے ٹپکنے لگے۔ یہی حال اسلم اور اسکی بیوی کا تھا۔

میں نے سر نہیں جھکا یا سراٹھا کے بتایا کہ میری بیٹی نے خود کشی نہیں کی۔ میری بیٹی پاکباز ہونے کے ساتھ ایک باہمت اور بلند حوصلے والی بیٹی بھی ہے۔ میں نے کہا "میری بیٹی میرا فخر ہے۔۔"

وہ بولتے ساتھ اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھ گئے۔ اسلم کے آنسو مہر کے ماتھے پر
ہونٹ رکھنے کے باعث مہر کے گال پر گرے۔ وہ جو پتھر بنی کھڑی تھی تڑپ کر
باپ کے سینے سے لگتے رونے لگی۔

روتے روتے آواز بلند ہوتی گئی لمحے سرکتے رہے اور وہ دھاڑیں مارتے رونے لگی۔

"وہ تین۔۔۔ تین تھے پاپا۔۔"

وہ بتا رہی تھی جبکہ اسلم کے سینے میں دھڑکتا دل جیسے کسی نے پاؤں تلے کچل دیا
تھا۔

اسلم سختی سے آنکھیں میچ گیا۔

"میں آپ کو پکارتی رہی آپ کیوں نہیں آئے۔۔"

وہ شکوہ کر رہی تھی۔ اسلم کا کلیجہ منہ کو آیا۔

"وہ بہت ظالم تھے پایا۔۔۔"

ماں نے مہر کی پیٹھ پر اپنا سر ٹکا دیا کتنا مشکل تھا یہ سب سننا بھی پھر انکی پھول جیسی بیٹی تو سہہ کر آئی تھی۔

"وہ مار چر کرتے تھے۔۔۔ سگریٹ سے میرا۔۔۔ بدن جلاتے تھے۔۔۔"

وہ ایک ایک کر سب بتانے لگی۔ آج بھی وہ پہلے روز کی طرح رو رہی تھی۔ دل میں موجود اذیت جسے اندر دباتے مضبوطی کا خول چڑھایا تھا وہ چٹخنے لگا۔ اگر ابھی کوئی دیکھتا تو وہ ایک کمزور مہر و تھی جو اپنے ماں باپ سے شکایت کر رہی تھی۔

"مہر بس کرو۔۔۔"

پچھے سے لپٹی ماں نے تڑپ کر کہا۔

"پھر وہ مجھے نکال لایا۔۔"

ماں چونکی تھی اسلم نہیں وہ ساری حقیقت سے واقف تھا۔

"کون؟"

ماں نے پوچھا۔

مہر کی آنکھوں کے سامنے زید کے بعد مبین کا چہرہ گھوم گیا۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ مضبوط نہیں تھی۔ خودکشی کی کوشش اس نے بھی کی تھی اور کئی بار کی تھی لیکن پھر اسے بنارشتے کے ایک مضبوط سہارا ملا تھا۔ مبین کی یاد آتے اس کی آنکھیں ایک بار پھر برسنے لگیں وہ بھی تو ظالم تھا ایک بار مضبوط کر کے پھر چھوڑ گیا تھا کمزور کرنے کے لیے لیکن اس کا کیا قصور وہ تو اس کا محسن تھا قصور تو اس کے دل کا تھا جو اپنی حیثیت جاننے کے بعد بھی اس کا متمتعی تھا۔

پھر میں نے انہیں نوچ لیا موت کے لیے ترسا دیا۔۔ انہوں نے میرے جسم کے "کچھ حصوں کو جلایا تھا میں نے انکے کچھ حصے بھی سلامت ناچھوڑے۔۔ اسکا انداز اور لہجہ بدلہ تھا۔ انداز میں فتح خوشی اور نفرت و حقارت تھی۔

میں نے پہلے کھال نوچی پھر گوشت بھی نوچ لیا۔ انہوں نے جتنا عرصہ نوچا تھا "میں نے اسکا دگنا عرصہ انہیں انہی کی طرح جنگلی گدھ کی طرح نوچ لیا۔۔ وہ سفاکیت سے کہہ رہی تھی۔ ماں نے پیچھے ہوتے بے یقینی سے اسلم کو دیکھا وہ ساکت کھڑا تھا۔

URDUNovelians

مجھے فخر ہے تم پر مہر والنساء۔۔ مجھے فخر ہے تمہاری پیدائش پر۔۔ بیپی "بر تھڈے۔۔"

مہر جو سینے سے لگی واپس سسکنے لگی تھی اسلم نے اس کے سر پر ہونٹ رکھتے کہا پھر مہر کے پیچھے کھڑی اپنی بیوی کو پاس کرتے دونوں کو ساتھ سینے سے لگا لیا۔ باپ سے الگ ہوئی تو مہر کو ماں کا خیال آیا اگلے ہی لمحے وہ اپنی ماں کے گلے لگی جو اسکی تکلیف سنتے اس سے بھی زیادہ رورہی تھیں۔ مہینوں کا غبار آنسوؤں سے بہنے لگا تو دل کا بوجھ بھی کافی حد تک ختم ہونے لگا۔

وہ گہری نیند میں تھی کئی بار اسکی آنکھ کھٹ پٹ کی آواز سے کھلی لیکن نیند اس قدر غالب تھی کہ آنکھیں واپس بند ہو جاتیں لیکن پھر کوئی بڑی بھاری چیز گرنے کی آواز آئی اور وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

"یا اللہ۔۔"

خوف سے بے اختیار منہ سے نکلا وہ آہستگی سے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں اترتے نیچے اترنے لگی۔ یہ ایک چھوٹا سا کچن تھا۔ نیچے دو کمرے اور لاؤنج تھا اوپن کچن تھا دوسری طرف سے گھر کے اندر ہی اوپر جانے کی سیڑھیاں تھیں جہاں ایک بڑا کمرہ تھا۔ سستی سے قدم اٹھاتی وہ نیچے آئی قدم کچن کی جانب بڑھائے پھر بے اختیار گہری سانس لی سیاہ بنیان میں اپرن باندھے بالوں کو پونی میں مقید کیے وہ ناشتہ بنا رہا تھا یا بنانے کی کوشش جاری تھی۔ نور بے اختیار مسکرائی وہ اسکی مدد نہیں کرتا تھا بلکہ کام بڑھا دیتا تھا پندرہ منٹ میں ناشتہ بنا کے اسے گھنٹہ بھر کے لیے صفائی میں مصروف کروا دینا اب زید جھانگیر کا روز کا معمول بن گیا تھا۔ نور آہستگی سے قدم اٹھاتی زید کے پیچھے گئی اور پیچھے سے زید کے گرد بازو باندھتی سر زید کی پشت سے ٹکا گئی۔

زید بھرپور مسکرایا لیکن اپنا کام جاری رکھا۔

"تو یہ سزا چنی تھی زید تم نے میرے لیے۔۔"

وہ افسوس سے بولی۔

"میرے ہاتھ کا ناشتہ تمہیں سزا لگتی ہے۔۔"

وہ ہاتھ روکے پوچھنے لگا۔

چھوڑو اس بات کو تمہارے ہاتھ کا ناشتہ تو مجھے آزمائش لگتی ہے لیکن ناشتہ بنانے

"کے بعد جو کچن کا کباڑا کرتے ہو دل اور خون دونوں جلا دیتے ہو

زید کی پشت پر سر رکھے آنکھیں موندے کہا زید مسکرایا۔

"ناشتہ بنانے کے بعد صفائی بھی خود کیوں نہیں کرتے۔۔"

زید کی طرف سے کوئی ردِ عمل نا دیکھتے وہ منہ بناتی پیچھے ہوئی۔



"کیونکہ یہ تمہارا کام ہے۔۔"

کندھے اچکائے۔۔

"تو یہ بھی میرا ہی کام ہے جو آپ کر رہے ہیں"

URDU Novelians

نور نے جتایا۔۔

"اپنی بیوی کی کبھی کبھی مدد کر دینی چاہیے۔۔"

نور کے ماتھے کو چومتے شرارت سے کہا ساتھ پین کیک پلیٹ میں نکالے نور نے
مسکراتے گہری سانس لی۔۔

دو ماہ پہلے۔۔۔

سب کچھ پلان کے مطابق ہو رہا تھا جب رات دیر تک وہ کاشف کے آنے کا انتظار
کرتا رہا لیکن کاشف کی جگہ اسلم کمرے میں آیا۔ زید نے خاموشی سے اسے دیکھا
وہ زید کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا چند لمحے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے کے بعد اس نے
زید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مہر سے ساری حقیقت جان کر آرہا ہوں۔۔"

بات کا آغاز کیا۔۔ زید خاموش رہا۔

"شکریہ کے لیے الفاظ نہیں میرے پاس۔۔"

نمی آنکھوں کے اندر ڈھکیلتے اسلم نے سر جھکا لیا جبکہ زید اب بھی بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کل ایس پی صاحب تمہیں مار دیں گے۔ انکا پلان تمہارا انکاؤنٹر کرنے کا ہے۔۔"

اسلم جو بتا رہا تھا وہ سن کے وہ چونکا نہیں تھا صرف ایک ہی لفظ کہا۔

"تو؟"

"تو یہ کے میں بھاگنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

اسلم نے گہری سانس لیتے بہت سوچ سمجھ کر پیشکش کی۔

"تم میری مدد کیوں کرو گے؟"

زید کا لہجہ سخت تھا۔

احسان چکانے۔۔ تم نے مہر کو بچایا تھا۔۔۔ آج وہ ہاتھ جوڑ کر میرے سامنے روئی۔

"ہے میرے سامنے کے تمہیں بچالوں۔۔"

زید کچھ لمحے خاموش رہا پھر مسکرایا۔

"غداری کرو گے اپنی وردی سے۔۔؟"

سوال نہیں چاہا تھا جو زید نے مارا تھا لیکن وہ ضبط کر گئے۔ زید مسکرایا۔ ہر کوئی

ہی فریبی تھا بس دھوکہ دینے کی وجہ مختلف تھی کوئی پیسوں کے لیے تو کوئی

جذبات و احساسات اور ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے لیکن تھے سب ہی فریبی۔

"میں کیسے بھروسہ کر لوں تم پر؟"

زید نے مشکوک نظروں سے گھورا۔

کیونکہ دوسرا کوئی راستہ تمہارے پاس ہے نہیں۔ سوائے مجھ پر بھروسہ کرنے کے علاوہ۔۔

زید نے کچھ توقف کے بعد اثبات میں سر ہلایا پھر اسلم واپس آنے کا کہہ کر چلا گیا۔۔

اس رات تین بجے وہ واپس لوٹا اور پھر اسے پلان سمجھایا مہرنے اسے بتایا تھا کہ جن غنڈوں سے زید نے مہر کو بچایا تھا وہ غنڈے کہاں ہیں مہر کو علم ہے۔ پھر زیادہ دیر نا لگی سب کچھ سیٹ کرنے میں۔ ایس پی صاحب کے دیے گئے پلان میں بس

تھوڑی ردوبدل کی گئی۔ جس راستے زید کو جانا تھا وہاں فرحان کی باڈی رکھ دی گئی اور زید بظاہر اندر تو گیا پر وہاں راستہ موڑ گیا۔

اسی رات زید لندن آیا اپنی نئی شناخت سے ٹیکسی لے کر وہ اسی ایڈریس پر گیا جو نور نے دیا تھا ڈور بیل بجانے پر بھی جب کوئی رسپونس نہیں ملا تو اس نے دروازے کے پاس رکھا گملا اٹھایا پھر میٹ۔۔ میٹ کے نیچے اسے گھر کی چابی ملی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے اندر قدم بڑھانے پر نور کو بیچ لاؤنج میں بے ہوش دیکھا۔ وہ دروازہ بند کر تا دوڑ کر اس تک آیا اسے سیدھا کیا۔ ہوش میں آنے کے بعد اسے پہلا کام زید جھانگیر کے منہ پر تھپڑ مارنے کا کیا۔ تھپڑ اتنا شدید تھا کہ کچھ لمحے زید سن رہ گیا۔ پھر وہ زید کے گلے لگی اسکے ہونے کا یقین کرتی روتی رہی پھر زید نے اسے محبت سے سمجھایا اور سب سمجھایا۔

زید جھانگیر نے جن چیزوں کے لیے وہ راہ چنی تھی وہ سب کچھ چھوڑ آیا تھا۔
اپنے باپ کا گھر فیکٹری سب کچھ۔ یہ اسکے لیے بہت ازیت ناک فیصلہ تھا اسے
اپنے باپ کے نام اور اس نام سے جڑی ہر چیز سے عشق تھا جسے وہ اپنے باپ کے
عشق میں ہی چھوڑ آیا تھا۔

وہ جب نور کے پاس لوٹا تو اسکے پاس کچھ بھی نہیں تھا اتنا پیسہ بھی نہیں کے وہ نور کو
دو وقت کا کھانا کھلاتا وہ اپنے علاوہ اور ماں باپ کی ایک تصویر کے علاوہ سب کچھ
بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

کچھ دن گزرے تو نور نے ہمت جمع کرتے اپنے باپ سے اپنا حصہ مانگا جو بخوشی
انہوں نے نور کو دے دیا۔ چند دن لگے فیصلے میں پھر دونوں نے مل کے ایک چھوٹا
سامارٹ کھولا۔

زید جھانگیر جو کبھی ایسی دکانوں پر گیا بھی نا تھا اب اس دکان میں ایک سیلنر بوائے کا کام کر رہا تھا پر دل مطمئن تھا ضمیر بھی پر سکون تھا اور زندگی بھی۔ پھر وہ مبین سے ملا تھا جو یہیں کے کسی ہوٹل میں ویٹر کی نوکری کر رہا تھا مبین سے ایمان کے متعلق پوچھا تو اتنا ہی علم ہوا کہ ابھی ایمان کو گھر سے باہر نکلتے نہیں دیکھا۔

نور نے زید کو ایمان سے ملنے پر زور دیا لیکن وہ انکار کر گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ حسن اسکے نا ہونے کے بعد ایمان کو کیسے رکھتا ہے۔۔ اگر وہ ایمان کو قبول کرتا ہے بنا اسکے ڈر کے اور بیوی کا مقام دیتا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ ایمان کا فیصلہ لے لے گا۔ لیکن پھر ان دو ماہ میں اسے معلوم ہوا کہ ایمان نے نا ہی اسے قبول کیا ہے بلکہ اسے زید جھانگیر کی شہزادی کو رانی بنا کر رکھا ہے وہ سرشار ہوا تھا اپنی پسند اور اپنے فیصلے پر تین دن پہلے اسے خبر ملی تھی کہ ایمان ماں بننے والی ہے یہ خبر نے اسکی راتوں کی نیند اڑادی تھی اسے اپنا آپ ہوا می ڈولتا لگ رہا تھا

پھر بنا دیر کیے اسنے اپنے اور نور کے نیویارک کے ٹکٹ کنفرم کروائے۔ جن لوگوں کو ایمان کی نگرانی کے کیے رکھا گیا تھا مزید پیسے ناملنے پر انہوں نے آگے مزید کام کرنے سے انکار کر دیا تھا جسکی ضرورت اب خود زید کو بھی نہیں تھی۔

حسن کو چیک اپ کرنے پر علم ہو گیا تھا اسکی خوشی کی انتہا نارہی تھی لیکن پھر اسنے تحمل سے ایمان کا مکمل چیک اپ کروایا پھر یہ خوشخبری سنائی۔
حسن کی والدہ بھی ایمان کا پہلے سے زیادہ خیال رکھ رہی تھی جب وہ کھانے سے انکار کرتی تو زبردستی ڈانٹ کر کھلاتی حسن ان سب کے دوران صرف مسکراتا۔

"حسن۔۔۔؟"

حسن گھر سے باہر کھڑا کافی پیتے موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا جب ایمان اسکے برابر آکر کھڑی ہوئی۔ وہ اب لڑکی نہیں تھی بہت سنجیدہ ہو گئی تھی اور خاموش بھی۔

"ہمم؟"

حسن نے مسکرا کر کافی کا آدھا کپ اسکی جانب بڑھایا جو ایمان نے خاموشی سے تھام لیا۔



"حسن آپکو بیٹا چاہیے یا بیٹی؟"

وہ آپ جناب سے بات کرنے لگی تھی لہجے میں ٹھہراؤ آگیا تھا۔

حسن اسکے سوال پر ہلکا سا ہنسا۔

"میں تمہیں ضرور بتاتا اگر تمہارے بس میں ہوتا تو۔"

URDU NOVELIANS

حسن نے کہتے ساتھ اسکے گرد بازو پھیلا یا۔

"بیٹا ہو یا بیٹی دونوں پر میں برابر خوش ہوں گا۔"

حسن کے کہنے پر وہ مسکرائی۔

"اگر بیٹا ہو تو کیا نام رکھینگے؟"

ایمان نے کپ کی کنار یوں پر انگلی پھیرتے پوچھا۔

امی کو بہت خواہش تھی پوتا پوتی کی تو انہیں سے نام پوچھینگے ویسے بھی ابھی بہت "

ناتم ہے۔۔۔ URDU Novelians

حسن نے گہری سانس لیتے اسکے گرد حصار تنگ کیا۔

تو یہ ٹائم بھی جلدی گزر جاتا ہے۔ اور پوتا پوتی کی خواہش مجھے ہے پر پہلی اولاد "
"ہے ایمان کی تو نام بھی وہی بتائیگی ہاں اگر پسند نا آیا تو ہم تبدیل کر لینگے۔

گھر سے باہر نکل کر انہیں کی طرف آتیں حسن کی والدہ انکی آخری بات سن چکی
تھیں اور ایمان کی کشمکش بھی۔۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔"

حسن کو کیا اعتراض ہوتا وہ ماں کے خیال پر مسکرا دیا۔

"ہاں تو ایمان کوئی نام سوچا ہے؟"

چھوٹے سے لان میں موجود کرسیوں پر بیٹھتے حسن کی والدہ نے ایمان سے پوچھا
جو بے چینی سے اپنے لب کچل رہی تھی۔

"ایمان؟"

حسن نے اسے مستقل خاموش دیکھ پکارا۔

"زید۔۔"

ایمان نے ایک نظر دیکھ کر کہتے سر جھکا لیا۔ ایک لمحے کے لیے تو حسن اور اسکی والدہ بالکل چپ رہ گئے۔ ایمان نے نظر اٹھا کر دیکھا وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"وہ میں نے سوچا۔۔۔" URDU Novelians

وہ کہتے کہتے رک گئی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔

"کوئی بات نہیں ہم یہی نام رکھینگے۔۔۔ کیوں امی۔۔"

ایمان کو روتے دیکھ حسن فوراً اسکے قریب ہو اساتھ ماں سے تائید چاہی۔

"ہاں بالکل زید تو بہت پیارا نام ہے۔۔"

انہوں نے مسکرا کر تائید کی ایمان روتے روتے مسکرا دی۔ کاش اگر وہ زید سے آج مل سکتی تو کہتی کے اسکا فیصلہ بہترین تھا۔ اسے حسن جیسا ہمسفر کبھی نہیں مل سکتا تھا۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ تینوں اندر چلے گئے۔ ایمان کو کچن میں آنے سے سختی سے منع کیا تھا اسلیے وہ لاؤنج میں بیٹھی کچن کو دیکھ رہی تھی ساتھ ہی بار بار پوچھ رہی تھی میں آ جاؤں۔۔؟۔۔

ایمان سکون سے بیٹھ جاؤنا یا رتم گھنٹوں بھی پوچھتی رہوگی تو انکا جواب ناہی ہوگا"
"الٹاڈانٹ سنوگی۔۔"

لیپ ٹاپ پر مصروف حسن نے گہری سانس لیتے کہا۔

"میں بورہورہی ہوں۔۔"

ایمان نے منہ بناتے کہا۔

"اجازت ہو تو آپکی بوریت دور کردوں؟"

لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر ایمان کو دیکھتے شرارت سے پوچھا جو اب ایمان نے صوفے
سے کشن اٹھاتے حسن پر پھینکا۔ حسن ہنستے ہوئے واپس مارنے ہی لگا تھا جب ڈور
بیل بجی۔۔

"صبر کرو۔۔ تمہارا اور تمہاری بوریت کا علاج اچھے سے کرونگا"

حسن ایمان پر کوشن پھینکتا دروازے کی سمت بڑھ گیا۔

"کون آیا ہے اب تک واپس کیوں نہیں آیا حسن؟"

کچن میں کھڑی حسن کی والدہ نے ایمان سے پوچھا۔

"پتا نہیں میں دیکھتی ہوں کوئی اندر بھی نہیں آیا۔"

ایمان کہتے ساتھ کھڑی ہوئی اور خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

URDUNovelians

"کیا ہوا حسن کون ہے؟"

ایمان کی آواز پر چوکھٹ پر موجود دونوں طرف کے نفوس ایمان کی جانب متوجہ ہوئے حسن نے پلٹ کر ایمان کو دیکھا تو ایمان کی نظر اس سے ہوتے دروازے پر گئی اور ساکن ہو گئی۔

وہ بت بنی دروازے پر کھڑے زید جھانگیر کو دیکھنے لگی۔ ہر لمحہ برسنے کو تیار اسکی آنکھیں ایک مرتبہ پھر تیزی سے بھگنے لگیں۔

"ایمان۔۔"

زید کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے وہ خوش تھا حسن اسے خوش رکھ رہا تھا وہ جانتا تھا لیکن آج ایمان کے چہرہ پر چھائی سنجیدگی اور مرجھایا چہرہ دیکھ اسے احساس ہوا تھا کہ دو ماہ اسے خود سے دور رکھ کر وہ بہت ازیت دے چکا ہے۔ آگے بڑھتے زید نے اسکے ساکن وجود کو بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔ زید کے وجود کی خوشبو تھی کہ ایمان اس سے لمحے میں دور ہوئی زید چونکا وہ بے یقینی سے آگے بڑھی اور

زید کے چہرے کو چھونے لگی جیسے اسکے ہونے کا یقین کر رہی ہو زید کے چہرے پر
اپنے ہاتھ پھیرتے وہ جھٹکے سے زید کے سینے سے لگی اسکا بس ناچلا کے زید کو اپنے
اند رچھپا کے۔

"بھائی۔۔"

وہ روتے ہوئے زید کی شرٹ سختی سے مٹھی میں دبوچ گئی ایمان کا سر چومتے وہ
اسکی پیٹھ تھکنے لگا نظر اوپر اٹھی تو سامنے حسن کی والدہ بت بنی کھڑی زید کو دیکھ
رہی تھیں۔ زید نے شرمندگی کے انداز میں چہرہ جھکا دیا۔

URDUNovelians

"ایمان میری گڑیا۔۔"

کافی دیر بعد بھی جب وہ زید سے پیچھے ناہٹی تو زید نے نرمی سے اسے خود سے جدا
کیا۔

"میں نے نیوز میں دیکھا تھا کہ آپ۔۔"

وہ آگے نابول سکی۔

"اندر آئیں۔۔"

ایمان کا اتنا رونا اسکی طبیعت کے لیے ٹھیک نہیں تھا حسن نے اندر آنے کی دعوت دی تو زید ایمان کو لیے اندر داخل ہوا اسکے پیچھے نور بھی اندر داخل ہوئی۔

زید نے ایمان کو بہلاتے تمام باتیں ایمان حسن اور اسکی والدہ کے سامنے رکھیں۔۔ کچھ وقت خاموشی رہی پھر حسن کی والدہ نے انہیں نئی زندگی کی مبارک بات دی وہ اتنے عرصے میں پہلی بار بولی تھیں اور انکی بات سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ زید کو معاف کر چکی ہیں۔

"اب کیا نام رکھنا ہے ایمان بیٹے کا؟ اگر زید رکھو گی تو دو دوزید ہو جائینگے۔۔"

حسن کی والدہ کے چھیڑنے پر وہ ہنسنے لگی جب سے خاموش بیٹھے حسن نے بغور اسکی ہنسی دیکھی اس دو ماہ کے عرصے میں حسن نے اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اور کامیاب بھی ہوا تھا ایمان ہنسی بھی تھی اور مسکرائی بھی تھی لیکن آج اسکی ہنسی بہت کھنکتی اور پر رونق تھی آنکھوں کی چمک لوٹ آئی تھی مر جھایا ہوا چہرہ بالکل تروتازہ ہو گیا تھا۔

"اب میں جھانگیر نام کا سوچ رہی ہوں۔۔"

اسنے شرارت سے حسن کے جھکے سر کو دیکھتے کہا لیکن اس سے پہلے زید بات کاٹ گیا۔

"نہیں یہ نام پہلے سے بک ہو چکا ہے۔۔ جھانگیر میرے بیٹے کا نام ہو گا۔۔"

زید کے کہنے پر سب کی نظریں نور پر ٹھہر گئیں جو بوکھلاتی زید کے بازو پر نوچ گئی۔

اوہ سوری۔ ابھی ایسا کچھ نہیں ہے۔ پر انشاء اللہ جلد ہو گا۔ اسلیے یہ نام بک ہے تم"

"دوسرا ڈھونڈو۔۔"

زید نے صاف انکار کیا۔ وہ بار بار ایک نگاہ حسن پر بھی ڈال لیتا جو مسکرا رہا تھا پر بالکل خاموش تھا۔

"میں بھی مزاق کر رہی ہوں بھائی نام امی ڈیسا نڈ کرینگئی۔۔"

ایمان نے طمانیت بھری مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا تو حسن کی والدہ کے ساتھ حسن بھی چونکا کیونکہ اس عرصے میں وہ زید کے آنے سے پہلے تک آنٹی ہی بولتی آئی تھی۔

باتوں کا سلسلہ کافی لمبا ہو گیا تھا جس میں گفتگو صرف دو فرد ایمان اور زید کر رہے تھے باقی سب صرف مسکراتے انکے ساتھ بیٹھے تھے۔ کھانا شروع ہوا تو کھانے کے

دوران ایمان کی توجہ حسن پر گئی پھر اسے محسوس ہوا جیسے حسن بہت زیادہ چپ چپ ہے جبکہ اس عرصے میں اس پر یہ ادراک ہوا تھا کہ وہ بہت باتونی اور اعلیٰ ذوق رکھنے والا بااخلاق اور نرم طبیعت انسان ہے اور ابھی جو خاموشی حسن نے سادھی ہوئی تھی وہ غیر معمولی تھی۔

"امی آپ بیٹھیں میں لاتا ہوں۔۔"

چاول کی ٹرے لیے اپنی ماں کو اٹھتے دیکھ وہ فوراً بولا۔

"نہیں آپ دونوں بیٹھیں میں لاتی ہوں۔۔"

ایمان فوراً کھڑی ہوئی۔

"تم آرام سے بیٹھ کر کھاؤ میں لاتا ہوں۔۔"

ایمان کو بٹھاتے وہ اٹھ گیا جبکہ زید اور نور انکو ایک دوسرے کا خیال رکھتے دیکھ
مسکرائے۔

"امی میں آتی ہوں۔۔"

ایمان کھڑی ہوتی خود بھی کچن میں چلی گئی حسن کی والدہ گہری سانس لیتی مسکرائی
انہیں خوشی تھی وہ لڑکی گھر والوں کے سامنے شوہر کو عزت دینا جانتی تھی۔

"حسن آپکو کیا ہوا ہے؟"

حسن کے پیچھے کچن میں داخل ہوتے فکر مندی سے پوچھا

"کچھ نہیں تم کیوں آگئیں؟"

حسن نے چونک کر پوچھا۔

"حسن آپ کو کیا ہوا ہے؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں"

وہ مسکرایا۔

"تم خوش ہونا؟" URDU Novelians

مسکراتے پوچھا۔

"ہاں ہوں اور آپ؟"

اثبات میں سر ہلاتے پوچھا۔

"تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں۔۔"

مسکراتے اسنے رخ ایمان کی جانب کیا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"پر مجھے لگ نہیں رہے؟ کیا تم زید بھائی سے ڈر رہے ہو؟"

ایمان کو خیال گزرا حسن نے آئی برواچکائے اسے دیکھا۔

"نہیں زید بھائی سے نہیں تم سے ڈر رہا ہوں۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتے ایمان کے بالکل قریب کھڑا ہوا۔ ایمان الجھی۔۔

"مجھ سے کیوں؟"

نا سچھی سے پوچھا۔

تم نے میرے ساتھ سمجھوتہ کیا تھا کیونکہ تمہارے پاس کوئی اور سہارا نہیں رہا تھا۔
"پر اب تمہاری طاقت اور تمہارا سہارا واپس لوٹ آیا ہے
ایمان کچھ لمحے دیکھتی رہی پھر مسکرائی۔

کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ عورت کا سب سے مضبوط رشتہ اس کا شوہر ہوتا ہے اور
سب سے مضبوط سہارا بھی۔۔ اور میں اس بات پر یقین کرنے لگی ہوں کہ میری
"طاقت میرا بھائی نہیں شوہر ہے۔۔

ایمان کے کہنے پر وہ بے اختیار طمانیت سے مسکرایا۔

"اگر تم نے پھر غنڈہ گردی شروع کر دی میرے ساتھ پھر۔۔"

ایمان کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ ٹکائے مشکوک نظروں سے ایمان کو
گھورتے شرارت سے پوچھا۔

وہ تو میں پہلے بھی کرتی تھی اب بھی کرونگی بس بیچ میں دکھی تھی اسلیے یہ سب "
"بھول گیا تھا۔"

ایمان نے کندھے اچکانے چاہے جو حسن کے ہاتھوں کے بوجھ تلے دبے تھے۔

"اجازت ہو تو میں چاولوں کی ٹرے لینے آ جاؤں۔"

کافی دیر انتظار کے بعد نور نے ہانک لگائی تو بچن میں کھڑے وہ دونوں جھٹکے سے
سیدھے ہوئے۔۔۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا چونکہ گھر میں کمرے دو تھے ایک میں حسن کی
والدہ تھیں تو دوسرے میں نور اور ایمان باہر لاؤنج میں زید اور حسن کا بستر تھا۔

ایمان تو بہت دلچسپی سے نور اور زید کی کہانی سن رہی تھی جبکہ حسن اور زید کے درمیان بھی کسی حد تک تکلف کی دیوار گر چکی تھی۔۔

ایمان کے گھر دو دن ٹھہرنے کے بعد زید انہیں لندن آنے کی دعوت دے کر نور کے ہمراہ واپس لندن چلا گیا۔



نور نیچے کچن میں کام میں مصروف تھی اور وہ اوپر کمرے کی کھڑکی پر کھڑا اپنے گرد شال لپیٹے سیاہ بادلوں کو دیکھ رہا تھا۔ زہن پل بھر میں ایک سال اور چند ماہ پیچھے چلا گیا جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا۔

"سلام ایس پی صاحب تشریف رکھیے۔۔"

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہلکی مسکراہٹ چہرے پر سجائے صوفے پر بیٹھا۔

"بذات خود کال کر کے مجھے یہاں بلایا کوئی اہم بات ہے؟"

ایس پی صاحب سیدھے ہوتے آگے ہوئے زید نے اثبات میں سر ہلایا ملازم ایس پی کے سامنے چائے کا کپ رکھ کر گیا۔

جتنے لوگ درمیان میں آتے ہیں کام اتنا ہی پھیل جاتا ہے تو سوچا ڈائریکٹ بات

"کی جائے۔۔" URDU Novelians

"بات کیا ہے؟"

ایس پی کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ پہلے بھی زید جھانگیر سے ملتا رہا تھا۔

"تمہاری لائف بنانا چاہتا ہوں۔۔"

زید پر اسرار سا مسکرایا۔۔

"مطلب؟"

چائے کا اٹھایا کپ واپس ٹیبل پر رکھتے پوچھا۔

مطلب یہ کہ تمہاری اب تک کی زندگی کی سب سے بڑی ڈیل ثابت ہو سکتی ہے "

"یہ۔۔"

زید کے کہنے پر ایس پی صاحب دلچسپی سے مسکرائے۔

"میں متوجہ ہوں"

زید جو آگے بات کرنے کا اشارہ دیا۔

میں یہ سب چھوڑنا چاہتا ہوں ایس پی۔۔ اب ان سب ڈے تھک گیا ہوں ایک
"پر سکون زندگی چاہتا ہوں۔۔
گہری سانس لیتے کہا ایس پی چونکا۔

"تو تم سرینڈر کرنا چاہتے ہو؟"

انہیں شدید حیرت ہوئی۔

URDU NOVELIANS

"نہیں۔۔۔ تمہاری ریٹائرمنٹ سے پہلے تمہیں مالا مال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

سگار سلگاتے زید مسکرایا تو ایس پی صاحب قہقہہ لگاتے صوفے سے پشت ٹکا گئے۔

"ایس پی: کیا کرنا ہو گا

مجھے ان سب میں سے مکھن میں سے بال کی طرح نکالنا ہے۔۔۔ اب تم یہ کیسے

"کر سکتے ہو یہ تمہیں سوچنا ہے۔۔۔"

گہرے کش لیتے زید بغور ایس پی کو دیکھنے لگا۔

URDUNovelians

"معاوضہ کتنا ہو گا؟"

ایس پی اپنے مطلب پر آیا۔

"تمہارا منہ مانگا"

زید نے کندھے اچکائے۔

کچھ دیر ایس پی شش و پنج میں مبتلہ رہا پھر سنجیدگی سے رقم بتا کر زید کے تاثرات جانچے۔

"سو کروڑ"

اسے بالکل امید نہ تھی کہ زید اتنی بڑی رقم دینے پر مانے گا پر زید کی اگلی بات اس کے لیے بے انتہا خوشی کی تھی جب زید نے اقرار میں سر ہلایا۔

مل جائیگی۔۔ لیکن پہلے بتاؤ کہ یہ سب تم کر گے کیسے؟ غداری کی صورت تم"

"جانتے ہو میں تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو کیسے برباد کر سکتا ہوں۔۔"

ساتھ دھمکی بھی دی۔

"بے فکر رہو۔ اپنا کاروبار اور دولت بھی لے جانا چاہتے ہو؟"

ایس پی صاحب نے کچھ سوچتے پوچھا۔

نہیں۔۔ سب گورنمنٹ کا سوائے اس گھر کے۔۔ میں اس گھر کو بیچ چکا ہوں اور"

اسے واپس اپنی کمائی سے خرید کے اپنے باپ کی کمائی حلال محنت سیو کر چکا ہوں سو

"اب جو بھی ہے وہ میرے ساتھ نہیں جائیگا

سگارا ایش ٹرے میں مسلتے بے لچک لہجے میں کہا۔

"پھر فیکٹری؟ وہ بھی تو جھانگیر صاحب کی تھی۔۔"

کچھ دیر سوچنے کے بعد ایس پی صاحب نے پوچھا۔

وہ فیکٹری جو جھانگیر صاحب کی تھی وہ میں ڈوباچکا تھا اب جو کھڑی ہے اس پر "میر امال لگا ہے۔۔ خیر یہ سب تمہارا سر درد نہیں جو کام ہے اس سے مطلب " رکھو۔۔

زید کے کہنے پر ایس پی نے اثبات میں سر ہلایا۔

کاشف تو صرف ایک مہر اٹھامالی بھاری معاوضے کے عوض ایس پی صاحب اسے ہمیشہ ہر چیز سے ایسے نکالتے آئے تھے کہ شک و شبہات کی گنجائش ہی نہ رہے۔ پھر ایس پی صاحب نے چند دن کا وقت لے کر زید کے سامنے پلان رکھا جس میں انہوں نے بتایا انکے گھر ایک باورچی آئیگا جو بظاہر چھپ کر یہ سارے کام کرے گا لیکن اس دوران زید کا ایس پی سے کوئی رابطہ نہیں ہوگا۔

زید کو پلان بتانے کے بعد کچھ سوچتے انہوں نے زہرہ کو چنا تھا انہیں یقین تھا یہ کام زیادہ اچھے سے کرے گی۔ لیکن اس روز کچھ الٹا ہوا زید جھانگیر کو فون کرنے پر اسکا فون مستقل بزی گیا جب کال لگی تو ایس پی صاحب یہ سنتے پریشان ہوئے کہ جو ڈرگزر پولیس کے ہاتھ لگنی تھی وہ کوئی لے اڑا اس دوران انہوں نے زید کو آگاہ کیا کہ اب پلان چینج ہے اور اب پلان میں زہرہ نامی ایک لڑکی شامل ہے لیکن اسی دوران ایمان کی کال آئی جس میں روتے ہوئے اسے بلارہی تھی ایس پی سے بعد میں بات کرنے کا کہتے اسنے ڈرگزر ڈھونڈنے کا کہا۔ یہ بات اسے اشتعال دلا گئی تھی کہ کوئی اس سے ساتھ ہیرا پھیری کر سکتا ہے گاڑی سے اترنے پر جب اسنے جان بوجھ کر مبین کو ڈگی کی تلاشی لینے کا کہا جب غیر متوقع گاڑی میں ایک لڑکی برآمد ہوئی۔ زید کا شک یقین میں بدلا ایس پی اور اسکی ڈیل کے علاوہ بھی کوئی تھا جو اسے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔ ایمان کے گھر سے لوٹنے کے بعد وہ اسی لڑکی کے پاس گیا لیکن اس لڑکی کا نام زہرہ نہیں نور تھا اور وہ لڑکی کہیں سے بھی اسے ٹرینڈ نا لگی بلکہ ٹریپ لگی یہاں زید جھانگیر کی نظریں پہلی بار دھوکہ کھائی تھیں اور کچھ قصور

ایس پی کی لاپرواہی کا تھا جو ڈر گز چوری ہونے کا سن کر ہی پاگل ہو رہا تھا۔ پھر نور کے ساتھ جو ہوا وہ بہت برا تھارات کمرے میں آنے کے بعد اسے گھنٹے پر پہلے آیا میسج کھولا جس کا اسے معلوم ہی نہیں پڑا تھا وہ ایس پی کا میسج تھا جس میں زہرہ کی تمام ڈیٹیلز موجود تھیں۔

وہ بے اختیار سر پکڑ گیا لیکن کچھ کہہ ناسکا کیونکہ یہ ڈیل ایس پی اور اسکے درمیان تھی۔

پھر وہ سب پلان کے مطابق شروع ہوا نور نے پورے گھر میں وہ چپس لگائیں جس سے زید واقف تھا۔ جب اسے علم ہوا وہ ڈر گز بابر کے ہاتھ لگی ہیں تو اسے حقیقت میں اشتعال چڑھا پھر بابر کے پاس اسے مہر ملی۔ مہر کا باپ واقعی ایک ایماندار آفیسر تھا جس نے زیادہ معاوضے کی رشوت بھی ٹھکرا دی تھی شاید اسی کے سبب بابر نے بدلے میں اسکی بیٹی کو اغواء کیا تھا۔

لیکن پھر نور اسکی توجہ کھینچنے لگی وہ سب کچھ جاننے کے باوجود نور کی طرف متوجہ ہوتا تھا اسکے سامنے انجان بنتا تھا کچھ وقت گزرنے کے بعد دل میں خواہش ہوئی کہ نور اسے اپنی حقیقت بتادے لیکن وہ اپنے مشن پر تھی۔

نور سے نکاح ایک بے اختیار عمل تھا۔ اسے ساتھ ایمان کی فکر تھی چونکہ جب وہ منظر سے غائب ہوتا تو لوگ ایمان کو نشانہ بناتے مہر کو دیکھ کر اسکا ڈر مزید بڑھ گیا تھا وہ اسی بات کو لے کر پریشان تھا جب اسکی ملاقات ڈاکٹر حسن سے ہوئی اور پھر اسے فیصلہ کرنے میں دیر نا لگی۔

زید کی ڈر گز اسکی مرضی اور اسکے پلان سے پولیس تک پہنچیں وہ اپنے لیے مبین کی فکر دیکھنے کے باوجود کچھ نابتا سا جبکہ دوسری طرف پلان کی طوالت بڑھنے سے ایس پی صاحب پریشان تھے جس کی وجہ نور تھی۔ زید نور کی ذات میں الجھنے لگا تھا وہ سمجھا تھا نکاح کے بعد وہ اس پر اپنا آپ ظاہر کر دے گی وہ جان گیا تھا وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں لیکن نور کو اپنے مشن پر ڈٹے دیکھ وہ دیر کرنے پر مجبور تھا کیونکہ انجانے میں وہ نور سے محبت کر بیٹھا تھا۔ اگر پلان ابھی کامیاب

ہو جاتا تو اسے نور کو چھوڑنا پڑتا جو ناممکن تھا پھر نور کے اندر اس نے بدلاؤ دیکھا وہ اسے سمجھانے لگی پیار کرنے لگی اور پھر اس پر اپنی حقیقت واضح کر دی وہ دن زید کے لیے سب سے زیادہ خوشی کا دن تھا۔ اسکے بعد پلان پر جلدی جلدی عمل ہوا بظاہر نور کو یہ لگا کہ زید نے سب اسکی محبت میں چھوڑا اور سب نور کے پلان کے مطابق ہوا۔

زید کی گرفتاری کے بعد جس رات اسلم اس سے مل کر گیا اس کے کچھ وقت بعد ایس پی صاحب بھی آئے اور پھر جو کام ایس پی صاحب کو کرنا تھا وہ اسلم نے کر دیا۔ ایک اور اہم مہرہ اسلم کی ذات بنی۔

کاشف کو درمیان میں استعمال کرنے کی پیشکش ایس پی صاحب نے ہی کی تھی کیونکہ یہ پورا اسٹاف جانتا تھا کاشف کئی بڑے لوگوں سے ملتا ہے ممکن تھا چند پیسوں کے عوض وہ زید کے متعلق معلومات انہیں دے دیتا اسی لیے کاشف کو کیا کیونکہ وہ سب کو یہی بتائے کہ زید کو بچانے کی کوشش تو کی گئی تھی پر وہ مارا گیا۔

وہ ہر گز رالمحہ سوچ رہا تھا جب اسے اپنی پشت پر نرم لمس محسوس ہوا خیالوں سے نکلتے وہ مسکرایا اپنے آگے سینے پر بند ہتے ہاتھ دیکھے اور ان پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ دیا۔ اسکے پاس اب بھی اتنے پیسے تھے جن سے وہ گھر میں دس ملازم رکھ سکتا تھا جس سے اسکی بیوی کو کام کو ہاتھ نالگانے پڑے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ سوال اٹھتا کہ اسکے پاس پیسے کہاں سے آئے اور اسکا جواب دینے کے لیے اسکے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا ویسے بھی اسکی بیوی ایسی زندگی سے بھی بہت خوش اور مطمئن تھی۔

URDUNovelians

"زید۔۔"

زید کی پشت پر گال ٹکاتے مدھم آواز میں پکارا۔ زید نے اسکا حصار توڑتے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا اور اسکو اپنی شال میں سمیٹ لیا۔

"بولو"

نور کے چہرے کو محبت سے دیکھتے پوچھا۔ کیا سامنے کھڑی لڑکی واقعی اس قدر بیوقوف تھی؟ کیا اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا ہے بھلا زید جھانگیر کے لیے اسکی بائیو گرافی نکلوانا کونسا مشکل تھا وہ ایسے ہی تو اتنا پاور فل نہیں بنا تھا کہ کوئی اس پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سوچتا تھا۔ وہ کتنی آسانی سے یقین کر گئی کہ وہ اسکا نقصان کرتی گئی اور زید جھانگیر کو پتا بھی ناچلا اس چوہا بلی کے کھیل میں اسے اندازہ ہوا تھا نور خود کو جتنا عقل مند سمجھتی وہ انتہائی درجے کی بیوقوف تھی۔ وہ یہ سوچتی تھی کہ زید جھانگیر اسکی محبت میں سدھر رہا ہے جبکہ وہ زید جھانگیر کی زندگی میں داخل ہی اسکے سدھرنے کے فیصلے پر ہوئی تھی۔ اس ایس پی کی اتنی اوقات نا تھی کہ وہ زید جھانگیر پر ہاتھ ڈالتا ہی اسکے مال کو ادھر سے ادھر کر سکتا تھا۔ وہ مسکرایا اور جھک کر اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھے وہ جو مستقل اسے دیکھتے مسکرا کر کچھ کہہ رہی تھی جو زید سن ہی نہیں رہا تھا وہ چونکی۔

"کیا ہوا۔۔"

زید کی اچانک حرکت پر پوچھا۔

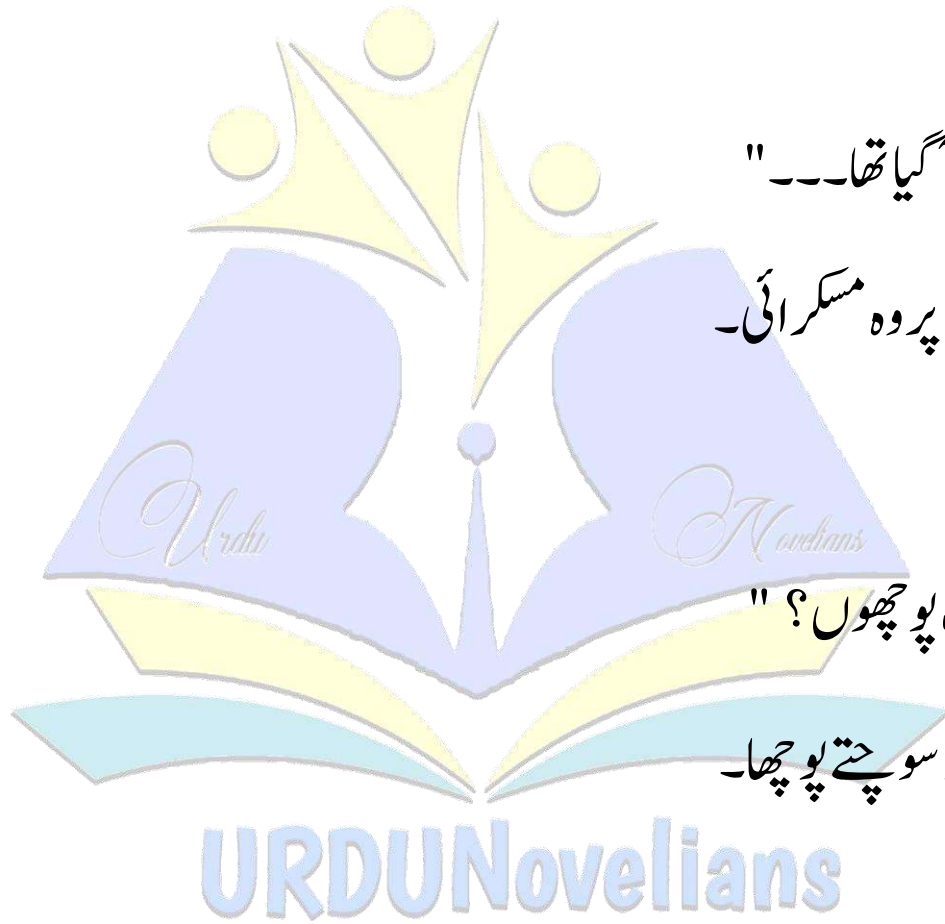
"تم پر پیار آگیا تھا۔۔"

زید کی بات پر وہ مسکرائی۔

"ایک بات پوچھوں؟"

زید نے کچھ سوچتے پوچھا۔

"پوچھو"



وہ اسکے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے سر بلند کیے زید کو دیکھنے لگی ایک ہاتھ سے نور کو
تھامے دوسرے سے وہ نور کا سردی سے سرخ ہوا گال سہلانے لگا۔

"تصور کرو اگر تمہاری جگہ میں نے تمہیں فریب دیا ہوتا تو؟"
نور کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھرے۔

"نور: "جیسے کہ؟"

جیسے یہ کہ یہ سب میں نے تمہارے کیے نہیں چھوڑا پہلے سے ایس پی سے کوئی"
"سیٹنگ تھی پر تم آئی مجھے تم سے محبت ہو گئی اور پھر باقی تم سمجھ جاؤ
وہ بظاہر شرارت سے بول رہا تھا۔

نور ہنسی اور زید کے سینے پر سر ٹکائے آنکھیں موند لیں۔

"میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں زید جھانگیر۔"

وہ اسکا مزاق اڑا رہی تھی۔

"یعنی میں ہوں؟"

زید نے سنجیدگی سے پوچھا نور کا قہقہہ بلند ہوا۔

"چھوڑو کچھ لوگ حقیقت پسند نہیں ہوتے۔"

وہ پھر شرارت سے کہتی ہنسی۔ اب کے اسکی ہنسی میں زید کی ہنسی شامل تھی۔

"لیکن پھر اگر واقعی میں نے فریب کیا ہوتا تو؟"

بھرپو چھا۔

"تو یہ کہ یہ فریب بہت حسین ہے میں اسی فریب میں جینا چاہتی ہوں۔۔"

وہ زید کا جملہ اسے ہنستے ہوئے لوٹا رہی تھی زید نے ہنستے ہوئے اپنی نفی کی وہ واقعی کبھی اسے حقیقت سے روشناس کروانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

نور کے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے وہ باہر دیکھنے لگا ہر کوئی ہی تو فریبی تھا بس فریب کی وجہیں منفرد تھیں۔ ایس پی نے دولت کے حصول کے لیے فریب کیا، اسلم نے اسکی بیٹی کے جان عوض، کاشف نے بھی مال کے لیے، لیزا بلوچ نے سیاست کے لیے، نور نے محبت کے لیے اور زید نے سکون کے لیے۔ اپنے طور سب ہی فریبی ہے۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں بہت اچھی بات ہے مبین میں تمہارے فیصلے پر خوش " ہوں۔۔۔"

زید نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر زید نے ہاتھ کے اشارے سے صبر کرنے کو کہا۔

"ریسیپشن یہی کرنا۔۔۔ ہاں بالکل۔۔۔ ایمان تو خوشی سے جھوم جائیگی۔۔۔"

URDUNovelians

وہ ہنسا۔

"ہاں ٹھیک ہم منتظر رہیں گے تم کامیاب لوٹو گے۔۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔۔"

زید نے رابطہ منقطع کیا تو نور نے فوراً بے چینی سے پوچھا۔

"کونسا فیصلہ کیا ہے مبین نے؟"

"ایک اچھی جا ب کے لیے ایلانے کیا تھا مل گئی ہے تو اب شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

زید نے خوشی سے بتایا۔

"لڑکی پسند کر لی؟"

سنجیدگی سے پوچھا اسکے زہن میں مہر کا خیال آیا پر وہ دبا گئی سب کا اپنی زندگی پر

پورا حق تھا۔

URDU Novelians

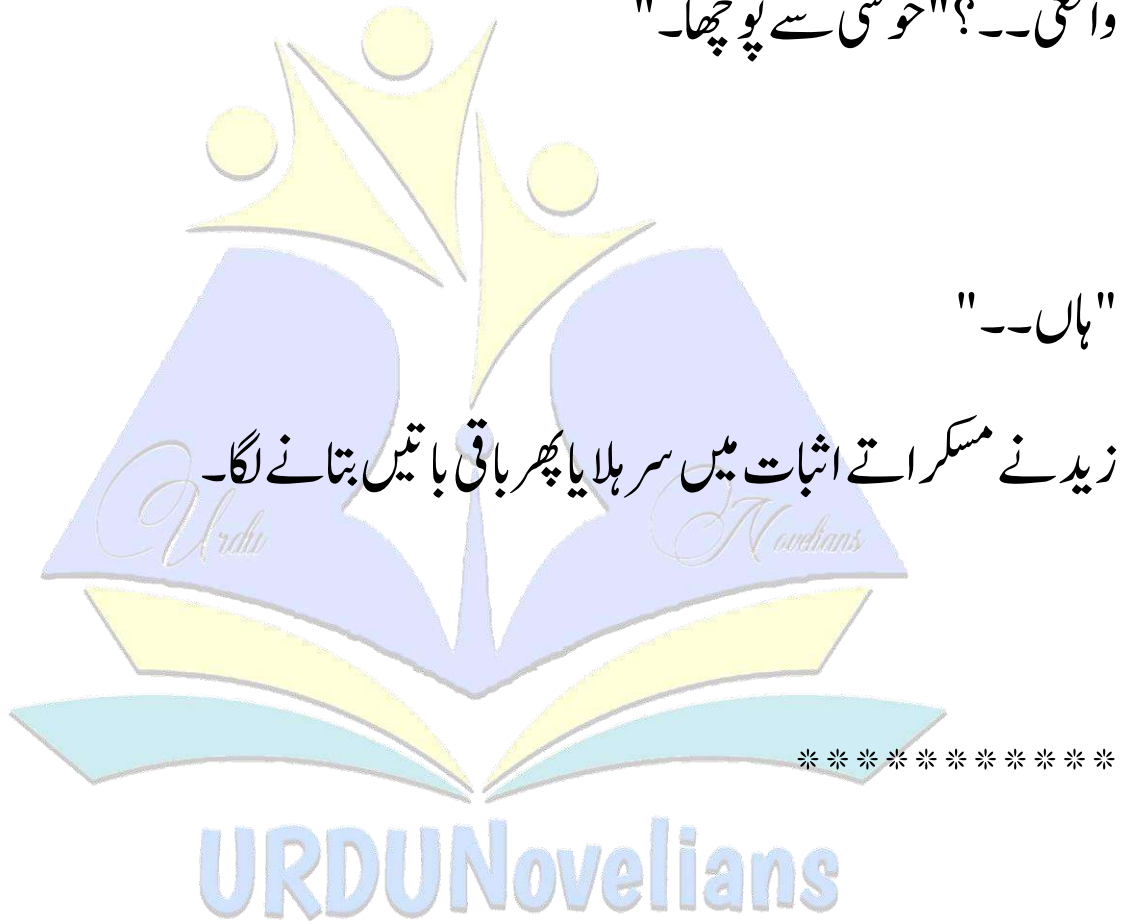
"ہاں۔۔۔ مہر سے کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

زید کا کہنا تھا کہ نور خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

واقعی۔۔؟ "خوشی سے پوچھا۔"

"ہاں۔۔"

زید نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا پھر باقی باتیں بتانے لگا۔



وہ کمرے میں اندھیرا کیے لیٹی تھی۔ کاش مبین بھی اس سے محبت کر لیتا کتنا مشکل تھا گزارا لیکن وہ کیوں کرتا ایک ایسی لڑکی سے محبت جس کی حقیقت جاننے کے بعد وہ اسکی حالت سے بھی واقف تھا۔

لیکن اسکی کیفیت دن بدن بدلتی جا رہی تھی یہ اضطراب کسی صورت کم ہونے کو نہ تھا دل تڑپنے لگا تھا ایک بار اس مہربان کو دیکھنے کے لیے نجانے کتنے آنسو آنکھوں سے لڑھک کر تکیے میں جذب ہو گئے۔ اپنے باپ کے سینے پر سر رکھ کر رونے کے بعد اسکے سینے میں دھڑکتا دل نرم ہو چکا تھا۔ وہ اپنی حالت کا قصور وار کسی صورت اپنے باپ کو نہیں سمجھتی ہاں مگر اپنی واپسی اور جہنم سے نجات اپنے باپ کی نیکی اور ایمانداری کی وجہ سے سمجھتی تھی یقیناً وہ اسکے باپ کی نیکیوں کا صلہ تھا پھر چاہے۔
URDU Novelians

"مہر و جاگ رہی ہو۔۔؟"

اسلم کمرے میں داخل ہوتا پوچھنے لگا کمرے میں موجود اندھیرا اور خاموشی دیکھ
اسنے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"جی۔"

آنسو صاف کرتے وہ اٹھ بیٹھی۔

اسلم بلب جلاتے بیڈ کے پاس آیا اسے مہر کی آنکھیں روئی روئی لگیں۔

"تم ٹھیک ہو؟"

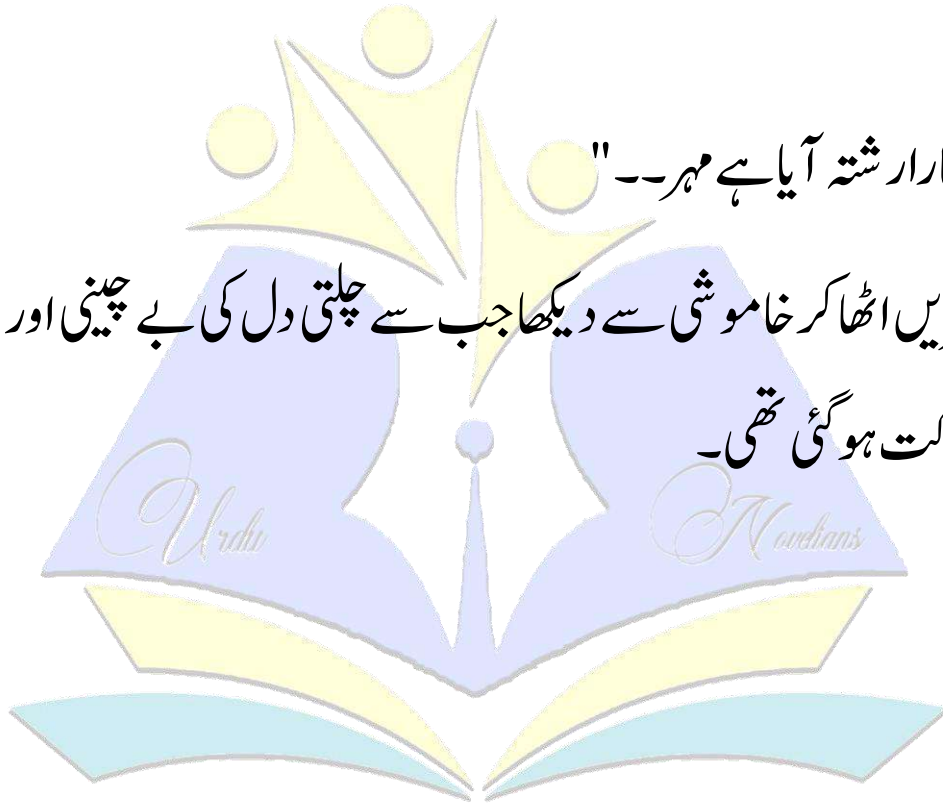
مہر کے پاس بیٹھتے پوچھا جو کچھ مہر کے ساتھ ہو چکا تھا اسکے بعد اسکا تنہائی میں رونا
غیر متوقع نہیں تھا۔

"جی۔۔ آپ کو کوئی کام تھا؟"

"نظریں چراتے پوچھا وہ جانتی تھی اسکے آنسو باپ کو تکلیف دیتے ہیں۔"

"ہمم۔ تمہارا رشتہ آیا ہے مہر۔۔"

مہر نے نظریں اٹھا کر خاموشی سے دیکھا جب سے چلتی دل کی بے چینی اور ہلچل
ایک دم ساکت ہو گئی تھی۔



"مہر؟"

مہر کو خاموش دیکھ پکارا۔

جی۔۔ جیسا آپکو مناسب لگے لیکن میرے متعلق ہر بات سے انہیں آگاہ کیجیے " "گا۔۔

لمحے میں سر جھکائے وہ فیصلہ کر چکی تھی۔۔ وہ واپس کبھی نہیں آنے والا تھا اگر وہ ساری عمر انتظار کرتی تب بھی نہیں لیکن اب مزید اپنے ماں باپ کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی واپسی کے بعد سے اسے اپنا باپ بہت کمزور شکستہ لگنے لگا تھا۔

لڑکا اکیلا ہے۔۔ اسکو سب باتوں سے کوئی اعتراض نہیں اور گھر میں کوئی ہے " نہیں جسے اعتراض ہو۔

اسلم میں سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو وہ خاموش سر جھکائے بامشکل اپنے آنسو ضبط کرنے لگی۔

پھر دیر نہیں کرتے۔ وہ لڑکے کو جلدی ہے۔۔۔ دو دن بعد ہی نکاح کر دیتے"
"ہیں۔۔۔"

اسلم مہر کے سر بوسہ دیتے اٹھ گیا جبکہ وہ واپس بے جان سی بیڈ پر لیٹ گئی جیسے پہلے لیٹی تھی۔



اسنے پوچھا نہیں تھا کہ اسکا نکاح کس سے ہو رہا ہے۔ وہ شخص مبین نہیں تھا پھر کوئی بھی ہو فرق نہیں پڑتا تھا۔

سادے سے سرخ لباس میں بنا کسی زیب و آرائش کے اسے ڈرائنگ روم میں لا کر بٹھایا وہ سر جھکائے بیٹھ گئی یہ سر اسکا شرم سے نہیں بلکہ غم و تکلیف سے جھکا تھا۔ اندر سے کوئی تیز پکار رہا تھا کہ پیچھے ہٹ جاؤ پر وہ آواز اسنے اپنے فیصلے کے آگے

دبا دی یہ مضبوطی بھی اسے اسی شخص کی سکھائی گئی تھی۔ ڈرائنگ روم میں گنتی کے افراد تھے شاید اسکے باپ نے کسی کو مدعو نہیں کیا تھا ویسے بھی چند ایک غلط جملے سننے کے بعد انہوں نے خاندان سے ملنا بہت کم کر دیا تھا مولوی صاحب تشریف لائے تو اسکی نظر غیر ارادی اوپر اٹھی جب اپنے سامنے صوفے پر مبین کو بیٹھا دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا مہر کے دیکھنے پر ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ سجائی لیکن مہر کو تو اپنی سانسیں بھی ساکن لگ رہی تھی وہ مبین کو دیکھے گئی۔ جب سے روکے گئے آنسو قطرہ قطرہ گالوں پر بہنے لگے۔۔

مولوی نے کب نکاح شروع کیا اسے علم نہ ہوا۔ وہ گم صم بیٹھی نکاح قبول کر گئی۔ نکاح مکمل ہو چکا تھا اس کا باپ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دے رہا تھا ماں بھی چوم رہی تھی جبکہ وہ سن بیٹھی فرش کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اسکی والدہ سے کمرے میں لے گئیں وہ کمرے میں بھی ویسے ہی بیٹھی رہی نجانے کتنی دیر گزری تھی کہ دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز آئی۔

مجھ سے شادی کیوں کی آپ نے؟ مجھ سے شادی کے لیے نیویارک سے پاکستان " کیوں آئے آپ۔۔

اپنے ہاتھوں پر مردانہ ہاتھ دیکھتے اسنے آنسوؤں کا گولا حلق میں اتارتے پوچھا۔۔

ہاں تم سے شادی کے لیے پاکستان آیا ہوں اور دو دن بعدہ دونوں نیویارک " جارہے ہیں۔۔ انتظام میں کر چکا ہوں۔ اور رہی بات شادی کیوں کی تو۔۔

کہتے ساتھ اسنے مہر کو خود میں بھیج لیا۔۔ اسکی اچانک حرکت پر مہر سانس روک گئی۔

URDUNovelians

اس لیے نکاح کیا تم سے۔۔ میرا ہمیشہ سے دل چاہتا تھا جب میں تمہیں دیکھتا تھا " کہ تمہیں خود میں سمیٹ لوں

مہر بے یقینی سے اسکے سینے سے لگی تھی ہمیشہ سنجیدہ اور سخت نظر والے انسان کے منہ سے اسے اتنے نرم الفاظ کی امید نہیں تھی۔

"میری حقیقت جاننے کے باوجود؟"
اسکے سینے لگے دل میں اٹھتی چھن دبائی۔ مبین نے سنجیدہ ہوتے اسے خود سے الگ کیا۔

"حقیقت جاننے کے باوجود نہیں حقیقت جاننے کے بعد ہی۔۔"

عقیدت سے کہا۔ مہر کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہونے لگیں۔

میں ایک ایسی لڑکی ڈیزرو کرتا تھا مہر جو گر کر اٹھنا جانتی ہو۔۔ جو بہت بہادر ہو"
جسے دیکھتے مجھے اسکے ساتھ کی تمنا ہو۔۔

اسکی بات پر مہر سر جھکائے مسکرا دی۔

"اور میرے آٹھ سال بڑے ہونے باوجود مجھے بڑھانا سمجھے۔۔"

اسکا شرارت سے کہنا تھا کہ وہ ہنس پڑی۔

"پہلے کیوں نہیں آئے؟"

شکوہ کیا۔

URDUNovelians

ایک ایس پی کی لڑکی کا رشتہ مانگنا تھا اچھی نوکری ہونا ضروری تھی پر اسی کی

"تلاش میں دیر ہو گئی۔۔۔"

مہر مسکراتی اسکے سینے سے سر ٹکائی۔ اگر اس وقت وہ ہوش میں ہوتی تو جب اسکے باپ نے رشتے کے متعلق پوچھا تھا تو ضرور سوچتی کہ کون ہے وہ اعلیٰ ظرف انسان جو اسکا ماضی جاننے کے باوجود اس سے شادی کا خواہش مند ہے۔۔

جبکہ اسنے اپنے ماں باپ کے علاوہ دو ہی مہربان دیکھے تھے ایک زید جھانگیر دوسرا مبین۔۔

"یہ سب ایک خواب لگ رہا ہے۔۔ نظروں کا فریب۔۔"

وہ گہری سانس لیتے بولی مبین بھرپور مسکرایا۔

URDUNovelians

"اگر فریب اتنا حسین ہوتا ہے تو دل و جان سے قبول ہے۔۔"

مہر جو روبرو کرتے محبت سے کہا۔۔

"مجھے بھی۔۔"

مہر تھوڑا اونچا ہوتی اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھ گئی۔

ختم شد۔۔





